تصوف و سلوک کی مایہ ناز تصنیف

# اَنوار ایُّوب

پیر طریقت رہبر شریعت سلطان محمد ایوب قادری ابوالعلائی چشتی جہانگیری شکوری جلوہ نمائی

## صاحبزادہ گان

۱) صاحبزادہ علی افسر ایوب قادری

۲) صاحبزادہ علی اطہر ایوب قادری

۳) صاحبزادہ علی احمد صابر ایوب قادری

۴) صاحبزادہ شیر بہاؤالحق ایوب قادری

۵) صاحبزادہ سلطان بہاؤالحق ایوب قادری


پتہ :آستانہ عالیہ، قادریہ چشتیہ شکوریہ

ہاؤس نمبر ۷ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ کوٹ رادھا کشن،

ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع قصور فون نمبر 382517 کوڈ نمبر 04944

DATA ENTERED

۲۹۷.۴۱۲
ھ ک ا ا نوا
۵۶۴۲۳


نام کتاب : انوارِ ایُّوب

مصنف : پیر سلطان محمد ایوب شکوری

ترجمہ وترتیب : صوفی محمد سرور ایوبی، محمد صدیق ایوبی

ایڈیشن : بار دوم

کیلیگرافر : عبدالرحمٰن ایوبی

پبلیشر : کاشف حسن ایوبی شکوری

تعداد : 1000

صفحات : 630 صفحات

ھدیہ : -/200 روپے

تصوف و سلوک کی مایہ ناز تصنیف

# اَنوار ایُّوب

پیر طریقت رہبر شریعت سلطان محمد ایوب قادری ابوالعلائی چشتی جہانگیری شکوری جلوہ نمائی

## صاحبزادہ گان

۱) صاحبزادہ علی افسر ایوب قادری

۲) صاحبزادہ علی اطہر ایوب قادری

۳) صاحبزادہ علی احمد صابر ایوب قادری

۴) صاحبزادہ شیر بہاؤالحق ایوب قادری

۵) صاحبزادہ سلطان بہاؤالحق ایوب قادری

پتہ: آستانہ عالیہ، قادریہ چشتیہ شکوریہ

ہاؤس نمبر ے گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر ۲ کوٹ رادھا کشن،

ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع قصور فون نمبر 382517 کوڈ نمبر 04944

Marfat.com

BODLEIAN
LIBRARY
OXFORD

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | تقریظ سعید از مفتی محمد خاں قادری صاحب | ۹ |
| ۲ | تقریظ سعید از نائب مفتی محمد نعیم اختر صاحب | ۱۵ |
| ۳ | 〃 〃 قاری محمد ظہور اللہ چشتی صاحب | ۱۷ |
| ۴ | 〃 〃 حافظ محمد یوسف قمر چشتی سیالوی صاحب | ۲۴ |
| ۵ | تعارف مؤلف | ۲۶ |
| ۶ | تحدیث نعمت | ۳۷ |
| ۷ | تجلی برداشت نہ ہو سکی | ۳۹ |
| ۸ | پنجتن پاکؓ نے فرمایا تم سید کے بیعت ہو | ۴۰ |
| ۹ | ایک بیٹے کے ساتھ دوسرے کی بشارت | ۴۲ |
| ۱۰ | عالم برزخ میں بیعت کرنا | ۴۳ |
| ۱۱ | کٹی دودھ دینے لگی | ۴۴ |
| ۱۲ | باطنی طور پر اصلاح | ۴۵ |
| ۱۳ | ہاتف غیبی نے سرکار کی کاملیت کی تائید کی۔ | ۴۶ |
| ۱۴ | سرکار ہی ہماری جنت ہیں۔ | ۴۷ |
| ۱۵ | محمد طاہر الوتری کا واقعہ | 〃 |
| ۱۶ | غائبانہ امداد | ۴۹ |
| ۱۷ | پیش لفظ | ۵۱ |
| ۱۸ | توحید باری تعالیٰ | ۵۷ |
| ۱۹ | نعت شریف | ۶۰ |
| ۲۰ | نعت شریف | ۶۲ |
| ۲۱ | نعت شریف | ۶۵ |
| ۲۲ | علم | ۶۷ |
| ۲۳ | علم ظاہر | ۷۲ |
| ۲۴ | علمائے دین | ۷۴ |
| ۲۵ | علم باطن | ۷۵ |
| ۲۶ | علمائے باطن (بزرگان دین) | ۷۷ |
| ۲۷ | علم بغیر معرفت کے اندھا ہے۔ | ۸۳ |
| ۲۸ | علمائے دین کا احترام | ۸۶ |
| ۲۹ | علمائے دین اور ان کا طرز فکر و عمل | ۸۸ |
| ۳۰ | ملاح کی ضرورت | ۸۹ |
| ۳۱ | نیکی کیطرف بلانے اور برائی سے روکنے والی جماعت۔ | ۹۱ |
| ۳۲ | **قرآنے** | ۹۲ |
| ۳۳ | الٓمٓ | ۹۸ |
| ۳۴ | تصوف | ۹۹ |
| ۳۵ | تصوف پر اعتراض | ۱۰۱ |
| ۳۶ | تصوف کا حصول فرض عین ہے، امام غزالیؒ | ۱۰۳ |
| ۳۷ | مولانا اشرف علی تھانویؒ | ۱۰۴ |
| ۳۸ | **صوفے** | ۱۱۰ |
| ۳۹ | صوفی اور صوفی سے مشابہ افراد | ۱۱۵ |
| ۴۰ | مشبہ صوفی، صوفی حقیقی کے ساتھ ہوگا | ۱۱۶ |


Marfat.com

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | مشبہ کا مقام | ۱۱۷ |
| ۴۲ | صوفیاء اپنے مکاشفات کے باعث دوسروں سے ممتاز ہیں۔ | 〃 |
| ۴۳ | صوفی کو مقام مفرزین حاصل ہے | ۱۱۸ |
| ۴۴ | فقر | ۱۱۹ |
| ۴۵ | تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو | ۱۲۷ |
| ۴۶ | غافل علماء | 〃 |
| ۴۷ | سست فقراء، جاہل صوفی | ۱۲۸ |
| ۴۸ | غیر اسلام فقراء، بدھ مذہب کے فقیر | ۱۳۰ |
| ۴۹ | دوسرے مذاہب کی فقیری | ۱۳۱ |
| ۵۰ | بیعت | ۱۳۲ |
| ۵۱ | دلائل بیعت | ۱۳۳ |
| ۵۲ | فلاح | ۱۳۶ |
| ۵۳ | فلاح ظاہری، فلاح باطنی | ۱۳۷ |
| ۵۴ | ضرورت مرشد | ۱۳۸ |
| ۵۵ | وجوب بیعت | ۱۴۲ |
| ۵۶ | صاحب انعام | ۱۴۳ |
| ۵۷ | انعام کیا ہے | ۱۴۶ |
| ۵۸ | اقسام بیعت | ۱۵۳ |
| ۵۹ | اوّل۔ بیعت برکت | 〃 |
| ۶۰ | دوم۔ بیعت ارادت | ۱۵۴ |
| ۶۱ | سُنت بیعت | ۱۵۵ |
| ۶۲ | صحابہ کرام کی خلفاء راشدین سے بیعت | ۱۵۷ |
| ۶۳ | نابالغوں کی بیعت | 〃 |
| ۶۴ | عورتوں کی بیعت | ۱۵۸ |

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۶۵ | مریدی کلمۃ الحق ہے | ۱۶۰ |
| ۶۶ | یہ سنتِ نبوی کا اتباع ہے | ۱۶۱ |
| ۶۷ | اتباعِ نبوی کی اقسام | 〃 |
| ۶۸ | ثمرۂ بیعت | ۱۶۲ |
| ۶۹ | مرشد، مرشد عام، مرشد خاص | ۱۶۵ |
| ۷۰ | شیخ اتصال | ۱۶۶ |
| ۷۱ | شیخ ایصال | ۱۶۷ |
| ۷۲ | سالک مجذوب | ۱۶۸ |
| ۷۳ | مجذوب سالک | ۱۶۹ |
| ۷۴ | شیخ کا قلب شیطان کے تسلط سے محفوظ ہے | ۱۷۱ |
| ۷۵ | قبر سے بیعت کینونت یعنی پیدائش | ۱۷۲ |
| ۷۶ | شیخ کا مرتبہ والدین سے بلند ہے | ۱۷۴ |
| ۷۷ | رابطہ شیخ، نشانِ حق | ۱۷۵ |
| ۷۸ | آداب شیخ | ۱۷۸ |
| ۷۹ | حضرت عبداللہ بن عباس رض | ۱۸۰ |
| ۸۰ | مؤدب بیٹھے | ۱۸۱ |
| ۸۱ | تعمیل حکم میں دیر نہ کرے | ۱۸۲ |
| ۸۲ | شیخ کے لباس کی تعظیم | 〃 |
| ۸۳ | تبرکات کی تعظیم | ۱۸۳ |
| ۸۴ | خط کی تعظیم | ۱۸۴ |
| ۸۵ | ناقص کی تعظیم نہیں | ۱۸۶ |
| ۸۶ | غلط بیانی نہ کرے | ۱۸۸ |
| ۸۷ | بزرگوں کی خدمت | ۱۸۹ |


Marfat.com

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۸۸ | خدمت شیخ | ۱۹۲ |
| ۸۹ | ایمان واعتقاد | ۱۹۹ |
| ۹۰ | حضرت محبوب الٰہی کا اعتقادِ شیخ | ۲۰۰ |
| ۹۱ | معنی ارشاد محبوب الٰہی | 〃 |
| ۹۲ | اعتقاد و ایمان ایک | ۲۰۱ |
| ۹۳ | اگر شیخ کا ناراض ہونا سُنئے | ۲۰۲ |
| ۹۴ | وسوسہ سدِّ راہ ہے، تمام بزرگوں کا تجربہ | ۲۰۴ |
| ۹۵ | راہ شیخ، کام اپنے ہی پیشوا سے ہے | ۲۰۵ |
| ۹۶ | ہاتھ اور پاؤں چومنا | ۲۰۶ |
| ۹۷ | پاؤں چومنے کی برکت | ۲۰۸ |
| ۹۸ | حضرت جابرؓ، حضرت علیؓ | ۲۰۹ |
| ۹۹ | حضرت داتا علی ہجویری رح | ۲۱۰ |
| ۱۰۰ | بزرگوں کے ہاتھ چومنا ذریعہ نجات ہے | ۲۱۱ |
| ۱۰۱ | **تصورِ شیخ** | ۲۱۴ |
| ۱۰۲ | مراقبہ | ۲۱۷ |
| ۱۰۳ | تصرفِ شیخ اور توجہ | ۲۱۹ |
| ۱۰۴ | شیخ کامل کی توجہ | ۲۲۰ |
| ۱۰۵ | نماز کی حالت میں شیخ کو لبیک کہنا | ۲۲۲ |
| ۱۰۶ | اپنے پیر کو حاضر و ناظر سمجھنا | 〃 |
| ۱۰۷ | پیر کا مرید کی عقدہ کشائی کرنا | ۲۲۳ |
| ۱۰۸ | **صُحبت** | ۲۲۵ |
| ۱۰۹ | **اطاعت** | ۲۲۹ |
| ۱۱۰ | عشق و محبت، محبت اور عشق کی پہچان | ۲۳۲ |
| ۱۱۱ | محمود اور ایاز | ۲۳۴ |

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۱۲ | عشقِ مجنوں، قیس کا نام مجنوں کب ہوا | ۲۳۵ |
| ۱۱۳ | مجنوں نے اپنا نام لیلیٰ بتایا | ۲۳۶ |
| ۱۱۴ | محبت کی ابتدا اور انتہا | ۲۳۷ |
| ۱۱۵ | حضرت آسیہؓ | ۲۳۸ |
| ۱۱۶ | عشاقِ رسالت | ۲۴۲ |
| ۱۱۷ | محبت نے مستجاب الدعوات بنایا | ۲۴۴ |
| ۱۱۸ | دعائے امت، حضرت علیؓ | ۲۴۵ |
| ۱۱۹ | حضرت ابوبکر صدیقؓ | ۲۴۶ |
| ۱۲۰ | عشق نے صدیق اکبرؓ بنا دیا | ۲۴۷ |
| ۱۲۱ | عشق و محبت کی تاثیر | ۲۵۱ |
| ۱۲۲ | بابا فرید الدین شکر گنج رح | ۲۵۴ |
| ۱۲۳ | حضرت بلالؓ اور شبِ معراج | ۲۵۷ |
| ۱۲۴ | **عاشق** | ۲۶۰ |
| ۱۲۵ | ذکرِ الٰہی، قرآنی آیات | ۲۶۵ |
| ۱۲۶ | باوازِ بلند ذکر کرنا | ۲۶۶ |
| ۱۲۷ | ذکرِ خفی۔ ذکرِ قلبی افضل ہے | ۲۶۸ |
| ۱۲۸ | ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا ساتھی | ۲۷۲ |
| ۱۲۹ | اجتماعی ذکر | ۲۷۳ |
| ۱۳۰ | محفلِ ذکر کا حکم | ۲۷۴ |
| ۱۳۱ | محو ذکر | ۲۸۱ |
| ۱۳۲ | **مستجاب الدعوات** | ۲۸۲ |
| ۱۳۳ | شرائط و آداب دُعا | 〃 |
| ۱۳۴ | عدم قبولیت دُعا | ۲۸۵ |
| ۱۳۵ | **معرفت نفس** | ۲۸۸ |
| ۱۳۶ | نفسِ امارہ | ۹۸۹ |

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۳۷ | نفسِ امّارہ کی صفات | ۲۹۳ |
| ۱۳۸ | خواب میں نفسِ امّارہ کی مثالی صورتیں | 〃 |
| ۱۳۹ | مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات | ۲۹۶ |
| ۱۴۰ | نفسِ لوّامہ نفسِ لوّامہ کی صفات | ۲۹۶ |
| ۱۴۱ | خواب میں نفسِ لوّامہ کی صورتیں | ۲۹۷ |
| ۱۴۲ | مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات | 〃 |
| ۱۴۳ | نفسِ ملہمہ | ۲۹۹ |
| ۱۴۴ | نفسِ ملہمہ کی صفات | ۳۰۰ |
| ۱۴۵ | خواب میں نفسِ ملہمہ کی چند مثالی صورتیں | 〃 |
| ۱۴۶ | مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات | ۳۰۱ |
| ۱۴۷ | ایک اہم نکتہ کی وضاحت | ۳۰۲ |
| ۱۴۸ | نفسِ مطمئنہ | ۳۰۳ |
| ۱۴۹ | نفسِ مطمئنہ کی صفات | ۳۰۵ |
| ۱۵۰ | خواب کی چند مثالی صورتیں | 〃 |
| ۱۵۱ | ایک اہم نکتہ کی وضاحت | ۳۰۶ |
| ۱۵۲ | مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات | ۳۰۷ |
| ۱۵۳ | نفسِ راضیہ | ۳۰۸ |
| ۱۵۴ | نفسِ راضیہ کی صفات اور مثالی صورتیں | ۳۰۹ |
| ۱۵۵ | نفسِ مرضیہ | ۳۱۰ |
| ۱۵۶ | نفسِ مرضیہ کی صفات اور مثالی صورتیں | ۳۱۱ |
| ۱۵۷ | نفسِ کاملہ (صافیہ) | ۳۱۲ |
| ۱۵۸ | نفسِ کاملہ کی صفات اور مثالی صورتیں | 〃 |
| ۱۵۹ | نفسِ کاملہ، مقامِ محمدیت اور حضرت الوہیت | ۳۱۳ |
| ۱۶۰ | روح | ۳۱۵ |
| ۱۶۱ | روح کی تعریف اور روح جسمِ لطیف ہے | ۳۱۶ |
| ۱۶۲ | عالمِ خلق اور عالمِ امر | ۳۱۸ |
| ۱۶۳ | روح کی شکل و صورت، بدن روح کے تابع ہے | ۳۱۹ |
| ۱۶۴ | رسولِ اکرم ﷺ کی روحِ مطہر | ۳۲۰ |
| ۱۶۵ | حضرت ابنِ عباسؓ کا قول | ۳۲۱ |
| ۱۶۶ | بعد موت روح کا علم اور حافظہ موجود رہتا ہے | ۳۲۲ |
| ۱۶۷ | بعد وفات روح، سنتی پہچانتی اور جواب دیتی ہے۔ | 〃 |
| ۱۶۸ | ایصالِ ثواب | ۳۲۵ |
| ۱۶۹ | حضرت نوح ؑ کی دعا | 〃 |
| ۱۷۰ | حضرت ابراہیم ؑ کی دعا | 〃 |
| ۱۷۱ | فرشتوں کی دعا | ۳۲۶ |
| ۱۷۲ | مؤمنین کی دعا | ۳۲۷ |
| ۱۷۳ | احادیث سے ایصالِ ثواب کا ثبوت | ۳۲۸ |
| ۱۷۴ | حضرت مالک رحؒ بن دینار کا واقعہ | ۳۳۴ |
| ۱۷۵ | میت کیلئے تسبیح و کلمہ پڑھنا | ۳۳۳ |
| ۱۷۶ | حضرت صالح رحؒ کا واقعہ | 〃 |
| ۱۷۷ | ایصالِ ثواب اور التحیات | ۳۳۵ |
| ۱۷۸ | کھانا سامنے رکھ کر قرآن شریف پڑھ کر میت کو بخشنا۔ | ۳۳۷ |
| ۱۷۹ | سات یا چالیس دن تک صدقہ کرنا | 〃 |
| ۱۸۰ | انبیاء و اولیاء کی قبروں کو چومنا | ۳۳۸ |
| ۱۸۱ | زیارتِ قبور پر اعتراض۔ | ۳۴۱ |
| ۱۸۲ | عورتوں کا مزارات پر جانا | ۳۴۴ |

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۸۳ | بعض علماء نے زیارتِ قبور کو کیوں حرام کہا ہے۔ | ۳۴۶ |
| ۱۸۴ | نذر، نیاز، فاتحہ پر اعتراض | ۳۴۸ |
| ۱۸۵ | پختہ مزارات اور مقبرہ پر اعتراض | ۳۵۰ |
| ۱۸۶ | مزارات پر پھول اور چادر چڑھانے پر اعتراض | ۳۵۱ |
| ۱۸۷ | مزارات پر بوسہ دینے پر اعتراض | " |
| ۱۸۸ | **قلب** | ۳۵۲ |
| ۱۸۹ | مومن کا دل کعبے سے افضل ہے | ۳۵۷ |
| ۱۹۰ | اقسام قلب | ۳۵۹ |
| ۱۹۱ | نسخہ کیمیا برائے روحانی امراض | ۳۶۲ |
| ۱۹۲ | **انسان** | ۳۶۳ |
| ۱۹۳ | انسان میں پیدائش نفس | " |
| ۱۹۴ | حواسِ ظاہری و باطنی | ۳۶۴ |
| ۱۹۵ | عالمِ خمسہ | ۳۶۵ |
| ۱۹۶ | انسان اور چودہ طبق۔ نفس | ۳۶۸ |
| ۱۹۷ | کامل تر انسان | ۳۷۲ |
| ۱۹۸ | فنا کی منازل، فنا فی الشیخ | ۳۷۴ |
| ۱۹۹ | فنا فی الرسول، فنا فی اللہ | ۳۷۶ |
| ۲۰۰ | فنا اور بقا | ۳۷۷ |
| ۲۰۱ | مطلق فنا کا مقام۔ باطنی فنا | ۳۷۹ |
| ۲۰۲ | فنا کی مزید وضاحت، باقی کا مقام | ۳۸۰ |
| ۲۰۳ | مشاہدہ اور مجاہدہ | ۳۸۱ |
| ۲۰۴ | جس کو مشاہدہ حق نہیں اس کا اندھا ہو جانا ہی بہتر ہے۔ | ۳۸۵ |
| ۲۰۵ | سالک کے تین درجے | ۳۸۸ |
| ۲۰۶ | رضا الٰہی | ۳۸۹ |
| ۲۰۷ | مصیبت و ابتلا | ۳۹۲ |
| ۲۰۸ | مصیبت پر صبر کا اجر | ۳۹۳ |
| ۲۰۹ | اللہ کے دوست مصیبت پر خوش ہوتے ہیں | " |
| ۲۱۰ | شب فاقہ درویش کی معراج ہے | ۳۹۵ |
| ۲۱۱ | کشف و الہام | ۳۹۶ |
| ۲۱۲ | کشف اور الہام میں فرق | ۳۹۷ |
| ۲۱۳ | دلائل کشف قرآن حکیم سے | ۳۹۸ |
| ۲۱۴ | انبیاء اور اولیاء کو قبل از وجود اشیاء کا انکشاف | ۴۰۱ |
| ۲۱۵ | القائے شیطانی | ۴۰۳ |
| ۲۱۶ | کشف و الہام بدکاروں کا حصہ نہیں | ۴۰۴ |
| ۲۱۷ | الہام کا انکار مردود ہے۔ | " |
| ۲۱۸ | کشف و الہام خاص اہل اللہ کا حصہ ہے | " |
| ۲۱۹ | کب درویش ہوگا۔ | ۴۰۷ |
| ۲۲۰ | فنا بیس برس سے پہلے نہیں | " |
| ۲۲۱ | بلوغِ طریقت کی تکمیل | ۴۰۸ |
| ۲۲۲ | ولایت | ۴۰۹ |
| ۲۲۳ | اولیاء اللہ کی شان | ۴۱۱ |
| ۲۲۴ | قربِ نوافل | ۴۱۵ |
| ۲۲۵ | اولیاء اللہ مظہرِ خدا ہیں۔ | ۴۱۸ |
| ۲۲۶ | اقسام اولیاء اللہ | ۴۲۳ |
| ۲۲۷ | اقطاب کے فرائض۔ قیوم | ۴۲۶ |


Marfat.com

| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۲۸ | غوث | ۴۲۷ |
| ۲۲۹ | مردے زندہ کرنا | ۴۲۸ |
| ۲۳۰ | اولیاء اللہ کی پہچان | ۴۳۱ |
| ۲۳۱ | اولیاء اللہ کی امتیازی شان | ۴۳۳ |
| ۲۳۲ | درویش کا مقام | ۴۳۴ |
| ۲۳۳ | درویشانِ خدا سے روگردانی | ۴۳۵ |
| ۲۳۴ | اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے | ۴۳۶ |
| ۲۳۵ | اولیاء اللہ کی محبت | ۴۳۸ |
| ۲۳۶ | اولیاء اللہ کا وجود | ۴۴۱ |
| ۲۳۷ | عزت کیا ہے؟ | ۴۴۲ |
| ۲۳۸ | کرامت کیا ہے؟ | ۴۴۴ |
| ۲۳۹ | اقسامِ کرامت | ۴۴۶ |
| ۲۴۰ | استقامت | ۴۴۸ |
| ۲۴۱ | اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ | ۴۵۱ |
| ۲۴۲ | خوفِ الٰہی | ۴۶۳ |
| ۲۴۳ | ابلیس کو ڈر نہ تھا۔ | ۴۶۵ |
| ۲۴۴ | ترک الدنیا | ۴۶۹ |
| ۲۴۵ | دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے | ۴۷۰ |
| ۲۴۶ | ترک الدنیا کسے کہتے ہیں۔ | ۴۷۲ |
| ۲۴۷ | دنیا کی حقیقت | ۴۷۴ |
| ۲۴۸ | آدمی سے پہلے دنیا کی آبادی | ۴۷۶ |
| ۲۴۹ | تین راستے، تمام مقبولین بارگاہِ الٰہی کی راہ۔ | ۴۷۷ |
| ۲۵۰ | علم الیقین، عین الیقین۔ حق الیقین | ۴۷۸ |
| ۲۵۲ | پابندیٔ شریعت | ۴۸۰ |
| ۲۵۳ | ارکان خمسہ، کلمہ طیبہ | ۴۸۱ |
| ۲۵۴ | خدا اور بندے کا رشتہ | ۴۸۲ |
| ۲۵۵ | حکایت | ۴۸۴ |
| ۲۵۶ | کلمہ کا ذکر سب سے افضل ہے | ۴۸۵ |
| ۲۵۷ | فیضانِ مرشد، نفی اثبات سے دنیا قائم ہے | ۴۸۶ |
| ۲۵۸ | نماز۔ حکایت | ۴۸۸ |
| ۲۵۹ | نماز میں خضوع و خشوع | ۴۹۰ |
| ۲۶۰ | حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نماز | " |
| ۲۶۱ | حضرت ابن عباسؓ، حضرت عمر فاروقؓ | ۴۹۱ |
| ۲۶۲ | نماز مومن کی معراج ہے۔ | ۴۹۲ |
| ۲۶۳ | خدا کو مہربان کرنے کا وسیلہ نماز ہے | ۵۰۰ |
| ۲۶۴ | نماز چستی سے پڑھو | " |
| ۲۶۵ | تمام اسلامی فرقے اور نماز | ۵۰۲ |
| ۲۶۶ | روزہ | ۵۰۴ |
| ۲۶۷ | حج | ۵۰۶ |
| ۲۶۸ | زکوٰۃ | ۵۰۹ |
| ۲۶۹ | شرک کیا ہے؟ شرک جلی | ۵۱۱ |
| ۲۷۰ | شرک خفی | ۵۱۳ |
| ۲۷۱ | قال اور حال | ۵۱۶ |
| ۲۷۲ | شعر پڑھنا اور سننا | ۵۲۱ |
| ۲۷۳ | باب السماع، حقیقت سماع | ۵۲۴ |
| ۲۷۴ | آیات جوازِ سماع | ۵۲۷ |


Marfat.com

| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۷۵ | جواز سماع احادیث کی رو سے | ۵۲۸ |
| ۲۷۶ | اعتراض | ۵۳۰ |
| ۲۷۷ | جواب | ۵۳۱ |
| ۲۷۸ | محدثین کی رائے | ۵۳۵ |
| ۲۷۹ | حرمتِ سماع کی احادیث کے متعلق ائمہ مجتہدین کی رائے۔ | ۵۳۶ |
| ۲۸۰ | حضرت عتبہ رضؓ کا سماع | ۵۳۶ |
| ۲۸۱ | رسول اللہ ﷺ کا سماع اور وجد | ۵۳۷ |
| ۲۸۲ | صحابہ کرام رضؓ کا سماع | 〃 |
| ۲۸۳ | دیگر صحابہ جنھوں نے سماع سُنا | ۵۳۸ |
| ۲۸۴ | حضرت ابراہیم بن سعد | 〃 |
| ۲۸۵ | حضرت امام شعبہ کا سماع | 〃 |
| ۲۸۶ | حضرت عمر رضؓ کا غنا پر سکوت | ۵۳۹ |
| ۲۸۷ | مقاماتِ سماع، بعض صحابہ کا رقص | ۵۴۰ |
| ۲۸۸ | حضرت غوث الاعظمؓ اور سماع | 〃 |
| ۲۸۹ | حضرت غوث الاعظمؓ کا خود سماع سننا | ۵۴۲ |
| ۲۹۰ | حضرت امام اعظمؒ | ۵۴۳ |
| ۲۹۱ | مذہب شافعیؒ۔ امام مالکؒ | ۵۴۴ |
| ۲۹۴ | امام احمد بن حنبلؒ | ۵۴۵ |
| ۲۹۳ | حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں | ۵۴۶ |
| ۲۹۴ | حضرت شیخ نظام الدین اولیاءؒ | 〃 |
| ۲۹۵ | حضرت مودود چشتیؒ | ۵۴۷ |
| ۲۹۶ | حضرت خواجہ نقشبند حضرت داتا گنج بخشؒ | ۵۴۱ |
| ۲۹۷ | حضرت خواجہ حسن بصریؒ | ۵۵۰ |

| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۲۹۸ | حضرت ابو اسحاق شامیؒ | ۵۵۱ |
| ۲۹۹ | خواجہ احمد ابدال چشتیؒ | 〃 |
| ۳۰۰ | حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ | 〃 |
| ۳۰۱ | حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ | ۵۵۲ |
| ۳۰۲ | حضرت ذوالنون مصریؒ | |
| ۳۰۳ | حضرت امام غزالیؒ، خواجہ اجمیریؒ | ۵۵۳ |
| ۳۰۴ | حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ (قطب الدین) | ۵۵۴ |
| ۳۰۵ | بابا فرید الدینؒ کا مسجد میں سماع اور رقص۔ | 〃 |
| ۳۰۶ | خواجہ بہاء الدین زکریاؒ کا سماع اور رقص | ۵۵۵ |
| ۳۰۷ | حضرت امیر ابو العلیٰ نقشبندی اور سماع | ۵۵۶ |
| ۳۰۸ | حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہیؒ | 〃 |
| ۳۰۹ | ضروریاتِ شرعیہ، لہو و لعب | ۵۵۹ |
| ۳۱۰ | سماع کے آداب | ۵۶۲ |
| ۳۱۱ | وقت، مکان، یارانِ جلسہ | 〃 |
| ۳۱۲ | حقوق الوالدین۔ | ۵۶۴ |
| ۳۱۳ | انفاق، خرچ کرنا۔ | ۵۶۷ |
| ۳۱۴ | نیکی کر دریا میں ڈال | کرو ۵۶۹ |
| ۳۱۵ | اپنے صدقے باطل نہ کرو، ریاکاری نہ | ۵۷۱ |
| ۳۱۶ | صرف رضائے الٰہی کیلئے خرچ کرنا | ۵۷۲ |
| ۳۱۷ | مفہوم خیرات اور حضرت عمر رضؓ | ۵۷۴ |
| ۳۱۸ | اعلانیہ اور ظاہر ہر طرح سے خرچ کرو۔ | 〃 |
| ۳۱۹ | اللہ سب سے بڑا ہے۔ | ۵۷۹ |


Marfat.com

| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۳۲۰ | حسن اخلاق، خلق عظیم کی شرح | ۵۸۱ |
| ۳۲۱ | صوفیہ کی اخلاقی حالت | ۵۸۵ |
| ۳۲۲ | تواضع | ۵۸۶ |
| ۳۲۳ | کبر کی حقیقت | ۵۸۷ |
| ۳۲۴ | انسان کی سرکشی | ۵۸۸ |
| ۳۲۵ | رحمٰن کے بندے | ۵۸۹ |
| ۳۲۶ | تحمل اور دوسروں کی اذیت برداشت کرنا۔ | ۵۹۰ |
| ۳۲۷ | قول معروف، ایثار | ۵۹۱ |
| ۳۲۸ | حقیقی ایثار | ۵۹۳ |
| ۳۲۹ | عفو و درگزر | ۵۹۴ |
| ۳۳۰ | خندہ روی اور خندہ پیشانی | ۵۹۵ |
| ۳۳۱ | مبتدی مریدوں کو مزاح سے احتراز کرنا چاہیئے۔ | ۵۹۸ |
| ۳۳۲ | سادگی یا ترک تکلف، قناعت | ۵۹۹ |
| ۳۳۳ | صوفیہ کا حلم اور جھگڑے سے گریز | ۶۰۰ |
| ۳۳۴ | پردہ داری و عیب پوشی، | ۶۰۳ |
| ۳۳۵ | ہنسی اور کھیل۔ | 〃 |

| نمبر شمار | نام مضمون | نمبر صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۳۶ | توبہ | ۶۰۵ |
| ۳۳۷ | توبہ کی اقسام | ۶۰۷ |
| ۳۳۸ | اولیاء اللہ کے پاس جاکر توبہ کرنا | ۶۰۸ |
| ۳۳۹ | درود شریف | ۶۱۰ |
| ۳۴۰ | دعا سے پہلے درود شریف | ۶۱۲ |
| ۳۴۱ | درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی | ۶۱۳ |
| ۳۴۲ | تارکِ صلوٰۃ وسلام کیلئے وعید | 〃 |
| ۳۴۳ | انگوٹھے چومنا | ۶۱۴ |
| ۳۴۴ | فرمودات نبوی ﷺ | ۶۱۶ |
| ۳۴۵ | اقوالِ زریں | ۶۱۸ |
| ۳۴۶ | حضرت خواجہ حسن بصری رح | ۶۲۴ |
| ۳۴۷ | ارشادات حضرت ابراہیم ادہم رح | ۶۲۶ |
| ۳۴۸ | حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رح | ۶۲۸ |
| ۳۴۹ | حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رح | ۶۲۹ |
| ۳۵۰ | حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش | ۶۳۰ |


Marfat.com

# تقریظ سعید

از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب جامعہ اسلامیہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

آج امت مسلمہ جس کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہے وہ کسی بھی ذی شعور سے مخفی نہیں اس کی وجہ صرف ایک جملے میں بیان کی جاسکتی ہے۔ کہ امت مسلمہ کے دل اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ﷺ کی محبت سے خالی ہو چکے ہیں۔ حالانکہ یہی وہ خشت اوّل ہے جس پر اسلام اور مسلمانوں کے ایمان کی بلند عمارت تعمیر ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اسی بات کو کھول کر بیان کر دیا ہے کہ اگر تمہارے دل اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے خالی ہو گئے تو پھر عزت نہیں ذلت تمہارا مقدر ہو گی۔ پھر تم رحمت کے مستحق نہیں بلکہ عذاب کے مستحق ٹھہرو گے۔ پھر تم بلند نہیں بلکہ پست ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی۔ شیطان تمہارا ساتھی بن جائے گا۔ پھر بد اعمالیاں تم پر آسان اور نیکیاں تم پر بوجھ بن جائیں گی پھر تم انسانیت کے بلند رتبہ سے گر کر درندوں اور چوپایوں سے بھی بدتر ہو جاؤ گے۔ قرآن مجید کے یہ چند مقامات ملاحظہ کیجئے۔

ا۔ سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا



Marfat.com

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○
(التوبه، ٢٤)

اے حبیب ﷺ اعلان
کر دیجئے اگر تمہیں اپنے باپ،
بیٹے، بھائی، بیویاں، خاندان
تمہارا حاصل کردہ مال اور وہ
تجارت جس میں خسارہ کا ڈر
ہے اور وہ مکان جو پسند ہیں۔ یہ
چیزیں اللہ، اس کے رسول اور
اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ
پیاری ہیں تو انتظار کرو یہاں
تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور
فاسقوں کو اللہ کامیاب نہیں
کرتا

۲۔ دوسرے مقام پر اللہ اور اسکے رسول کی طرف پشت کر دینے والے کے انجام سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ○
(المجادله)

بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے اللہ
اور اس کے رسول کی مخالفت
کی وہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔

۳۔ ایسے ہر شخص کا ساتھی شیطان بن جاتا ہے جو اسے سیدھے راستے پر



Marfat.com

آنے ہی نہیں دیتا۔

| | |
|---|---|
| وَ مَنْ یَعْشُ عَنْ ذِکْرِ | جو شخص ذکر الٰہی سے آنکھ |
| الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا | چرائے ہم اس پر ایک شیطان |
| فَهُوَا لَهٗ قَرِیْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ | مسلط کردیتے ہیں سو وہ اس |
| لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ | کا ساتھی بن جاتا ہے اور وہ |
| وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ ۝ | شیاطین ان کو (سیدھے) |
| (الزخرف) | راستے سے روکتے ہیں اور وہ |
| | سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔ |

سرور عالم ﷺ نے اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعے بھی امت مسلمہ کو یہی تعلیم دی۔ آپ کے دو مشہور ارشادات یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ | جب تک میرے ساتھ محبت |
| اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ | اپنی اولاد ، والدین اور تمام |
| اَجْمَعِیْنَ | لوگوں سے بڑھ کر نہیں تم |
| | مومن نہیں ہو سکتے |

دوسرے مقام پر فرمایا۔

| | |
|---|---|
| لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ | تم اس وقت تک صاحب ایمان |
| هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ | نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری |
| | تمام خواہشیں میری لائی ہوئی |



Marfat.com

## شریعت کے تابع نہیں ہو جاتیں

اگر امت کے سابقہ ادوار میں اسے عزت حاصل تھی تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس وقت اللہ اور اس کا رسول انھیں ہر شے سے عزیز تھا۔ ذرا چشمِ تصور میں اس انصاری صحابیہ کا عمل لائیے غزوہ احد کے موقعے پر جس کا باپ، بھائی، اور خاوند تمام شہید ہو گئے۔ جب اسے اطلاع ملی تو بتانے والے سے پوچھتی ہے۔ یہ بتاؤ میرے پیارے کس حال میں ہیں؟ وہ خیریت سے ہیں یا نہیں؟ جب آپ کی خیریت سے آگاہ کیا گیا تو کہتی ہیں۔

"اَرُوْنِیْ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے چلو تاکہ میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں جب انہیں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا تو انہوں نے وہ تاریخی جملہ کہا جو امت مسلمہ کے ہر فرد کے دل کی دھڑکن ہونا چاہیے

"اے اللہ کے رسول آپ کے ہوتے ہوئے کوئی پریشانی نہیں"

(دلائل النبوۃ للبیہقی ۳، ۳۰۲)

آگے بڑھنے سے پہلے ایک اور کامل مومن کے ایمان کی جھلک ملاحظہ کیجئے

ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے ایک صحابی حضرت زید بن دثنہؓ کو تختہ دار پر چڑھانے کے لئے لے جا رہے تھے تو راستے میں میں نے ان سے بطور آزمائش پوچھا اے زید! تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں سچ

کہنا کہ اگر اس موقعہ پر تیری جگہ محمد ﷺ ہوتے اور تو اپنے گھر آرام میں ہوتا تو کیسا تھا جس پر اس صحابیؓ نے فرمایا تم کیا بات کر رہے ہو اس حال میں بھی میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے آقا ﷺ کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے اس پر ابو سفیان نے یہ تبصرہ کیا۔

میں نے آج تک محمد ﷺ کے غلاموں سے بڑھ کر اپنے آقا سے محبت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

جب تک مسلمانوں کے دل اس مبارک محبت سے لبریز رہے کوئی ان کو شکست نہ دے سکا جونہی اس سے دل خالی ہو گئے تو وقار و عزت ختم ہو گئی حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی نے خوب کہا۔

ان کے جو غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
ان سے پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

اب تو صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہر طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے ادبی کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور اس کو توحید اور اسلام کا نام دیا جاتا ہے اس کمی اور کوتاہی کو دور کرنے کے لئے اہل علم اور صوفیاء نے ہر دور میں جتنا کام کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی آج بھی حضور ﷺ کا درد وسوز رکھنے والے جو لوگ اس خدمت پر کمر بستہ ہیں ان میں سے پیر محمد ایوب شکوری قادری مدظلہ العالی کی شخصیت بھی ہے موصوف نے تصوف و سلوک کے موضوع پر "انوار ایوب" کے نام پر یہ کتاب تالیف فرمائی ہے



Marfat.com

اس میں جابجااس کمی کے ازالہ کی کوشش کی گئی ہے اس کتاب کی متعدد خوبیاں ہیں

۱۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ طریقت شریعت سے الگ نہیں بلکہ دونوں متحد ہیں۔

۲۔ ہر معاملے میں کتاب وسنت اور بزرگان دین سے رہنمائی ہے

۳۔ اہل سنت کے متعدد عقائد واعمال کو دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

۴۔ معلومات کا ذخیرہ ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کی طرف راغب کرتی ہے۔

الغرض آج کے دور میں خانقاہی مراکز سے اس طرح کی آواز لائق صد ستائش ہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

خادم الفقراء

مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

Marfat.com

# تقریظ سعید

از۔ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اختر صاحب نائب مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تصوف ادب کا نام ہے اللہ تعالیٰ کا ادب اس کی شان کے لائق، حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کا ادب ان کی شان کے لائق، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب ان کی شان کے لائق، اولیائے کرام کا ادب ان کی شان کے لائق، علمائے کرام کا ادب ان کی شان کے لائق، شیخ طریقت کا ادب ان کی شان کے لائق، بڑوں کا ادب ان کی شان کے لائق، چھوٹوں کا ادب انکی شان کے لائق، الغرض جو جس حیثیت سے لائق ادب ہے اس کا ادب واحترام یہی تصوف ہے۔

تصوف ایک ایسا اسم ہے جس میں فقر اور زھد کے معانی حاصل ہیں اور اوصاف اور اضافات کے ساتھ جن کے بغیر آدمی مومن نہیں ہوتا خواہ وہ زاھد اور فقیر ہی کیوں نہ ہو حضرت ابو حفصؒ فرماتے ہیں کہ "التصوف کلہ ادب" تصوف بالکل آداب ہیں۔ ہر ایک وقت کا ایک ادب اور ہر ایک حال کا ایک ادب ہے اور ہر ایک مقام کا ایک ادب ہے آپ فرماتے ہیں جس نے



Marfat.com

آداب کو ضائع کیا وہ اس راہ سے دور ہے اور اس راستے سے مردود ہے۔ جب ادب سے مزین ہوا تو راہ سلوک آسان ہوئی اور وصول الی اللہ کی امید ہو گئی۔

شریعت طریقت سے جدا نہیں اور طریقت شریعت کے مخالف نہیں شریعت اور طریقت دونوں معرفت الٰہی کے لئے دو پر ہیں۔ ان دو میں سے ایک نہ ہو تو معرفت الٰہی نہ ہو گی۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ نے ایک حدیث نقل فرمائی جس کا مفہوم یہ ہے۔

اگر کوئی ہوا میں اڑتا ہوا دکھائی دے یا پانی پر چلے لیکن میری سنت کا تارک ہو تو اسے دونوں ہاتھوں سے جوتے مارو وہ ولی اللہ نہیں ولی شیطان ہے۔

ولایت و صوفیت کے لئے اتباعِ و محبت رسول شرط اولین ہیں۔

محبت کے بغیر یہ کٹھن راہ عبور نہیں ہوتی اسی تصوف کے موضوع پر انوار ایوب لکھی گئی ہے جس میں تصوف کی ضرورت و اہمیت واضح کی گئی ہے۔

جو کہ حضرت خواجہ محمد ایوب قادری ابو العلائی چشتی جہانگیری شکوری مدظلہ العالی کی بہت عمدہ کاوش ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اس کو ناشرین و قارئین کیلئے نافع بنائے اور اپنی معرفت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

سراسر غفلت و عصیاں کا تودہ
محمد نعیم اختر غفرلہ
نائب مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور



Marfat.com

# تقریظ سعید

از۔علامہ قاری ظہوراللہ چشتی صاحب ناظم جامعہ محمدیہ حفظ القرآن ومدرسہ بنات
الاسلام قینچی امرسدھو لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے جسکی ادائیگی و قیام پر قرآن پاک میں بہت زور دیا گیا ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ (الروم)

اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو

اسی انداز کی شدت ان احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

مَنۡ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدۡ کَفَرَ

جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی گویا اس نے کفر کیا

بَیۡنَ الۡعَبۡدِ وَ الۡکُفۡرِ تَرۡکَ الصَّلٰوۃ

بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

نماز کی ادائیگی سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے فرائض کیا ہیں۔طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، قیام، قرات، رکوع و سجدہ اور قعدہ وغیرہ اس کے ظاہری آداب ہیں جن کا لحاظ رکھے بغیر نماز ادا نہیں ہوتی۔اس کے علاوہ واجبات کہ جن میں کوتاہی نقص نماز کا باعث بنتی



Marfat.com

ہے۔ پھر سنتیں اور مستحبات کہ حسن نماز انہی سے قائم ہے۔ مفسدات و مکروہات نماز ہیں جو درست اور مکمل نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ بنتے ہیں یہ سب نماز کے ظاہری متعلقات ہیں۔ جنکے جاننے اور سیکھنے کیلئے علماء شریعت سے رجوع کیا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ قرآن پاک میں یہ بھی مذکورہ ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ — بے شک مراد کو پہنچے وہ لوگ جو
هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ — اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔

یہ خشوع کیا ہے ؟ جسے فلاح و کامیابی کیلئے ذریعہ قرار دیا جارہا ہے اسکے بارے میں مفسرین کرام کے ارشادات نقل کرتے ہوئے صاحب تفسیر مظہریؒ لکھتے ہیں۔ بعض نے کہا نماز میں خشوع نام ہے توجہ کی یکسوئی کا کہ دوسری طرف خیال نہ جائے اور زبان سے جو لفظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرتا جائے۔

حضرت ابو درداؓ نے فرمایا خشوع سے مراد ہے اخلاص (اللہ کے سامنے) تعظیم سے کھڑا ہونا، کامل یقین اور پوری توجہ و یکسوئی۔ صاحب قاموس نے لکھا کہ خشوع کا معنی ہے خضوع یعنی تواضع۔ قیام اور رکوع و سجود کی ادائیگی تو سب کے سامنے ہے لیکن کیا نمازی کی نیت کا اخلاص، یقین، اعتقاد اور الفاظ کے معانی پر غور و فکر کرنا بھی دوسروں کو نظر آتا ہے ؟ ان



Marfat.com

سب کیفیات کا تعلق تو احوال قلبی سے ہے لہذا نمازی کی یہ باطنی کیفیات عام نگاہوں سے پوشیدہ ہیں کامیابی و کامرانی کا زیادہ تر انحصار اور درجات و مقامات کا حصول بھی انہی احوال و کیفیات پر ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ (بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)۔

صحت و اعمال اور اجر و ثواب کا نتیجہ بھی نیتوں کے خلوص کے مطابق ہی مرتب ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر اس نیت سے کوئی کھونٹا گاڑ دے کہ مسافر نماز کی ادائیگی کے لئے اس کے ساتھ اپنی سواری باندھ لے تو اب چاہے مسافر اس کھونٹے سے اپنی سواری نہ باندھے اس گاڑنے والے کو محض اپنی نیت کی برکت سے ثواب ملتا رہیگا۔

اب ایک دوسرا شخص اگر اس کھونٹے کو اس لئے اکھاڑ کر پھینک دے کہ کسی نابینا کو ٹھوکر نہ لگ جائے تو اس اکھاڑنے والے کو بھی نیت کی برکت سے ثواب ملے گا۔

کام دونوں نے ایک دوسرے کے برعکس کیا ہے مگر محض حسن نیت کے باعث دونوں اجر و ثواب کے حقدار ہوئے۔

حدیث پاک میں ایک واقعہ کچھ یوں ملتا ہے۔ کہ حضور ختمی مرتبت ﷺ ایک بیمار صحابیؓ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے



Marfat.com

مریض کا چہرہ دیکھ کر فرمایا کہ اب انکی زندگی کے آثار نظر نہیں آتے۔ یہ سنکر اس صحابیؓ کی بیٹی روتے لگی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ میرے والد کو شہادت کا بہت شوق تھا ہمیشہ گھوڑے اور جنگی سامان تیار رکھتے تھے مگر وہ شہادت کی موت نہ پاسکے اور یہ خواہش اپنے سینے میں لے جارہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے شہادت کی موت تو نہ پائی البتہ نیت کے باعث شہید کا درجہ پالیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ یہ نیت ہی ہے کہ اس کی وجہ سے کبھی عمل چھوٹا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بڑا سمجھتے ہیں اور کبھی عمل بڑا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے چھوٹا سمجھتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو نصیحت فرمائی کہ دین میں اخلاص پیدا کرو تھوڑا عمل بھی تمہیں کفایت کریگا۔

اس تمام تر تمہیدی تفصیل سے واضح ہوا کہ نماز سمیت تمام اعمال و عبادات کے دو پہلو ہیں ایک عبادت کا ظاہری پہلو اور دوسرا باطنی پہلو ظاہری اصلاح و درستگی کے لئے تو علما شریعت موجود ہیں وہ علوم شریعت کے وارث ہیں اور احکام شریعت کی گتھیاں سلجھانے کے ماہر۔

باطنی احوال و کیفیات اور خلوص و یقین کی اصلاح و درستگی کیلئے علماء باطن کی حاضری و صحبت کا التزام ضروری ہے کہ یہ نفوس قدسیہ خلوص و



Marfat.com

یقین کے باعث فہم و فراست اور مشاہدہ و تصرف کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے۔

جب کسی کی بصیرت وبصارت کو اللہ تعالیٰ کے نور کی تائید و قوت حاصل ہو جائے تو پھر حضور و غیبت یکساں ہیں۔ فاصلے اور حجابات انکی دور بینی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ بخاری شریف کی اس حدیث پاک میں ان پاک طینت، نیک سیرت، اولیاء طریقت کا مقام ملاحظہ ہو۔

حدیث قدسی

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس شخص نے میرے ولی کو ستایا پس میں اجازت دیتا ہوں اس کو وہ مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔

میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پس ہو جاتا ہوں میں اس کا کان جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور دے دیتا ہوں۔

اسی فہم و فراست اور بصیرت وبصارت کی بنا پر حضور ﷺ جو کہ تمام تر درجات و کمالات کی تقسیم کا وسیلہ ہیں فرماتے ہیں "مجھ سے تمہارا رکوع

اور خشوع پوشیدہ نہیں میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)

زیر نظر کتاب "انوار ایوب" بھی ایک ایسے ولی کامل ضلع قصور کے قصبہ کوٹ رادھا کشن میں رونق افروز منبع رشد و ہدایت رہبر شریعت پیر طریقت حضور خواجہ سلطان محمد ایوب قادری ابو العلائی چشتی جہانگیری، شکوری مدظلہ العالی نے تالیف فرمائی ہے۔

آپ کو اللہ عزوجل کی طرف سے انعام واکرام کا وافر حصہ ملا ہے اور آپ طریق اولیاء پر تقسیم وعطائے فیض میں کسی بخل سے کام نہیں لیتے آپ کی بارگاہ میں حاضری پانے والے آپ کے مقام و مرتبے اور آپ کی فیض رسانی کے قائل وشاہد ہیں۔

یہ کتاب سلوک کے افعال و مسائل پر مفصل روشنی ڈالتی ہے۔ چونکہ اولیاء کرام تزکیہ نفوس پر معمور و مقرر ہیں۔ اس لئے ان کا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا کھانا پینا، خاموش رہنا، لکھنا، بولنا سب کچھ ذکر و فکر سے لبریز اور اصلاح کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی ہر ہر ادا سے افراد اصلاح پذیر ہوتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے والا ہر قاری باآسانی محسوس کر سکتا ہے کہ ولی کے دل سے نکلے ہوئے الفاظ دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور دل بنتا سنورتا جاتا ہے۔

جس طرح راہ سلوک کے مقامات و منازل کو طے کرنا آسان نہیں اسی طرح اس راہ کے اسرار و رموز اور آداب کو سمجھنا بھی آسان نہیں۔ لیکن



۵۶۲۲۲

Marfat.com

اس کتاب میں فقر و تصوف، عشق و محبت، قلب و روح اور مجاھدہ و مشاہدہ کی دقیق گتھیوں کو آسان پیرائے میں پیش کر کے سلجھایا گیا ہے۔ جس سے قاری کے دل میں صحبت اولیاء کی طلب و پیاس بڑھنے لگتی ہے اور ہمت بندھتی ہے کہ ان اسرار و رموز کے کسی واقف کی نظر عنایت شامل حال ہو جائے تو سلوک و طریقت کے مقامات و منازل بھی طے ہو جاتے ہیں۔ آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ اے اللہ کریم! اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ ﷺ کے صدقے پیر طریقت حضور خواجہ محمد ایوب قادری مدظلہ العالی کے فیض میں مزید برکتیں شامل فرما اور آپ کے وجود مسعود کی طرح اس تصنیف لطیف کو بھی اصلاح و تزکیہ قلوب کا ذریعہ بنا اور اس کے عطا و افادہ عام میں خصوصی برکت رکھ دے۔ مجھ چیز ناکارہ کو بھی اولیاء کرام سے عقیدت رکھنے کی وجہ سے اپنی رحمت سے نواز دے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

نظر کرم کا محتاج

بہ

قاری محمد ظہور اللہ چشتی

ناظم۔ جامعہ محمدیہ حفظ القرآن و مدرسہ بنات الاسلام

قینچی امرسدھو لاہور



Marfat.com

# تقریظ سعید

از۔ حافظ محمد یوسف قمر چشتی سیالوی مدیر ضیائے قمر گوجرانوالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

زیر نظر کتاب "انوار ایوب" حضرت مولانا علامہ پیر محمد ایوب قادری چشتی جہانگیری شکوری جلوہ نمائی مدظلہ العالی کے افادات عالیہ کی آئینہ دار ہے۔ یہ کتاب تصوف و سلوک کی دنیا میں ایک خوبصورت اضافہ اور اہل دل کے لئے پیام شوق ہے۔

دورِ حاضر میں مادیت کی ظلمتوں نے عالم انسانیت سے دلوں کا قرار چھین لیا ہے۔ ہم تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ مایوسیوں کے سائے ہم پر یلغار کر رہے ہیں۔ ایسے عالم میں ایسی کتب کی اشاعت کی شدید ضرورت ہے۔ جو تاریکیوں کو دور کر سکیں اور انوار ایمانی سے زمانے بھر میں روشنی پھیلا سکیں۔

بحمد اللہ کہ "انوار ایوب" صحیح معنوں میں تصوف و سلوک کے حوالے سے باطنی اصلاح کی نہایت عمدہ کاوش ہے اس کتاب میں دلوں کو ایمان، قرآن اور محبت رسول ﷺ کے انوار بخشنے کا اہتمام کیا گیا ہے تصوف کی تاریخ، اسکی اہمیت و افادیت اور عصر حاضر میں اسکی راہنمائی کے انداز میں



Marfat.com

بڑے خوبصورت اور جامع انداز میں بحث کی گئی ہے۔ انوار ایوب میں بتایا گیا ہے کہ تصور شیخ کیا ہے۔ صحبت واطاعت اور ذکر الٰہی کی کیا اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں تصوّف کے معترضین کے اعتراض کا دل کھول کر جواب دیا گیا ہے۔ اسلامی عبادات اور تعلیمات حضور ﷺ سے روشناس کراتے ہوئے اہل ایمان کو بتایا گیا ہے کہ تصوف ایمان سے الگ نہیں ہے بلکہ یہ تو اسلامی تعلیمات کو دلوں میں راسخ کرنے کی سب سے موثر اور پاکیزہ کوشش ہے۔

بلاشبہ حضرت خواجہ محمد ایوب قادری چشتی جہانگیری شکوری جلوہ نمائی مدظلہ العالی ایک بہت بڑی برگزیدہ شخصیت ہے کہ جن کے فیوضات اور افادات کی بدولت ایسی ہمیشہ زندہ رہنے والی کتاب منظرِ عام پر آسکی خداوندِ کریم اس کتاب کو صحیح معنوں میں مقبولیت عطا کرے۔ آمین

حافظ محمد یوسف قمر چشتی سیالوی

مدیر ضیائے قمر گوجرنوالہ

Marfat.com

# تعارف مؤلّف

حضرت خواجہ پیر سلطان محمد ایوب شکوری دامت برکاتہم العالیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اللہ کی زمین پر انسانوں کے متلاطم سمندر میں خواہشات و کروہات ہیں۔ جن میں پھنسی ہوئی کشتیوں کو کنارے لگانے کے لئے اہل ہمت کا ایک طائفہ مشیت ایزدی کے اشارے کا منتظر رہتا ہے۔ اس باب و علل کے اس جہاں بو قلموں میں اولیاء کرام اس کے حواس خمسہ ہیں۔ جن کے ذریعے وہ دیکھتا، سنتا، پکڑتا، سونگھتا اور بولتا ہے۔ اُس کے یہ چاہنے والے اپنی چاہتوں کو مٹا کر اسے چاہتے ہیں اور ان کو بطور انعام دھرتی پر حسن کا نمائندہ مقرر دیتا ہے۔ یہی وہ بوریانشینان بے نوا ہیں جنکے در پر شہنشاہ بھی گدا گر بن کر آتے ہیں۔ خواص و عوام گلہائے مراد سے جھولیاں بھرتے ہیں۔ یہ گل توحید کی مہک ہے جو چمنستان دہر کی ہر روش کو مہکا دیتے ہیں۔ کتنی بار ان کے براق دامنوں پر دنیا پرستوں نے اپنے گناہوں کی سیاہی لگانے کی کوشش کی مگر بلند و بالا ہستیوں کے تقدس کو مکدّر نہ کر سکے وہ یہ بلند مرتبہ کیوں نہ پائیں کہ آخر دوستی کس ذات سے لگائی ہے۔ خالق ارض و سماء نے اپنے ان بندوں کے ناز اٹھائے اور انہیں اپنے راز کا محرم بنایا۔ کثرتوں کے جھمیلوں میں بھی انہیں



Marfat.com

اپنی وحدت کا پھول سنگھایا انکے دلوں کو اپنے خرام حسن کی گزرگاہ بنایا۔ ایسے صاحب دل اور باکمال انسانوں میں سے ایک عظیم ہستی میرے پیرو مرشد حضرت خواجہ سلطان محمد ایوب شکوری قادری مدظلہ العالی کی ہے۔ آپ ایک ولی کامل صوفی باصفا، عارف حق آشنا، داعی رب العلا، عاشق جلوہ نماء ہیں۔

بندہ ناچیز اکثر آستانہ عالیہ کوٹ رادھا کشن میں دست بوسی کے لئے حاضری دیتا ہے۔ ایک دن خیال گزرا کہ حضور قبلہ عالم سے آپ کی ولادت باسعادت اور بیعت کے متعلق آپ کی زبان مبارک سے کچھ سنا جائے۔ جب میں نے اس بارے میں عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں گھر میں بیٹھا شجرہ شریف پڑھ رہا تھا قریب ہی والد محترم تشریف فرما تھے۔ والد محترم نے فرمایا بیٹا کیا پڑھ رہے ہو۔ تو میں نے عرض کیا کہ ابا جان شجرہ شریف پڑھ رہا ہوں تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا شجرہ شریف میں ان بزرگوں کا پتہ لکھا ہے۔ تو میں نے جواباً عرض کیا ہاں ہے۔ تو آپ مسکرائے اور فرمایا میں نے آپ کے بزرگوں کے بڑے کمالات دیکھے ہیں۔

میں ملٹری پولیس میں تھا اور وائسرائے ہند جو کہ انگریز تھا اس کے ساتھ میری ڈیوٹی تھی۔ میں اکثر پٹنہ شہر میں آپ کے سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کے سالانہ عرس پر حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وائسرائے ہند کے ساتھ ہم عرس پر گئے محفل سماع شروع تھی ایک آدمی وجدانی کیفیت میں اچھل کر ساتھ ہی واقع کنویں میں گر گیا۔ تو میں نے ان بزرگوں سے عرض



Marfat.com

کیا حضور آپ کا مرید کنویں میں گر پڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا قوالوں سے کہو کہ کلام جاری رکھیں ۔ کلام جاری رہا اور چند ہی منٹوں میں وہ مرید کنویں سے اچھل کر بزرگوں کے قدموں میں آگیا۔ وائسرائے کے لئے یہ ایک انتہائی حیران کن لمحہ تھا مگر شمع رسالت کے پروانوں کیلئے یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ بزرگوں سے اکثر ایسا دیکھنے میں آتا رہتا ہے۔

والد محترم نے فرمایا کہ بھاگل پور قاضی ملا چک صوبہ بہار میں سید امداد علی شاہؒ کے سجادہ نشین کے پاس میں اکثر حاضری دیا کرتا تھا آپ ایسے جلیل القدر بزرگ تھے کہ ان جیسا کوئی میری نظر سے نہیں گزرا۔ ایک روز میں انکی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا تو میں نے عرض کیا سرکار کافی عرصہ گزر چکا ہے مگر اولاد نہیں ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں اللہ کرم فرمائے گا میں نے عرض کیا حضور اب تو بال بھی سفید ہو چکے ہیں کب کرم نوازی ہو گی جب میں نے بار بار اصرار کیا تو آپ نے انتہائی مہربانی سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے پانچ بچے عنایت فرمائے گا جن میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہونگیں اور ان کو کوئی مرد حق مل جائے گا۔

حضور قبلہ عالم فرماتے ہیں ان بزرگوں کے فرمان کے مطابق ہم تین بھائی اور دو بہنیں پیدا ہوئے۔

حضور قبلہ عالم کی ولادت باسعادت 1935 میں ملا چک ضلع بھاگل پور صوبہ بہار میں ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد محترم میاں محمد



Marfat.com

یٰسین قادریہ سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

انتہائی نیک سیرت عبادت گزار اور اکثر شب بیداری فرمانے والے تھے انکی یہ حالت تھی کہ لوگوں کو چیزیں عنایت فرماتے رہتے۔ اپنے حق کا کبھی تقاضا نہ فرماتے بلکہ اگر کسی نے آپکو حق دیا تو آپ نے اپنا حق بھی نہ لیا۔

حضور قبلہ عالم نے ارشاد فرمایا کہ والدہ محترمہ انتہائی رحمدل، پارسا عبادت گزار بچوں سے بہت پیار اور شفقت کا برتاؤ کرتی ہیں آپ سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب والد محترم کے وصال کا وقت قریب ہوا تو ہم نے عرض کیا ابا جان ہماری خطائیں معاف فرمادیں تو انہوں نے فرمایا جو لوگ یہاں رحم کریں گے اور یہاں معاف کریں گے ان پر وہاں رحم کیا جائے گا۔ پھر فرمایا میں نے آپ کو معاف کیا۔ اور ان تمام لوگوں کو بھی معاف کیا جنہوں نے مجھے تنگ کیا۔ اس کے بعد آپکی زبان مبارک پر کلمہ توحید جاری ہو گیا اور آپکی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

آپ نے یکم جنوری 1975 کو وصال فرمایا سیدی و مرشدی خواجہ محمد ایوب شکوری قادری نے اپنی بیعت کے متعلق ان الفاظ میں وضاحت فرمائی کہ 14 اگست 1947 کو پاکستان معرض وجود میں آیا تو ہم یہاں آگئے 1956 میں پاکستان آرمی آرمڈ کور گیارہ نمبر رسالہ میں سوار رینک کی حیثیت



Marfat.com

سے بھرتی ہوا۔ 1959 میں بڑے بھائی واجد علی نے تمام گھر والوں کو سیدنا غلام محمد شاہ صاحب جلوہ نماء اولیاءؒ کے دست حق پرست پر بیعت کروادیا۔

سیدنا غلام محمد شاہ جلوہ نما اولیاء کا آستانہ عالیہ سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں ہے ایک دفعہ حضرت مستان شاہ صاحب اور جلوہ نماء سرکار پتوکی میں تشریف فرماتھے میرے بھائی واجد علی مجھے آپ کے پاس لے گئے اور عرض کی حضور یہ میرے بھائی ہیں انہیں غلامی میں داخل فرمالیں۔ تو جلوہ نماء اولیاء سرکار نے مجھے سر سے پاؤں تک دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ اور آپ نے میرے ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے کر فرمایا مضبوطی سے پکڑ لو۔ جب میں نے مضبوطی سے آپ کا دست اقدس پکڑ لیا تو آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اور مضبوطی سے پکڑو۔ جبؑ میں نے پورے زور سے آپکا دست اقدس پکڑ لیا تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی چیز میرے ہاتھوں میں سرایت کر رہی ہے۔ اسکے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ جب ہوش آیا تو آپ کا دست شفقت میرے کندھوں پر تھا اور میں رو رہا تھا۔ دیکھنے والوں نے بتایا کہ جب حضور آپ کو بیعت فرمارہے تھے تو آپ اچھل اچھل کر زمین پر گر رہے تھے۔

## برگزیدہ ہستیوں نے آپکی کاملیت کی تائید کی

حضرت قبلہ عالم نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے جسے میں مخلوق میں چن لیتا ہوں اس

سے پہلے اس کے پیچھے حاسدوں کی جماعت لگا دیتا ہوں۔ سردار عمر حیات جو کہ میرے پیرو مرشد جلوہ نما سرکارؒ کے غلام تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ سلسلہ عالیہ میں چند معتبر ہستیاں آپ کی زور شور سے مخالفت کر رہی ہیں۔

میں نے کہا اللہ انہیں ہدایت دے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا اس کے بعد دوسرے موقعہ پر بتایا کہ مخالفین نے آپ کے خلاف مزید باتیں بنائیں اور میں سن کر بے چین ہو گیا عشاء کی نماز پڑھی اور سو گیا۔ خواب میں دیکھا میں ٹریکٹر لے کر اپنے کھیتوں میں جا رہا ہوں۔ اچانک ایک درخت پر بجلی گری اور درخت بیچ میں سے پھٹ کر گر گیا۔ مجھے خوف طاری ہوا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا ایک خوبصورت مسجد نظر آئی اور میں وہاں سے مسجد کی طرف بھاگا ۔ جب دروازے میں داخل ہوا تو سامنے دیکھتا ہوں کہ آپ اور پیرو مرشد کھڑے ہیں اور تمام مخالفین آپ کے سامنے قطار میں کھڑے ہیں۔

مسجد کی محراب میں میری نظر پڑی تو اتنی چمک پڑی کہ میری آنکھیں بند ہو گئیں۔ دوبارہ دیکھا تو ایک ہاتھ اس چمک پر پڑا یکایک ایک بزرگ آپ کے سامنے کھڑے نظر آئے۔ ان کے ہاتھ میں وہی تلوار تھی اور فرما رہے تھے کہ اس تلوار سے میں نے خیبر کا قلعہ فتح کیا تھا۔ اور آپ نے



Marfat.com

فرمایا میں علیؒ ہوں اور جب میں نے مخالفین کی طرف دیکھا تو سب کی گردنیں کٹی پڑی تھیں آپ اور پیر و مرشد دونوں کھڑے تھے، آپ کی طرف اس تلوار کے اشارے سے فرمارہے تھے کہ یہ حق ہے ایوب یہ حق ہے یہ حق ہے، اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ پھر میں ان مخالفین کے پاس گیا اور انہیں یہ خواب سنایا انہوں نے مجھے بہت ڈانٹا۔ اور فرمایا کہ مالک اگر کوئی چیز دکھادے تو بتایا نہیں کرتے ورنہ نقصان ہو جاتا ہے اور میں ڈر گیا اور پھر میں راولپنڈی پیر و مرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا لیکن مجھے کسی نے داخل نہیں ہونے دیا اور کہنے لگے تم صوفی محمد ایوب شکوری کے پاس سے آئے ہو۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ اور میں قبلہ عالم کی قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا ہوں اور مجھے آپ کے پاس نہیں جانے دیا اور کہنے لگے کہ قبلہ عالم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اور آپ کے خلاف باتیں بناتے رہے اور میری کوئی بات نہ سنی آخر کار میں بادل نا خواستہ واپس چلا آیا، عشاء کی نماز پڑھ کر اسی بے چینی میں مجھے نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور مجھ سے دریافت فرمارہے ہیں کہ اے عمر حیات کیا تو مجھے جانتا ہے اور تو اتنا پریشان کیوں ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں آپ کو نہیں جانتا۔ تو آپ نے فرمایا میں بو علی قلندر ہوں اور تم ایسا کرو صوفی محمد ایوب شکوری



Marfat.com

کے پاس جاؤاور انہیں کہہ دو کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم تمھارے ساتھ ہیں یہ مخالفین تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

کچھ دن بعد بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر حاضر ہوا پھر بھی یہی چرچے سنے اور مسجد میں بھی ایک مولانا نے آپ کے خلاف تقریر کی۔ غرض کہ ہر جگہ آپ کے خلاف ہی باتیں ہو رہی تھیں اور پھر وہاں ایک شور بپا ہوا کہ ایک صاحب کی قطبیت کا اعلان ہوا ہے جو کہ وہ بھی میرے مخالفوں میں شامل تھے اس کے بعد عرس ختم ہو گئے اور سب بھائیوں کو اجازت ہو گئی سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ بعد از نماز عشاء دو نفل کفارے کے ادا کر کے سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت ہی عالیشان محل ہے محل میں دیکھا کہ ایک تخت پر میرے پیر و مرشد جلوہ نما سرکار جلوہ افروز ہیں۔ دیکھا کہ صوفی محمد ایوب صاحب بھی وہاں بیٹھے ہیں میں بھی محل میں چلا گیا اور قدم بوسی کی۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر حیات یہ محل میرے بیٹے ایوب شکوری کا ہے سامنے دیکھا تو ایک بزرگ فرما رہے ہیں کہ اے عمر حیات تم مجھے جانتے ہو۔ میں نے عرض کی حضور میں آپ کو نہیں جانتا۔ تو آپ نے فرمایا میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی ہوں۔ صوفی محمد ایوب شکوری کی طرف



Marfat.com

تین مرتبہ اشارہ کر کے فرمایا تم ان سے میٹھا میٹھا پیار کرو کیونکہ تم کو ان سے فیض ہے پھر میرے پیرو مرشد نے فرمایا عمر حیات وہ رجسٹر اٹھالاؤ تو میں نے دیکھا بہت بڑا رجسٹر تھا جس پر لکھا ہوا تھا سلسلہ عالیہ قادریہ اور اس میں سب سے اوپر صوفی محمد ایوب شکوری لکھا ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی قطب قیوم زماںؒ لکھا ہوا تھا اور اس پر میرے پیرو مرشد نے دستخط فرمائے اور اس کے بعد وہاں مٹھائی تقسیم ہوئی جب ہم مٹھائی لے چکے تو ایک شخص آیا جسے میں نہیں جانتا تھا ایک پلیٹ میں ایک رقعہ رکھا ہوا تھا جس پر 1300 روپے کا بل بنا ہوا تھا۔ آپ نے جیب سے 1300 روپے نکالے اور اسے دے دیئے میں نے سوچا کہ آدمی صرف تین ہیں اور مٹھائی کا بل 1300 روپے کا تھا یہ کہاں تقسیم ہوئی، جب میں نے یہ خیال کیا تو میرے پیرو مرشد نے فرمایا کہ مخلوق بہت ہے جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔ اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

تُندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیئے

(ادنیٰ غلام عمر حیات بی اے۔ اٹھاڑ)

حضور قبلہ عالم کو اپنے پیرو مرشد کے ساتھ والہانہ عقیدت اور بے پناہ عشق ہے جسکا اظہار اکثر و بیشتر ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی آپ اپنے پیرو

مرشد کاذکر فرمانے لگتے ہیں تو آپ پر رقّت طاری ہو جاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میری زبان اس لائق نہیں کہ میں اپنے پیرو مرشد کی کماحقہٗ تعریف بیان کر سکوں کیونکہ آپکی ذات اقدس جامع صفات اور سراپا کرامات تھی۔ آپکا شمار کاملین اولیاء میں ہوتا ہے۔ امراءٗ وزراء، غرباء سب کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے ۔ آپکو شہرت پسند نہ تھی کیونکہ درویشی گوشہ نشینی ہے۔

بلند ہے ولیوں میں یا جلوہ نما ء بارگاہ تیری
رہیں گے چومتے چوکھٹ شاہ وگدا و ایوّب تیری

حضور قبلہ عالم بسااوقات اپنے پیرومرشد کے چشمہ علم و عرفان سے سیراب ہونے اور فیوض وبرکات اپنے دامن میں سمیٹنے کے متعلق ذکر فرماتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اسرار حقیقت اور رموز شریعت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں اور اپنے پیرومرشد کی اجازت سے انکے مشن یعنی سلسلہ عالیہ قادریہٗ چشتیہٗ ابو العلائیہٗ جہانگیریہٗ شکوریہٗ جلوہ نمائیہ کی تبلیغ و ترویج کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آپکا شجرہ طریقت اکتالیس واسطوں سے رحمتہ اللعٰلمین، سید المرسلین، خاتم النبین، مالک کون و مکاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے کثیر تعداد آپکے دست حق پرست پر بیعت ہو چکی ہے اور منازل سلوک طے کرنے پر گامزن ہے آپکی اکثر و بیشتر یہی تعلیم ہوتی ہے کہ مادہ پرستی،

دولت دنیا کی حرص، دنیوی خوشحالی پر فخر اور نمود و نمائش انسان کے لئے گمراہی اور تباہی کا سبب ہے اپنا دھیان اللہ کی طرف رکھو اور اسی پر بھروسہ کرو۔ آستانہ عالیہ پر آنے والے توحید حق کی مئے سے سیراب ہو کر جاتے ہیں آستانہ عالیہ پر ہر جمعرات اور اتوار کو محفل ذکر اور بزرگوں کے سالانہ عرس منعقد کئے جاتے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی دعا کرتا ہوں کہ الٰہی میرے پیر و مرشد کے آستانہ عالیہ قادریہ، چشتیہ، ابو العلائیہ، جہانگیریہ، شکوریہ، جلوہ نمائیہ کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما اور قیامت تک راہ حق کے مسافر قرب خداوندی سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین

بن مانگے دیا اور اتنا دیا
دامن میں ہمارے سمایا نہیں

ادنیٰ غلام
محمود احمد ایوبی قادری (ایم اے اسلامیات)



Marfat.com

# تحدیث نعمت

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (الضحیٰ)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (کنزالایمان)

وَالتَحدُّثُ بِنِعَمِ اللّٰہِ وَالْاِعْتِرَافُ بِهَا شُكْرٌ (قرطبیؒ)

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر جو فضل و کرم فرمائے اُس کا ذکر اور اس کا اظہار بھی شکر ہے۔

سرورِ کون و مکاں، فخرِ زمین و زماں ﷺ ان انعامات کا ذکر و اظہار اکثر فرمایا کرتے جن سے آپ کے رب کریم نے آپ ﷺ کو بڑی فیاضی سے نوازا ہے۔

## حدیث شریف

حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا۔ یہ بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت کا اظہار ہے۔ اس روز حمد کا پرچم میرے دستِ مبارک میں ہوگا۔ یہ بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت کا اظہار ہے۔ اس دن تمام نبی، آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ جتنے ہیں سب کو میرے پرچم کے نیچے پناہ ملے گی اور قیامت کے دن سب سے پہلے زمین سے میں باہر آؤں گا۔ یہ

بات فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ اظہار حقیقت ہے۔

مولانا ثناء اللہ پانی پتیؒ اس مقام پر لکھتے ہیں۔

حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشادات اسی قبیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه — میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مدارجِ قرب کا جو ذکر کیا ہے اور اپنے آپ کو مجدّد اور قیوم کہا ہے وہ بھی اسی زمرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

تحدیث نعمت کے طور پر ہم اپنے کامل و اکمل پیرو مرشد رہبر شریعت، ہادیٔ طریقت، واقفِ اسرار و رموزِ حقیقت و معرفت قطب قیوم زماں اولیاء سلطان محمد ایوب شکوری مدظلہ العالی کے چند واقعات کا تذکرہ کریں گے تاکہ استفادہ عام ہو سکے اور عقیدت مندوں کے لیے تسکین قلب و روح کا باعث ہو۔ (ویسے تو ہزاروں واقعات رونما ہو چکے ہیں مگر ان سب کا بیان کرنا اس کتاب میں ممکن نہیں ہے اس کیلئے تو علیحدہ ایک کتاب بن سکتی ہے۔)

آپکی سب سے بڑی اور حقیقی کرامت تو یہ ہے کہ ہزاروں بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا اور انکے قلوب کو نورِ عرفان



Marfat.com

سے منور کر دیا ہے آپکے مریدین میں سے بے شمار مرد وزن اہل دل صاحب نظر ہیں۔ آپکی شان بیان کرنا میرے جیسے حقیر آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔

اب کرامات رحمّی کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

## تجلّی برداشت نہ ہو سکی

قبلہ عالم کی بارگاہ میں ایک شخص محمد اشرف شاہ شرف بیعت کی غرض سے حاضر ہوا۔اور عرض کی آپ مجھے سلسلہ عالیہ میں داخل فرمالیں تو آپ نے فرمایا کس طلب سے حاضر ہوئے ہو۔ تو عرض کرنے لگا حصول اِلی اللہ کے لئے بیعت کا خواہش مند ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ راستے بہت کٹھن ہیں اچھی طرح سوچ لو۔ ہر آنے والے مصائب پر صبر کرنا پڑتا ہے۔اور کبھی کبھی فاقوں تک کی نوبت آجاتی ہے اگر کھانے کو مل جائے تو بانٹ کر کھاؤ ورنہ مالک تعالیٰ کے شکر گزار رہو۔اور اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھو اللہ تعالیٰ کی دین پر رضا بر ضا رہنا پڑتا ہے کیا تمہیں یہ منظور ہے اس نے کہا جی ہاں۔

تو اس پر آپ نے اسے سلسلہ عالیہ میں بیعت فرمالیا۔ دوسرے روز آکر اس نے کہا مجھے سورۃ اخلاص کے چلہ کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ یہاں پر وصول الیٰ اللہ کی تربیت



Marfat.com

کی جاتی ہے نہ کہ صفاتی ناموں میں سے ایک نام کی چلہ کشی کر کے کسی کو عامل بنایا جاتا ہے یہ ہماری تعلیم نہیں ہے کسی عامل کے پاس چلے جاؤ عمل کر کے عامل بن جاؤ گے۔ یہاں پر سالک بنایا جاتا ہے یہ سلوک کی منزلیں طے کر کے کامل بنتے ہیں اور کمال حاصل کر جاتے ہیں۔

وہ بضد رہا کہ مجھے سورۃ اخلاص کی اجازت فرمائیں تو آپ نے بار بار فرمایا کہ تم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ پوری رات میں بہتر ہزار مرتبہ پڑھی جائے گی لیکن اس نے کہا میں پڑھ لوں گا جب وہ نہ مانا تو پھر اسے تین تسبیح کی اجازت عطا فرمادی جب وہ پڑھ رہا تھا تو دوران پڑھائی اس پر اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی وارد ہوئی وہ برداشت نہ کر سکا اور بھاگ کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ بتاؤ وہ چلہ کشی صحیح تھی یہ صحیح ہے تو وہ رونے لگا اور عرصہ تین سال تک یہی کیفیت رہی۔

## پنجتن پاک نے فرمایا تم سید کے بیعت ہو

محمد اشرف شاہ صاحب جب سرکار کے بیعت ہوئے تو کافی عرصہ تک ان پر وجدانی کیفیت طاری رہی۔ لوگوں نے انہیں پاگل اور دیوانہ کہنا شروع کر دیا کیونکہ ان کے سامنے حال تھا اور لوگوں کے سامنے قال۔ حال اور قال میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے شاہ صاحب کہتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو سید تھا اور امتی کا بیعت ہو گیا لوگوں کی باتیں سن کر



Marfat.com

پریشان رہنے لگا شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اسی دوران ایک دن جب کہ میں عشاء کی نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے روحانیت میں دیکھا کہ مصلیٰ پر پنجتن پاک اور میرے دادا مرشد حضرت سیدنا غلام محمد شاہ جلوہ نما اولیاء سرکار بھی ساتھ تشریف فرما ہیں میں باادب ہو کر بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ ناچیز غلام سے ارشاد فرمایا کہ تم پریشان کیوں ہو تم تو سید کے دست مبارک پر بیعت ہو پھر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کریم نے بھی ایسا ہی فرمایا پھر یہی الفاظ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ نے بھی دہرائے اور پھر حضرت امام حسن اور حضرت امام حسینؓ نے بھی یہی فرمایا۔ پھر آخر میں میرے دادا مرشد سیدنا غلام محمد شاہ صاحب جلوہ نماء اولیاء سرکار نے بھی یہی الفاظ دہرائے کہ پریشان کیوں ہوتے ہو تم سید کے دست مبارک پر بیعت ہو۔ صبح ہوئی تو ان برگزیدہ ہستیوں کے باعث مجھ پر ایک وجدانی کیفیت طاری تھی اور اس کیفیت کے دوران میں نے یہ کلام لکھا

خواجہ وسے ایہہ آستانہ جد علیؓ سیّدا
تیری جد وچ ہو ندے رہن ولی سیّدا
فرمان دادا پیر نال فرمان رسولؐ اے
علی حسن حسین نالے زہرہ بتول اے
میرے لئی مدینہ تیری گلی سیّدا
خواجہ وسے ایہہ آستانہ جد علی سیّدا



Marfat.com

شالاوسے کعبہ نالے عرش معلیٰ وی
میرے لئی کافی تیری ذات دی تجلی اے
تھلے تساں توں میں ویکھے بھلیو بھلی سیّدا
خواجہ وسے ایہہ آستانہ جد علیؓ سیّدا
جدوں آقا کچھ نئیں سی اودوں تیری ذات سی
اللہ سی موجود ہور کوئی نام نہ صفات سی
تیرے حسن دی خیرات مینوں ملی سیّدا
تیری جد وچ ہوندے رہن ولی سیّدا

## ایک بیٹے کے ساتھ دوسرے کی بشارت

حضرت قبلہ عالم کا ایک مرید محمد سلیم ایوبی جو کہ کوٹ لکھپت لاہور کا رہنے والا ہے۔ اسکے ہاں جب پہلا لڑکا پیدا ہوا تو لڑکے کا نام رکھنے کیلئے حضور قبلہ عالم سے عرض کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسکا نام ظہور الحسن رکھ دو اور اسکے بعد جو آنے والا ہے۔ اسکا نام محمود الحسن رکھ دینا۔ دو سال بعد انکے ہاں دوسرا لڑکا پیدا ہوا اور اسکا نام آپکے فرمان کے مطابق محمود الحسن رکھ دیا گیا۔

حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ میں اپنے بندے کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ ایک کامل ولی اللہ کی نظر لوحِ



Marfat.com

محفوظ پر ہوتی ہے اور لوحِ محفوظ پر ہر چیز کا اندراج ہے۔ اسلیئے ازل تا ابد تک تمام معاملات انکی نظر میں ہوتے ہیں۔

## عالم برزخ میں بیعت کرنا

حضرت قبلہ عالم کا ایک مرید منیر احمد ایوبی جو کہ گرین ٹاؤن لاہور میں مقیم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے فخر العارفین شاہ عبدالحیٔ قدس سرہ کی سیرت پاک میں پڑھا کہ مرشد کامل ہو تو مرُدوں کو بھی بیعت کر سکتا ہے۔ میرے والدین جو کہ وفات پا چکے تھے مجھے اشتیاق پیدا ہوا کہ کیوں نہ میں اپنے والدین کو بھی اپنے پیرو مرشد سے بیعت کروادوں ایک روز میں اسی نیت سے شرینی لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا اور اپنے پیرو مرشد سے عرض پیش کی کہ حضور! میرے والدین کو بیعت فرمالیں آپ نے فرمایا تمہارے والدین کہاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! وہ وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کس نے کہا ہے کہ مرُدوں کو بھی بیعت کیا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! میں نے فخر العارفین شاہ عبدالحیٔ قدس سرہ کی سیرت پاک میں پڑھا ہے کہ مرشد کامل ہو تو مرُدوں کو بھی بیعت کر سکتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہاں فخر العارفین اور کہاں میں۔ تو میں نے سرکار کے قدموں پر سر رکھ دیا اور عرض کیا میرے پیرو مرشد سے بڑھ کر کون کامل ہے۔ آپ نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا بھئی یہ کیا



Marfat.com

کہہ رہا ہے۔ آپ کے ایک مرید نے عرض کیا حضور کرم فرمائیں۔ آپ نے ختم شریف پڑھا اور پیش کر دیا۔ بعد از دعا آپ نے مجھے مبارکباد دی اور فرمایا کہ تمہارے والدین کو بیعت فرمالیا ہے اور اپنے ایک مرید کو فرمایا کہ جو کچھ تم نے دیکھا ہے اسے بتادو۔ آپ کا وہ مرید اہل دل صاحب نظر تھا اس نے بتایا کہ آپ نے تمہارے والدین کی قبور میں جاکر انہیں بیعت فرمایا ہے اور ذکر بھی عطا فرمایا ہے۔

میرے بڑے بھائی جو اس واقعہ سے بے خبر تھے انھوں نے ایک روز خواب دیکھا کہ ہمارے والدین آستانہ عالیہ میں محفل میں موجود ہیں اور محفل کا کام کر رہے ہیں۔ میرے بھائی نے یہ خواب پیرو مرشد سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی نے انہیں بیعت کروادیا ہے۔ اس لیے وہ محفل میں آتے ہیں۔ میں نے خود بھی اپنی والدہ کو محافل میں دیکھا ہے۔

## کٹی دودھ دینے لگی

حضرت قبلہ عالم کا ایک مرید محمد رفیق ایوبی جو کہ پرانا کاہنہ ضلع لاہور میں مقیم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ میں پیکو فیکٹری میں ملازمت کرتا تھا۔ جب میری ریٹائرمنٹ قریب آگئی تو میں بہت پریشان ہوا کہ ملازمت سے فارغ ہو جانے کے بعد کیا کروں گا۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک روز میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ میرے پیرو مرشد نے مجھے دیکھ کر فرمایا پریشان

کیوں ہوتے ہو" تمھاری کٹیاں بھی دودھ دیں گی"میں جب واپس گھر آیا تو ہماری ایک کٹی جو کہ دوسال کی تھی اور گابھن بھی نہیں ہوئی تھی اسکے تھنوں میں دودھ اتر آیا۔ جو کہ تقریباً ۵ کلوگرام روزانہ کے حساب سے ہم دوھتے رہے ہیں۔اب وہ کٹی بڑی بھینس بن چکی ہے۔

## باطنی طور پر اصلاح

حضرت قبلہ عالم کا ایک مرید حافظ غلام مرتضےٰ خطیب جامعہ مسجد محمدیہ آصف کالونی شالیمار ٹاؤن لاہور کا رہائشی ہے۔اس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں مغل پورہ کی جامعہ مسجد پراں والی میں بطورِ خطیب مقرر تھا۔ وہاں ایک صاحب قال صوفی اللہ دتہ نقشبندی آیا کرتے تھے اور اپنے پیر کی بہت تعریفیں کیا کرتے تھے ایک دن حسب معمول گفتگو ہو رہی تھی کہ میرے ایک پیر بھائی بھی موجود تھے انہوں نے صوفی اللہ دتہ نقشبندی سے کہا کہ صاحبِ قال اور صاحبِ حال بزرگوں کے مراتب میں بڑا فرق ہوتا ہے جہاں پر قال حضرات کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے حال حضرات کی ابتداء شروع ہوتی ہے۔میں چونکہ ابھی تک سلسلہ عالیہ کے متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا اسلیے میں نے کہا کہ تمام بزرگ ایک جیسے ہوتے ہیں۔دوسرے روز دوپہر کے وقت میں اپنے حجرہ میں لیٹا ہوا تھا اچانک میری نظر اوپر پڑی تو کیا دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا میرے سامنے کھڑا ہے اور اسکے اوپر مجھے اپنے پیرو



Marfat.com

مرشد کا چہرہ نظر آرہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا بلالو جسے بلانا چاہتے ہو میں نے گلی میں سے گزرنے والوں کو آوازیں دیں مگر کوئی بھی میری آواز نہ سن سکا۔ میں اپنی غلطی پر نادم ہوا اور سرکار سے معافی کا خواستگار ہوا۔

آپ نے فرمایا! آئندہ بزرگوں کے حفظِ مراتب کا لحاظ رکھنا۔ اور قال اور حال کو برابر نہ سمجھنا۔

## ہاتفِ غیبی نے سرکار کی کاملیت کی تائید کی

حضرت قبلہ عالم کا ایک مرید محمد منیر ایوبی جو کہ قربان لائن لاہور کینٹ میں مقیم ہے۔ اس نے بیان کیا کہ میرا بڑا بھائی ایک عامل بے شرع ملنگ کا بیعت تھا۔ میرا بھی اس کے پاس آنا جانا تھا۔ میرا ایک دوست حضرت قبلہ کا مرید ہوا تو اس نے مجھے بھی کہا کہ تم بھی ہمارے پیرو مرشد سے بیعت ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں تو کوئی کرامت دیکھ کر بیعت ہونگا۔ میرے دوست نے کہا کہ بزرگوں کو کشف و کرامات سے نہیں آزمانا چاہیے۔ وصول الی اللہ کی خاطر بیعت ہو جاؤ لیکن میں بضد رہا۔ اسی رات میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی سفید رنگ کی عالیشان مسجد کسی بڑی چیز پر رکھی ہوئی میرے سامنے سے گزر رہی ہے اسکے اندر سے آواز آئی کہ وہ شخص تمہیں حق بات کہہ رہا ہے تم وہاں جا کر بیعت ہو جاؤ۔ اسکے بعد صبح ہوتے ہی

میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر مشرفِ بیعت ہوا۔

## سرکار ہی ہماری جنت ہیں

اقبال حسین شاہ ایوبی جو کہ الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ میں مقیم ہیں انکی اہلیہ محترمہ جو کہ حضرت قبلہ عالم کی مرید ہے۔بیان کرتی ہیں کہ مجھے جنت دیکھنے کا شوق تھا ایک روز میں چارپائی پر آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی حضرت قبلہ باطنی طور پر تشریف لائے اور فرمایا بیٹی میرے ساتھ آؤ۔ سرکار پرواز کر رہے تھے اور میں بھی ساتھ تھی۔ تھوڑی دیر میں ہم بغداد شریف میں جناب غوث الاعظمؒ کے مزار شریف پر پہنچ گئے۔ جناب غوث الاعظمؒ نے حضرت قبلہ سے گفتگو فرمائی جو کہ میری سمجھ سے بالاتر تھی۔بعد میں حضرت غوث الاعظمؒ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور حضرت قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "یہ ہی تمہاری جنت ہیں"۔

## محمد طاہر ایوبی موضع پھلروان ضلع لاہور نے بیان کیا۔

ہم اپنی زمین میں گندم بوتے تو جو اُگ آیا کرتے تھے اور اگر چاول بوتے تو گھاس اگتی تھی کافی عرصہ اسی طرح فصل خراب ہوتی رہی۔ ہم اس



Marfat.com

بارے میں بے شمار لوگوں کے پاس گئے کسی نے پانی پر دم کر کے دے دیا۔ زمین پر پانی چھڑکو، کسی نے تعویز دے دیا۔ کہ اسے اپنی زمین کے کونوں میں دبادیں۔ کسی نے کوئی عمل اور کسی نے کوئی عمل بتایا۔ مگر کسی بھی طرح کامیابی حاصل نہ ہوئی ہم اگر ایک ایکٹر زمین میں من یاڈیڑھ من بیج ڈالتے توجب فصل اگتی توایک ایکٹر سے صرف ۹ یا ۱۰ کلوگرام گندم کی پیداوار ہوتی۔ اسی طرح ہم نے اپنا ٹیوب ویل لگانا چاہا توجب بھی بور کرواتے تو کوئی نہ کوئی نقص پڑ جاتا۔ ہم نے چار پانچ مرتبہ بور کروایا مگر ہر بار ایسا نقص پڑ جاتا کہ ٹیوب ویل نہ چلتا۔ ہمارا کھیتی باڑی کا نظام بری طرح متاثر ہو گیا۔ جس سے ہم نے پریشان ہو کر اس پیشہ کو ترک کر دینے کا ارادہ کیا۔ اسی پریشانی کے دوران ایک دن میری ملاقات سلسلہ عالیہ کے ارادت مند حافظ شوکت علی صاحب سے ہو گئی میں نے اپنی تمام روئیداد ان سے بیان کی۔ انھوں نے پیرو مرشد کی بہت تعریف بیان کی جس سے متاثر ہو کر میں انکے ھمراہ آستانہ عالیہ پر بیعت ہونے کیلئے حاضر ہو گیا۔ شرفِ بیعت حاصل کرنے کے بعد ہمیں اجازت مل گئی۔ مرشدِ برحق حضرت خواجہ سلطان محمد ایوب شکوری روحی فداہ نے میری اندرونی پریشانی کو نورِ بصیرت سے ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم نے کوئی بات تو نہیں کرنی تھی۔ مگر میں خاموش رہا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا آپ سرکار کے نہایت شفیقانہ انداز سے متاثر ہو کر میں نے اپنا تمام واقعہ عرض کر دیا۔ حضور سنتے ہی مسکرائے اور ارشاد

فرمایا کہ ہم تو آج تک یہی سنتے اور دیکھتے آئے ہیں کہ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے مگر تم نے نئی بات ہی سنادی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے گاؤں میں ایک مجذوب رہتے تھے۔ وہ ایک دن تمہاری گلی سے اپنے نفس کو برا بھلا کہتے ہوئے گزر رہے تھے سامنے سے تمہارے والد آرہے تھے اس نے سمجھا کہ یہ مجذوب مجھے گالیاں دے رہا ہے۔ تمہارے والد نے غصہ میں آکر اس مجذوب کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ اب انکی زبان سے بددعا کا تیر نکل چکا ہے۔ جسکی وجہ سے تمہارا کھیتی باڑی کا سارا نظام خراب ہو چکا ہے۔ اس وقت وہ مجذوب دنیا سے وصال کر چکے ہیں اگر وہ ظاہری حیات میں ہوتے تو تم کو ان کے پاس بھیج دیا جاتا کہ ان سے معافی مانگ لو۔ اب چونکہ تم ہمارے مریدین چکے ہو ہم روحانی طور پر ان سے رابطہ کر کے تم کو معافی دلا دیتے ہیں اور ہمیں اجازت مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جاؤ آج کے بعد تمہارے سب معاملات درست ہو جائیں گے۔ اس دن سے آج تک ہماری زمینیں بہت اچھی پیداوار دے رہی ہیں۔

نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

## غائبانہ امداد

عبدالقدیر ایوبی الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ کا واقعہ ان کی زبانی بیان



Marfat.com

کرتے ہیں کہ میں ایک دن سکول جانے کیلئے بس کی چھت پر سوار تھا۔ بس بہت تیز جارہی تھی۔ سڑک پر سپیڈ بریکر بنا ہوا تھا جو کہ ڈرائیو کو نظر نہ آیا اور بس اسی رفتار سے سپیڈ بریکر سے گزرتے ہوئے اچھلی تو تمام مسافر ایک دوسرے پر گر گئے اور میں ایکدم بس کی چھت سے نیچے آ گرا اور بیہوش ہو گیا۔ لوگ دوڑ کر میرے طرف لپکے کہ لڑکا مر گیا ہے اور مجھے اٹھا کر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں داخل کروادیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میری زبان سے بآواز بلند شکر الحمد اللہ کے کلمات نکلے۔ میرے پاس کھڑے ڈاکٹر صاحبان اور نرسیں کہنے لگے کہ تمہارے سر میں بہت زیادہ چوٹ لگی ہے اور تم شکر الحمد للہ کہہ رہے ہو۔ تو پھر میں نے بتایا کہ جب میں بس کی چھت سے نیچے گرا تو میرے پیر و مُرشد جو کہ کوٹ رادھا کشن میں رونق افروز ہیں۔ مجھے بس کے پاس کھڑے نظر آئے اور مجھے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ بیٹا تم کو بچا لیا ہے۔ شکر الحمد للہ کہو۔ اس لیے میری زبان سے یہ کلمات نکل رہے ہیں. مجھے اسی وقت ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور میں بالکل صحیح سلامت تھا۔



Marfat.com

# پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَادِرِ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ ہ اَلَّذِیْ اَرْسَلَ الْاَنْبِیَآءَ بِالْھَدَایَتِ وَالتَّقْلِیْنِ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ہ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ | میں نے جنوں اور انسانوں کو |
| اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ہ | اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا |

ہے

جب انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں سجدہ ریز ہوتا ہے اور صدق دل سے اپنی ذلت وعاجزی اور اسکی برتری کا اقرار کرتا ہوا کہتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی "پاک ہے میرا رب بہت ہی اعلیٰ" تو اس وقت رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آج تم نے مجھے اعلیٰ مان لیا۔ جاؤ ہم نے آج تمہیں بھی اعلیٰ بنا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر عنایات وانعامات کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسے مخلوق میں اعلیٰ مقام عطا فرما دیتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اعلان فرماتے ہیں کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت



Marfat.com

کرتا ہے۔

اے فرشتو! تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس کے بعد زمین پر بھی لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

ان مقدس نفوس نے جہاں کہیں بھی قیام فرمایا۔ مخلوق خدا نے ان کا استقبال کیا اور ان کے راستوں میں پلکیں بچھائیں۔ روئے زمین پر جدھر ہماری نظریں اٹھتی ہیں۔ ایسے ہزاروں چراغ جو کہ صحیح معنوں میں خلیفۃ اللہ علی الارض ہیں ہمیں راہ حق کا پتہ دیتے ہیں۔ حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیریؒ، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ، حضرت شاہ محمد عبدالشکور تاج الاولیاءؒ، حضرت سیدنا غلام محمد شاہ جلوہ نما اولیاء سرکارؒ۔ یہ ایسے نائبین رسالت ہیں جنہوں نے لوگوں کو بت پرستی اور نفس پرستی سے ہٹا کر ان کے دلوں میں نور حق کی شمعیں روشن کیں۔ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ ان سے بیعت ہوئے اور ان کے نقش قدم یعنی صراط مستقیم پر چل کر انعمت علیھم کا اعزاز حاصل کیا۔

انہی عارفان حق میں سے ہمارے حضرت خواجہ سیدی و مرشدی و مولائی قبلہ عالم سلطان محمد ایوب قادری ابوالعلائی چشتی جہانگیری شکوری جلوہ نمائی زیب آستانہ عالیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور نے طالبان حق کے



Marfat.com

لئے تصوف و سلوک کے مسائل پر مبنی کتاب تالیف فرمائی جو سالکان راہ طریقت کے لیے مشعل راہ کا کام دے گی۔

ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ سیدی و مرشدی و مولائی خواجہ محمد ایوب شکوری ۔ سرکار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً ساڑھے سات سو مرتبہ نماز کی تاکید فرمائی ہے لہذا نماز دائمی ہے اور ذکر بھی دائمی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

| | |
|---|---|
| يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ | اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو |

چونکہ یہاں صیغہ امر استعمال ہوا ہے اس لئے ذکر کرنا فرض ہوا ذکر بغیر کامل مرشد کے جاری نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کثرت پوری ہو سکتی ہے۔ لہذا بیعت ہونا ہمارے نزدیک بہت ضروری ہے۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیعت کا مقصد وصول الی اللہ ہے اور ہم اسی مقصد کے تحت بیعت فرماتے ہیں اور روحانی تربیت و تزکیہ نفس کرتے ہیں۔ جو بھی کوئی بیعت ہونے کی غرض سے آتا ہے اسے پہلے اچھی طرح سمجھا دیا جاتا ہے کہ اچھی طرح سوچ لو یہ راستہ بڑا کٹھن اور دشوار گزار ہے۔

اس عشق کی منزل میں قدم سوچ کے رکھنا
دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

اس میں بڑی بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔



Marfat.com

راہروے کوئے محبت کا خدا حافظ

اس میں دو چار بہت سخت مقام آتے ہیں

آپ فرماتے ہیں ہم مرید کو پہلے دن سے ولیوں کی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں۔اس کے بعد اس کے امتحانات ہیں اور یہ مردوں کا کام ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جسے میں مخلوق میں اعلیٰ مقام دینا چاہتا ہوں اس سے قبل اس کے پیچھے حاسدوں کی جماعت لگا دیتا ہوں اور اسے مزید پاک کرنے اور اسکی محبت کو پختہ کرنے کے لئے اسے مصائب اور تکالیف میں مبتلا کر دیتا ہوں۔

دوسری حدیث میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے۔ ارشاد فرمایا! مصائب کے لئے تیار ہو جاؤ

قانون خداوندی شروع سے ہی چلا آرہا ہے کہ اس کے دوست سراسر مشکل میں پڑے رہتے ہیں۔ مگر باوجود مصائب و تکالیف کے وہ سکون قلب جیسی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں اور راضی بر ضا رہتے ہیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہندؒ فرماتے ہیں جس آدمی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اس پر مصائب کی بارشیں شروع ہو جاتی ہیں اور جب وہ صدق دل سے ان مصائب پر صبر کرتا ہے تو وہی مصیبتیں اس کے لئے اڑن کھٹولا بن جاتی ہیں۔ارشاد خداوندی ہے۔



Marfat.com

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے

جو لوگ مالک کی رضا پر راضی رہتے ہیں اور اس کا شکوہ نہیں کرتے اور بلاؤں پر صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے عوض انہیں انعامات سے نواز دیتا ہے اور انکے درجات بلند فرما دیتا ہے۔

آستانہ عالیہ پر آنے والوں کو کسی قسم کا دنیاوی لالچ نہیں دیا جاتا طالب مولا بننے کی تلقین کی جاتی ہے اور روحانی تربیت اور درس و تدریس کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں علاج معالجہ عامل حضرات کا شغل ہے جیسا کہ اکثر دیکھا جا رہا ہے۔ عامل حضرات اور بزرگان دین میں بہت فرق ہے وہ سالک حضرات ہوتے ہیں اور یہ عامل حضرات سالک صلح کی منزلیں طے کر کے حصول الی اللہ کرتے ہیں عامل حضرات اللہ کے کسی بھی صفاتی نام سے چلہ نکال کر عمل حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ ان کے آستانوں پر دنیا کی لائیں لگی ہوتی ہیں اور دنیا ہی کمائی جا رہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ تو سکھوں، ہندوؤں اور عیسائیوں میں بھی پائے جاتے ہیں یہ تمام مسلمانی فرقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

یہ بزرگان دین نہیں بلکہ عامل ہیں بزرگان دین ایسے عملوں سے نفرت کرتے ہیں وہ اپنی زبان مبارک سے سب کو دعائیں دیتے ہیں اور اللہ کے حضور سے پوری مخلوق کی ہدایت کیلئے دعا گو رہتے ہیں۔

بزرگوں کے آستانے جہاں پر کبھی رشد و ہدایت اور روحانیت کے چشمے پھوٹتے تھے آج ان جگہوں پر علاج معالجے تعویذات و عملیات کے ذریعے کاروبار چلایا جا رہا ہے۔ روحانیت سے بے بہرہ لوگ مشائخ کا روپ

دھار کر شعبدہ بازیوں سے لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر دنیا کمار ہے ہیں۔ خود بھی ضلالت اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور لوگوں کو بھی اس میں دھکیل رہے ہیں ان لوگوں نے بیماری سے شفا کو فیض اور ولایت کا نام دے رکھا ہے۔ حالانکہ ان کاموں کا ولایت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ایسے مدعی ولایت بے دینوں اور بد مذہبوں میں بھی بہت نظر آجاتے ہیں اور بیماریوں کا علاج تو ڈاکٹر بھی کرتے ہیں تو پھر کیا ان کو بھی ولی اللہ مان لیا جائے۔

ہمارے آستانہ عالیہ قادریہ، ابو العلائیہ، چشتیہ، جہانگیریہ، شکوریہ، جلوہ نمائیہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں خالصتاً وصول الی اللہ کی خاطر بیعت کیا جاتا ہے۔ اور اس مقصد کے پیش نظر قرآن وسنّت اور سلف صالحین کے طریقے کے مطابق تربیت کی جاتی ہے اور ذکر و فکر تصور شیخ اور باطنی توجہ کے ذریعے منازل سلوک طے کرائی جاتی ہیں۔

# توحید باری تعالےٰ

(حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتیؒ)

ہرچہ آید در نظر از خیر و شر
جملہ ذات حق بودائے بے خبر

خیر اور شر جو کچھ بھی نظر آرہا ہے۔اے ناواقف وہ سب کچھ اسی ذات کا(جلوہ)ہے

اوست درارض و سماء ولا مکاں
اوست درہر ذرہ پیدا ونہاں

زمین اور آسمان اور لامکاں میں وہی ہے۔اور وہی ہر ایک ذرہ میں ظاہر ہے اور ہر ذرہ میں پوشیدہ ہے

پاس دارانفاس اے اہل خرد
تاترا ایں قافلہ منزل برد

اے عقلمند اپنے سانس کی نگہداشت کر (یعنی ہر سانس کے ساتھ ذکر میں مشغول رہ)۔ تاکہ وہ قافلہ (سانس کا پیہم چلنا) تجھے منزل مقصود پر پہنچائے۔

اوست پیداؤنہاں و آشکار
جلوہ ہاکردست در ہرشی نگار



Marfat.com

وہی ظاہر اور وہی باطن اور وہی عیاں ہے۔ محبوب ہی نے ہر چیز میں جلوہ دکھایا ہے

ہوش دردم دار اے مرد خدا
یک نفس یک دم مباش از حق جدا

اے مرد خدا اپنے سانس میں ہوش رکھ۔ اور ایک سانس میں بھی خدائے عزوجل سے دور نہ ہو

نفی گرداں از دل خود ماسوا
تانہ گنجد دردلت غیر از خدا

اللہ کے سوا باقی سب کو اپنے دل سے ہٹا دے۔ تاکہ تیرے دل میں خدا تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی سمائی نہ ہو

زنگ دل از صیقل لا پاک کن
سینہ باتیغ محبت چاک کن

لا کی ریتی سے اپنے دل کا زنگار دور کر۔ اور اپنا سینہ محبت کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دے

اے کہ بودی درحریم لامکاں
چوں جدا گشتی بگو ازنہاں

اے مرد مومن تو تو لامکاں کی حرم سرا میں تھا۔ یہ راز مجھے بتا کہ تو وہاں سے جدا کیسے ہوا؟



Marfat.com

پاک بودی در حریم کبریا
ازچہ پیدا شد ترا حرص و ہوا

تو تو ذات کبریا کے محرموں میں پاک تھا۔ تجھے یہ لالچ اور خواہشات کہاں سے آگئے

خوش خرامیدی تو از کتم عدم
خوش نہادی برسر ہستی قدم

تو پردہ عدم سے اچھا آیا۔ اور ہستی کے میدان میں تو نے اچھا قدم رکھا۔

# نعت شریف

بہ رنج و غم گرفتارم نگاہے یا رسول اللہؐ
پریشاں حال و بے یارم، نگاہے یا رسول اللہؐ

یگانہ درپئے آزار و بیگانہ ستمگر شد
غرض ناچار و بیزارم، نگاہے یا رسول اللہؐ

دلم ترساں، نفس سوزاں، جگر بریاں، نظر حیراں
بدوش زندگی یارم، نگاہے یا رسول اللہؐ

روم درخواب وے خواہم کنم دیدار توشاہاؐ
کہ شوق دید تو دارم، نگاہے یا رسول اللہ

توئی ملجائے مظلوماں ، توئی ماوائے مجبوراں
بس مظلوم و نادارم، نگاہے یا رسول اللہؐ



Marfat.com

ببوسد پائے توعرش بریں اے محسنِ اعظم
نہ من برفرش جادارم، نگاہے یا رسول اللہؐ

زروئے لطف آقاؐ! رحم فرما عقدہ ام بکشا
گرہ افتادہ درکارم ، نگاہے یا رسول اللہؐ

دل الیاس می خواہد کہ در، دربار توخواند
بہ توصیف تو اشعارم، نگاہے یا رسول اللہ

(جسٹس (ر) محمد الیاس)

# نعت شریف

تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یارسول اللہ ﷺ

دِلم پژمردہ آوارہ زعصیاں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میرا جسم آپکی جدائی میں انتہائی لاغر اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے۔یارسول اللہ ﷺ میرادل گناہوں سے آلودہ اور مرجھایا ہواہے۔

شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنائی

مخلوت سُوئے من آئی خرّاماں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ دن رات صبر کرتے کرتے اب میری آرزو حد سے گزر گئی ہے۔کسی دن پردہ تنہائی میں میری طرف بھی خوشی خوشی تشریف لایئے۔

چوں سُوئے من گزرائی من مسکیں زناداری

فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ جب آپ میری طرف تشریف لائیں میرے پاس ناداری سے کوئی بھی چیز آپکے شایان شان نہیں ہے۔میں آپ کے نقشِ پا پر اپنی جان قربان کردوں گا۔

زکردہ خویش حیرانم سیاہ شدروزِ عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میں اپنے اعمال سے شرمندہ ہوں اور گناہوں سے میرا چہرہ سیاہ ہے۔ میں بہت ہی نادم اور شرمسار ہوں۔

زپا افتادہ از پیری برحمت دستِ من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری زناداں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میں بڑھاپے کے باعث عاجز ہوں رحمت سے میری مدد فرمایئے۔ یہی ایک بات اس نادان کی قبول فرمائیں۔

زجامِ حبِ تو مستم بزنجیرِ تو دل بستم
نمیگویم کہ من ہستم سخندان یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ میں آپکی محبت کے نشے سے سرشار ہوں اور آپکی محبت کی زنجیر سے دل باندھا ہے۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں ادیب یا شاعر ہوں۔

بصدیقت خریدارم عمر رادوست می دارم
فداسازم دل وجاں رابعثماں یارسول اللہ ﷺ

آپکے صدیق کا میں خریدار اور حضرت عمر کو دوست رکھتا ہوں۔ میں اپنے دل وجان کو حضرت عثمان پر قربان کرتا ہوں۔



Marfat.com

نہادم پیش گاہے سربپائے ساقیِ کوثر
اماماں راشدم چاکر بایقاں یا رسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ جب آپ شانِ ساقی کوثر سے جلوہ فرما ہونگے میں آپکے قدموں پر اپنا سر رکھ دوں گا۔ میں یقین سے اماموں اور حضرت علیؓ کا غلام ہوں۔

چوں اندر نزع درمانم رودازتن بروں جانم
نگہداری تو ایمانم زشیطاں یا رسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ وقتِ وصال جب میں بے یارومددگار پڑا ہوں گا۔ اس وقت آپ میرے ایمان کی شیطان سے حفاظت فرمائیں۔

چوں اندر حشر برخیزم بدامانِ تو دل ریزم
زدیدہ خونِ دل ریزم خراماں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ جب میں حشر میں بیدار ہوں گا تو دل آپکے دامن پر قربان کر کے آنکھوں سے خون دل خوشی سے بہاؤں گا۔

چوں بازوئے شفاعت راکشائی برگنہگاراں
مکن محروم جامی رادراں آں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ جب آپ گناہ گاروں کیلئے بازوئے شفاعت کشادہ فرمائیں۔ اس وقت جامی کو محروم نہ فرمائیں۔

(حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ)



Marfat.com

# نعت شریف

مَوَلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلقِ کُلِّھِم

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک اپنے حبیبؐ پر جو بہتر ہیں تمام مخلوق سے۔

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرُبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت کے سردار جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے سردار ہیں۔

ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ انکی شفاعت کی امید ہے ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں۔

یَآ اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپکے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں۔



Marfat.com

وَائْذَنْ لِسُحْبٍ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةٌ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَّ مُنْسَجِمٍ

اور درود و سلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ کمال کثرت سے برسیں نبی ﷺ پر

وَالْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثَمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُم

اَهْلُ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور سب آل و اصحاب اور انکے تابعین پر کہ وہ تقویٰ اور حلم و کرم کے اہل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ

وَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عُثْمَانَ ذِىْ الْكَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے کہ وہ صاحب کرم ہیں۔



Marfat.com

# علم

علم کے معنی ہیں جاننا۔ اور جاننے والے کو عالم کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

| | |
|---|---|
| اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءُ | بلاشبہ اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ |

حضور اکرم سیّدِ عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

| | |
|---|---|
| طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ | ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ |

نیز فرمایا

| | |
|---|---|
| اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ لَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ | علم کو حاصل کرو اگرچہ (دور دراز) مقام چین میں ہی ہو |

علم سیکھنا تو فرض عین ہے اور علم سے بے نیازی ظاہر کرنا محض کفر ہے۔ علم عمل کا حاجت مند ہے اور عمل علم کا حاجت روا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ فرماتے ہیں کہ علم بے حد و غایت ہے اور عمر مختصر۔ اس لئے تمام علوم کا سیکھنا لوگوں پر فرض نہیں ہے جیسے علم نجوم، طب، علم حساب اور نادر و عجیب صنعتیں وغیرہ مگر ان میں سے اس قدر سیکھنا جتنا شریعت سے متعلق ہے ضروری ہے۔ پس علم اسی قدر فرض



Marfat.com

ہے جس پر عمل ہو سکے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے ایسے علم کی مذمت فرمائی ہے جو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے۔

وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وہ ایسا علم سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے اور نفع نہ پہنچائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے۔ ارشاد فرمایا!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔

اس لئے ایسے علم کے متعلق ہی ارشاد فرمایا کہ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرُ علم حجاب اکبر ہے. ظاہر ہے کہ جس علم سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے۔ یعنی آدمی اس پر عمل نہ کرے تو وہ علم قلب پر حجاب بن جاتا ہے۔ ایسے علم کے متعلق حضرت بابا بلھے شاہؒ فرماتے ہیں۔

بہتا علم ابلیس نے پڑھیا۔ جُھگّا چا اسدا سڑیا
اوہ وی گیا سی بازی ہار۔ علموں بس کریں او یار

علم کیا ہے؟ راہ ہے اور مرشد کیا ہے؟ رہبر ہے۔ راستہ بغیر رہبر کے طے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو خود راہ ہوتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور جو کسی کے ہمراہ ہوتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس طرح طالب صادق مرشد کے ذریعے اپنے مقامات طے کرتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا!



Marfat.com

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمِ النَّافِع و عِلْم اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی اِبْنِ آدم

علم دو قسم کا ہے ایک قلبی علم اور یہی نافع ہے اور دوسرا زبانی علم اور یہ ابن آدم پر اللہ عزوجل کی حجت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح: ۷۵)

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں! "علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک علم وہ ہے جو دل کی تختی پر لکھا جاتا اور ایک علم وہ ہے جو زبان سے ادا کیا جاتا ہے۔ زبان سے ادا ہونے والا علم ظاہری علم ہے اور دل کی تختیوں پر لکھا جانے والا علم باطنی علم ہے. دل کی تختیوں پر لکھا جانے والا کتابی نہیں کہ ایک کتاب سے دوسری میں منتقل ہوتا جائے بلکہ یہ علم ایک دل کے چراغ سے دوسرے دلوں کے چراغ کو روشن کرتا چلا جاتا ہے۔

فرمان رسالت مآب ﷺ کے تحت دل کی تختی پر لکھے جانے والے علم سے ہی انسان کو نفع حاصل ہوتا ہے گویا نفع بخش علم وہی ہے جو ایسے دل کے سوتوں سے پھوٹے جو تصفیہ باطن کے باعث معرفت کا بحر بے کنار ہو۔ ظاہری علم اگر تنہا ہے تو وہ آدمی پر خدا کی حجت ہے. کیونکہ جب تک اسے باطنی علم کے تابع نہ کیا جائے اس وقت تک وہ نفع بخش ثابت نہیں ہوتا۔ علم ظاہری وباطنی ہی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں!



Marfat.com

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَا لِمَيْنِ تَمَامًا اَحَدُ هُمَا فَبَثَثْتَهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْحُلْقُوْمُ

(صحیح بخاری ۱: ۲۳)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم کے دو تھیلے یاد کئے ان میں سے ایک کو میں نے عام کر دیا اور اگر دوسرے کو عام کروں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے گا۔

پہلا علم ظاہری ہے اور دوسرا باطنی۔ پہلا عوام کیلئے اور دوسرا خواص کیلئے جو اپنی زندگی کے احوال اور اپنی روحانی حالت کو درجہ کمال تک لے جا کر مشاہدہ قلب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ عوام الناس اور علماء دین پہلے علم سے ہی لبریز ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اہل صفا دوسرے علم کے بغیر زندگی کو بیکار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں!

اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ عَنْهَا ظَهْرٍ وَ بَطَنٍ وَّ لِكُلِّ حَدٍ مُطَّلِعٍ

(مشکوٰۃ المصابیح: ۷۵)

قرآن مجید کو سات قرآتوں میں نازل فرمایا گیا ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اور ہر حد کی خبر دی گئی ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سات قرآتوں میں نازل فرمایا اور ہر قرآت یا حرف کا ظاہر بھی رکھا اور باطن بھی۔ یعنی اس کے اندر ظاہری علوم بھی ہیں اور باطنی علوم بھی حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!



Marfat.com

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا　　میں علم کا شہر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے۔

امام ابو نعیم اصفہانیؒ نے حضرت علیؓ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا!

وَاِنَّ عَلِیَ ابْنَ طَالِبٍ عِنْدَہٗ مِنَ الظَّاھِرِ وَ الْبَاطِنِ

(الاتقان للسیوطی ۲:۱۸۷)

اور بے شک حضرت علی ابن ابی طالبؓ کے پاس ظاہری علم بھی تھا اور باطنی علم بھی تھا

خود رسول اللہ ﷺ اصحاب صفہ کو جہاں ظاہری علم زیور تعلیم سے آراستہ فرماتے وہاں باطنی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔

نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو ہدایت فرماتے کہ ظاہری علم کی ہر ایک کو تبلیغ کرو لیکن باطنی علوم کی تبلیغ صرف ان میں کرو جو اس کے اہل ہیں۔ (صحیح بخاری ۱:۱۴۵)

اسی چیز کو میاں محمد بخش نے اپنے انداز میں بیان فرمایا ہے۔

خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں مناسب کرنی
مٹھی کھیر پکا محمد کتیاں اگے دھرنی

علم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) علم ظاہر (۲) علم باطن۔ ان کے جاننے والے علمائے ظاہر علمائے دین اور علمائے باطن بزرگان دین کہلاتے ہیں۔



Marfat.com

# علم ظاہر

محض علم ظاہر پر اکتفا کرنا کمالات بشری سے محروم رہنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر آدمی باوجود علمی رفعتوں پر فائز ہونے کے بھی اطمینان قلب جیسی نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں اور آجکل تو کثرت سے اہل علم حضرات موجود ہیں۔ جن کے علامہ ہونے میں کلام نہیں اور اوامر و نواہی کے بھی نمونے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر نفس کی شرارتوں سے مامون (امن میں) نہیں ہیں۔ غصہ۔ حسد۔ غرور۔ حرص۔ ریا۔ بخل۔ تکبر وغیرہ اوصاف رذیلہ میں سے اکثر اوصاف میں ملوث نظر آتے ہیں۔ جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ وہ نعمت قرب ربانی سے محروم ہیں جس پر شرافت و طمانیت کا انحصار ہے۔ اگر ظاہری علوم ہی صلاح و فلاح کا ذریعہ ہوتے تو تمام اہل علم عارفین حق ہو جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب انسان کو راہ حق تو پیش کر سکتی ہے مگر ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتی۔ قانون کسی جرم کے عوض مجرم کو بیڑیاں تو ڈال سکتا ہے مگر اس جرم سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اسی لئے سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں۔



Marfat.com

پڑھیا علم ودھی مغروری عقل بھی گیا تلوہاں ہو
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ہو
سر دیتاں جے سر ہتھ آوے سودا ہار نہ تو ہاں ہو
وڑیں بازار محبت والے باہو کوئی رہبر لے کے سوہاں ہو

نیز فرمایا

لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں عالم ہوگئے بھارے ہو
اک حرف عشق دا نہ پڑھیا بھلے پھرن وچارے ہو
اک نگاہ جے عاشق دیکھے لکھ ہزاراں تارے ہو
لکھ نگاہ جے عالم دیکھے کدی نہ کدھی چاہڑے ہو

پس یہی وجہ ہے کہ قدرت نے تمام کتابوں کے ساتھ عملی نمونے مبعوث فرمائے اور یہ آیت کریمہ اس امر کی کھلی دلیل ہے کہ راہ ہدایت مرشد کامل سے ہی مل سکتی ہے۔

| | |
|---|---|
| قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ | کہا واسطے اس کے موسیٰ نے کیا |
| عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ | پیروی کروں میں تیری اوپر |
| رُشْدًا ۝ (الکھف) | اس کے سکھادے تو مجھ کو اس |
| | چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ |
| | بھلائی۔ |

امام احمد بن حنبلؒ اکثر حضرت بشر حافیؒ کے پاس جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ شاگردوں نے امام صاحب سے پوچھا کہ آپ تو خود بڑے عالم ہیں اور حدیث وفقہ واجتہاد میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ پھر آپ ایک شوریدہ حال کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ امام صاحب نے جواب میں فرمایا۔ بے شک میں ان تمام علوم میں بشرؒ سے بڑھا ہوا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ یعنی اس کو علم معرفت الٰہی مجھ سے زیادہ ہے۔

## عُلمائے دین

علمائے دین کسی حد تک یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ کا فریضہ تو سر انجام دیتے ہیں مگر چونکہ وہ خود مزکی نہیں ہوتے اس لئے دوسروں کا تزکیہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں اور قلبی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ان میں روحانیت کا فقدان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر ان کے کلام میں تاثیر و کشش نہیں ہوتی۔ وہ عموماً ریاء میں غرق اور نَخْوَت (تکبّر) کے نشہ میں چور ہوتے ہیں۔ اس واسطے لوگوں کو وحشت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں پر جبر اور طنز کرتے ہیں اور اپنی فوقیت جتاتے ہیں۔ کیونکہ محض علم ظاہری کا خاصہ ہی علو وبرتری ہے۔ علمائے دین کے بارے میں امام غزالیؒ نے فرمایا۔



Marfat.com

اَنْتُمْ كَالْمِغْرَبِلِ يَخْرُجُ مِنْهُ الدَّقِيْقُ الطَّيِّبُ وَتَبْقٰى فِيْهِ النُّخَالَةُ كَذٰلِكَ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ الْحِكْمَةَ مِنْ اَفْوَاهِكُمْ وَيَبْقَى الْغِلُّ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اَفْسَدْتُمْ اٰخِرَتَكُمْ فَصَلَاحُ الدُّنْيَا عِنْدَكُمْ اَحَبُّ اِلَيْكُمْ مِنْ صَلَاحِ الْاٰخِرَةِ فَاَيُّ النَّاسِ اَخْسَرُ مِنْكُمْ لَوْ تَعْلَمُوْنَ۔

تم چھلنی کی مانند ہو جس سے باریک اور عمدہ آٹا نکل جاتا ہے اور چھان اس کے اندر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح تم اپنے منہ سے حکمت نکالتے ہو اور تمہارے دلوں میں کھوٹ باقی رہ جاتی ہے اور تم اپنی آخرت خراب کر لیتے ہو۔ دنیا کو درست کرنا تمہارے نزدیک آخرت کو درست کرنے سے اچھا ہے۔ تم سے بڑھ کر لوگوں میں کون خسارے میں ہے اگر تم جانو۔

## علم باطن

علم باطن علم مکاشفہ ہے۔ یہ خاص لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ یہ کتابیں پڑھنے سے ہی محض حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو یہ علم عطا فرمایا۔

ارشاد ہوا۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور ہم نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے علوم سکھادیئے۔ اس طرح حضرت خضرؑ کے بارے میں فرمایا۔ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا. پھر پایا (حضرت موسیٰؑ اور یوشع نے) بندے پیارے کو ہمارے بندوں سے اچھا بندہ ہے جس کو دیا ہم نے اپنے گھر سے سکھایا اس کو علم اپنے پاس سے اور دی ہم نے اس کو عقل اور دانائی اور شعور اور سمجھ جو ویسی کسی کی نہیں ہے۔

اسی طرح شفیع المذنبین ختم المرسلین سید الانبیاء حضرت محمد مُصطفیٰ ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھا دیا ہم نے آپ ﷺ کو جو آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی یہ میراث (اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ) (علماء انبیا کے وارث ہیں) جن لوگوں کو ملتی ہے ان میں کون سی ایسی خوبی ہے۔ جو دوسرے لوگوں میں نہیں پائی جاتی۔ جب ایسے حضرات کے حالات کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ سارے کے سارے اصحاب تصوف و سلوک ہی گزرے ہیں. معلوم ہوا کہ اس دولت کے ملنے کا واحد ذریعہ تصوف و سلوک ہے۔ اس علم اور فن کی فضیلت کے متعلق علامہ وزیر الروض الباسم میں فرماتے ہیں۔

یہ علم (سلوک) بہت گہرا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔



Marfat.com

مکاشفہ کی کشتی کے بغیر اس سمندر میں سفر کرنا درست نہیں اور یہ ایک سیاہ رات ہے جس میں مشاہدہ کے چاند کے طلوع ہونے کے بغیر سفر کرنا درست نہیں۔ یہ علوم ضروری ہیں۔ تجربہ سے تواتر کے ساتھ اصحاب ریاضت سے ثابت ہیں۔ جنہوں نے تخلیہ کو لازم سمجھا اور وہ بیداری میں وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ خواب میں دیکھتے ہیں اور وہ مخاطب کو دیکھے بغیر اس کا کلام سن لیتے ہیں۔ (دلائل السلوک)

# علمائے باطن (بزرگان دین)

## وارث انبیاء۔ کون لوگ ہیں؟

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بیٹے تم بات کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا اباجان! میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کی طرح کلام کیسے کر سکتا ہوں۔ فرمایا اپنا منہ کھول۔ حضور ﷺ نے سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا کہ لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعے اللہ کے طرف دعوت دے۔ پھر میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور بیٹھ گیا۔ ایک ہجوم میرے گرد جمع ہو گیا۔ پھر میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھے وہی کچھ فرمایا جو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔



Marfat.com

اس دن کے بعد جناب غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے سلسلہ تبلیغ شروع فرمادیا۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے آپ کو تمام علوم باطنی عطا ہو گئے تھے۔ آپ کے وعظ شریف کا یہاں تک اثر ہوتا تھا کہ تمام لوگوں کو جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہوا کرتے تھے۔ آپ کی آواز یکساں سنائی دیتی تھی اور کوئی محفل وعظ ایسی نہ ہوتی جس کے اختتام پر بہت سے لوگ مردہ نہ پائے گئے ہوں۔

جناب غوث الاعظمؓ کے زمانہ میں علمائے ظواہر میں بہت بڑے عالم علامہ ابن جوزی ہوئے ہیں۔ جنہوں نے شروع میں آپؓ کی بہت مخالفت کی اور آپ کے خلاف ابلیس تبلیس نامی کتاب لکھی۔ ایک رات علامہ موصوف نے خواب میں حضور اکرمؐ ﷺ کی زیارت کی اور عرض کی۔ حضور ﷺ میری منزل نہیں چل رہی۔ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بیٹے عبدالقادر کے مرید ہو جاؤ۔ علامہ صاحب صبح بیدار ہوئے۔ تو جناب محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانیؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

اسی طرح مشہور واقعہ ہے۔

علامہ فخر الدین رازی (تفسیر کبیر کے مصنف) بہت بڑے موحد گزرے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰؒ کے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ چند روز قیام کے بعد واپس آنے لگے تو حضرت خواجہ نجم الدین



Marfat.com

کبریٰ نے دریافت فرمایا کہ جناب علامہ صاحب!آپ کے آنے اور جانے کا کوئی مقصد معلوم نہیں ہوا۔ یعنی آپ نے کوئی بات نہیں کی۔ خاموشی سے واپس چل پڑے ہو۔ علامہ صاحب نے کہا۔ کہ میں نے آپ کی بزرگی کی بہت تعریف سنی تھی۔ مگر اتنے دن قیام کے دوران آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ اس لئے خاموشی سے واپس جارہا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اتنے دنوں میں کوئی خلاف شرع کام بھی دیکھا ہے علامہ صاحب نے کہا کہ خلاف شرع کام تو آپ کا کوئی نہیں دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اب جاسکتے ہو۔

کچھ عرصے بعد جب علامہ فخر الدین رازی جو کہ بہت بڑے عالم اور موحد تھے ان کا آخری وقت آپہنچا تو شیطان لعین نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا عالم جارہا ہے۔ لہذا اس کے ایمان کو ضائع کر دیا جائے اور یہ دنیا سے نامراد ہو کر جائے۔ چونکہ شیطان بہت بڑا عالم ہے۔ ہر قسم کا علم اس کے پاس ہے اور بہکانے کے تمام اختیارات بھی اس نے اللہ عزوجل سے حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اس نے علامہ صاحب سے اللہ کے ایک ہونے کے بارے میں بحث شروع کر دی۔ علامہ صاحب خدا کے بارے میں دلیلیں دیتے رہے اور شیطان لعین ان کے دلائل کو رد کرتا جارہا تھا۔ ادھر حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰؒ وضو فرمارہے تھے اور باطنی نگاہ سے علامہ صاحب کی حالت کو ملاحظہ فرمارہے تھے۔ علامہ صاحب ننانوے دلائل دے چکے تھے۔ مگر شیطان ابھی تک رد کئے جارہا تھا اور ان کا وقت تنگ ہو رہا تھا۔ تو حضرت خواجہ صاحب

نے وہاں سے فرمایا۔ کہہ دے میں اللہ کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں۔" یہ آواز علامہ صاحب کے کان میں پڑی تو انہوں نے یہ الفاظ دہرائے تو شیطان چیخ مار کر بھاگ گیا اور علامہ فخر الدین رازی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰؒ کے پاس جو مرید کھڑا آپ کو وضو کروا رہا تھا تو اس نے یہ الفاظ سنے تو کہنے لگا۔ حضرت صاحب میں بھی وضو میں یہ وظیفہ پڑھا کروں آپ مسکرائے اور فرمایا۔ یہ وظیفہ نہیں ہے تجھے معلوم ہے ایک دفعہ فلاں علامہ صاحب ہمارے ہاں آئے تھے اور یہ کہہ کر چلے گئے تھے کہ آپ سے کوئی کرامت ظاہر نہیں ہوئی۔ آج ان کا آخری وقت تھا اور شیطان اس کے درپے تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو آج اسے کرامت ہی دکھا دیں۔

ایک دفعہ سیدنا حسن بصریؒ نے سیدنا حبیب عجمیؒ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا حبیب عجمیؒ نے عشاء کی نماز میں امامت کی مگر سیدنا حسن بصریؒ نے ان کی اقتداء نہ کی۔ کیونکہ حبیب عجمی قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے عربی صحیح طور پر ادا نہ کر رہے تھے۔ لہذا جب حسن بصریؒ رات کو سوئے تو دیدار الٰہی نصیب ہوا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ خدایا تیری رضا کس چیز میں ہے؟ ارشاد ہوا اے حسن! تو نے میری رضا پائی تھی مگر اس کی قدر نہ جانی۔ آپ نے عرض کیا خدایا وہ کونسی رضا تھی؟ فرمایا۔ اگر



Marfat.com

تم حبیب عجمی کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم تجھ سے راضی ہو جاتے۔

حضرت ابراھیم رقیؒ فرماتے ہیں کہ ابتدائے احوال میں میں حضرت مسلم مغربیؒ کی زیارت کرنے گیا۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو وہ امامت کر رہے تھے اور الحمد غلط پڑھ رہے تھے۔ میں نے دل میں کہا کہ میری محنت ضائع گئی۔ اس رات میں وہیں رہا۔ دوسرے دن طہارت کے وقت اٹھا۔ تاکہ نہر فرات کے کنارے جاکر وضو کروں۔ راستہ میں دیکھا کہ ایک شیر سورہا ہے میں لوٹ آیا۔ دیکھا کہ ایک اور شیر میرے پیچھے چیختا آرہا ہے۔ میں مجبور ہو کر رہ گیا۔ اس وقت حضرت مسلم مغربیؒ اپنے حجرے سے باہر نکل آئے۔ جب شیروں نے انہیں دیکھا تو سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے ہر ایک کا کان پکڑ کر سرزنش کی اور فرمایا۔ اے خدا کے کتو! کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہہ رکھا ہے کہ میرے مہمانوں کو پریشان نہ کیا کرو اور مجھ سے فرمایا۔ اے ابو اسحاق! تم لوگوں کے لئے ظاہری درستگی کے درپے ہو اور تم مخلوق سے ڈرتے ہو اور میں حق تعالیٰ کے لئے باطن کی درستگی میں مشغول ہوں اور مخلوق خدا ہم سے ڈرتی ہے۔

دیوبند حضرات کے پیر طریقت مولانا اللہ یار خان دلائل السلوک میں لکھتے ہیں۔ عزیز من! طلب صادق کا فقدان ہے. عوام کا تو ذکر ہی کیا علماء بھی اس کی ضرورت کے احساس سے محروم ہیں۔ الا ماشاء اللہ علماء کا کہنا یہ ہے کہ ظاہر شریعت پر کماحقہٗ عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے



Marfat.com

سے الٰہ ظاہری کی نفی تو ہو گئی مگر جب تک تزکیہ نفس نہ ہو گا الٰہ باطنیہ کی نفی نہ ہو سکے گی۔

علمائے دین حلال و حرام بیان کر سکتے ہیں مگر حلال و حرام میں تمیز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس کا انحصار نور بصیرت پر ہے اور وہ ناپید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سمجھنے کے لئے انسان کو تین قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ وہم عقل اور نور بصیرت۔ عقل کے مقابلے میں وہم ہیچ ہے اور نور بصیرت کے مقابلے میں عقل کوئی چیز نہیں۔ عالم ظاہر بین نور بصیرت سے محروم ہے۔ یہ دولت انبیاء علیہم السلام کے ہاں سے ان کے صحیح ورثاء علمائے ربانین اور صوفیائے کرام کو ملی ہے۔

دوستو! یہ دولت تصوف کے ادارے قائم کرنے سے نہیں ملتی۔ نہ تصوف کے جرائد (رسالے) جاری کرنے سے ہاتھ آتی ہے۔ نہ تصوف کی کتابوں کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ القائی اور انعکاسی چیز ہے۔ جو القاء اور صحبت شیخ سے حاصل ہوتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

علم کی حد سے پرے بندہ مومن کیلئے
لذت شوق بھی ہے نعمت دیدار بھی

اکبر الہ آبادی کیا پتے کی بات کہہ گئے ہیں۔

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں آدمی، آدمی بناتے ہیں
جستجو ہم کو آدمی کی ہے وہ کتابیں عبث منگاتے ہیں



Marfat.com

کسی عارف نے خوب کہا ہے۔

بندگی کے لطف اور بندہ نوازی کیلئے
پوچھ اس بندے سے جو بندے کا بندہ ہو گیا

## علم بغیر معرفت کے اندھا ہے

ایک مرتبہ ایک قاری صاحب نے نعت خوانی کی بعد ازاں انھوں نے ہم سے کہا میری ایک درخواست ہے کہ "کیا بیعت ہونا ضروری ہے ؟

کیونکہ میں نے اپنے استاد صاحب سے پوچھا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں مدت سے اس مدرسہ میں دین ہی کی تعلیم دے رہا ہوں مختلف علاقہ جات سے طالب علم یہاں آکر دین کی تعلیم سے فارغ التحصیل ہو کر اس منصب پر فائز ہیں اور آگے لوگوں کو دین کی تعلیم دے رہے ہیں اسی لیے لوگ مجھے استاد العلماء کہتے ہیں اور مجھ سے بے شمار لوگ فیض حاصل کر چکے ہیں کیا یہ دین کا فیض نہیں مجھے بیعت ہونے کی کیا ضرورت ہے

اسکے بعد قاری صاحب نے ہم سے کہا کہ آپ مجھے اس بارے میں نصیحت فرمائیں میں نے کہا بعد نماز مغرب خود آپکے استاد صاحب سے ملوں گا اور اس بارے مولانا صاحب سے ہی تذکرہ کریں گے آپ میرا انتظار کرنا میں نماز مغرب سے فارغ ہو کر چلا گیا مسجد سے باہر ہی مولانا

Marfat.com

صاحب سے ملاقات ہوگئی مولانا صاحب نے کہا آؤ صوفی صاحب حجرہ میں بیٹھتے ہیں میں نے کہا مولانا صاحب آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا تھا آپ ناراض تو نہیں ہونگے مولانا صاحب نے کہا ہم ضرور آپکو بتائیں گے کیونکہ ہمارا تو کام ہی دین کے بارے میں مکمل راہنمائی کرنا ہے آپ بتائیں کونسا مسئلہ درپیش ہے میں نے کہا مولانا صاحب یہ آنکھیں اللہ تبارک تعالیٰ نے کس لیے عطا فرمائی ہیں ؟انہوں نے فرمایا"دیکھنے کیلئے "میں نے دوبارہ پوچھا کیا انہیں دیکھنے میں کسی اور چیز کی مدد درکار ہے مولانا صاحب نے فرمایا یہ دیکھنے کیلئے ہی بنی ہیں اور ان کا کام ہی دیکھنا ہے میں نے کہا پھر سوچ لیں کیونکہ آپ استاد العلماء ہیں کیا یہ دیکھنے کیلئے بنی ہیں انھوں نے کہا صوفی صاحب کیا ہو گیا ہے میں کوئی غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں اتنے میں ہم حجرہ میں داخل ہو گئے وہاں پر وہ قاری صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے جو ہمیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے میں نے ان کو اشارہ کیا کہ سامنے سے کتاب اٹھالاؤ اور مولانا صاحب کو دے دو قاری صاحب نے کتاب مولانا صاحب کو دے دی میں نے کہا مولانا صاحب آپ نے ہزاروں مرتبہ اس کتاب کو پڑھا ہو گا مولانا صاحب نے کہا جی ہاں پھر میں نے قاری صاحب کو کہا کہ دروازہ اور لائٹ بند کر دو اس طرح کمرے میں اندھیرا ہو گیا میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ اب



Marfat.com

اس کتاب کو پڑھ کر سنائیں مولانا صاحب خاموش ہو گئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنکھیں تو دیکھنے کیلئے دی ہیں اب کیا ہو گیا ہے آپ پڑھتے کیوں نہیں فرمانے لگے اندھیرا ہو گیا ہے میں نے کہا آنکھیں تو آپکی موجود ہیں اندھیرا ہو گیا تو کیا ہے میں اس لئے حیران تھا کہ آپ لوگوں کے ذہن میں صِرف یہ بات تھی کہ آنکھیں دیکھنے کیلئے ہیں لیکن اب معلوم ہوا کہ بغیر روشنی کے یہ آنکھیں اندھی ہیں انہیں دیکھنے کیلئے روشنی درکار ہے جیسے یہ بغیر روشنی کے اندھی ہیں اسی طرح آپکا علم بغیر معرفت اندھا ہے اور معرفت کامل مرشد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اسی لیے اپنی نا سمجھی کی وجہ بڑے بڑے علماء اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہ گئے ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ علم کے معنی ہیں جاننا۔ علم کی دو قسمیں ہیں۔ایک علم کسبی ہے اور ایک علم مکاشفہ ہے۔ علم کسبی سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اور علم مکاشفہ عمل سے حاصل ہوتا ہے۔اور عمل حاصل کرنے کیلئے اطاعت یعنی تابعداری، خدمت، عجز وانکساری، ادب ،اخلاق اور یہ ساری کی ساری دولت صِرف پیار و محبت سے حاصل ہو گی کیونکہ۔

"ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" خدمت کرنے والا مخدوم بنے گا۔

اور یہ نعمت صرف صحبت اولیاء اللہ ہی سے حاصل ہو گی۔ مولانا صاحب



Marfat.com

نے فرمایا ہمارے استاد صاحب نے بھی کبھی ایسے نہیں سمجھایا" یہ حق ہے "کتابی علم کی روشنی یعنی نور حاصل کرنے کیلئے بیعت ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ قرب خداوندی کیلئے شیخ کامل سے بیعت ہونا ضروری ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

جب یہ آنکھیں اپنے خالق حقیقی کو پہچان لیتی ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں یہ طاقت عطا فرمادیتا ہے کہ کائنات کی ہر شے انکے سامنے عیاں ہوتی ہے۔ عارفان حق ہر ذرے کو ملاحظہ فرمارہے ہوتے ہیں کیونکہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور یہ شرف پیرومرشد کی اطاعت، خدمت اور پیار و محبت سے حاصل ہوتا ہے۔

## علماء دین کا احترام

علمائے دین کی عزت واحترام ہم پر فرض ہے کیونکہ یہ لوگ ہمیں علم سکھاتے ہیں ان سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں اسلئے چاہیے کہ انکی دل سے عزت و تکریم کی جائے۔ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ علماء دین کی عزت واحترام اور خدمت کرنے کی بجائے ان سے طنزاً گفتگو کرتے ہیں جو کہ خلاف ادب اور باعث شرم ہے۔ علماء دین ہمارے پیشوا ہیں ہم انہیں امام تسلیم کرتے ہوئے انکی اقتداء میں

نماز ادا کرتے ہیں اسلئے انکی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرنے سے لریز کرنا چاہیے۔ چونکہ جو قوم اپنے پیشواؤں کے ساتھ اچھا سلوک روا نہیں رکھتی وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتی اور دنیا میں انہیں رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ باادب۔ بامراد، بے ادب۔ بے مراد، مولوی، مولا کی خبر رکھنے والے کو کہتے ہیں۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ انکے پاس جانا شرک ہے تو علم دین کیسے حاصل ہوگا ایسے ہی بعض لوگ کہتے ہیں کہ بزرگان دین کے پاس جانا شرک ہے۔ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر دین کیسے حاصل ہوگا۔ کیونکہ علمائے دین سے علم دین حاصل ہوتا ہے اور بزرگان دین کی صحبت اور تربیت سے دین اور صاحب دین حاصل ہوتا ہے۔

علمائے کرام کی مجلس میں اپنی زبان کو قابو میں رکھو کیونکہ وہ زبان سے نکلے ہوئے غلط الفاظ پر گرفت کرلیتے ہیں اور بزرگان دین صوفیاء کرام کی صحبت میں بیٹھو تو اپنے دل کو قابو میں رکھو کیونکہ انکی نظر دل پر ہوتی ہے۔ اسلئے غلط اور برے خیالات سے دل کو پاک و صاف رکھو۔ جو لوگ بزرگوں کے پاس اچھی نیت سے آتے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے اچھے ہی ہوتے چلے جاتے ہیں اور جو لوگ بری نیت سے آتے ہیں وہ ہمیشہ کیلئے برے ہی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جس وقت انسان آئینہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اسے اپنا ہی چہرہ نظر آتا ہے اسلئے اچھی سوچ لے کر حاضر ہو تاکہ تمہیں اس میں اچھی صورت نظر آئے کیونکہ بزرگان دین آئینہ حق ہوتے ہیں۔



Marfat.com

# علماء کرام اور انکا طرز فکر و عمل

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یہود کے اکہتر (۷۱) فرقے ہوئے ہیں ان میں سے ایک فرقہ ناجی (جنتی) باقی تمام دوزخی ہیں۔ نصاریٰ کے بہتر (۷۲) فرقے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ناجی باقی تمام دوزخی ہیں۔ میری امت میں تہتر (۷۳) فرقے ہونگے ایک ناجی باقی تمام دوزخی ہونگے۔ ہم سے کسی آدمی نے پوچھا حضرت صاحب جنتی کونسا ہوگا تو ہم نے کہا کہ "حسد" کے عدد نکالو تو اس لفظ کے عدد بہتر (۷۲) بنتے ہیں یعنی جس فرقے میں حسد یا بغض نہ ہوگا یا جو فرقہ اولیاء کرامؒ، صحابہؓ، انبیاءؑ کی شان کے متعلق حسد یا بغض نہ رکھتا ہوگا وہ فرقہ جنتی ہوگا۔

آجکل ہم نے ظاہر داری (ریاکاری) کا نام شریعت رکھا ہوا ہے کہ ہم باشرع لوگ ہیں عارف رومیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

معرفت آں جبہ و دستار نیست
آں عزیزا راہ نشان دیگر است

اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف جبہ اور دستار پہن لینے سے ہی حاصل نہیں ہو جاتی بلکہ اس کا طریقہ کچھ اور ہے۔ اس کے لئے تزکیہ نفس اور صفائے باطن نہایت ضروری ہے اور شیخ کامل کی توجہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔



Marfat.com

نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفےٰ ﷺ حاصل
خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی

# ملاح کی ضرورت

ایک دفعہ لاہور میں محفل سماع کا پروگرام تھا۔ جب پروگرام اختتام پذیر ہوا تو ہمارا ایک مرید جو کہ صاحب حیثیت کا صاحبزادہ ہے اس نے کہا کہ ہمارے گھر میں سب بھائیوں کیلئے چائے کا بندوبست ہے آپ تشریف لے چلیں ہم سب مل کر ان کے گھر چلے گئے جب ہم چائے پی چکے تو اسکے والد صاحب اندر سے کہتے ہوئے آرہے تھے کہ اس دنیا میں ہم نے بڑے بڑے ڈبے پیر دیکھے ہیں انہوں نے سامنے آکر سلام کیا تو ہم نے کہا آپ لوگ مجھے کس خوفناک سراء میں لے آئے ہیں۔ جب انھوں نے یہ بات سنی کہ میری محل نما کوٹھی کو سراء کہہ رہے ہیں تو کہنے لگے یہ سراء ہے؟ تو ہم نے کہا یہاں ڈبے پیر جو رہتے ہیں یہ دنیا سراء ہے کہیں خیر و خوبی کہیں ہائے ہائے۔ سراء جو ہوئی۔ تو انھوں نے کہا کہ میں آپ سے کچھ وصیت چاہتا ہوں مجھے اس کے متعلق سمجھائیں ہم نے ان سے کہا آپ کے دادا جان کہاں ہیں انھوں نے کہا وہ تو فوت ہو چکے ہیں اور قبرستان میں دفن ہیں پھر ہم نے پوچھا آپ کے والد کہاں



Marfat.com

ہیں انہوں نے کہا وہ بھی فوت ہو چکے ہیں اور قبرستان میں دفن ہیں ہم نے کہا جب آپ فوت ہو جائیں گے تو کہاں جائیں گے کہنے لگے قبرستان میں تو ہم نے کہا یہ سراء نہیں تو اور کیا ہے آپ اسے اپنا محل سمجھتے ہیں آپکا محل تو قبرستان میں ہے پھر انہوں نے پوچھا کہ ہمارے علماء دین فرماتے ہیں کہ دنیا مانند دریا ہے اور عمل اس میں کشتی ہے اور آخرت اس کا کنارہ ہے اسکے بارے میں سمجھائیں ہم نے ان سے پوچھا کہ کشتی بغیر ملاح کے کنارے تک پہنچ سکتی ہے ؟اس نے کہا نہیں۔ ہم نے کہا جب کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی تو بغیر رہبر کے انسان عمل کیسے کر سکتا ہے اس لیے رہبر کامل کی بہت ضرورت ہے اس نے کہا مجھے آپ بیعت فرمالیں اور وہ بیعت ہو گیا۔

یاد رکھو کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی بلکہ غرق ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس طرح کشتی کیلئے ملاح درکار ہے۔ اس طرح کشتی عمل کیلئے بھی شیخ کامل درکار ہے۔ شیخ کامل کی رہنمائی کے بغیر عمل رائیگاں اور برباد ہونے کا خدشہ ہے۔ کیونکہ اس راستے میں بڑے بڑے راز پنہاں ہیں اور مشکلات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ھادی رہبر کے قلب کو پوشیدہ رازوں سے آشنا کیا ہوتا ہے اور یہی لوگ ہمراز اللہ ہوتے ہیں اور راز فاش نہیں کرتے۔

جیسے علامہ اقبالؒ نے فرمایا!



Marfat.com

یہ تو نے کیا غضب کیا جو مجھ کو فاش کردیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینہ کائنات میں

نیکی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے والی جماعت

ایک مرتبہ دو علماء آستانہ عالیہ پر تشریف لائے جو کہ مسلک دیوبند سے تعلق رکھتے تھے انھوں نے کہا کہ ہم آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے آئے ہیں ہم نے کہا ہاں فرماؤ۔ تو انھوں نے کہا قرآن حکیم میں اللہ تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے "تمہارے میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو برائی سے روکے اور بھلائی کی طرف لے جائے" وہ کون سی جماعت ہے ؟ تو ہم نے کہا "وہ جماعت دیوبند ہے "پھر دوسرے لوگوں کے سولات کا جواب دینے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ یہ حکم قرآن پاک میں آیا ہے اور قرآن کا نزول کب ہوا تھا، مولانا صاحب نے فرمایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل تو پھر ہم نے پوچھا کہ دیوبند جماعت کب وجود میں آئی تھی تو ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور کہنے لگے کہ اس آیت کے بارے میں آپ وضاحت فرمادیں ہم نے انہیں بتایا کہ ارشاد ربانی ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

یہ اولیاء اللہ کی جماعت ہے جو کہ شروع ہی سے چلی آرہی ہے یہ لوگوں کو



Marfat.com

برے کاموں سے روک سکتے ہیں اور بھلے کاموں کی طرف لے جاتے ہیں انہیں کے متعلق حدیث شریف میں ارشاد ہے العلماء ورثۃ الانبیاء یہی لوگ وارث مصلیٰ اور سجادہ نشین حضرات ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص روحانی قوت عطا فرمائی ہوتی ہے جب یہ حضرات اس خداداد قوت کو تصرف میں لا کر آدمی پر توجہ ڈالتے ہیں تو اس کے دل کی حالت کو بدل کر رکھ دیتے ہیں ان کی یہی خداداد قوت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جو وہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی غریب نوازؒ اجمیر شریف انڈیا میں تشریف لائے حضرت داتا علی ہجویریؒ لاہور میں تشریف لائے یہاں آکر ہندوؤں اور غیر مسلموں کو دین کی تبلیغ کی اور لاکھوں بھٹکے ہوئے اور گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لے آئے اور واصل باللہ کر دیا۔ علاوہ ازیں ہر زمانہ میں یہ بزرگان دین دنیا میں تشریف لاتے رہے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت اسی طرح جاری و ساری رہے گا۔ انھوں نے دنیا میں اسلام کی شمع کو روشن کیا اور آج بھی ان کے مزارات قائم و دائم اور مرجع خلائق ہیں اور منبع رشد و ہدایت ہیں ان کے ساتھ اللہ کی خاص رحمت وابستہ ہے۔



Marfat.com

# قرآن

قرآن اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آسمانی الہامی کتاب ہے۔ جو کہ بذریعہ حضرت جبرائیل امینؑ آخر الزمان نبی حضرت محمد ﷺ کے قلب مبارک پر القاء کی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے اس کا اظہار ہوا ہے۔ "قرآن حکیم کو گھر میں رکھنا باعث برکت ہے۔ اس کا پڑھنا باعث ثواب اور اس پر عمل کرنا باعث نجات ہے"۔ قرآن مجید چونکہ ہمارے عمل کے لئے آیا ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے لہذا اس پر کماحقہٗ عمل اس صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اسے صحیح طور پر سمجھا جا سکے۔ بعض آدمی کہتے ہیں کہ قرآن پاک کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ہر آدمی آسانی سے قرآن کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر یہ بات محض جہالت ہے. کیونکہ اہل عرب جن کی مادری زبان عربی تھی انہیں سمجھانے کے لئے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (وہ) رحمٰن ہے جس نے (آپ ﷺ کو) قرآن سکھایا۔

بعثت رسول ﷺ کا ایک مقصد اور فریضہ، قرآن کو تلاوت فرما کر اس کا علم سکھانا اور اس کی حکمت سمجھانا قرار پایا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً
مِنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ ۝
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
۝ الخ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا
مومنوں پر کہ ان میں انہیں
میں ایک رسول بھیجا۔ جو ان پر
اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور
انہیں پاک کرتا ہے۔ انہیں
کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ
ضرور اس سے پہلے گمراہی میں
تھے۔

قرآن پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ قرآن کی کچھ آیات محکمات ہیں۔ جنہیں آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ (جیسے اوامر و نواہی) اور کچھ آیات متشابہات ہیں جنہیں سمجھنے کے لئے رَاسِخُونَ فِی الْعِلْم یعنی پختہ علم (روحانی علم) والوں سے سمجھنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے پختہ علم والے متقی حضرات ہیں۔ ھدی للمتقین ہدایت ہے متقیوں کے لئے۔

متقی حضرات اولیاء اللہ ہی ہیں۔ جو صحیح طور پر قرآن کے اسرار و رموز کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر علمائے ظاہر قرآن پاک کو کماحقہٗ سمجھ لیتے تو اتنے فرقے نہ بنتے۔ اتنے زیادہ فرقے بننے کی یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کو بجا طور پر سمجھ ہی نہ سکے۔ اس لئے علمائے باطن اولیاء اللہ ہی صحیح معنوں میں وارث مصطفیٰ اور وارث انبیاءؑ ہیں۔ ان سے ہی قرآن کے اسرار و رموز حاصل



Marfat.com

ہو سکتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن عظیم کو نازل فرمایا۔ ارشاد فرمایا! تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اس قرآن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن عزیز میں موجود نہ ہو لیکن ساتھ ہی فرمایا! وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ اسے علماء (باطن) ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے عوام کو علماء۔ علماء کو آئمہ ولایت ۔ آئمہ ولایت کو سرور کائنات خاتم رسالت ﷺ کی طرف رجوع کی ضرورت ہو گی اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا!

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ — ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی مسئلہ شرعی (آیات محکمات) کی تصدیق و تحقیق مطلوب ہے تو علمائے مجتہدین کی جانب رخ کرو اور اگر (آیات متشابہات) مسئلہ طریقت و علوم مکاشفہ کا حل چاہتے ہو تو اصحاب کشف، اہل اللہ، پیران عظام اور اولیائے کرام کی خدمت میں جاؤ۔ کیونکہ یہ حضرات اہل ذکر ہیں یہ ہی قرآن کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری علم والے یونہی از خود کتاب اللہ یعنی قرآن عزیز کو سمجھنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس لئے اس کے متصل ہی فرمایا!



Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ ۝ | اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کے پاس ذکر (قرآن) اس لئے اتارا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں سے پوری شرح اور وضاحت سے بیان کر دیں۔ اس چیز کو جو ان کی طرف اتاری گئی۔ |

اللہ تعالیٰ ان دو آیات مقدسہ کے باہم ربط اور اتصال سے فہم کلام الٰہی کا سلسلہ منظم فرما رہا ہے۔ کہ اے عوام (بے علم لوگو) تم کلام علماء کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم آئمہ ولایت کے کلام کو دیکھو اور اے آئمہ ولایت تم ہمارے رسول مقبول ﷺ کے کلام کو ملاحظہ کرو۔ تو تمہیں ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ کسی شخص نے ہم سے کہا کہ قرآن پاک میں آیا ہے۔

| | |
|---|---|
| لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ | اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پر نازل فرماتے تو وہ خوف الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ |

اگر آج ہم قرآن پاک کے نسخے اٹھا کر پہاڑ پر رکھ دیں، تو وہ جنبش تک بھی نہیں کریں گے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم نے کہا!" قرآن کے نزول کے وقت تجلی کا بھی نزول ہوتا تھا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کوہ طور پہاڑ جل گیا تھا۔ وہ تجلی کا اثر تھا مگر حضرت موسیٰؑ دیدار میں محو تھے۔ دنیا سے بے ہوش



Marfat.com

ہو گئے۔ نزول وحی کے وقت یہی کیفیت حضور سید عالم ﷺ پر ہوا کرتی تھی کیونکہ قرآن کے نسخوں میں الفاظ قرآن ہیں اور اولیاء اللہ کے سینے (دل) اسرار و تجلیات الٰہی کے گنجینے ہیں۔ سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

جنہاں شوہ الف تھیں پایا اوہ پھول قرآن نہ پڑھدے ہو
اوہ مارن دم محبت والا دور ہویو نے پردے ہو
دوزخ بہشت غلام تنہا ندے چاکیتو نے بردے ہو
میں قربان تنہاں تے باہو جیہڑے وحدت دیوچ وڑدے ہو

یعنی جن عارفان کامل نے محبوب حقیقی کو اسم اللہ کی الف میں پایا ہے وہ تو حافظ و مفسر قرآن بن گئے ہیں۔ انہیں قرآن پاک کھول کہ پڑھنے کی احتیاج نہیں ہے. عارف کامل پر تمام علوم قران منکشف ہوتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں! "یہ معمہ لسان الغیب ہے کہ قرآن شریف کو بغیر زبان کے پڑھنا، بغیر ظاہری آنکھ کے دیکھنا اور مکان لاہوت میں پہنچنا۔ اس بارے میں احمق و پریشان لوگوں کے سامنے بیان دینے کی کیا ضرورت ہے"۔

پھر فرماتے ہیں! "دونوں جہان علم قرآن کی قید میں ہیں اور علم قرآن کلمہ طیبہ **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی طے میں ہے اور کلمہ طیبہ اسم اللہ ذات کی طے میں ہے. کلمہ طیبہ اور اسم اللہ ذات سارے وجود کو یکبارگی پاک اور پاکیزہ بنا دیتا ہے اور وجود سے پردہ اٹھا کر دیدار سے مشرف



Marfat.com

کر دیتا ہے۔ اس پر تو تعجب نہ کر کیونکہ علم غیب۔ غیب (اللہ) تک پہنچاتا ہے"۔ علم اللہ کافی ہے۔ باقی ہوس ہے۔ ہر کہ سوائے اللہ طلب کند اہل ہوس۔ جو کوئی بغیر اللہ کے طلب کرتا ہے وہ اہل ہوس میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ جس کا اللہ ہے اس کا سب کچھ ہے. اس لئے مقامات بہشت دوزخ سب اس کے غلام ہیں. نیز سلطان العارفین فرماتے۔ "فقیر وہ ہے جو عشق وحدانیت میں فنا ہوتا ہے۔" میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں!

جے کوئی غرق نہ ہو یا بھائی وحدت دے دریا وے
کی ہو یا جے آدم دسدا لیک نہ مرد کہا وے

## الٓمٓ

ایک دفعہ کسی آدمی نے ہم سے کہا کہ الم کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ کیا یہ قرآن کے آخر میں ہے؟ وہ کہنے لگا کہ نہیں حضور یہ تو قرآن پاک کے شروع میں ہے۔ ہم نے اسے سمجھایا کہ جو قرآن کو شروع سے ہی نہ سمجھ سکا وہ آگے کیا سمجھے گا۔ فرمایا! اس سے آگے کیا آیت ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ "کوئی شک نہیں اس کتاب میں ہدایت ہے متقیوں کیلئے" جس چیز کو کوئی بھی نہ سمجھ سکے۔ اس کا نازل کیا جانا عبث و بے کار ہے۔ لہذا یہ حروف مقطعات قرآن کے اسرار در موز ہیں۔ انہیں ہر آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ انہیں متقی حضرات ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے اسرار در موز ان کے قلب پر القاء ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے واسطے سے بعض مقرب بندوں کو اس سے آگاہ فرما دیتا ہے۔

# تصوف

## حدیث جبرئیل

ایک مرتبہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ جلوہ فرما تھے کہ حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت میں تشریف لائے اور آپ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اور چند سوالات عرض کئے۔

جن میں پہلا سوال ایمان کے متعلق تھا دوسرا اسلام کے متعلق اور تیسرا احسان کے متعلق

قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ
قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ
تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ
فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ یَا عُمَرُ
اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ
قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ

(مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان)

جبرئیل نے کہا مجھے احسان کے متعلق بتائے رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا



Marfat.com

میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا
رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں
فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے تمہیں تمہارا
دین سکھانے آئے تھے۔

اس حدیث کی شرح میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے امام مالک کا قول نقل کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| قَالَ الْاِمَامُ مَالِكٌ مَنْ تَصَوَّفَ | امام مالک نے فرمایا جس نے فقہ |
| وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ | کے بغیر تصوف حاصل کیا وہ |
| وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ | زندیق ہوا اور جس نے تصوف |
| فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ | سیکھے بغیر فقہ کا علم حاصل کیا وہ |
| بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ | فاسق ہوا اور جس نے دونوں کو |
| | جمع کیا وہ محقق ہوا۔ |

خوب سمجھ لو کہ دین کی بنیاد اور اسکی تکمیل کا انحصار فقہ کلام اور تصوف پر ہے اور اس حدیث میں تینوں کا بیان ہوا۔ اسلام سے مراد فقہ ہے کیونکہ اس میں شریعت کے احکام اور اعمال کا بیان ہے۔ اور ایمان سے مراد عقاید ہیں جو علم کلام کے مسائل ہیں اور احسان سے مراد تصوف ہے جو صدق دل سے توجہ الی اللہ سے عبارت ہے۔ مشائخ طریقت کے تمام ارشادات کا حاصل یہی احسان ہے تصوف اور کلام لازم و ملزوم ہیں کیونکہ



Marfat.com

تصوف بغیر کلام کے اور فقہ بغیر تصوف کے بے معنی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے احکام فقہ کے بغیر معلوم نہیں ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے کامل نہیں ہوتی کیونکہ کوئی عمل بغیر اخلاص نیت کے مقبول نہیں اور یہ دونوں ایمان کے بغیر بے کار ہیں ان کی مثال روح اور جسم کی ہے کہ ایک دوسرے کے بغیر ناتمام رہتے ہیں۔

عالم جب تک تصوف و سلوک سے بے بہرہ ہے نہ وارث رسول ﷺ اور نہ نائب رسول۔ خلیفہ رسول ﷺ صرف وہ شخص ہوگا جس نے دین کے تینوں شعبے جمع کئے ہوں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو یاد کیا ہو اور قوانین عمل سلوک اور تربیت سالکین میں کوشش کی ہو (تفہیمات الہیہ)

# تصوف پر اعتراض

تصوف پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں تصوف کا کوئی وجود نہیں تھا اس لئے یہ غیر اسلامی ہے یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے میں تو علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم معانی، علم بیان اور علم صرف نحو کا بھی کوئی نام نہیں تھا۔ بلکہ یہ تمام علوم بعد میں تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے زمانے میں مرتب و مدون ہوئے ہیں تو کیا یہ علوم بھی غیر اسلامی ہیں؟



Marfat.com

بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں تمام حضرات جہاد میں مصروف تھے اور ان علوم وفنون کو باقاعدہ علوم کی صورت میں مرتب کرنے کا ان کے پاس وقت نہیں تھا۔ لیکن چونکہ قرآن وحدیث میں تصوف اور طریقت سمیت ان تمام علوم کے تخم موجود تھے بعد میں جب مسلمانوں کو جہاد سے فراغت حاصل ہوئی تو مختلف طبائع اور مختلف استعداد کے لوگوں نے اپنی طبیعت اور اپنی قابلیت کے مطابق مختلف علوم وفنون کی طرف توجہ کی اور ان کے قواعد وضوابط مقرر کر کے باقاعدہ علوم کی شکل میں مرتب کیا چنانچہ جن حضرات نے قرآن مجید کی تشریح میں زور لگایا وہ مفسرین کے نام سے مشہور ہوئے جنہوں نے علم حدیث مرتب کیا محدث کہلائے۔ جن حضرات نے فقہ کے مسائل کی طرف توجہ کی وہ فقیہ کے نام سے مشہور ہوئے اور جن حضرات نے روحانیت یعنی قرب الی اللہ اور معرفت حق کی طرف توجہ کی وہ اولیاء اور عارفین کے نام سے مشہور ہو گئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو حضرات ایک علم کو لیکر بیٹھ گئے وہ دوسرے علوم سے ناواقف تھے ہرگز نہیں مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ان کو کمال صرف ایک علم میں حاصل ہوا جس کی وجہ سے ان کو شہرت حاصل ہوئی لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ تمام اسلامی علوم اور عقاید ومسائل سے بخوبی واقف تھے۔

Marfat.com

# تصوف کا حصول فرض عین ہے

قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں

صوفیائے کرام جس علم کو لدنی کہتے ہیں اس کا حصول فرض عین ہے کیونکہ اس کا ثمرہ صفائی قلب ہے۔ غیر اللہ کے شغل سے اور قلب کا مشغول ہونا ہے دوام حضور سے اور تزکیہ نفس ہے۔ رزائل اخلاق (برے ناپسندیدہ اخلاق) سے جیسے عجب، تکبر، حسد، حب دنیا، حب جاہ، عبادات میں سستی، شہوات نفسانی، ریا سمعہ وغیرہ اور اس کا ثمرہ فضائل اخلاق سے متصف ہونا ہے جیسے توبہ من المعاصی (گناہوں سے توبہ) رضا بالقضاء شکر نعمت اور مصیبت میں صبر وغیرہ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام امور مومن کے لئے اعضاء وجوارح کے گناہوں سے بھی زیادہ شدت سے حرام ہیں اور نماز، روزہ، اور زکوۃ سے زیادہ اہم فرائض ہیں کیونکہ ہر وہ عبادت جو خلوص نیت سے نہ ہو وہ بے فائدہ ہے اور خلوص ہی کا نام تصوف ہے۔

## امام غزالیؒ

وَكَذٰلِكَ يَفْتَرِضُ عَلَيْهِ عِلْمُ اَحْوَالِ الْقَلْبِ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالْخَشْيَةِ وَالرِّضَاءِ

(جیسے باقی علوم فرض ہیں) اس طرح علم سلوک بھی فرض ہے جو علم احوال قلب ہے جیسے توکل۔ خشیت رضا بالقضاء

# مولانا اشرف علی تھانوی

جو کہ اکابر علمائے دیوبند سے ہیں التکشف عن مہمات التصوف میں تعلیم تصوف کو فرض عین قرار دیتے ہیں۔

فیض الباری شرح بخاری میں ہے۔ احسان منقسم ہے حال صوفیہ اور علم پر کیونکہ قلب سے حق کا مشاہدہ کرنا گویا سالک نے آنکھوں سے دیکھا یہ ایک حالت ہے جو اس صوفی سالک کی صفت قائمہ ہے اور ظاہر ہے کہ حالت علم نہیں۔

دیوبند حضرات کے پیر مولانا اللہ یار خان صاحب فرماتے ہیں کہ فیض الباری کی عبارت سے ظاہر ہے کہ احسان یا تصوف و سلوک صرف علم کا نام نہیں اس لئے اس علم کے پڑھ لینے سے آدمی عارف باللہ نہیں بن جائیگا جیسے کسی شخص کو نماز روزہ اور حج کے مسائل کا علم ہو تو محض علم ہونے سے وہ نہ نمازی بن گیا نہ صائم نہ حاجی یہ تو اعمال ہیں جن کا تعلق محض علم سے نہیں بلکہ کرنے سے ہے اسی طرح تصوف و سلوک حال اور کیفیات ہیں۔ جو شیخ کے سینے سے نکل کر سالک کے قلب کو منور کرتی ہے ان احوال اور کیفیات کے لئے واضع نے کوئی الفاظ وضع نہیں کیے۔ کتب تصوف سے تصوف و سلوک کے متعلق علم کی حد تک رہنمائی مل سکتی ہے لیکن وہ احوال و کیفیات جو اصل مطلوب ہے وہ شیخ کامل کی توجہ کے بغیر ممکن نہیں۔



Marfat.com

مزید فرماتے ہیں تصوف و سلوک کا انکار علم یا استدلال پر مبنی نہیں ہے بلکہ جہالت، ضد، یا عناد پر مبنی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات تصوف کی اصل اور بنیاد ہیں۔

فرماتے ہیں۔ اسلامی عقاید فقہی جزئیات، اخلاق اور عبادات اسلام کا قالب ہے مگر اس کا قلب اور روح اخلاص و احسان یعنی تصوف و سلوک ہے مثلاً تمام فقہا نے لکھا ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یعنی اس عبادت کا قالب مجروح نہیں ہوتا اور قانون اور ضابطے کی رو سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر صحیح حدیث میں موجود ہے کہ روزہ کی روح غیبت سے نکل جاتی ہے۔ ظاہر ہے جیسے جسد بے روح بے کار ہے اسی طرح جس روزہ سے روح نکل گئی اس کی حیثیت کیا رہ گئی؟ یہ حقیقت تصوف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اس لئے مولوی علم ہے اور صوفی عمل ہے مولوی قالب ہے اور صوفی قلب ہے مولوی جن اعمال کی سزا و جزا آخرت میں دیکھے گا صوفی دنیوی زندگی میں برزخ کے حالات دیکھتا ہے مولوی جو چیزیں خواب میں دیکھتا ہے صوفی عالم بیداری میں بذریعہ کشف دیکھتا ہے۔ اس لئے صوفی کو ایک طرح کی ملائکہ سے مشابہت ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

حضرت جابرؓ سے اہل جنت کے متعلق روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ان پر تسبیح و تہلیل انعام کی جائے گی جیسے سانس لینا تمہاری فطرت میں رکھ دیا گیا ہے۔ یہی حدیث سانس سے ذکر کرنے کی اصل ہے اور اس کا



Marfat.com

ثبوت بھی ہے۔

حدیث جبرئیلؑ تین علوم پر دلالت کرتی ہے اول عقائد یہ علم کلام ہے۔ دوسرا حلال و حرام اور احکام کی معرفت، یہ فقہ ہے۔ تیسرا مکاشفات اور مراقبات کا علم یہ علم تصوف ہے تینوں کے مجموعے کا نام دین ہے اور احسان تصوف کی اصل ہے اس سے مراد صدق دل توجہ یا اخلاص ہے۔

حدیث جبرئیلؑ کی تاریخی حیثیت اس حدیث کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کرتی ہے جبرئیلؑ کا انسانی صورت میں آکر یہ کلام کرنا اس زمانے کا واقعہ ہے جب حضور اکرم ﷺ حجتہ الوداع سے واپس آچکے تھے گویا حضور ﷺ کی عمر شریف کے آخری حصہ میں یہ واقعہ پیش آیا اس وقت دین اسلام کی تکمیل ہو چکی تھی احکام نازل ہو چکے تھے گویا ایک ہی مجلس میں دین کا خلاصہ جبرئیلؑ کی زبانی سنوا کر حضور ﷺ کی زبان حق ترجمان سے یہ کہلوا دیا کہ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ گویا حدیث جبرئیلؑ کا مقصد یعنی مجلس واحد میں احکام دین کو مضبوط اور پختہ کرنے کے لئے دین کا خلاصہ حضور ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ دین مرکب ہے تین امور سے جیسے مغرب کی نماز میں تین رکعتیں ہوتی ہیں اگر کسی شخص نے دو رکعتیں پڑھ لیں مگر تیسری چھوڑ دی تو اس کی نماز نہ ہوگی اسی طرح جب تصوف کو چھوڑ دیا، تو دین کا تیسرا حصہ چھوڑ دیا ظاہر ہے کہ تکمیل دین نہیں ہوئی جہاں تک تصوف کا تعلق ہے لوگ دو قسم کے پائے جاتے ہیں اول وہ جو تارک تصوف ہیں انکی



Marfat.com

حیثیت ایسی ہے جیسے کوئی تاریک صلوٰۃ ہو۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں مگر جو منکر تصوف ہو اس نے تو دین کے تہائی حصے کا انکار کر دیا اور جز کا انکار کل کا انکار ہوتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق اس کے بغیر کیا کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے۔

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں۔

تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے۔

سخاوت ، رضا، صبر، اشارہ، غربت، صوف کے کپڑے پہننا، سیاحت اور فقر۔

یہ آٹھ خصلتیں آٹھ نبیوںؑ کی اقتدا میں ہیں۔

(۱) سخاوت حضرت ابراہیمؑ سے کہ آپ نے فرزند کو فدا کیا اور (۲) رضا حضرت اسماعیلؑ سے کہ بوقت قربانی اپنی رضا دی اور اپنی جان عزیز پیش کی اور (۳) صبر حضرت ایوبؑ سے کہ بے پایاں بلاؤں پر صبر فرمایا۔ اور خدا کی فرستادہ آزمائشوں پر ثابت رہے (۴) اشارہ حضرت زکریاؑ سے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا (آپ تین دن لوگوں سے کلام نہ فرمائیں گے) اور اسی سلسلہ میں ارشاد باری ہے۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا (جب انہوں نے اپنے رب کو آہستہ پکارا) اور (۵) غربت حضرت یحییٰؑ سے کہ وہ اپنے وطن میں مسافروں کی طرح رہے کہ



Marfat.com

اپنے خاندان میں رہتے ہوئے اپنوں سے بیگانہ رہے اور (٦) صوف کا لباس پہننا حضرت موسیٰؑ سے کہ انہوں نے اونی کپڑے پہنے اور (٧) سیاحت حضرت عیسیٰؑ سے کہ وہ اپنی سیاحت میں یکہ و تنہا مجردوں کی مانند رہے کہ بجز ایک پیالہ اور کنگھی کے نہ رکھا۔ جب انہوں نے کسی کو دیکھا کہ انگلیوں سے بالوں میں خلال کر رہا ہے تو کنگھی بھی توڑ دی اور (٨) فقر حضور سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ سے کہ باوجود اس کے کہ حق تعالیٰ نے روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو مرحمت فرمائیں اور فرمایا کہ خود کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ آپ ﷺ ان خزانوں کو استعمال فرما کر آرائش اختیار فرمائیں۔ بارگاہ الٰہی میں آپ ﷺ نے عرض کیا۔ اے خدا مجھے اس کی حاجت نہیں۔ میری خواہش تو یہی ہے کہ ایک روز شکم سیر رہوں تو دو روز فاقہ کروں۔

حصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ صوفی وہ ہے جو معدوم ہونے کے بعد ہستی کی تمنا نہیں کرتا اور موجود ہونے کے بعد معدوم ہونے کی خواہش نہیں کرتا مطلب یہ کہ وہ جو کچھ پاتا ہے اسے کسی حال میں گم نہیں کرتا اور جو چیز گم ہو جائے اسے کسی حال میں پانے کی کوشش نہیں کرتا اس کلام کا مفہوم و مقصد یہ ہے کہ اسکی بشریت پورے طور پر ساقط ہو کر جسمانی مشاہدات حق تعالیٰ میں غرق ہو جائیں۔ اور اس کا علاقہ تمام سے منقطع ہو جائے۔ تاکہ بشری اسرار کسی کے حق میں ظاہر نہ ہوں یہاں تک کہ اس

کے تمام متفرقات اپنی ذات میں جمع ہو جائیں اور خود بخود قیام پالیں۔

یہ صورت حال دو نبیوں میں ظاہر ہوئی ایک حضرت موسیٰؑ سے کہ انکے وجود میں عدم (نفی) نہ تھا یہاں تک کہ دعا کی

| | |
|---|---|
| رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ | اے اللہ مجھے شرح صدر عطا فرما (میرا سینہ کھول دے) اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کردے۔ |

اور دوسری ذات مبارک ہمارے رسول مکرم ﷺ کی ہے کہ آپ کے عدم میں وجود نہ تھا ارشاد باری ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے آپ ﷺ کے لئے شرح صدر نہ فرمایا۔ (آپ ﷺ کا سینہ مبارک نہ کھول دیا)

ایک نبیؑ نے تو آرائش چاہی اور زینت طلب کی اور دوسرے ﷺ کو حق تعالیٰ نے خود آرائش و زینت بخشی مگر انہوں نے پسند نہ فرمائی۔



Marfat.com

# صوفی

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

رحمٰن کے وہی بندے ہیں جو زمین پر تواضع سے چلتے ہیں اور جب انہیں جاہل لوگ پکارتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا یُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَاءِ لِهِمْ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۝

جو صوفیائے کرام کی آواز سنے پھر ان کی پکار قبول نہ کرے تو وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔

(کشف المحجوب)

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں..

لوگوں نے اس اسم کی تحقیق میں بہت کچھ لکھا ہے چنانچہ ان میں سے ایک جماعت کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صوف



Marfat.com

یعنی اون کا کپڑا پہنتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صوفی کو اس لئے صوفی کہتے ہیں کہ یہ حضرات اصحابؓ صفہ کی قائمقامی کرتے ہیں۔

پس ہر حالت میں صفائے باطن و ظاہر محمود و پسندیدہ ہے صوفیائے کرام چونکہ اپنے اخلاق و معاملات کو مہذب و پاکیزہ بنا کر طبعی آفتوں سے نفرت کرتے ہیں اس بنا پر انہیں صوفی کہتے ہیں۔

صوفی مانند مطہر پانی کے ہے جو خود بھی پاک ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی پاک کر دیتا ہے دودھ طاہر یعنی خود پاک ہوتا ہے مگر آدمی کو پاک نہیں کر سکتا مطہر پانی جو کہ خود بھی پاک ہوتا ہے اور ناپاک آدمی کو بھی پاک کر دیتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں۔

صوفی وہ ہے کہ جب بات کرے تو اس کا بیان اپنے حال کے حقائق کے اظہار میں ہوتا ہے مطلب یہ کہ وہ کوئی ایسی بات نہیں کہتا جو خود اس میں موجود نہ ہو۔ جب بولتا ہے تو اس کی ہر بات حق ہوتی ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو اس کا ہر فعل فقر ہوتا ہے

حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں۔

صوفیائے کرام کا وہ گروہ ہے جن کی جانیں کدورت بشریہ سے آزاد اور آفت نفسانیہ سے پاک اور صاف ہو کر آرزو تمنا سے بے نیاز ہو گئی ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے حضور بلند درجہ اور صف اول میں آرام گستر ہیں



Marfat.com

اور ماسوا اللہ سے وہ مکمل کنارہ کش ہو چکے ہیں۔

حضرت محمد بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔

تصوف پاکیزہ اخلاق کا نام ہے۔ پس جو زیادہ پاکیزہ اخلاق ہو وہ زیادہ صوفی ہے نیک خوئی یعنی پاکیزہ اخلاق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حق تعالیٰ کے ساتھ دوسرے خلق کے ساتھ۔ حق تعالیٰ کے ساتھ نیک خوئی یہ ہے کہ اس کی قضاء و قدر پر راضی رہے اور مخلوق کے ساتھ نیک خوئی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رضا کی خاطر مخلوق کی صحبت کا بوجھ اٹھائے۔

حضرت علی بن پندار فرماتے ہیں

تصوف یہ ہے کہ صوفیؒ اپنے ظاہر و باطن کو نہ دیکھے اور سراسر حق کو دیکھے۔

حضرت مرتعشؒ فرماتے ہیں

اَلتَّصَوُّفُ حُسْنُ الْخُلُقِ تصوف نیک خصلت کا نام ہے

اس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام یعنی امر و نہی کو بغیر ریاء کے ادا کرنا ہے۔ دوسرے یہ کہ خلق میں سے بڑوں کی عزت و تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت و مہربانی اور برابر والوں سے حق و انصاف کرنا۔ پھر انصاف کرنے میں کسی بدلے و عوض کے خواستگار نہ ہونا۔ تیسری قسم اپنی ذات سے متعلق ہے یعنی یہ کہ نفس و شیطان کی پیروی و متابعت نہ



Marfat.com

کرے۔ جس نے بھی اپنی ذات کو ان تینوں قسموں میں درست کر لیا وہ نیک خصلتوں کا خوگر بن گیا۔

## حضرت سہل بن عبداللہ تستری کا ارشاد ہے

حضرت سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں صوفی وہ ہے جو کدورت سے صاف فکر سے خالی (یعنی دنیا کے فکر سے خالی) اور اللہ کے لئے انسانوں سے منقطع ہو اور جس کی نظر میں سونا اور مٹی برابر ہو۔ بعض ارباب تصوف سے جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مخلوق کی موافقت سے دل کو صاف کرنا اخلاق طبعی سے الگ ہونا۔ صفات بشری سے سرد ہو جانا نفسیاتی خواہشات سے الگ تھلگ ہو جانا، صفات روحانیہ کی منزل بننا، علوم حقیقیہ سے تعلق پیدا کرنا اور شریعت میں حضرت رسول خدا ﷺ کی کامل اتباع کرنے کا نام تصوف ہے

## حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔

کہ صوفی زمین کی مثال ہے کہ اس پر ہر بری چیز ڈال دیتے ہیں۔ لیکن اس میں سے جو چیز نکلتی ہے وہ اچھی ہوتی ہے اور یہ قول بھی حضرت جنید کا ہے کہ صوفی مانند زمین کے ہے جسے نیک و بد ہر کوئی روندتا ہے اور وہ ابر (بادل) کی مانند ہے کہ ہر ایک پر سایہ فگن ہوتا ہے اور بارش کی طرح ہے کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے

## حضرت ذوالنون مصریؒ کو ایک عورت کا جواب



Marfat.com

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے سواحل شام میں کسی جگہ ایک خاتون کو دیکھا میں نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ بی بی تم کہاں سے آئی ہو۔اس خاتون نے جواب دیا کہ میں ان لوگوں کے پاس سے آئی ہوں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ — جو خواب گاہوں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے ہیں۔

یہ سن کر میں نے کہا تم کو کہاں جانا ہے ؟ تو خاتون نے جواب دیا۔ کہ ان لوگوں کے پاس جن کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۝

جن کو اللہ کے ذکر سے نہ تجارت روکتی ہے اور نہ خرید و فروخت کھیل میں ڈالتی ہے یہ سن کر میں نے کہا ان حضرات کی کچھ صفات بیان کرو تو اس خاتون نے یہ شعر پڑھے۔

ارادے ان کے سارے اپنے خالق سے ہیں وابستہ
نہیں ایسے وہ دوں ہمت کے جوڑیں غیر سے رشتہ

پس ان کا آقا و مولیٰ ہی ایک مقصود ہے ان کا
ہے ان کا مقصد و مطلب خدائے واحد و یکتا



Marfat.com

نہیں دنیا سے مطلب کیا نزاع ہے کیسا ہے جھگڑ
لذائذ سے نہ کچھ مطلب نہ کچھ اولاد کا دھڑکا

لباس فاخرہ کی آرزو دل میں نہیں مطلق
خوشی اور غم سے بالا ہے جو اس کوچے میں ہے آیا

## صوفی اور صوفی سے مشابہ افراد

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُ — جس قوم کی مشابہت کرو گے اسی کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے

حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو النجیب سہروردیؒ نے اپنے مشائخ کی اسناد کے ساتھ انس بن مالکؓ سے مروی یہ حدیث بیان کی کہ ایک شخص رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ رسول خدا ﷺ (اس شخص کو جواب دیئے بغیر) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں! آپ نے اس سے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ (کچھ تیاری کی ہے) اس نے عرض کیا یا



Marfat.com

رسول اللہ ﷺ میں زیادہ نماز اور روزہ کا سامان تو نہیں کر سکا ہوں اور عمل کثیر کی کوئی تیاری میں نے نہیں کی ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔ انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے یعنی تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کو میں نے کبھی اتنا خوش و خرم نہیں دیکھا جس قدر وہ اس ارشاد رسول اللہ ﷺ سے مسرور ہوئے۔

## مشبہ صوفی، صوفی حقیقی کے ساتھ ہوگا۔

پس وہ شخص جو صوفیاء سے مشابہ ہے یا اس نے ان سے تشبہ اختیار کیا ہے اور کسی دوسرے گروہ سے تشبہ اختیار نہیں کیا ہے اور ان کی محبت میں محو نہیں ہے۔ اگرچہ وہ ان اوصاف کے حاصل کرنے سے قاصر ہے جو صوفیا میں موجود ہیں تو وہ بھی صوفیا کے ساتھ ہوگا اس لئے کہ مشبہ کو صوفیا کے ساتھ ارادت و محبت ہے۔ (ہر چند کہ اس میں وہ اوصاف نہیں)

جو حدیث ہم نے بیان کی ہے اس سے واضح تر یہ حدیث ہے جسے حضرت عبادہ بن صامتؓ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص کسی جماعت سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرتا تو اس کے ساتھ کیا



Marfat.com

صورت پیش آئے گی؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ یہ سن کر ابوذر نے عرض کیا کہ میں تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوذر نے یہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ وہی ارشاد فرمایا، جو پہلے ارشاد فرمایا تھا۔

## مشبہ کا مقام

بہر حال جو لوگ حضرات صوفیاء سے تشابہہ رکھتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں۔ یہ ان کی اسی روحانی بیداری کا نتیجہ ہے جو صوفیاء میں موجود ہے۔ اس لئے کہ اللہ اور اللہ سے محبت رکھنے والے کاموں سے محبت رکھنا روحانی کشش ہی کا نتیجہ ہے۔ پس دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ مشابہ افراد کی راہ (قرب) میں نفسانی تاریکیاں حائل ہیں اور صوفی اس ظلمت روحانی سے آزاد ہو چکا ہے۔

## صوفیاء اپنے مکاشفات کے باعث دوسروں سے ممتاز ہیں۔

حضرات صوفیاء کے طریق کار کا آغاز ایمان سے ہوتا ہے۔ ایمان

کے بعد عُلم کا درجہ ہے۔ آخر وجدان اور شوق کا پس مشبہ یہی صاحب ایمان ہے۔اس ایمان سے مراد وہ ایمان ہے جو صوفیاء کے طریقے کے مطابق ہو۔ اور یہی ایمان تصوف کی عظیم بنیاد ہے۔ حضرت جنید کا ارشاد ہے کہ ہمارے مسلک کے مطابق ایمان لانا ولایت ہے اور اسکی وجہ یہ ہی ہے کہ صوفیا اپنے احوال نادرہ، اور آثار غریبہ و عجیبہ کے باعث اکثر مخلوق کے نزدیک ممتاز ہیں اس لئے ان حضرات کو اپنے مکاشفہ کے ذریعے قضاو قدر اور علوم غریبہ کا علم ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم عظیم اور قرب کی جانب اشارہ کیے ہیں اور ان سب باتوں پر ایمان لانا قدرت پر ایمان لانے کے مترادف ہے در حقیقت صوفیاء حضرات کے پاس اس قبیل کا علم موجود ہے پس ان کے طریقے پر وہی لوگ ایمان لائیں گے۔ جو مزید فضل خداوندی سے مختص اور مخصوص ہوں گئے۔

## صوفی کو مقام مفردین حاصل ہے۔

رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے

سِیْرُوْا سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ — چلو بڑھو کہ مفردین آگے بڑھ گئے ہیں

یہ سن کر صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مفردین کون لوگ ہیں ؟ارشاد فرمایا کہ مفردین ذکر الٰہی پر شیفتہ اور فریفتہ لوگ ہیں جن کے بوجھ ان کے ذکر نے ان سے اتار دیئے ہیں اور قیامت کے دن وہ ہلکے پھلکے اور سبک بار آئیں گے۔ پس صوفی انہی مفردین کے مقام میں ہیں۔ (عوارف المعارف)



Marfat.com

# فقر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ — اللہ ہی غنی ہے اور تم محتاج و فقیر ہو

نیز فرمایا

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد — اے لوگو ! تم اللہ کی طرف محتاج (فقیر) ہو اور اللہ ہی غنی ہے اور تم محتاج و فقیر ہو۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ○ — ان فقرا کے لئے جو اللہ کی راہ میں محصور ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ مجھے فقر پر فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادیں۔ اور ہر قسم کے اختیارات وانعامات سے نوازا اور کونین کی ہر چیز کا مالک و مختار بنایا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے فقر کو اختیار فرمایا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا. | اے خدا مجھے مسکینی میں زندہ |
| وَ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اَحْشُرْنِیْ | رکھ اور مسکینی میں وفات دے |
| فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن | اور مسکینوں کے ساتھ مجھے |

اٹھا۔

نیز آپ کا ارشاد ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

| | |
|---|---|
| اُدْنُوْ مِنِّیْ اَحِبَّائِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَتُہٗ | میرے محبوبوں کو میرے |
| مَنْ اَحِبَّاءُکَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ | قریب کرو ۔ فرشتے عرض |
| فُقَرَاءُ الْمَسَاکِیْن ○ | کریں گے کون تیرے محبوب |
| | ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ |
| | مسکین فقراء ہیں |

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| یَدْخُلُ فُقَرَاءُ اُمَّتِی الْجَنَّۃَ | میرے امت کے فقراء جنت |
| قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ | میں دولت مندوں سے نصف |
| یَوْمٍ وَھُوَ خَمْسَمِائَۃِ عَامٍ ○ | یوم پیشتر داخل ہوں گے اور یہ |
| | نصف یوم پانچ سو برس کا ہے۔ |

حضرت امام غزالیؒ نے نقل کیا ہے کہ انبیاءؑ میں سے حضرت سلیمانؑ سب نبیوں سے بعد جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ وہ سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت



Marfat.com

عبدالرحمان بن عوفؓ سب سے بعد جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ وہ صحابہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔

یہ تو ان مقدس ہستیوں کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے اور اسکی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں تو جو لوگ مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یا ناجائز جگہوں پر خرچ کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔

مسجد نبوی شریف میں فقرا کی ایک جماعت رہتی تھی جو تمام کائنات سے کنارہ کش ہو کر اپنی روزی اللہ تعالیٰ کی عطا پر بھروسہ و توکل کئے ہوئے بیٹھ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک حضرت محمد ﷺ کو ان کے ساتھ بیٹھنے اور انکی دلجوئی کا حکم فرمایا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ہیں۔

ایک دفعہ کفار کے سردار حضور ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ کے اردگرد غربا اور مساکین کا ہجوم ہے۔ بولے کہ ہم کو ان فقراء مساکین کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس شریف سے نکال دیں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔ ہم ہی نہیں بلکہ بہت خلقت ایمان قبول کرے گی۔ مگر حضور ﷺ نے قبول نہ فرمایا۔



Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فقراء کا درجہ بہت زیادہ ہے۔
نیز فرمایا۔

اور تمھاری آنکھیں انہیں (یعنی فقرا کو) چھوڑ کر (ان مالداروں) پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگھار چاہو گے اور اس کا کہنا مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ اس کا کام حد سے گذر گیا اور فرمادو (ان کفار مالداروں کو) حق تمھارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے۔

یعنی اس آیہ مبارکہ میں یہ فرمایا گیا کہ آپ ان فقرا کو چھوڑ کر اگر ان مالداروں کی طرف متوجہ ہو گئے تو اُن کے دلوں پر کیا گزرے گی یہ تو صرف آپ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں۔ اور ان مالداروں کو فرمادو کہ تمھاری وجہ سے ان فقرا کو دور نہیں کیا جائے گا۔ تم چاہے ایمان لاؤ یا نہ لاؤ چونکہ تم کو غربا کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے شرم آتی ہے اور جنت فقرا کی جگہ ہے۔ لہذا تمہیں دوزخ میں رکھا جائے گا۔ جہاں سردار ہی سردار ہوں گے۔

ان آیات مقدسہ کے نزول کے بعد حضور سید عالم ﷺ جس جگہ بھی ان فقرا میں سے کسی ایک کو ملاحظہ فرماتے تو آپ فرماتے میرے ماں باپ قربان یہ وہ حضرات ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے تاکید فرمائی۔

پس اللہ تعالیٰ نے فقر کو بہت بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے اور فقرا کو



Marfat.com

خاص منزل مرحمت فرمائی ہے یہاں تک کہ انہوں نے اسباب ظاہری و باطنی، کو ترک کر کے مکمل طور پر مسبب الاسباب یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو گئے۔ اب انکا فقران کے لئے باعث فخر بن گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلْفَقْرُ عِزٌّ لِاَھْلِہٖ فقر اس کے اہل کے لئے موجب عزت ہے۔ فقر کی عزت اس میں ہے کہ وہ اپنے اعضاء کو ذلیل حرکتوں سے بچائے اور اپنے حال کو خلل سے محفوظ رکھے نہ بدن معصیت و لغزش میں پڑے اور نہ ہی اپنی جان پر آفت راہ پائے۔ اس کی ظاہری حالت نعمتوں میں مستغرق ہو اور اس کا باطن باطنی نعمتوں سے آراستہ ہو۔ تاکہ اس کا جسم روحانیت اور اسکا دل ربانی انوار کا منبع ہو۔ نہ خلق کا اس سے علاقہ ہو اور نہ آدمیّت کی اس سے نسبت ہو یہاں تک کہ وہ خلق سے علاقہ رکھنے اور آدمیّت کی نسبت رکھنے سے بے نیاز و فقیر ہو۔ اور اس جہان کی ملکیت اور آخرت میں درجات کی خواہش سے دل کو تونگر نہ کرے اور یہ جانے کہ دونوں جہان اس کے فقر کی ترازو کے پلہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے (جب فقر کی یہ حالت ہو گی تو ان کا ایک سانس بھی دونوں جہان میں سما نہیں سکتے۔)

## حضرت ابو الحسن نوریؒ فرماتے ہیں:

فقیر کی تعریف یہ ہے کہ نہ ہونے کے وقت خاموش رہے۔ جب



Marfat.com

ہو تو خرچ کرے نیز فرمایا موجودگی کے وقت پریشان ہوتا ہے یعنی نہ ہونے کی حالت میں خاموش رہتا اور راضی برضا رہتا ہے اور موجود ہونے کی صورت میں پسند کرتا ہے کہ دوسرے پر خرچ کرے۔

## حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں:

فقر بلا کا سمندر ہے اور تمام بلائیں عزت ہیں۔ نیز فرمایا۔ فقیر وہ ہے جو حق تعالیٰ کے سوا کسی کی پرواہ نہ کرے۔

## ملفوظات نظامُ الدّین اولیاءؒ میں ہے:

قیامت کے دن فقراء کو وہ درجے عطا ہوں گے کہ تمام خلقت اس بات کی آرزو کرے گی کہ کاش ہم دنیا میں فقیر ہوتے۔

## فقر کے بارے میں حضرت سُلطان العارفین فرماتے ہیں:

واضح رہے کہ فقر دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک اختیاری ، دوسرا اضطراری۔ فقر اختیاری۔ "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنّیْ" اس کے دو مراتب ہیں۔ایک خزانہ دل کا تصرّف اور عنایت اور تمام دنیاوی خزانوں کا تصرّف۔دوسرا ہدایت معرفت اور قرب الٰہی۔



Marfat.com

فقر اضطراری والا دربدر بھیک مانگتا پھرتا ہے اور عنایت سے محروم رہتا ہے۔ اس میں دن بھر فقر کی شکایت کرتا پھرتا ہے۔ فقر اضطراری ہی فقر مکب ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشار فرمایا ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم — عین منہ کے بل گرادینے والے
نعوذ باللہ من فقر المکب — فقر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے۔

کوڑا تحت دنیا دا باھوؒ فقر سچی بادشاہی ھو
راہ فقر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دسے ھو
ایہ دنیا بت پرستی مت کوئی اس تے وسے ھو
موت فقیری جیں سر آوے باھوؒ معلم تھیوے تسے ھو

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں۔ فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ فقر میں بہت بڑے بھید ہیں۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر فرمایا:

فقیری درویشی نہ گفتگو میں ہے اور نہ پڑھنے پڑھانے میں اور نہ مسئلہ مسائل اور حکایات و قصہ خوانی میں ہے۔ یہی دنیا تو بت پرستی ہے۔ اس پر کوئی بھروسہ نہ کرے۔ فقیری معرفت جاننے اور غرق فی التوحید ہو کر بے خودی حاصل کرنے۔ ہوائے نفس اور گناہ شیطانی سے باز آنے میں ہے اور فقر کے مراتب سے وہی شخص واقف ہوتا ہے جو فقر تک پہنچا ہو۔ اور جس نے فقر کی لذت چکھی ہو۔ اور فقر اختیار کیا ہو۔ اور سلطان الفقراء کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔

## فقر: ف،ق،ر

ف سے فنائے نفس،ق۔۔۔۔سے قناعت، ر۔۔۔۔سے ریاضت

جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں رب نہ پانویں ھُو

شرط فنادی جانیں ناہیں تے نام فقیر رکھاویں ھُو

موئے باجھ نہ سوہندی الفی اینویں گل وچ پانویں ھُو

نام فقر تد سوہندا باھوؒ جد جیوندیاں مرجاویں ھُو

اے درویش جب تک تو اپنے نفس میں انانیت (ماسوااللہ) پاتا ہے تب تک (عرفان ذات) رب تعالیٰ کو نہ پائے گا۔ تو نے اپنے آپ کو فقیر کہلا کر یہ جو درویشانہ الفی گلے میں ڈال لی ہے۔ یہ الفی تو (مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا) کی موت حاصل کئے بغیر زیبؑ نہیں دیتی۔

اے باھوؒ فقر نام تو تب زیبا ہے۔ جب مقام سلوک میں فنائے نفس حاصل کر کے) جیتے جی مر جائیں۔ جب خود کو اور اپنی جملہ خواہشات کو چھوڑ دیا تو مرنے سے پہلے مر جاؤ کا مقام آجاتا ہے۔ اگر یہ مقام حاصل نہیں تو فقیر کہلانا غلط ہو گا۔ کیونکہ فقیر کا پہلا مرتبہ موتو قبل ان تموتوا ہے۔

راہ فقر کے لئے ریاضت و عرفان تو مقصد اولیٰ ہے۔ مرشد کامل سے نسبت پیدا کر کے سرمایہ معرفت جو اصل سرمایہ ہے کو حاصل کرنا ہی افضل ہے اور یہی فقر سچی بادشاہی ہے۔ دنیا کے تمام جاہ و جلال فقر کے سامنے ہیچ ہیں۔

فقر رحمت راز وحدت نور حق
در حکم فقرش بود جملہ خلق

فقر رحمت ہے وحدت کا راز اور اللہ کا نور ہے۔ فقر کے تحت تمام مخلوق ہے

فقررا عاجز مبیں مفلس حقیر
نظر فقرش کیمیا روشن ضمیر

فقر کو بے اختیار اور مفلس مت سمجھو۔ فقر کی نظر سونا بنانے والی روش دل ہے۔

## تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو

شیخ المشائخ یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں:

تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو۔ ایک غافل علماء سے، دوسرے ست فقراء سے، تیسرے جاہل صوفیوں سے۔

## غافل علماء

وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنا رکھا ہے اور شریعت میں آسانی کے متلاشی رہتے ہیں اور بادشاہوں کو پوجتے ہیں ظالموں کا دامن پکڑتے، ان کے دروازوں کا طواف کرتے، خلق میں عزت و جاہ کو اپنی محراب گردانتے، اپنے غرور و تکبر اور عقلمندی پر فریفتہ ہوتے دانستہ اپنے



Marfat.com

کلام میں رقت پیدا کرتے۔ ائمہ و پیشواؤں کے بارے میں زبان طعن دراز کرتے۔ بزرگان دین کو مقہور کرتے اور زبان درازی میں مشغول رہتے ہیں اگر ان کے ترازو کے پلڑے میں دونوں جہان کی نعمتیں نہیں پیدا ہوتیں تو اس وقت وہ کینہ و حسد کو اپنا مذہب بنا لیتے ہیں غرضیکہ یہ باتیں علم کی نہیں۔ علم تو ایک ایسی صفت و خوبی ہے جس سے جہل و نادانی کی باتیں اس اہل علم سے دور کر دیتی ہیں۔

## سست فقراء

یہ وہ لوگ ہیں جب کوئی کام اپنی خواہش کے مطابق کرتے ہیں اگرچہ وہ باطل ہی ہو تو وہ اس کی مدح و تعریف کرتے ہیں اور جب کوئی کام اپنی خواہش کے خلاف کرتے ہیں اگرچہ وہ حق ہی ہو تو اس کی مذمت و برائی کرتے ہیں اور مخلوق سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں جاہ و مرتبہ کی طمع ہوتی ہے اور عمل باطل پر مخلوق سے مداہنت کرتے ہیں۔

## جاہل صوفی

یہ وہ لوگ ہیں جن کا کوئی شیخ و مرشد نہیں ہوتا اور کسی بزرگ سے انہوں نے تعلیم و ادب نہیں سیکھا اور خود بخود مخلوق خدا کے درمیان کود پڑے جنہوں نے زمانہ کی ملامت کا مزہ تک نہ چکھا۔ مگر اندھے پن سے سبز رنگ کے کپڑے پہن لئے اور بے حرمتی سے خوشی کے راستہ میں تیر کران



Marfat.com

کی صحبت اختیار کر لی ان کی حماقتیں ان میں پھیل گئیں غرضیکہ یہ خود ستائی میں مبتلا ہو کر حق و باطل کی راہ میں تمیز کرنا ان سے پوشیدہ ہو گیا پس تین گروہ ہیں جن کو شیخ کامل ہمیشہ یاد رکھے اور اپنے مریدوں کو ان کی صحبت سے بچنے کی تلقین کرے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں اور ان کی روش ناقص و نامکمل ہے۔

## حضرت ابو بکر وراقؒ سے منقول ہے

لوگوں کے تین گروہ ہیں۔

(۱) علماء

(۲) امراء

(۳) فقراء

جب علماء خراب ہوتے ہیں تو خلق پر طاعت و احکام شریعت تباہ ہوتے ہیں اور امراء خراب ہوتے ہیں تو لوگوں کی روزی تباہ ہوتی ہے اور جب فقراء خراب ہوتے ہیں تو لوگوں کے اخلاق برباد ہوتے ہیں۔

لہذا امراء و سلاطین کی خرابی ظلم و ستم سے ہوتی ہے اور علماء کی خرابی لالچ و طمع سے، اور فقرا کی خرابی ریاست طلبی سے۔ جب تک امراء و سلاطین علماء سے منہ نہ موڑیں تباہ و خراب نہیں ہوتے۔ اور جب تک علماء بادشاہوں کی صحبت اختیار نہ کریں تباہ و خراب نہیں ہوتے اور جب تک



Marfat.com

فقراء ریاست و منزلت کی خواہش نہیں کرتے تباہ و خراب نہیں ہوتے۔اس لئے کہ بادشاہوں کا ظلم بے علمی سے ہے اور علماء میں طمع بد دیانتی سے ہے اور فقراء میں ریاست طلبی بے توکلی سے ہے۔لہذا بے علم بادشاہ بدیانت عالم، اور بے توکل فقیر بہت برے ہوتے ہیں۔لوگوں میں خرابیوں اور برائیوں کا ظہور انہی تینوں گروہوں میں وابستہ ہے۔

## غیر اِسلام فقراء

فقیری جوگیوں میں بھی ہے اور ان میں زبردست فقیری ہوتی ہے۔ مگر ناپاک۔ ہندو مذہب میں ایک تو (وید شاستر) ہے اور دوسرا (یوگ وید) شاستر انکی شریعت ہے اور یوگ ان کی طریقت شاستر کے ماہر کو پنڈت کہتے ہیں اور جوگ (یوگ) کے ماہر کو جوگی (یوگی) اور سوامی کہتے ہیں۔

عیسائی مذہب میں بھی فقیری ہے عیسائی شریعت (بائبل کے ماہر کو قسیس اور بے شادی بیاہ تنہارہ کر زندگی بسر کرنے) والے فقیر کو راہب کہتے ہیں قرآن مجید میں دونوں کا تذکرہ ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَان — ان میں قسیس (علماء) اور رہبان (درویش) ہیں)

## بدھ مذہب کے فقیر کو بھنگی کہتے ہیں۔

پس کون سا مذہب ہے جسمیں فقیری نہیں مگر بعثتِ حضور نبی



Marfat.com

کریم ﷺ کے بعد سب ناپاک (منسوخ) ہے ہمیں اس فقیری کی ضرورت ہے جسے رسول ﷺ لائے ہیں جس طرح اسلام کے بعد تمام مذاہب منسوخ ہو گئے اسی طرح ان دینوں اور مذہبوں کی فقیری بھی منسوخ ہو گئی اسلام کامل و مکمل مذہب ہے اسلام کی فقیری بھی کامل و مکمل ہے۔

ناپاک لوگوں کی فقیری بھی زبردست ہوتی ہے مگر عالم ناسوت (یعنی) اسی عالم ظاہر تک رہتی ہے۔ عالم ملکوت، جبروت اور لاہوت میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔

## دوسرے مذاہب کی فقیری

جس طرح بکری کا گوشت گوشت ہے اور سور کا گوشت بھی گوشت ہے مگر سور کا گوشت مسلمان اس لئے نہیں کھاتے کہ وہ حرام ہے اور ناپاک ہے اور بکری کا گوشت اس لئے کھاتے ہیں کہ وہ حلال اور پاک ہے۔

اسی طرح ناپاک اور پاک فقیری کا (معاملہ ہے) ہم جوگیوں اور دوسرے مذاہب والوں کی فقیری کے منکر نہیں ہیں ان میں بھی بڑی زبردست فقیری ہے مگر ہمارے لئے ناپاک ہے جس طرح کہ مسلمانوں کیلئے سور کا گوشت ناپاک ہے اسی طرح وہ فقیری بھی ناپاک ہے۔



Marfat.com

# بیعت

ہزار ہزار حمد و ثنا اس عزت و کرم والے خالق و مالک کی جس نے اپنی معرفت کے لئے انسان کو خلعت لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم (بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت پہ بنایا) سے نوازا اور لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ (ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی) کا مبارک تاج پہنا کر اپنے محبوب و مطلوب سرور انس و جان، شہنشاہ عشق و سلطان محبت حضرت سرکار مختار (سرور روح و جاں) سید دو عالم ﷺ کا خادم و غلام بنایا اور رہنمائی کیلئے سلاسل اولیاء کرام کو مقرر فرمایا۔ ہمیں طلب عشق حقیقی کے لئے طریقہ بیعت بمطابق آیہ مبارکہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰه (بے شک جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں) تعلیم فرمایا اور شرف بیعت سے آگاہ فرمایا۔ مُرشدِ حقیقی سرور دو عالم ﷺ کے مبارک ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔

رسول اکرم ﷺ کے فیوض لامتناہی کو نائبین رسول یعنی اولیائے کرام کی بیعت کے توسط سے قیامت تک جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان نفوس قدسیہ کی پیروی نصیب کرے اور ضلالت و گمراہی کی



Marfat.com

ہلاکت سے مامون و محفوظ فرمائے۔ ان حضرات کے زمرے میں داخل ہونے والا منزل مقصود کو پہنچ کر فائز المرام ہوتا ہے انہیں براجان کر ان سے بھاگنے والا راہ راست سے دور ہو کر ہلاک ہوتا ہے۔

جامی راہ ھدا بخدا غیر عشق نیست
گفتم والسلام علیٰ تابع الھدیٰ

اے جامی! خدا کی قسم راہ ہدایت عشق کے سوا اور کچھ نہیں ہم نے تو یہ کہ دیا اور ہدایت کے پیروکار پر سلام ہو۔

## دلائل بیعت

سلاسل اولیاء اللہ میں داخل ہونا معرفت حق حاصل کرنے کے لئے جو باعث تخلیق کائنات ہے باجماع اولیاء و صلحاء مشائخ و علماء واجب و ضروری ہے اس پر محققین ظاہری و باطنی متقدمین و متاخرین سب کا اتفاق و اجماع ہے اور قرآن عزیز و احادیث پاک اور استنباط آئمہ و مجتہدین سے ثابت ہے۔

اس مقدس طریق کا اختیار کرنا موجب برکات و فیوض و حسنات اور سبب قرب ربانی ہے اس مبارک و پسندیدہ طریق کو دیدہ و دانستہ ترک کرنا چشم پوشی یار دو قدح کا دروازہ کھول کر مسلمانوں کے شیرازہ کو بکھیرنا اور فساد پیدا کرنا ہے جو رب جل مجدہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ فعل ہے

Marfat.com

وہ لَاتُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ (زمین میں فساد نہ کرو۔) فرما کر ایسے لوگوں کی مذمت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس طریقہ واجبہ پسندیدہ کے اختیار کرنے کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔

| | |
|---|---|
| یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ | اے ایمان والو خوف الٰہی رکھتے |
| وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ | ہوئے اس کی طرف وسیلہ |
| وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ | تلاش کرو اور اس کی راہ میں |
| لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ | مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح حاصل کر سکو۔ |

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فاروقی دہلوی سرہ کی بھی یہی تحقیق ہے چنانچہ آپ نے اپنے مقدس مقالہ اور مبارک عجالہ القول الجمیل میں ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ شفاء العلیم مطبوعہ نظامی کانپور سے درج کیا جا رہا ہے۔

دوسری فصل صفحہ ۲۲۔ف۔ اس آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ ہم نے اپنے جد امجد شاہ عبدالرحیم فاروقی قدس سرہ النورانی کے ایک مرید سے سنا کہ ان کے ہمعصر ایک عالم نے ان سے بیعت کے سنت ہونے یا بدعت ہونے پر گفتگو کی۔ جد امجدؒ نے واسطے مشروعیت بیعت کے (شرع میں بیعت کا جائز ہونا) اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا۔ کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجیے۔ اس



Marfat.com

واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے۔یایھاالذین امنوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امتثال اوامر و اجتناب نواہی سے (نیک کام کرنا اور برے کاموں سے رکنا )اور اسی طرح بدلیل مذکورہ جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ تقویٰ میں داخل ہے۔ پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر و فکر میں تاکہ فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے نیز اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ

اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون اللہ کے زیادہ قریب ہے کہ اس سے توسل کریں اور رحمت الٰہی کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

تمام حضرات سلف صالحین کا جن کے صادق القول ہونے کا جمہور اسلام کو یہاں تک یقین ہے کہ وہ بالاتفاق اولیاء اللہ تسلیم کئے جاتے ہیں ان کا ان ہی آیات شریفہ پر عمل رہا ہے وہ خود بھی مرید ہوئے اور دوسروں کو مرید



Marfat.com

کیا۔ جن میں بڑے بڑے خلفاء سلاطین اور امراء کے علاوہ علماء صلحا اور زہاد بھی شامل ہیں۔

حدیث شریف

| | |
|---|---|
| هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف) | وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا۔ |

## فلاح

فلاح دو قسم کی ہے۔

(۱) فلاح ظاہری

(۲) فلاح باطنی

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بغیر شیخ کامل اور پیر روشن ضمیر کے فلاح ناممکن ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم عصر حاضر مولانا احمد رضا خان صاحب قدس سرہ اپنے مبارک رسالہ لقاء السلافه فی بیان البیعه والخالفه میں فرماتے ہیں "بے پیر کبھی فلاح نہ پائے گا۔" حضرت ابو علی دقاقؒ کو فرماتے سنا۔ جو درخت بغیر کسی بونے والے کے از خود اگے تو اس میں پتے تو آتے ہیں مگر پھل نہیں دیتا۔ یونہی جس مرید کے لئے کوئی پیر نہ ہو (جس سے ایک ایک سانس پر راستہ سیکھے) وہ اپنی خواہش کا پجاری



Marfat.com

ہے فلاح نہ پائے گا حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں۔

چوں پیرے نیست پیر تست ابلیس
کہ راہ دیں زدست ازمکر و تلبیس

جب تیرا کوئی پیر نہیں تیرا پیر شیطان ہے۔ جو دین کا راستہ مکرو فریب سے چھین لیتا ہے۔

## فلاح ظاہری

اس فلاح ظاہری سے یہ مراد نہیں جو صرف ظاہر داروں کو مطلوب ہے اور جن کی نظر اعمال ظاہری پر ہوتی اور وہ ظاہری احکام شرع سے آراستہ ہے اگرچہ باطن ریاکاری، حسد، کینہ، تکبر، حب مدح، حب جاہ، محبت دنیا، طلب شہرت، تعظیم امراء، تحقیر مساکین، اتباع شہوات، کفران نعمت، حرص، بخل، سوء ظن، عناد حق، اصرار باطل، مکر، عذر، خیانت، غفلت، طمع، اعتماد خلق، نسیان خالق، نسیان موت، جرات علی اللہ، نفاق، اتباع شیطان، بندگی نفس، کراہت عمل، قلت خشیت، عدم خشوع، غضب النفس اور تساہل فی اللہ وغیرہ آفات سے گندہ ہو رہا ہو۔

## فلاحِ باطنی

فلاح باطنی میں انسان قلب و جسم کو تمام برائیوں سے پاک اور تمام



Marfat.com

خوبیوں سے آراستہ کر کے شرک خفی سے دل کو پاک کرتا ہے یہاں تک کہ **لا مقصود الا اللہ پھر لا مشہود الا اللہ پھر لا موجود الا اللہ** متجلی ہو۔ یعنی پہلے ارادہ غیر سے خالی ہو، پھر غیر نظر سے معدوم ہو۔ پھر حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لئے ہے یہ منتہائے فلاح و فلاح احسان ہے بہر حال اس فلاح کے لئے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے۔

## ضرورت مرشد

سنت اللہ اس پر جاری ہے کہ علماء کی صحبت کے بغیر علم اور آہن گر کی صحبت کے بغیر آہن گری حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی کُلِّ صَنْعَۃٍ بِصَالِحِ اَھْلِھَا | ہر ایک صنعت میں اس کے مشاق سے مدد حاصل کرو۔ |

دیگر دنیوی امور از قسم انجینئرنگ طب وکالت موسیقی مصوری ریاضی وصنعت وغیرہ کے لئے اپنی عمر کے ایک بڑے حصہ تک ایک طالب علم و فن کو ان علوم و فنون میں سے کسی ایک کے کسب کے لئے کسی ماہر فن کے زیر سایہ مسلسل تربیت حاصل کرنا پڑتی ہے جس کے بعد اسے عملی طور پر بہت عرصہ کام کر کے اپنے آپ کو ماہر فن ثابت کرنا پڑتا ہے تب جا کر وہ اپنے مخصوص فن میں صاحب کمال مانا جاتا ہے اور لوگ اس کی طرف

رجوع کر کے اس سے مدد لیتے ہیں اور اس کے عوض خدمت کے طور گراں بہا رقوم ادا کرتے ہیں۔

کیا ایسا ممکن نہیں ہو سکتا کہ عام خواندہ آدمی (پڑھا لکھا) طب یا نجوم یا انجینئرنگ وغیرہ کی کتب سے مسائل مختلفہ کا حل تلاش کر کے ماہرین مذکورہ بالا سے نجات حاصل کرے اور اس کے اخراجات کی ادائیگی سے محفوظ رہے لیکن ایسا کرنا مشکل ہے بڑے بڑے عالم اور ذہین لوگ بھی اپنے علم سے باہر نہیں نکل سکتے کسی مقدمہ کی پیروی یا کسی مریض کے علاج کی صورت میں وکلاء اور اطباء حضرات کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

جب ہماری جزوی عقل انسانی علوم وفنون کی مشکلات کو حل کرنے سے قاصر ہے تو خداوند تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کو سمجھنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ قانون تو رسول مقبول ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا۔ نہ کہ کتاب کی صورت میں۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ — خدائے رحمٰن نے (آپ ﷺ کو) قرآن سکھایا

گر بہ فضلش پے بر دے ہر فضول
کے فرستادے خدا چندیں رسول

اگر اپنے ہنر سے ہر فضول آدمی راستہ طے کر لیتا تو اللہ تعالیٰ اتنے



Marfat.com

رسول کیوں مبعوث فرماتا۔

سرور دنیا و دین، سرور جان حزیں خاتم النبین رسول مقبول ﷺ دین کے حاذق طبیب ہیں جنہوں نے ہر بیماری کی تشخیص کی اور علاج بڑی عمدگی سے فرمایا اور صحابہ کبار علیہم رضوان اللہ الغفار شاگردان خلف (شاگرد نائب) ہیں جنہوں نے حقائق علمی و نکات معنوی حضور اقدس ﷺ سے آپ کی خدمت بابرکت میں رہ کر حاصل کیے اور ہر ایک معالجہ روحانی میں درجہ کمال کو پہنچا۔ جن کے بارے میں خود آقائے دو عالم رسول مقبول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ۔ | میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ |

زمانہ بہ زمانہ صحابہ سے تابعین اس علم اور ان تجربوں کو حاصل کرتے آئے اور تابعین سے تبع تابعین کو اللہ تعالیٰ نے علم دین میں خاص نظر عطا فرمائی۔ تاکہ قوم کے مزاج کو پہچان کر قرآن مجید اور احادیث پاک کے قوانین کے مطابق صحیح علاج کریں۔

| | |
|---|---|
| کُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِیْبٌ | ہر ایک مجتہد صواب (حق) پر ہوتا ہے۔ |

خدائے عزوجل نے ہر ایک کو یہ قوت عطا نہیں فرمائی کہ وہ کسی



Marfat.com

راہنما کے بغیر راہ حقیقت کو طے کر سکے۔لہذا مرشد، راہنما، استاد کا ہونا ضروری ہے۔

حضور اقدس سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً مشکوٰۃ شریف) | جو کوئی ایسے حال میں مرے کہ اس کی گردن میں حلقہ ارادات نہیں (یعنی بیعت نہ کی)وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ |

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول عوارف المعارف میں ان الفاظ میں مروی ہے کہ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ اُسْتَاذٌ فَاِمَامُهٗ شَيْطَانٌ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔ کیونکہ جس کا کوئی رہبر و پیر نہ ہو اس کو لازماً شیطان اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ مثل مشہور ہے "خانہ خالی را دیو میگرد" (خالی گھر میں جنات بسیرا کر لیتے ہیں) اسی طرح اس قلب میں جو نسبت سے خالی ہو شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ حضرت سلطان العارفین گنج الاسرار میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| لَادِيْنَ لِمَنْ لَّا شَيْخَ لَهٗ وَمَنْ لَّا شَيْخَ فَلَهٗ شَيْطٰنٌ | یعنی جس کا رہبر نہیں اس کا دین کامل نہیں اور جس کا رہبر نہیں ہوتا اس کا ابلیس شیخ بن جاتا ہے۔ |



Marfat.com

پیری۔مُریدی۔مرشدی طالبی عظیم سراسر ہے۔

کتب کتاباں ورد وظیفے اوتر چلچیوے ہو
ہاجوں مرشد کجھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ہو

## امام عبدالوہاب شعرانیؒ

نے کتاب انوار قدسیہ میں شیخ کامل کی پیروی کوواجب ثابت کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اندرونی نجاستوں کادور کرناواجب ہے پس اس کے دور کرنے کا طریق بھی حاصل کرناواجب ہو گا۔ جس سے وہ دور ہو سکیں اور سوائے اتباع شیخ کامل کے اور کوئی طریق نہیں۔لکھتے ہیں۔

وَلَوْ تَكَلَّفَ لَا يَنْتَفِعُ بِغَيْرِ شَيْخٍ وَلَوْ حَفِظَ اَلْفَ كِتَابٍ

یعنی آدمی اگر خود بخود اپنی اصلاح کرنے لگے تو اسے کچھ فائدہ نہ ہو گا اور اگرچہ ہزاروں کتابیں حفظ کرے۔

## وجوب بیعت

بیعت طریقہ مروجہ جس سے غرض حصول سکینت (سکون) اور اطمینان قلب۔اخلاص۔ذوق وشوق اور ترک ماسواللہ ہے بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک مسنون (سنت) ہے لیکن حضرات صوفیاء

کرام بالاتفاق اس کے وجوب (واجب ہونے کے) قائل ہیں۔

جس طرح حضرات انبیاء پر ایمان لانا فرض ہے اور روزہ، نماز، حج، زکوۃ، کلمہ فرض ہیں اسی طرح صوفیائے کرام کے نزدیک مرید ہونا واجب ہے اور یہ واجب بمعنی فرض ہے راز یہ ہے کہ بیعت کی ضرورت کا جس نے جتنا ادراک واحساس کیا اسی قدر وہ اس کی اہمیت اور اعلیٰ مرتبت کا قائل ہوا۔ جس طرح اسلام ایک اصول ہے اور احکام اسلام اس کے اجزاء ہیں۔ اسی طرح مرید ہونا بھی ایک اسلامی جزو ہے لیکن یہ جزو ایسا جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہے کہ کل کے حکم اور مرتبے میں ہے۔ حضور پر نور ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں حضرات صوفیائے کرام اس کے وجوب کے قائل ہیں۔

## صاحب انعام

کیا دین اسلام قرآن وحدیث کو ان حضرات نے سمجھا ہے۔ جنہیں قرب رسالت اور قرب الٰہی کی سعادت حاصل ہوئی ہے یا آج کل کے آزاد طبع منطقی و فلسفی حضرات نے جنہیں تعلیمات اسلامیہ سے عموماً دور کا واسطہ ہوا کرتا ہے۔

کیا اولیاء کرام وہی لوگ نہیں ہیں جن کی راہ پر چلنے کی دعا ہم نماز میں پانچ وقت کرنے پر مامور ہیں۔ لہذا ان کا ذکر کرنا ضروری ہو گیا ہے۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ | ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں |
| اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ | اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ |
| صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٥ | (اے اللہ) دکھا ہم کو سیدھا راستہ۔ سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا۔ |

چونکہ بات عبادت سے شروع ہوئی ہے۔ لہذا مدد بھی عبادت کے لئے مانگی جارہی ہے۔ یعنی تیری عبادت کرتے ہیں اور اس میں تیری مدد چاہتے ہیں۔ تاکہ ہماری عبادت صحیح طور پر ہوسکے۔ جو کہ تیری بارگاہ میں مقبول ہو۔ کیونکہ شیطان نے بھی چالیس ہزار برس عبادت کی تھی اور وہ رائیگاں ہوگئی تھی۔ اس لئے ہمیں سیدھا راہ دکھا اور سیدھا راہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا۔ یعنی جس راہ پر چل کر تیرے محبوب بندے تجھ سے واصل ہوگئے اور ان کی عبادات درجہ اجابت کو پہنچ گئیں۔

تصوّف و سلوک کی راہ میں شیخ کامل کی رہبری کے بغیر چلنا محال اور قرب الٰہی کی منزل تک پہنچنا ناممکن ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

اس بدل میں اشارہ ہے کہ انسان صراط مستقیم پر نہیں چل سکتا۔



Marfat.com

جب تک اس راہ پر چلنے والے سابقہ لوگوں کی اتباع نہ کرے۔ اس راہ پر چلنے کے لئے صرف کتابوں کی ورق گردانی کام نہیں دیتی اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ مرید طالب کے لئے ہدایت کے مقامات اور مکاشفات تک پہنچنے کا اس کے بغیر کوئی ذریعہ نہیں کہ کسی شیخ کامل کی اقتداء کرے جو اس کی رہنمائی کرے گا اور اسے غلطیوں اور گمراہیوں سے بچائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نقص اکثر مخلوق پر غالب ہے اور صرف عقول انسانی ادراک حقیقت کے لئے ناکافی اور حق اور باطل میں کماحقہ، تمیز کر لینا عقل انسانی کے بس کی بات نہیں۔ لہذا یہ ضروری ٹھہرا کہ شیخ کامل کی تلاش کرے اور اس کی اقتداء کرے۔ تاکہ اس ناقص کی عقل کامل کے نور عقل سے کامل بن جائے اور ناقص سعادت کے مدارج اور کمال کے اوج تک پہنچ سکے۔

صاحب انعام لوگوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس طرح بیان فرمائی ہے۔

| | |
|---|---|
| فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَا لشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ | یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا۔ انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین اور ان کا رفیق (ساتھی) ہی بہتر ہے۔ |



Marfat.com

# انعام کیا ہے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کرنے کیلئے فرمایا۔

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝

(حضرت سلیمانؑ) نے فرمایا۔ اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝

ایک بہت بڑا (ذکوان نامی) جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کروں گا۔ قبل اسکے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بیشک اس پر قوت والا امانتدار ہوں۔



Marfat.com

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ۝

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب حضرت سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا۔

حضرت سلیمانؑ کی امت کے ولی اللہ آصف بن برخیا جو کہ علوم باطنی علم تصوف رکھنے والے تھے۔ آپ نے وہ تخت پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ ابھی آپ نے فرمایا ہی ہے کہ میں پلک جھپکنے سے پہلے حاضر کر دوں گا۔ جب دیکھا تو تخت سامنے موجود تھا۔ تو اس وقت دربار میں ہلچل مچ گئی۔ کہ یہ کام تو خدا کا ہے۔ پھر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔ یہ خدا نہیں بلکہ ھذا من فضل ربی ۔ یہ میرے رب کا فضل ہے۔

یہ وہ انعام ہے جسے فضل ربی فرمایا گیا ہے اور یہ اولیاء اللہ صالحین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملتا ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدمؑ کے بیٹے تو میری اطاعت کر۔ میں تجھے وہ بخش دوں گا۔ جو میں کہتا ہوں یعنی کن فیکون ہ ہو جا۔ پس ہو گیا۔

کیونکہ اولیاء اللہ کی زبان کن کی کنجی ہوتی ہے۔ حضرت آصف بن برخیا نے کوئی ہاتھ اٹھا کر دعا تو نہیں مانگی تھی اور نہ نوافل میں سجدے میں گر

کر ہی عرض کی اور نہ ہی کوئی وظیفہ پڑھا تھا۔ کیونکہ ان کاموں میں تو وقت لگتا ہے۔ ان کا بولنا اللہ کا بولنا تھا۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشاد ربانی ہے۔ میں اپنے بندے کی زبان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے تو اس زبان سے جو بھی کہہ دیا جائے وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم ادھمؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرا اور اس سے پانی مانگا۔ اس نے کہا۔ میرے پاس تو دودھ ہے۔ پانی کیوں مانگتے ہو؟ میں نے کہا مجھے پانی ہی چاہیے۔ وہ اٹھا اور لکڑی کو پتھر پر مارا۔ اس پتھر سے صاف و شیریں پانی جاری ہو گیا۔ میں اس سے حیران رہ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ تعجب نہ کرو۔ جب بندہ حق تعالیٰ کا فرماں بردار ہو جاتا ہے تو سارا جہان اس کے حکم کے ماتحت ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (بخاری شریف)

ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

دارد نیاز حشر خود امید با حسینؑ
بااولیاء است حشر محبان اولیاء

اے نیاز اہل محشر حضرت امام حسینؑ سے امید لگائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اولیاء سے محبت رکھنے والوں کا حشر اولیاء کے ساتھ ہو گا۔



Marfat.com

پس ہر آدمی کو لازم ہے کہ مشرف بہ ایمان ہونے کے بعد ان تین گروہوں (صدیقین۔ شہداء۔ صالحین) کی رفاقت حاصل کرے۔ اس کے بعد انبیائے کرام کی رفاقت حاصل ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی آیت اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی شرح میں فرمایا ہے۔

چنانچہ رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ | تم اپنی جان کو ان کے ساتھ مانوس رکھو (اپنے آپ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا پابند رکھو) جو اپنے رب کو صبح و شام اخلاص وارادت سے یاد کرتے اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں نہ پھیریئے۔ |

نیز حق سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

| | |
|---|---|
| يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ | اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ |

دوسری جگہ فرمایا

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ  اس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔

بندہ کسی کا ہو کے بندہ نواز ہو جا
محمود تب بنے گا پہلے ایاز ہو جا

بندگی کے لطف اور بندہ نوازی کیلئے
پوچھ اس بندے سے جو بندے کا بندہ ہو گیا

نور حق جو صدر عاؤف وہ کتابوں میں نہیں
جس سے ہوں اسرار حاصل وہ صحیفہ اور ہے

نہ رب عرش معلّٰی ڈٹھا نہ رب خانے کعبے ھو
نہ رب علم کتابیں ملیا نہ رب وچ محرابے ھو
تیر تھ گنگا تھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ھو
جد دا کامل مرشد ملیا باھو مکے کل عذابے ھو

صد کتب و صد ورق درنار کن
جان و دل را جانب دلدار کن

سو کتابیں اور سو کاغذ آگ میں پھینک دے اور دل و جان سے اپنے محبوب کی جانب متوجہ ہو جا

پیر رابگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

پیر (کا توسّل) اختیار کر یہ سفر بغیر پیر کے۔ آفت اور خوف و خطر سے بہت پُر ہے

## حضرت غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔

اے راہ آخرت کے مسافر، تو ہر وقت رہبر کے ساتھ رہ، یہاں تک کہ وہ تجھ کو پڑاؤ پر پہنچادے۔ راستہ بھر اس کا خادم بنا رہ۔ اس کے ساتھ حسن ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی راہ سے باہر مت ہو کہ وہ تجھے واقف کار بنادے گا اور خدا کے قریب پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تیری شرافت، صداقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت (خلافت) عطا کرے گا۔ یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہل قافلہ کا سلطان بنادے گا۔ پس تو قائم رہے گا یہاں تک کہ تجھ کو تیرے نبی ﷺ کے پاس لائے گا اور تجھ کو آپ ﷺ کے حوالے کردے گا۔ پھر آپ ﷺ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ تجھ کو نائب بنادیں گے۔ قلوب کیفیات اور



Marfat.com

معنی پر۔ پس تو حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور نبی ﷺ کا حاضرباش اور خدمت گار بن جائے گا کہ کبھی مخلوق کی طرف آئے گا اور کبھی خالق کی طرف۔ یہ چیز بناوٹ اور ہوس سے اور کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس سے ہوتی ہے جو سینوں میں جگہ پایا کرتی ہے اور عمل اس کی تصدیق کیا کرتا ہے۔(الفتح الربانی مجلس ۵۰)

پھر فرماتے ہیں۔

"مشائخ دو قسم کے ہوتے ہیں. ایک مشائخ شریعت، ایک مشائخ طریقت، شیخ شریعت تجھ کو مخلوق کے دروازے پر لے جائے گا اور شیخ طریقت تجھ کو قرب خداوندی کا راستہ بتائے گا۔"

## حضرت سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔

"اور یاد رکھو۔ فقیر فنافی اللہ صاحب حضور ہوتا ہے، وحدانیت الٰہی میں غرق کرنا اور مجلس محمدی ﷺ میں پہنچانا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ بلکہ آسان ہے اور صرف ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ سے یہ بات حاصل ہونا دشوار ہے۔ کیونکہ مرشد کامل و مکمل طالب اللہ کا ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے۔ جس شخص کو یہ قدرت حاصل نہ ہو اسے کامل مکمل کہنا غلط ہے۔ بلکہ وہ راہزن ہے۔" (عین الفقر)



Marfat.com

## حدیث شریف

مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ ۝

جو جس گروہ سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے ہو گا۔

## حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔

"بے عنایت حق وخاصان حق گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق۔"

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے صالحین کی عنایات کے بغیر اگر کوئی فرشتہ سرشت بھی ہو تو اس کا نامہ اعمال سیاہ ہی ہے۔

# اقسام بیعت

بیعت بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔

اول بیعت برکت۔ دوئم۔ بیعت ارادت۔

# اول۔ بیعت برکت

صرف بطور تبرک داخل سلسلہ ہو جانا، آج کل عام بیعتیں یہی ہیں۔ وہ بھی نیک نیتوں کی۔ ورنہ بہت سوں کی بیعت دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے ہوتی ہے۔ وہ خارج از بحث ہے۔ بیکار یہ بھی نہیں۔ مفید اور بہت مفید ہے اور دنیا و آخرت میں کار آمد ہے۔ محبوبان خدا کی غلامی میں نام لکھا جانا۔ ان سے نسبت کا ہو جانا فی نفسہٖ سعادت ہے۔



Marfat.com

## دوئم۔ بیعت ارادت

طالب اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو پیرو مرشد ہادی برحق، واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کر دے۔ اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے۔ کوئی قدم بغیر اس کی مرضی کے نہ اٹھائے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کام اگر اس (مرید) کے نزدیک صحیح معلوم نہ ہوں۔ انہیں افعال خضرؑ کے مثل سمجھے۔ بقول مولانا رومؒ

چوں گرفتی پیر ہین تسلیم شو
ہمچو موسیٰؑ زیر حکم خضر رو

خبردار جب پیر بنالے تو اس کے آگے سر اطاعت رکھ دے۔ حضرت موسیٰؑ کی طرح حضرت خضرؑ کے حکم کے تحت چل اپنی عقل کا قصور جانے۔ اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے۔ اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔ غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے۔ یہ بیعت ۔بیعت سالکین ہے۔ یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے۔ یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے۔ یہی حضور اقدس سرور عالم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے لی ہے۔

# سنت بیعت

حضور اکرم ﷺ کا بیعت لینا کئی احادیث سے ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔ حضرت سیدنا عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری پر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون وچرا نہ کریں گے۔

حضور ﷺ نے بیعت پر استقامت اور مضبوطی سے قائم رہنے اور جب کسی شیخ کامل۔ شیخ اتصال۔ شیخ ایصال کے ہاتھ پر بیعت ہو تو اس کی پوری پوری حفاظت کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ بخاری شریف، مسلم شریف نیز مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اَوْفُوْا بَیْعَتَ الْاَوَّلُ ہ — بیعت اول کی وفاداری کرو۔

امام طیبی نے اس حدیث شریف کے حاشیے میں ارشاد فرمایا۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بیعت پر ہمیشہ پختگی سے قائم رہے۔

بلکہ خود سرکار مختار مرشد حقیقی حضور پُرنور سیّدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔



Marfat.com

مَنْ بَايَعَ اِمَامً فَاعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدُهٗ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ (مسلم شریف)

جو شخص کسی مرشد خاص سے بیعت کرتا ہے کہ اسے اپنے ہاتھ کا اختیار سپرد کردیتا ہے اور اپنے دل کے ثمرات اس کے حوالے کردیتا ہے لازم ہے کہ اس کی اطاعت بجالائے اوربیعت سے علیحدگی کو منع فرمایا۔

چنانچہ حضورانور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِىَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ (مسلم شریف)

جو اپنے ہاتھ کو بیعت کی اطاعت سے کھینچ لے تو کل قیامت کے دن رب تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پلے کچھ نہیں۔(یعنی اس کے سارے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔)

نیز مشائخ عظام کا مقولہ ہے۔ اَلْفُقَرَآءُ كَنَفْسٍ وَّاحِدٍ ۔ ایک کا



Marfat.com

مقبول سب کا مقبول۔ ایک کا مردود سب کا مردود۔ کیونکہ جو انڈہ مرغی کے تصرف سے نکل جائے تو پھر نہ تو انڈہ ہی رہتا ہے اور نہ چوزہ۔ اگر تمام جہان کی مرغیاں اس انڈے کو سینا چاہیں تو چوزہ نہیں بن سکتا۔

## صحابہ کرامؓ کی خلفائے راشدین سے بیعت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہو چکے تھے۔ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسی طرح بیعت ہوں جیسا کہ آپ کے ساتھی کے ہاتھ پر آپ سے پہلے بیعت کی تھی۔

## نابالغوں کی بیعت

محمد بن علی بن الحسینؒ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے بیعت لی۔ یہ حضرات کم سن تھے۔ زمانہ جوانی سے ابھی بہت دور تھے۔ بلوغت کو بھی نہیں پہنچے تھے اور داڑھی چہرے پر نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ نے کسی بچے سے سوائے ان بچوں کے بیعت نہیں لی۔ (طبرانی۔ حیاۃ الصحابہ)

# عورتوں کی بیعت

قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الممتحنه پارہ ۲۸)

اے نبی ﷺ جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لگائیں گی۔ جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔



Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ عورتوں کو بھی بیعت فرماتے تھے مردوں کو ہاتھ پکڑ کہ بیعت فرمایا جاتا تھا۔ مگر عورتوں کو رومال ایک طرف سے پکڑنے کا حکم فرماتے اور دوسری جانب سے خود پکڑتے یا بعض اوقات کسی بڑی پرات میں پانی ڈال کر اس کے ایک جانب پانی کے اندر عورت کو ہاتھ ڈالنے کا حکم فرماتے اور دوسری جانب اپنا دست اقدس رکھ کر بیعت فرماتے۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ عورتوں کو بیعت ہونا جائز نہیں ہے جو مرد کا مرشد ہوتا ہے۔ وہی عورت کا مرشد ہوتا ہے۔ لیکن قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عورتوں کو بھی بیعت ہونا ضروری ہے کیونکہ بیعت کا مقصد وصولی الی اللہ ہے عورت نے بھی اللہ حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ نماز اور دیگر تمام عبادات مرد عورت دونوں پر علیحدہ علیحدہ فرض ہیں۔ اسی طرح بیعت ہونا بھی مرد اور عورت دونوں کے لئے واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٌ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس چھوٹے بڑے مرد اور عورت آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے اسلام اور شہادت پر بیعت لی۔

حیات صحابہ میں مولانا محمد یوسف صاحب نے بیعت کے باب میں عورتوں کو بیعت ہونے کی گیارہ روایتیں نقل کی ہیں اور مفصل حوالہ جات



Marfat.com

دیئے ہیں اور ان روایات میں حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے مذکورہ آیت کے مطابق عہد لئے اور آپ ﷺ نے عورتوں کو نوحہ کرنے سے بھی منع فرمایا زمانہ جاہلیت میں عورتیں کپڑے پھاڑ لیا کرتی تھیں اپنے چہرے نوچ لیا کرتی تھیں اور سر کے بال کٹا دیتی تھیں اور بڑا واویلا مچایا کرتی تھیں آپ ﷺ نے ان امور سے منع فرمایا۔ ان خواتین میں سے جنہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ایک بیان کرتی ہیں کہ جن چیزوں پر ہم سے حضور ﷺ نے عہد و پیمان لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ ہم کسی کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ اپنے چہرے نہ نوچیں گی اپنے بال نہ کٹائیں گی۔ اپنا گریباں نہ پھاڑیں گی۔ واویلا نہ مچائیں گی۔

(تفسیر ابن کثیر حیات صحابہ)

# مریدی کلمتہ الحق ہے

حضرت سیدنا شاہ عبدالحئ فخر العارفین قدس سرہ اللہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔ ہم جو ہر ایک کو مرید کر لیتے ہیں تو یوں سمجھئے کہ اللہ کے بندوں کو مکتب میں بٹھا لیتے ہیں اب جس کے جو نصیب میں ہے ویسا ہو جائے گا۔ کوئی ولی اور کامل و اکمل ہو جائیگا کوئی معمولی مسلمان ہی رہے گا۔ کوئی پھر جائے گا اور کوئی بدوضع ہو جائیگا۔



Marfat.com

# یہ سنت نبوی ﷺ کا اتباع ہے

حضرت سرور کائنات ﷺ کے پاس قبول اسلام کے لئے جو کوئی بھی آیا۔ آپ ﷺ نے اسے کلمتہ الحق تلقین فرمایا۔ ان اسلام قبول کرنے والوں میں جو جس کی نصیب میں تھا ہوا۔ ان ہی میں حضرات خلفاٗ راشدین رضوان اللہ علیھم اجمعین اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابی بھی ہوئے ہیں۔ کہ جنکے ایک نعرہ تکبیر سے قلعہ کی دیواریں گر پڑتی تھیں اور جنکا قرآن سننے کو آسمان سے فرشتے اتر آتے تھے اور انہی اسلام قبول کرنے والوں میں ایسے بھی تھے کہ منافق نکلے اور ایسے بھی تھے کہ آپ کے سامنے اور آپ کے بعد مرتد ہوگئے۔ جس نے بھی اسلام قبول کرنا چاہا آپ نے کسی سے بھی انکار نہ فرمایا۔

# اتباع نبوی ﷺ کی اقسام

اتباع یا سنت پر عمل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اتباع ظاہری۔ دوسرا اتباع باطنی۔ آنحضرت ﷺ کا ظاہری اتباع یہ ہے کہ جس طرح آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے دوسرے کام کرتے تھے اسی طرح کیا جائے۔

باطنی اتباع یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو حق تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت اور قرب و معرفت کا جو تعلق تھا۔ امت کیلئے بھی اس کا حصول ضروری ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور اولیاء سلف نے اتباع نبوی ﷺ کی دونوں اقسام



Marfat.com

پر عمل کیااور ذات حق سے قرب و معرفت اور وصال سے مشرف ہوئے اس کے برعکس علمائے ظواہر نے صرف اتباع ظاہری کو لے لیا ہے اور باطنی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔اس لئے نہ ان کو کشف و کرامات کی دولت سے حصہ ملا نہ قرب و معرفت سے۔عارف رومی فرما گئے ہیں۔

قال را بگذار مرد حال شو

پیش مرد کاملے پامال شو

(زبانی جمع خرچ کو ترک کرو اور حال یعنی فنافی اللہ کے حصول کی کوشش کرو اور یہ بات صرف مشائخ عظام کے قدموں کی خاک بننے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔)لیکن مشائخ کے قدموں کی خاک بننا تو درکنار یہ لوگ مشائخ عظام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان پر طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں۔حالانکہ حق تعالیٰ نے ایک حدیث کے ذریعے ان کو خبردار کیا ہے۔

جو میرے ولی کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش آتا ہے وہ میرے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہے۔

## ثمرۂ بیعت

بیعت مرشد کا ثمرہ یہ ہے کہ عامی شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول مقبول ﷺ سے قرب حاصل ہو جاتا ہے ان کی نظر رحمت میں آجاتا



Marfat.com

ہے۔اگر وہ امر بالمعروف کا عامل رہے اور نواہی و منکرات سے مجتنب رہے تو تائید ایزدی سے رسول پاک کے صدقہ میں گناہوں سے محفوظ اور مکائد شیطانی سے بچ جاتا ہے۔

چوں تو ذات پیر راکردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد رسول

جب تو نے پیر سے بیعت کر لی۔ تو اب اسکی ذات سے خدا اور رسول ظاہر ہیں

چوں جدابینی زحق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن وہم دیباچہ را

اگر تو اس خواجہ کو خدا سے جدا سمجھے گا۔ تو اصل اور دیباچہ کو گم کر دے گا۔

گر بجوئی ذات حق راصورت مرشد ببیں
عاشقے شو ذات حق را اندر آں روشن ببیں

اگر تو ذات حق تلاش کرتا ہے تو مرشد کامل کی صورت دیکھ۔ان کا عاشق ہو جا خدا کی ذات کو ان میں واضح دیکھ۔

پیر کامل صورت ظل الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا



Marfat.com

پیر کامل ذات حق رایک نہ دید

نے مریدونے مریدونے مرید

جو پیر کامل اور اللہ کو ایک نہیں سمجھتا۔ وہ مرید نہیں مرید نہیں مرید نہیں

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

او نشیند در حضور اولیاء

جو چاہے کہ میں خدا کے پاس بیٹھوں وہ اولیاء اللہ کے پاس بیٹھ جائے

شکل آدم صورت معبود شد

آں محمد ﷺ حامد و محمود شد

خلق اللہُ آدَمُ عَلیٰ صُوْرَتِہٖ اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پہ پیدا فرمایا

بھیکھا وہ زاند ہے جو گرُ کو جانے اور

ہر روٹھے گرُ میل دے گرُ روٹھے نہ ٹھور

بھیکھا وہ آدمی اندھا ہے جو پیر کو خدا سے جدا سمجھتا ہے۔ خدا روٹھ جائے تو پیر ملا دیتا ہے پیر روٹھ جائے تو اسے کہیں پناہ نہیں ملتی

ہر کہ شد مردود از درگاہ پیر

ہیچ کس را او نبایدد ستگیر

جو کوئی اپنے پیر کی بارگاہ سے مردود ہوا۔ اسے کہیں بھی دستگیری



Marfat.com

کرنے والا نہیں ملتا

چوں شدی دوراز حضور اولیاء

در حقیقت گشتہ دوراز خدا

جو کوئی اولیاء اللہ سے دور ہوا وہ حقیقت میں خدا سے دور ہوا۔

## مرشد

مرشد ہدایت دو قسم پر ہے۔ مرشد عام ۔ مرشد خاص

### مرشد عام

کلام اللہ۔ کلام رسول ﷺ کلام آئمہ شریعت وطریقت، کلام علمائے دین رشد وہدایت ہے۔اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی کلام علمائے حق مفلحین فی الظاہر والباطن، علماء کا رہنما کلام مرشدین وآئمہ شریعت وطریقت۔ آئمہ طریقت کا مرشد کلام رسول اور رسول کا ماخذ: کلامِ اللہ عزوجل ہے فلاح ظاہر ہو یا باطن۔ طالب فلاح کو اس مرشد کے سوا چارہ نہیں ہے۔جو کوئی اس سے جدا ہے وہ گمراہ ہے۔اس کی عبادت تباہ وبرباد۔

اَلرَّفِیْقُ قَبْلَ الطَّرِیْق سفر سے پہلے ساتھی ہے۔

### مرشد خاص

بندہ کسی عالم اہل سنت صحیح الاعتقاد۔ صحیح الاعمال۔ جامع صفات و شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ یہ ہے مرشد خاص جسے پیر و شیخ بھی



Marfat.com

کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

## اول شیخ اتصال

جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے ایمان والوں کا سلسلہ حضور پر نور سرور انس وجان سرور روح وجان ﷺ تک متصل ہو جائے۔ (پہنچ جائے) جس کے لئے چار شرطیں ہیں۔

### شرط اول

شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچتا ہو۔ بعض لوگ بلابیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادہ پر بیٹھ جاتے ہیں۔یا بیعت تو کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی۔ بلااذن (بغیر اجازت) مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

### شرط دوم

شیخ اہل سنت والجماعت صحیح الاعتقاد ہو

منکر اولیاء کا سلسلہ جناب والا صفات تک نہ پہنچے گا۔بلکہ عدوّ اولیاء (اولیاء کے دشمن) شیطان تک پہنچے گا۔ آجکل بعض لوگ جو کہ عظمتِ اولیاء کے انکاری ہیں۔ مکاری کے لئے پیر بنے پھرتے ہیں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔



Marfat.com

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

بعض اوقات شیطان انسان کی شکل میں ہوتا ہے اس لئے ہر شخص سے مرید نہیں ہونا چاہیے۔

شرط سوئم
شیخ عالم دین ہو

عقائد اہل طریقت واہل سنت سے خوب واقف ہو۔ کفر واسلام، ضلالت وہدایت کے فرق کا پورا عارف ہو ورنہ جسے برائی کی پہچان نہیں وہ ضرور کسی دن اس میں پڑ جائے گا۔

شرط چہارم
شیخ فاسق معلن نہ ہو

مرشد طریقت کی تعظیم بدرجہ کمال لازم واجب ہے اور فاسق کی تعظیم حرام اہانت لازم۔

دوم شیخ ایصال

مفسد نفس (نفس کی برائیاں) مکاید شیطان و مکر ہوائے نفس (نفسانی مکرو فریب) سے آگاہ ہو۔ دوسرے کی تربیت جانتا ہو اور اپنے متوسل (مرید) پر شفقت تامہ (مکمل مہربانی) رکھتا ہو۔ مرید کے عیوب کا



Marfat.com

علاج بتائے۔ جو مشکلات اس راہ میں حائل ہوں انہیں حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب۔ عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں یعنی سالک و مجذوب پیر بننے کے قابل نہیں۔ اس لئے کہ سالک خود راہ میں ہے اور مجذوب طریقہ تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ فرماتے ہیں۔

"مجذوب سالک اولیٰ بہتر ہے"

## سالک مجذوب

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں۔

سالک مجذوب وہ ہے جس کی ابتداء مجاہدہ، محنت کشی یعنی ریاضت، معاملات بالا خلاص اور ایفاء شرائط کے ساتھ ہو۔ جب وہ ان مراتب پر پورا اترتا ہے تو اس کو مجاہدہ کی تپش سے نکال کر راحت حال پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ گویا اس نے تلخ حنظل کے بعد شہد شیرین پالیا اور فضل کی بلندی پر آرام پاتا ہے۔ کیونکہ وہ مجاہدہ کی تنگی سے نکل کر آسانی کے میدان میں آگیا۔ یہاں پہنچ کر وہ قرب الٰہی کی خوشبوؤں سے لطف اندوز ہوتا ہے اور مشاہدہ کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں ایسا شخص شیخ بن سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے محبین کے طریقے کو اختیار کیا اور احوال مقربین پر پہنچ گیا۔ چونکہ وہ ابرار صالحین جیسے عمل کر کے اس



Marfat.com

سلسلہ میں داخل ہوا ہے اور احوال مقربین اس کو عطا ہوئے ہیں۔ تو اس کے علوم و فنون اس کے متبعین (پیروؤں۔ اتباع کرنے والوں) کو منتقل ہوتے رہیں گے اور اس کا طریقہ و سلسلہ جاری رہے گا۔ مگر ایسا شخص کبھی اپنے حال میں مقید ہو جاتا ہے اور اپنے اس مرتبہ کو بیڑیوں میں جکڑے رہتا ہے اور اس منزل پر اس کا حال اس قدر مستحکم ہو جاتا ہے۔ کہ اپنی قید سے رہا نہیں ہوتا اور کمال عطا کو نہیں پہنچتا۔ وہ جس قدر بہرہ یاب ہو چکا ہے۔ اس پر ٹھہرا رہتا ہے۔ مگر یہ حظ (لطف و سرور) جو اس کو میسر ہے یہ بھی ایک روشن اور بلند درجہ ہے اور اس ارشاد ربانی کا مصداق ہے" وَالَّذِيْنَ اُوْتُو الْعِلْمَهٗ دَرَجَات "اور ان لوگوں کو جو علم دیا گیا اس کے بھی درجات ہیں۔

## مشیخیت کا بلند ترین اور کامل ترین مقام

### مجذوب سالک

لیکن مشیخیت کا بلند ترین اور کامل ترین مقام مجذوب سالک کا مقام ہے جس کو اللہ تعالیٰ پہلے ہی کشف اور انوار یقین عطا فرماتا ہے اور اس کے قلب سے تمام پردے اٹھا دیتا ہے اور اس کو مشاہدہ کے انوار سے منور فرما دیتا ہے اور اس کے دل کو انشراح (سینے کا کھلنا) و فراخ حاصل ہوتا ہے وہ اس دار غرور (دنیا) سے دور ہوتا ہے۔ کہ "لا اعبدر بالم ارہ" میں ایسے رب کی عبادت نہیں کرتا جس کو میں نے نہ دیکھا ہو۔ (یعنی وہ مشاہدہ میں عبادت



Marfat.com

کرتا ہے) اس وقت اس کے باطن سے اس کے ظاہر کو فیض پہنچتا ہے اور مجاہدہ اور معاملت کی صورت بغیر کسی دقت اور زحمت کے جاری ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہ مجاہدہ و معاملت کی تکالیف اس کو لذیز و خوشگوار محسوس ہوتی ہیں۔ اس وقت اس کا قالب بھی اس کے قلب کی طرح محبت الٰہی سے پر اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قالب بھی عمل کو اسی طرح قبول کرنے لگتا ہے جس طرح اس کا دل قبول کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کے خاص ارادوں کو بڑھاتا ہے اور بامراد محبوبوں جیسی خالص محبت اس کو عطا فرماتا ہے۔ نفس کے جمود (ٹھنڈا ہو جانا۔ جم جانا) کو اس سے دور کر دیتا ہے اور روح کی گرمی سے اس کو گرماتا ہے اس وقت نفس کی رگیں اس کے دل سے الگ ہو جاتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اللہ وہ ہے جس نے بہترین کلام کی کتاب نازل فرمائی۔ جس کے مضامین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں دوہرائے ہوئے ہیں۔ اس کلام سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے پسیج جاتے ہیں۔"

آیات مندرجہ بالا میں یہ خبر دی گئی ہے کہ جس طرح دل پسیج جاتے ہیں اسی طرح جلدیں بھی نرم پڑ جاتی ہیں اور یہ حال صرف انہی کا ہو سکتا ہے۔ جو محبوب المراد ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب ابلیس نے قلب تک پہنچنے کا راستہ دریافت کیا تو اس سے کہا گیا کہ یہ راستہ تیرے



Marfat.com

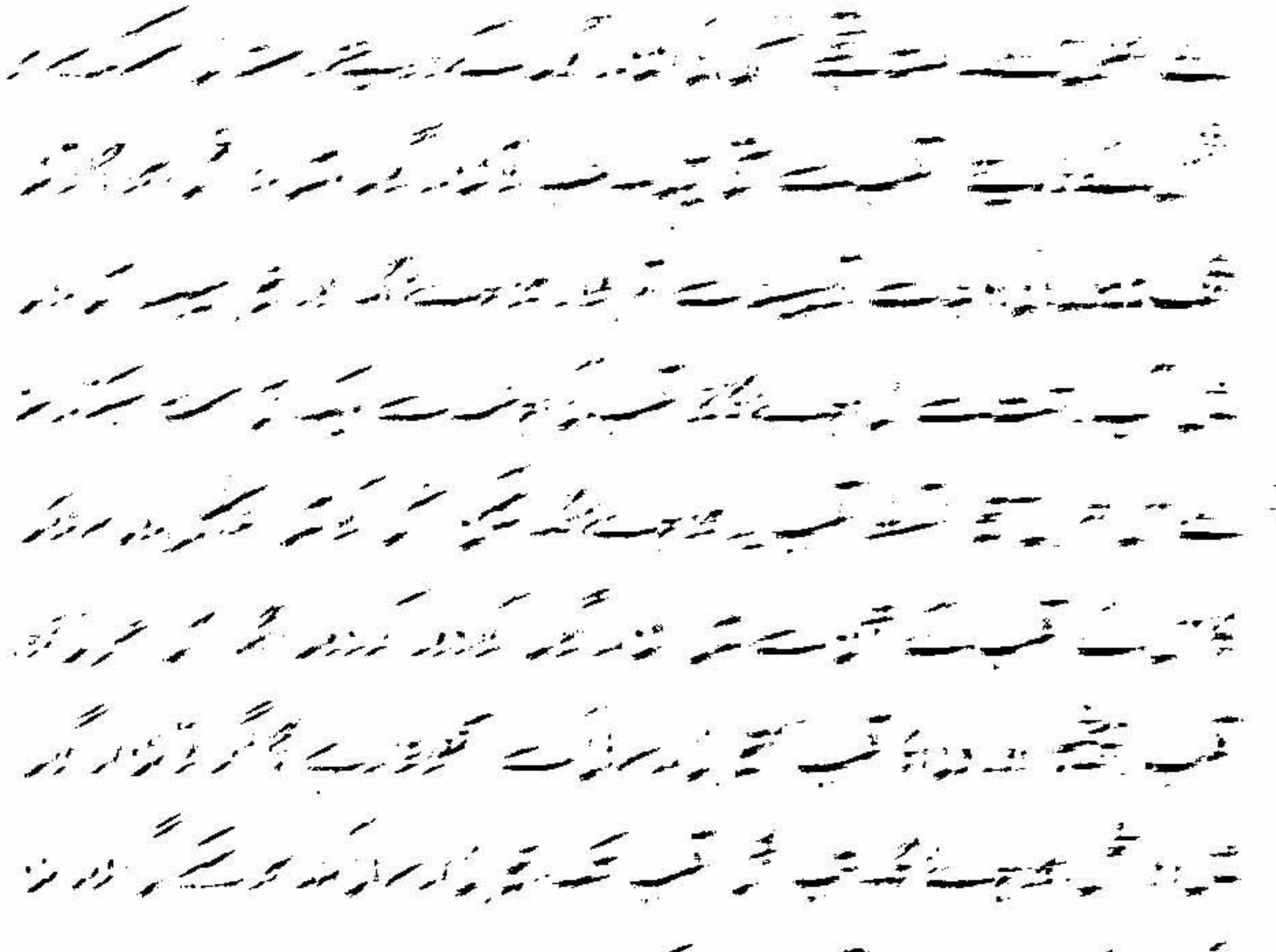

## قلب شیطان کے تسلط سے نکلنے کے

ہو جاتا ہے اس طرح اعمال قلبی اور اعمال قالبی میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ وہ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ حکمت قدرت میں اور قدرت حکمت میں، دنیا آخرت میں اور آخرت دنیا میں سمو جاتے ہیں اور ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں ایسے موقع پر وہ بامراد محبوب یہ کہنے میں حق بجانب ہوتا ہے کہ اگر تمام پردے اٹھا دیئے جائیں تب بھی میرے ایمان و یقین میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا پس اس حال میں پہنچ کر وہ بامراد محبوب حال کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے اور وہ خود حال پر غالب آجاتا ہے۔

## قبر سے بیعت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین شکر گنج کے صاحبزادے نے خواجہ قطب الدینؒ کے مزار پر (بیعت کی نیت سے) سر منڈایا لیکن بابا صاحب نے فرمایا کہ حضرت قطب الاقطاب ہمارے خواجہ اور مخدوم ہیں مگر یہ بیعت درست نہیں ہے بیعت وہی ہے کہ شیخ کا ہاتھ پکڑیں۔

## کینونت یعنی پیدائش

جاننا چاہیے کہ کینونت دو قسم کی ہے (۱) صوری (۲) معنوی

# صوری

کینونت صوری حضرات اولیائے کرام کی مجالست (پاس بیٹھنا) و مصاحبت (ساتھ ہونا) ہے۔

# معنوی

رابطہ قلب بطریق محبت اور تعظیم و توقیر کے ہے کیونکہ ان کا تصور وہی فائدہ دیتا ہے جو ان کی صحبت میں ہوتا ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ یہ راہ وصول الی اللہ کے لئے سب راہوں سے زیادہ قریب ہے۔

حدیث قدسی ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ — انسان میرا بھید ہے اور میں انسان کا بھید ہوں۔

# قال الرومیؒ

کعبہ ہر چندے کہ خانہ برّاوست
خلقت من نیز خانہ سراوست

(کعبہ شریف اگرچہ اسکی نیکی کا گھر ہے۔ میرا وجود بھی اس کے



Marfat.com

اسرار کا گھر ہے۔)

## شیخ کا مرتبہ والدین سے بلند ہے

امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ہے

اَنَّ الشَّیْخَ مُقَدَّمٌ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ لِاَنَّ الْاٰبَاءَ وَالْاُمَّهَاتِ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ نَارِ الدُّنْیَا وَاٰفَاتِهَا وَالْمَشَائِخُ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ نَارِ الْاٰخِرَةِ وَاشْتِدَادِهَا۔

شیخ کا مرتبہ ماں باپ سے اونچا ہے۔ کیونکہ ماں باپ دنیا کی آگ اور اس کی آفتوں سے بچاتے ہیں اور شیخ اسے دوزخ کی آگ اور اس کی سختی سے بچاتے ہیں۔

علامہ ابراہیم عبیدی مالکیؒ نے فرمایا ہے

اَلْوَلَدُ عَلٰی قِسْمَیْنِ وَلَدُ صُلْبٍ وَوَلَدُ قَلْبٍ وَعِنْدَ الْعَارِفِیْنَ وَلَدُ الْقَلْبِ مُقَدَّمٌ عَلٰی وَلَدِ الصُّلْبِ

اولاد دو قسم کی ہوتی ہے نسبی اور قلبی۔ صوفیاء عارفین کے نزدیک قلبی اولاد نسبی سے مقدم ہے۔

والدین ہمیں اعلیٰ علیین سے دنیا پر لے آئے ہیں اور پیر و مرشد کا کام دنیا سے اللہ تک پہنچانا ہوتا ہے۔



Marfat.com

لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَ وَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنی اولاد، اپنے والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہ کرے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب تک والدین سے بڑھ کر پیار نہ کرے تب تک مومن نہیں ہو سکتا۔

## رابطہ شیخ

اہل طریقت نے رابطہ شیخ کو رکن اعظم تسلیم کیا ہے کہ باعث اس صحبت دوامی کے طالب حق کے دل میں کوئی خیال فاسد جاگزیں نہیں ہو سکتا اور تمام ردی خیالوں اور برے افعال اور بد کرداریوں سے بفضلہٖ تعالیٰ محفوظ و مامون رہتا ہے اور یہیں سے اس کو نشان حق کا سراغ ملتا ہے۔

## نشان حق

انسانِ کامل وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو بڑا



Marfat.com

لوح محفوظ است پیشانی یار
راز کونین شش نماید آشکار

(پیر کی پیشانی لوح محفوظ ہے۔ دونوں جہان کے راز اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔)

آفتاب آمد دلیل آفتاب
گر دلیلت باید از وے رومتاب

(آفتاب کا آنا ہی آفتاب کی دلیل ہے۔ اگر تجھے دلیل درکار ہے تو اس سے منہ نہ موڑ)

مارمیت اذ رمیت دیدہ است
دیدن او دیدن خالق شدہ است

(تو نے نہیں پھینکا جبکہ پھینکا دیکھا ہے ان کا دیکھنا خدا کا دیکھنا بنا ہے۔)

بمطابق حدیث شریف!

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَءَ الْحَقَّ — جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا

یہ وہی اولیاء کرام ہیں جن کے بارے میں عظیم و جلیل رب جمیل



Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عزیز میں یوں ارشاد فرمارہا ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (سورۃ یونس) | سن لو بیشک جو اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ خوف ہے اور نہ غم وملال |

پھر ارشاد حضرت سرور کائنات رسول مقبول ﷺ ہے!

| | |
|---|---|
| اَسْمِعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبْشِیٌّ | سنو اور اطاعت بجا لاؤ اگرچہ غلام حبشی ہی کیوں نہ ہو۔ |

(بخاری شریف)

اور فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا" | میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اگر چہ وہ غلام حبشی ہی کیوں نہ ہو۔ |

(ترمذی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول مبارک ہے!

اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ

اسی کو مولانا رومؒ یوں فرماتے ہیں!

ببیں کہ کہ می گوید
ہیں کہ چہ می گوید

یہ مت دیکھ کون کچھ کہتا ہے۔ یہ دیکھ کہ کہہ کیا رہا ہے۔

پس اولیاء اللہ کے ارشادات کو سننا اور ان کی پیروی کرنا باعث ہدایت ہے۔



Marfat.com

# آداب شیخ

زندگی یوں تو گزر ہی جاتی ہے۔ مگر سلیقہ سے گزاری جائے تو اس کا لطف اس کے ثمرات اور اس کی کیفیت اور ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر کام کے کرنے کا سلیقہ ہوتا ہے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اگر انہیں ملحوظ رکھا جائے تو مطلوبہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ تعلیم و تربیت ایک ایسی بڑی مہم ہے جو اپنی جگہ نازک بھی ہے اور مسلسل جدو جہد کی متقاضی بھی۔ اس میں ذرا سی بے احتیاطی عظیم نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے محبوب ﷺ سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے سلسلے میں اہم ہدایات دینے کا اہتمام فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے!

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(الحجرات)

اے ایمان والو اونچی نہ کرو اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز کے اوپر اور ان سے نہ بولو کھل کر، جیسے کھلتے ہو ایک دوسرے پر، کہیں ضائع ہو جائیں تمہارے عمل اور تمہیں خبر نہ ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

(الحجرات)

جو لوگ پکارتے ہیں آپ ﷺ کو دیوار کے باہر سے، وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔ اگر وہ صبر کرتے جب تک آپ ﷺ نکلتے ان کی طرف تو ان کو بہتر تھا۔

حدیث شریف میں ہے

اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ (کشف المحجوب)

یعنی (ادب کے لحاظ سے) شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے۔ جیسے نبی ﷺ اپنی امت میں

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شیخ کا کام بر نیابت نبوت اپنے مریدین کی روحانی تربیت اور تزکیہ کرنا ہوتا ہے اور مریدین کا کام صحابہ کرامؓ کی اتباع میں حصول فیض ہوتا ہے اور صوفیائے کرام اس معاملہ میں رسول خدا ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی اتباع کرتے ہیں اور جس شیخ نے حضور ﷺ کی صحیح طور پر اتباع کی وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

"اے میرے محبوب ﷺ فرما دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔"

وَمَا تَنْخِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ

صحابہ کرامؓ حضور نبی کریم ﷺ کی تھوک مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے تھے ہاتھوں میں لے کر اپنے منہ اور بدن پر مل لیتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے۔

وَاِذَا تَوَضَّاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ

جب حضور نبی کریم ﷺ وضو فرماتے تو جو پانی گرتا اس کو حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام جھپٹتے (جھگڑتے) تھے۔

## حضرت عبداللہ بن عباسؓ

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ حضرت ابی بن کعبؓ کے گھر جاکر قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے تھے ان کا یہ دستور تھا کہ دروازہ نہ کھٹکھٹاتے ۔باہر بیٹھتے بغیر اطلاع دیئے انتظار کرتے رہتے حضرت ابی بن کعبؓ کو یہ بات گراں گزری چنانچہ ! ایک روز حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا، ابن عباس دروازہ کھٹکھٹادیا کریں انہوں نے جواب دیا کہ ایک عالم اپنی قوم میں وہی مقام رکھتا ہے جو نبی اپنی امت میں، اور اللہ تعالیٰ نے



Marfat.com

اپنے نبی ﷺ کے حق میں فرمایا:

"اگر وہ انتظار کریں کہ حضور ﷺ خود ان کی خاطر گھر سے نکلیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہو گا۔"

میں نے یہ قصہ بچپن میں دیکھا اور اپنے مشائخ کے ساتھ میں نے اسی کے مطابق رویہ اختیار کیا۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں شیخ کی مجلس میں مرید کو چاہیئے کہ ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ شیخ کے سامنے اپنے اختیار سے دست بردار ہو جائے اپنی جان اور مال کو شیخ کے مشورہ اور حکم کے بغیر تصرف میں نہ لائے۔

## مؤدب بیٹھے

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں۔ ایک مجلس میں نبی کریم ﷺ قبلہ رخ بیٹھ گئے مگر کیفیت یہ تھی جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

مرید کو شیخ کے پاس اسی طریقہ سے بیٹھنا چاہیے اور حدیث جبرئیل میں ہے کہ حضرت جبرائیل حضور اکرم ﷺ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اس لئے شیخ کے سامنے دوزانو بیٹھنا چاہیئے اور نگاہ کو ادھر ادھر آوارہ نہ کرے اور شیخ کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا نہ کرے اور جو بات ہو رہی ہو اسے گوش ہوش سے سنے اور اپنے قلب کا رخ شیخ کی طرف رکھے اور خیالات کو

آوارہ ہونے سے بچائے اور ذکر جاری رکھے اور تصور میں رہے۔

## تعمیل حکم میں دیر نہ کرے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ خطبہ کیلئے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا "بیٹھ جاؤ" ابن مسعودؓ نے جب حضور ﷺ کی آواز سنی تو مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ کی نگاہ پڑی تو فرمایا آگے آجاؤ۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "جمعہ کے روز حضور ﷺ منبر پر بیٹھے تو فرمایا کہ "بیٹھ جاؤ" عبداللہ بن رواحہ انصاریؓ کے کان میں یہ آواز پڑی تو آپؓ اس وقت قبیلہ بنی غنم میں تھے وہیں بیٹھ گئے۔

اس لئے جو حکم ملے اس کی فوراً تعمیل کی جائے کیونکہ صحابہ کرامؓ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ان میں اطاعت کا کتنا جذبہ تھا بغیر وجہ دریافت کئے اور بغیر سوچے فوراً تعمیل کر دی۔

## شیخ کے لباس کی بھی تعظیم کرنی چاہیئے

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا کہ ! "جب کعبؓ مسلمان ہوئے تو حضور ﷺ نے وہ چادر جو اوڑھ رکھی تھی کعبؓ کی طرف پھینک دی۔ جب حضرت امیر معاویہؓ کا دور آیا تو آپ نے وہ چادر دس ہزر درہم میں



Marfat.com

خریدنا چاہی کعبؓ نے جواب دیا اس چادر کا میں اپنے آپ سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے یہ چادر امیر معاویہؓ نے بیس ہزار درہم میں خرید لی اور ہاتھوں ہاتھ چلتی آئی حتیٰ کہ شیخ شہابدین سہروردیؒ کے زمانہ میں مصر کے خلیفہ الناصر الدین باللہ کے پاس پہنچ گئی۔"

اس سے پتہ چلا کہ شیخ کے لباس کی بھی تعظیم کرنی چاہیئے۔

## تبرکات کی تعظیم

قرآن حکیم میں ہے۔

ترجمہ: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا۔ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئے چیزیں ہیں معزز موسیٰؑ اور معزز ہارونؑ کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہیں۔ (البقرہ)

یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا۔ تین ہاتھ لمبا، دو ہاتھ چوڑا۔ اس میں انبیاء کرام کی قدرتی تصویریں تھیں اور توریت کی تختیاں اور حضرت موسیٰؑ کا عصا، آپؑ کے کپڑے اور نعلین شریف اور حضرت ہارونؑ کا عمامہ شریف اور کچھ من کے ٹکڑے تھے۔ بنی اسرائیل کے پاس یہ صندوق سکینہ تھا۔ جنگ کی حالت میں اسے اسلامی فوج کے آگے رکھا جاتا اور



Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کو فتح بخشتا تھا۔ وہ لوگ ہر مشکل کے وقت اس صندوق کو آگے رکھ کر دعائیں کرتے تھے۔ جو قبول ہوتی تھیں۔ جنگوں میں ساتھ لے جاتے اور فتح پاتے تھے۔ پھر بعد میں بنی اسرائیل میں بد اعتقاد لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے اس صندوق کی بے حرمتی کی اور مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

## خط کی تعظیم

حضور اکرم ﷺ نے ہرقل روم کے نام ایک خط بھیجا۔ ہرقل باوجود عیسائی ہونے کے آداب الانبیاءؑ سے واقف تھا۔ اس نے اس خط کی حفاظت اور تعظیم کی وصیت کر دی تھی۔

ہرقل روم نے حضور اکرم ﷺ کے نامہ مبارک کو بڑے احترام و تعظیم سے سونے کی ایک نلکی میں رکھا ہوا تھا اور رومی بادشاہوں کے پاس یہ خط یکے بعد دیگرے ورثے میں آتا رہا۔

فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔!

عیسائی بادشاہ نے کہا یہ خط تمہارے نبی کا ہے جو انہوں نے ہمارے جد امجد قیصر کی طرف لکھا تھا۔ ہم اب تک اس خط کو میراث میں لیتے آئے ہیں۔ ہمارے اجداد نے ہمیں وصیت کی تھی کہ جب تک یہ خط ہمارے پاس محفوظ رہے گا حکومت ہم میں قائم رہے گی۔ اس لئے ہم اس کی حفاظت



Marfat.com

کرتے ہیں۔ تعظیم کرتے ہیں اور پوشیدہ رکھتے ہیں تاکہ ہماری حکومت محفوظ رہے۔

قاضی نورالدین صائغ دمشقی نے بیان کیا کہ خلیفہ منصور عباسی نے مجھے ایک عیسائی بادشاہ کے پاس بھیجا اس نے ایک صندوق میں سے سونے کی ایک نلکی نکالی جو ریشمی رومال میں لپٹی ہوئی تھی اور اس نلکی میں سے وہ خط نکالا جس کا ذکر اوپر عبارت میں کیا گیا ہے۔ میں نے اس خط کو چومنا چاہا۔ مگر بادشاہ نے اجازت نہ دی کہ خط بوسیدہ ہو چکا ہے ضائع ہو جائے گا اور اس کے ضائع ہو جانے سے ہماری حکومت قائم نہیں رہ سکے گی۔

اہل اللہ نے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ کے خط کی تعظیم کی وجہ سے مادی حکومت محفوظ رہی۔ اسی طرح شیخ کے خط کی حفاظت اور تعظیم سے سالک کی روحانی حکومت محفوظ رہتی ہے۔ اسی وجہ سے مجدد الف ثانیؒ کے خطوط کی سینکڑوں نقلیں کر کے محفوظ کر لی گئیں۔ اس کے مقابلے میں خسرو پرویز نے حضور اکرم ﷺ کے خط کی توہین کی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سلطنت کے ٹکڑے کر دیئے اور حکومت اس کے ہاتھ سے جاتی رہی۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہ

بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا اور مروہ دو پہاڑیاں ہیں جہاں پر حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں



Marfat.com

دوڑتی رہیں اور سات چکر لگائے آپؑ کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی اور آپؑ کے قدم مبارک لگنے کی وجہ سے یہ پہاڑ اللہ کی نشانی بن گئے حجاج کرام کو صفاو مروہ کی سعی لازم قرار پائی اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جہاں اہل اللہ کے قدم مبارک لگ جائیں وہ جگہ متبرک اور شعائر اللہ بن جاتی ہے اور قابل تعظیم ہوتی ہے اس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے!

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج)

اور جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ تمہارے دلوں کا تقویٰ ہے۔

## ناقص کی تعظیم نہیں بلکہ بیعت توڑنا واجب ہے

شیخ کامل سے فیض حاصل کرنے کیلئے مرید کے دل میں شیخ سے پوری عقیدت ہو اور پوری استقامت سے اس پر جمارہے جامع کرامات اولیاء اللہ میں درج ہے۔

"مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ راسخ القدم ہو اسے کوئی چیز اس راہ سے ہٹا نہ سکے اور اپنے شیخ کے متعلق اس کی عقیدت میں تبدیلی نہ آئے حتیٰ کہ اگر حضرت خضرؑ بھی سامنے آجائیں تو ان کی طرف بھی توجہ نہ کرے۔

لیکن اس میں ضروری بات یہ ہے کہ شیخ کامل ہو اور مرید طالب



Marfat.com

صادق ہو اگر کسی ناقص کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی ہو تو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے دیکھ لینا چاہئے کہ پیر کے ہزاروں مریدوں میں سے اگر کوئی بھی اہل دل صاحب نظر نہیں ہے تو بیعت توڑ دینا چاہیئے اور کامل شیخ کو تلاش کر کے اس کا بیعت ہو جانا چاہیئے۔

جس مرشد اتھے کجھ نہ کیتا باھو او نہوں وہندی ندی رڑھایئے ھو

نیز فرمایا

پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے اس نوں پیر کی دھر نا ھو

مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مرشد کی کرنا ھو

پیر کے ملنے سے اگر غم واندوہ دل سے نہیں جاتے تو وہ پیر ناقص ہے اسے عثیت پیر تسلیم نہ کرنا چاہئے بلکہ اسے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ مرشد کا تو ارشاد ہوتا ہے اور اگر مرشد مل جانے سے دل و جان کو ارشاد حاصل نہیں تو ایسے ناقص مرشد کو کیا کرنا ہے۔

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں جو مرشد بال و پر نہیں رکھتے (طاقت باطن سے خالی ہے اور اپنے مرید کی خبر نہیں رکھتا اور اس کو معصیت (گناہ) سے نہیں نکالتا۔ اور نزع کے وقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کے ساتھ اسے محفوظ نہیں کرا سکتا تو اسے پیر نہیں کہا جا سکتا۔ وہ پیر نہیں اور اس کا مرید نظر سے محروم ہے پیری اور مریدی آسان کام نہیں۔ پیری مریدی میں عظیم اسرار ہیں۔ (گنج الاسرار)



Marfat.com

سلطان العارفین کے کلام سے ثابت ہوا کہ ناقص مرشد کی بیعت توڑ دینا چاہیے اور کسی کامل مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہو جانا چاہیے اس سے دوسری بیعت جائز ثابت ہوئی ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ حاصل کرنے کیلئے خواہ کتنی ہی بیعتیں کرنی پڑیں جائز ہیں بلکہ واجب ہیں۔

## غلط بیانی نہ کرے

جامع کرامات اولیاء اللہ میں ہے۔

اَلصِّدْقُ اَجْمَلُ وَ اَحْسَنُ
وَلَا تَسْتَعْمِلُ الْكِذْبَ اِيَّاكَ
وَالْكِذْبُ عَلَى الشَّيْخِ

سچ بات بہت اچھی اور عمدہ چیز ہے اور طالب کو چاہیئے جھوٹ نہ بولے۔ شیخ کے سامنے اور شیخ کے متعلق جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔

پیرومرشد کی غیبت نہ کرے۔ پیرومرشد کے ساتھ خیانت کا برتاؤ نہ کرے حتیٰ کہ شیخ کے کلام راز اور اسرار کے معاملے میں بھی امانت کا ثبوت دے جو شخص معمولی چیزوں میں خیانت کا مرتکب ہو وہ اسرار الٰہی اور مناصب باطنی کے معاملے میں کب امین بنایا جا سکتا ہے اس سلسلے میں بے احتیاطی سے مناصب بھی سلب ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ اپنی ذات کے لئے جانتا ہے شیخ کی ذات کے لئے بھی محبوب جانے شیخ کی بات غور سے سنے اور اس پر



Marfat.com

دل سے کاربند ہو شیخ کی مجلس میں شیخ کی بات سننے کی نیت سے جائے اپنی بات سنانے کا شوق لے کر نہ جائے۔

## بزرگوں کی خدمت

حضرت بابا فرید گنج شکرؒ فرماتے ہیں۔ اے درویش! جس نے بھی سعادت حاصل کی خدمت ہی سے حاصل کی ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کی نعمتیں پیران و مشائخ عظام کی خدمت ہی سے میسر آتی ہیں۔ جو شخص سات دن پیران و مشائخ کی خدمت بجالاتا ہے۔ حق تعالیٰ سات سو سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔ خدمت شیخ میں جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اسے حج و عمرہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا!

کہ میں نے ایک آدمی کو ابو حفص نیشاپوریؒ کی خدمت میں دیکھا جو نہایت خاموشی سے شیخ اور رفقاء کی خدمت میں مصروف ہے میں نے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی مجھے ایک رفیق نے بتایا!

یہ آدمی حضرت ابو حفصؒ کی خدمت میں رہتا ہے اور ہم سب کی خدمت کرتا ہے اس نے اپنے شیخ کے لئے دو لاکھ درہم خرچ کر دیئے ہیں مگر اب تک شیخ کے سامنے ایک کلمہ بھی زبان سے نہیں نکالا۔

شیخ سے اس بات کا مطالبہ نہ کرے کہ مجھے اگلے منازل سلوک میں



Marfat.com

ترقی دی جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرمایا۔

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝

اے موسیٰؑ میں نے تجھے اپنے پیغامات کے لئے چن لیا ہے اس لئے جو کچھ میں نے تجھے دیا اسے لے لے اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔

جب مرید عنایات پر شکر گزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ۔ تم میرا شکر ادا کرتے رہو۔ میں تمہیں اور زیادہ دیتا رہوں گا۔

مرید کو نامراد ہو جانا چاہیئے۔ یعنی اس کے دل میں کوئی مراد یا طلب باقی نہ رہے۔ جب تک طلب کرتے رہو گے دیر ہوتی چلی جائے گی جب طلب کو مٹا دو گے اور مراد کو ختم کر دو گے تو خود مراد دینے والے بن جاؤ گے۔ کیونکہ جس کی مرادیں ختم نہ ہوئی ہوں وہ کسی کو کیا دے گا۔ مرید کو طالب مولیٰ ہونا چاہیئے اور اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور اس کی تمام عنایات کو بہت اعلیٰ اور بہت زیادہ سمجھنا چاہیے اور یہ خیال کرے کہ میں تو اس کے بھی لائق نہیں ہوں۔ جتنا کہ مجھے عطا کیا جا چکا ہے۔ چہ جائیکہ مزید مرادیں طلب کرتا رہے۔ قرآن حکیم میں اللہ عزوجل نے بار بار فرمایا ہے!

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن — تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ ہم ان کا بھی بجا طور پر شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے اپنی ذات کے بارے میں پیرو مرشد سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ کرے اور تمام کام اپنے پیرو مرشد کے سپرد کر دے۔ کیونکہ شیخ اس کے ظاہری و باطنی معاملات کو بہتر طور پر جانتا ہے اور مرید کے لئے وہی ہو گا جو اس کے حق میں بہتر ہو گا۔ خواہ دیکھنے میں کوئی بھی بھلائی نظر نہ آئے۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد — اور میرے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کے کام) دیکھ رہا ہے۔

شیخ کی مجلس میں ذکر و فکر سے غافل نہ رہے۔ بلکہ شیخ کے قلب کے نیچے اپنے قلب کو تصور کرے کہ رحمت خداوندی جو کہ شیخ کے قلب میں بارش کی طرح آ رہی ہے وہاں سے میرے قلب میں پرنالہ کے طرح آ رہی ہے۔

شیخ سے کوئی بات پوچھے تو سیکھنے کی غرض سے اور طالب علمانہ انداز سے پوچھے۔ اعتراض کے طور پر کوئی سوال نہ کرے۔ کیونکہ شیخ پر اعتراض



Marfat.com

مانع فیض ہے۔ جیسا کہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| مَنْ لَمْ یُعَظِّمْ حُرْمَتَ الْشَیْخِ | جس شخص نے شیخ کے جواب کا |
| فِی الْجَوَابِ حَرَمَ بَرْکَتَہٗ | احترام ملحوظ نہ رکھا، وہ شیخ کے |
| وَمَنْ قَالَ فِیْ جَوَابِ الْشَیْخِ | فیض سے محروم ہو گیا اور جس |
| "لَا" اِنَّہٗ لَا یُفْلَحُ اَبَداً | نے شیخ کی بات کے جواب میں |
| | "نہیں" کہہ دیا۔ وہ کبھی کامیاب |
| | نہیں ہو گا۔ |

چلتے وقت شیخ کے آگے نہ چلے۔ کما قال تعالیٰ۔ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اپنے مربّی کی عزت اور اس کا حترام کرنا اللہ اور رسول کا احترام ہے۔ شیخ کی خدمت میں جب حاضر ہو خالی ہاتھ نہ جائے۔

مرید کو ایسا ہونا چاہیے کہ جب ضرورت پڑے تو ہر چیز قربان کر دے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے کیا۔ مگر پیر کو مرید کے مال پر نظر نہ رکھنی چاہئے۔ یعنی پیر ایسا ہو کہ جس میں لالچ نہ ہو۔

## خدمت شیخ

شیخ الاسلام حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے درویش! مشائخ سے محبت اللہ اور اس کے محبوب ﷺ سے محبت ہوتی ہے۔ جو شخص سات دن مشائخ کی خدمت میں بسر کرتا ہے سات ہزار سال



Marfat.com

کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے۔

ابلیس لعین ہر ایک کو فریب دے سکتا ہے مگر مشائخ کے نیاز مند اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس لئے مشائخ کی محبت سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔ مشائخ کی محبت کا ایک ذرہ گناہوں کے بڑے کھلیان جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ لیکن دل کا محبت مشائخ میں مستغرق ہونا ضروری ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا۔ اے درویش! پیر کا حکم رسول ﷺ کے حکم کی مانند ہے۔ جو شخص پیر کا حکم بجالاتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ رسول ﷺ کا فرمان بجالایا۔ (اسرار الاولیاء)

شیخ کے سامنے اپنے آپ کو مردہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ مرید مانند مردہ ہے جیسے غسال کی مرضی ہوتی ہے مردے کو نہلاتا ہے۔ یعنی شیخ کی رضا میں راضی رہے۔ اپنے ارادے کو شیخ کے ارادے پر قربان کر دے۔

اس قسم کے فعل جس سے اپنی بزرگی اور برتری کا کسی طرح اظہار ہوتا ہو بارگاہ شیخ میں ایسے افعال ظاہر کرنا خلاف ادب ہے۔ عاجزی وانکساری سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ مرید پر جتنی کرم نوازی بڑھتی جائے اسمیں اتنی ہی عاجزی انکساری بڑھتی چلی جائے۔ ورنہ روحانیت میں ترقی کی بجائے نقصان کا خطرہ ہے۔

شیخ سے کرامات طلب نہ کرے۔ بلکہ استقامت اختیار کرے۔ کیونکہ فرمایا گیا ہے۔ ایک استقامت ہزار کرامات سے اعلیٰ ہے کرامات نفس کی پسند ہے



Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ استقامت کو پسند فرماتا ہے لہذا اللہ کی پسند کو اپنانا چاہیے اور کرامت طلب کرنے کی بجائے استقامت اختیار کرنی چاہیے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ہ

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنّت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

"پیر و مرشد کے لئے پلکا لفظ استعمال نہ کرے۔ مرشد کی کسی بات پر رنج نہ کرے۔"

خواب کی تعبیر بغیر مرشد اور کسی سے نہ لے۔

شیخ کی بارگاہ میں باوضو رہے۔ قرآن پاک اور پیر و مرشد کے جسم کو بے وضو نہ چھوئے۔

حجر اسود بیت اللہ شریف اور پیر و مرشد کے جسم کو ایک ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے۔ ان سب کو دونوں ہاتھوں سے چھونا چاہیے۔

چار چیزیں تعظیماً کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔

(۱) آب زمزم



Marfat.com

(۲) سیبل کا پانی

(۳) بقیہ آب وضو

(۴) شیخ کی عطا کی ہوئی سیال شے مثل پانی۔ دودھ وغیرہ

شیخ کے وصال کے بعد بھی شیخ کا ادب اسی طرح کرنا چاہیے۔ جیسے شیخ کی ظاہری زندگی میں کیا جاتا ہے اور شیخ کے رشتہ داروں کا بھی ادب و احترام کرنا چاہیے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں۔

اور تصوف سارے کا سارا ادب ہی ہے۔ ہر وقت کے لئے ادب ہے۔ ہر حال اور ہر مقام کے لئے ادب ہے۔ جس نے ادب کو لازم پکڑا وہ مردان خدا کے درجے کو پہنچا اور جو ادب سے محروم ہوا وہ خدا سے دور اور مردود ہوا

حضرت غوث علی شاہ قلندرؒ سے کسی نے عدم حصول کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ واہ سبحان اللہ کے آمدی و کے پیر شدی۔ کل مرید ہوئے آج کامل ہونا چاہتے ہو۔ ارے میاں

سالہا بروند مرداں انتظار

تا یکے رابار شد از صد ہزار

(ایک مدت دراز میں لاکھوں کروڑوں میں سے کوئی ایک اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔) کچھ راہ فقر ہنسی کھیل نہیں

روزہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش
زاہدے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

(کئی دن چاہئیں کہ بھیڑ کی پشت پر ایک مٹھی پشم پیدا ہو۔ تاکہ زاہد کا جبہ بنے یا گدھے کی رسی۔)

ہفتہ ہا باید کہ تا یک پنبہ داناز آب و گل
شاہدے راحلہ گردد یا شہیدے را کفن

(کئی ہفتے درکار ہیں تاکہ بنولہ آب و مٹی میں رہے۔ کسی معشوق کا کرتہ بنتا ہے یا شہید کا کفن۔)

ماہ ہا باید کہ تا یک نطفہ از پشت و رحم
صفدرے خیزد بمیداں یا عروس انجمن

(کئی ماہ درکار ہیں کہ ایک نطفہ پشت پیٹ میں۔ میدان کا شیر بنتا ہے یا محفل کی دلہن)۔

سالہا باید کہ تا یک سنگ زتابش آفتاب
لعل گردد دربد خشاں یا عقیق اندر یمن

(کئی سال درکار ہیں کہ سورج کی گرمی سے پتھر۔بد خشاں میں لعل بنے یا یمن میں عقیق)۔

قرن ہا باید کہ تا یک کودک از فیض طبع
عالمی دانا شودیا شاعر شیریں سخن



Marfat.com

(زمانہ درکار ہے کہ بچہ صلاحیت ذاتی سے عالم دانا بنتا ہے یا خوش الحان شاعر۔)

عمر ہا باید کہ تایک مرد صاحبدل شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

(عمر درکار ہے کہ کوئی مرد عارف ہو جائے۔ حضرت بایزید خراسان میں یا حضرت اویسؓ قرن میں)۔

دور ہا باید کہ تاگردون گردان یک شبے
عاشقے راو صل بخشد یا غریبے را وطن

(مدت درکار ہے کہ گردش ایام سے ایک رات۔ عاشق کو ملاقات نصیب ہو یا مسافر کو وطن)

یا بیرو ہمچو زناں نیرنگ بازی پیشہ کن
یا بیا ہمچو سنائی گوئی درمیدان بزن

یا عورتوں کے ساتھ جا اور عشق مجازی کر۔ یا حضرت سنائیؒ کی طرح زمانہ سے بازی لے جا۔

اسی ضمن میں عطارؒ نے بھی نہایت مؤثر انداز کے ساتھ فرمایا!

صد ہزاراں سبز پوش از غم بسوخت
تاکہ آدم را چراغی بر فروخت



Marfat.com

ہزرہا درخت غم میں جل جاتے ہیں تاکہ انسان کیلئے چراغ روشن کریں۔

صد ہزاراں جسم خالی شدز روح
تادریں حضرت دردگر گشت نوحؑ

ہزارہا جسم روح سے خالی ہو جاتے ہیں تاکہ دوسرے حضرت نوحؑ آئیں۔

صد ہزاراں پشہ در لشکر فتاد
تا ابراہیم از میان برسر فتاد

ہزارہا مچھر لشکر بنتے ہیں۔ تاکہ ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوں۔

صد ہزاراںؑ طفل سر بُریدہ گشت
تاکلیم اللہ صاحب دیدہ گشت

ہزارہا بچے قتل ہوئے تاکہ موسیٰؑ کو اللہ کی زیارت ہو۔

صد ہزاراں خلق در زنار شد
تاکہ عیسیٰؑ محرم اسرار شد

ہزارہا انسان کافر ہوئے۔ پھر عیسیٰؑ صاحب راز ہوئے

صد ہزاراں جان و دل تاراج یافت
تا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یک شے معراج یافت



Marfat.com

ہزار ہا جان و دل تباہ ہوئے پھر جا کر نبی پاک ﷺ کو معراج شریف ہوئی۔

## ایمان و اعتقاد

انسان میں دو باتیں ضروری ہیں۔ (۱) ایمان (۲) اعتقاد

ایمان خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ ہوتا ہے اور اعتقاد مرید کا شیخ کے ساتھ۔ ایمان ایک ایسی چیز ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ بحث و مباحثہ میں کبھی کم علمی کے سبب اگر کوئی ہار جائے تو یہی کہے گا کہ ہار گئے۔ مگر ہمارا ایمان خدا اور رسول ﷺ پر مضبوط ہے۔ مگر اعتقاد کبھی ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اعتقاد دو قسم کا ہے اعتقاد راسخ (کامل) اور اعتقاد، غیر راسخ (غیر کامل) اعتقاد خدا کی محبت کا وہ بیج ہے جسے شیخ مرید کے دل میں بوتا ہے اور جس طرح کہ بیج بویا جاتا ہے کہ بتدریج پودا نکل کر درخت بن جاتا ہے اور پھولنے پھلنے لگتا ہے۔ اسی طرح اعتقاد خدا کی محبت کا بیج ہے۔ شیخ کا کام بو دینا ہے اور مرید کا فرض ہے کہ اس کی پرورش اور نگہبانی اعمال حسنہ سے کرے۔ البتہ محبت اور اعتقاد ترقی پذیر ہیں جیسا کہ حضرت سلطان العارفین رحؒ فرماتے ہیں!

اللہ چلبے دے بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیاہر رگے ہر جائی ہو



Marfat.com

اندر بوٹی مشک مچایا جان پھلن پر آئی ہو
جیوے کامل مرشد باہوؒ جیں ایہہ بوٹی لائی ہو

## حضرت محبوب الٰہی کا اعتقاد شیخ

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء نے فرمایا۔ حضرت شیخ الشیوخ بابا فرید الدین شکر گنج قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے پیوند کیا اور بیعت وارادت لایا تھا لیکن جب میرے پاس سے گیا تو چند روز تک تو اسکا مزاج بر قرار رہا مگر بعد میں متغیر ہو گیا ایک اور شخص تھا کہ مجھ سے بہت دور چلا گیا اور وہاں بہت دنوں تک رہا۔ اگرچہ اس پر اس حالت میں ایک عرصہ دراز گزر گیا لیکن اسکی کیفیت وہی رہی ذرا تغیر و تبدل مزاج میں واقع نہ ہوا اسکے بعد حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس شخص نے جب سے مجھ سے پیوند کیا ہے اس زمانہ سے اس وقت تک اسکا مزاج ایک حال پر قائم ہے اور کسی طرح کا تغیر واقع نہیں ہوا۔ نظام الدین اولیاءؒ بیان کرتے ہیں جب اس کلمہ پر پہنچے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور اسکے بعد آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اثنائے گریہ میں زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ یہ بندہ آج تک شیخ کی قدیم محبت پر بر قرار ہے۔ بلکہ اس وقت سے زیادہ انکی محبت میرے دل میں موجود ہے۔

## معنی ارشاد محبوب الٰہی

حضرت محبوب الٰہیؒ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ میرے شیخ کے وصال کو اگرچہ ایک زمانہ گزر گیا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ انکی محبت اور ان کا عشق میرے دل میں اب پہلے سے زیادہ ہے۔ یہ فرما کر محبوب الٰہی آبدیدہ ہو گئے۔ اعتقاد و محبت کی اولاً ابتدا تھوڑی تھوڑی ہوا کرتی ہے جب اعتقاد و محبت ترقی کرتے کرتے اپنی حد اور کمال کو پہنچ جاتے ہیں تب اعتقاد و محبت کی انتہا یہ ہوئی ہے کہ اعتقاد ایمان میں جا ملتا ہے اور ایمان میں فنا ہو جاتا ہے۔

اعتقاد کے ایمان میں فنا ہو جانے سے بیشتر اگر مرید شیخ سے برگشتہ ہو جائے تو اس حالت میں صرف اسکا اعتقاد جاتا ہے۔ ایمان نہیں جاتا۔ ایمان (جو خدا اور رسول ﷺ پر ہے) وہ رہ جاتا ہے۔

## اعتقاد و ایمان ایک

اعتقاد و ایمان کس طرح مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ اعتقاد ترقی کرتے کرتے ایمان میں فنا ہو جاتا ہے اور پھر ایمان و اعتقاد (دونوں) ایک ہو جاتے ہیں۔ اس وقت مرید کا اعتقاد ٹوٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ اب اگر بد اعتقاد ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان بھی جاتا ہے۔ اس حالت کے پیدا ہونے سے بیشتر اگر مرید (عقیدت شیخ سے) برگشتہ ہو جائے تو اس وقت اتنا ہی ہو گا کہ اعتقاد چلا جائے گا۔ مگر ایمان رہ جائے گا مثلاً چینی اور پانی اگر یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوں تو اس حالت میں خواہ صرف پانی استعمال کیا یا فقط



Marfat.com

چینی استعمال کیجائے اور جسکو چاہیں پھینک دیں۔ جسے چاہیں رہنے دیں کیونکہ دونوں الگ الگ ہیں اور ایک کا تعلق دوسرے سے نہیں ہے۔ لہذا جسے پھنکیں گے صرف وہی ایک چیز ضائع ہو گی دوسری رہ جائے گی لیکن اگر چینی اور پانی کو ملادیا جائے (دونوں ایک ہو جائیں) تو اب ایک کا دوسرے سے جدا کرنا محال ہے۔ اگر رہیں تو ساتھ دونوں اگر جائیں گے تو دونوں۔ یعنی اگر پانی پھینکتے ہیں تو اسی کے ساتھ چینی بھی جاتی ہے۔ چینی کو پھینکتے ہیں تو اسی کے ساتھ پانی بھی جاتا ہے۔ یہی حالت مرید کی ہو جاتی ہے اس وقت پیر و مرشد سے ذرا بھی اعراض ہوا تو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے اعراض ہو جائے گا اور ایمان خراب ہو جائے گا۔ مگر یہ (ایمان و اعتقاد کا ایک ہو جانا) ایک مدت دراز کے بعد نصیب ہوتا ہے۔

## اگر شیخ کا ناراض ہونا سنے

حضرت فخر العارفین شاہ عبدالحئ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا! بتاؤ کہ تمہارا کوئی معزز اور معتمد پیر بھائی یا کوئی اور شخص تم سے اگر کہے کہ تمہارے پیر تم سے ناراض ہیں۔ تو تم کیا جواب دو گے؟ اس کے جواب میں لوگ حیران ہوئے۔ کسی سے معقول جواب بن نہ پڑا۔ فرمایا! ہم سمجھائے دیتے ہیں کہ پیر و مرشد کا (ناراض ہونا سنو تو اس) بات کا خیال نہ کرنا اور ذرہ برابر بھی خطرہ دل میں نہ لانا۔ اگر ذرہ برابر خطرہ بھی دل میں پیدا ہوا تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ اس وسوسہ (و خطرہ) سے فوراً ایک حجاب اور ایک پردہ



Marfat.com

پیرومرشد کے درمیان پڑ جائے گا۔ (پس) فوراً یہ جواب دینا چاہیے کہ ہم تو جان ودل سے پیرومرشد پر فدا ہو چکے۔ ہمیں پیر کی ناراضگی اور رضامندی سے (بھلا) کیا کام؟ ہمیں تو بس اپنی رضامندی سے کام ہے۔ ہم اپنے پیر سے بہ دل وجان خوش اور راضی ہیں۔ اب ہم پر خوش یا ناراض ہونا، یہ ان کا فعل ہے۔ ہم ان پر حاکم نہیں ہیں اور غلام آقا پر حکومت کس طرح کر سکتا ہے؟ ہمیں تو اپنے فعل کا خیال رکھنا ہے، (کہ ہمارا کوئی فعل اللہ اور اللہ کے رسول اور پیرومرشد کے خلاف نہ ہو) ہمارے پیرومرشد اپنے فعل کے مختار ہیں۔ (کہ ہم سے راضی ہوں یا ناراض) اس جواب سے وسوسہ انشاء اللہ کبھی پیدا نہ ہوگا۔ ارادت مرید کا کام ہے، پیر کا نہیں، ہاں مرید اپنے افعال وحرکات میں غور کر سکتا ہے، اگر کسی فعل میں، پیر کی حکم عدولی معلوم ہو، تو نادم و شرمندہ ہو کر فوراً بارگاہ ایزدی میں حضور قلب کے ساتھ توبہ واستغفار کرے اور اپنے کام میں ثابت قدمی کی اللہ سے دعا مانگے۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ پیر کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہو۔ بلکہ صادق اعتقاد کے ساتھ یہ سمجھے، کہ (قدرت کاملہ الٰہیہ سے) میرا پیر ہر جگہ موجود ہے (خدا نے اسے میرا نگہبان مقرر فرمایا ہے) اگر کسی کے کہنے پر عمل کریگا، تو تردّد میں (اور مشکل میں) پڑ جائے گا۔ (تمثیلاً فرمایا) اگر کوئی لڑکا (یاؤں) پھسل کر گر جاتا ہے۔ تو وہ ہاتھ ٹیک کر کھڑا ہوتا ہے اس کا گرنا اپنی خواہش سے تو نہیں ہوتا۔ اسی طرح (مرید سے) بھول یا غفلت سے اگر کوئی لغزش

ہو جائے۔ تو حق سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرے اور کہے، اے پروردگار! یہ قصور مجھ سے قصداً سرزد نہیں ہوا۔ تو معاف فرما اور پھر یقین کرے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔ کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

## وسوسہ سدراہ خدا ہے

وسوسہ طریقت میں بہت بڑا سدراہ ہے۔ وسوسہ امراض قلبیہ میں سے ایک سخت مرض ہے اس سے دماغ میں گرمی ہو جاتی ہے اور صاحب اجازت کے دماغ میں اگر گرمی آجائے تو اس گرمی کا اثر معتقدین اور مریدین پر بھی پڑتا ہے اور ان کے دماغ بھی گرم ہو جاتے ہیں اور وہ کامیابی سے رہ جاتے ہیں اور اس وقت ذکر و فکر مراقبہ، مشاہدہ اور ورد و وظیفہ سے کچھ نصیب نہیں ہوتا ہے کیونکہ وسوسے قلب کو گھیرے رہتے ہیں اور "اطمینان" (جس کے بغیر کشود کار نہیں ہے) حاصل نہیں ہوتا

## تمام جہان کے بزرگوں کا احترام

فخر العارفینؒ نے ارشاد فرمایا "اگر تم عرش پر بھی جانے آنے لگنا، جب بھی تمام بزرگوں کا نہایت ادب کرنا۔ خواہ وہ ہمارے سلسلہ کے ہوں، خواہ غیر کے سلسلہ کے ہوں۔ ہم نے تمام جہان کے بزرگوں کا نہایت ادب کیا ہے۔ "فرمایا" اگر میرا کوئی مرید عرش پر بھی جانے اور آنے لگے تو جب تک وہ میرے بزرگوں کی راہ و روش اختیار نہ کریگا۔ مجھے اس کی طرف سے



Marfat.com

اطمینان نہ ہوگا۔"

## راہ شیخ

فخر العارفینؒ نے ارشاد فرمایا"جس راستہ سے کہ ہمارے شیخ گزرے ہیں اور خدا تک پہنچے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں اسی راستہ پر چلا دے اور اسی راستہ سے پہنچا دے۔ ہمیشہ یہی دعا مانگنا کہ اے پروردگار! جو طریقہ کہ ہمارے پیرومرشد کا ہے اپنے فضل سے وہ ہی طریقہ ہمیں نصیب فرما"

## کام اپنے ہی پیشوا سے ہے

فخر العارفینؒ نے ارشاد فرمایا" جتنے بزرگان دین ہیں۔ سب برگزیدہ ، سب برحق، سب مقبولان بارگاہ، (ہیں) لیکن ہماری تو یہی دعا ہے کہ اے پروردگار! ہمیں تو ہمارے شیخ کے طریقے پر رکھنا اور دین و دنیا (اس عالم میں اور اس عالم میں) ہم پر ان کا سایہ رکھنا ہم اندھے کے مانند ہیں۔ جس بینا کے ہاتھ میں عصا ہے اندھے کو تو (اسی آنکھوں والے) سے مطلب ہوگا۔ آنکھوں والے اور بہت ہیں ان سے مطلب نہ ہوگا۔ ہم جس بینا کے پیچھے کھڑے ہیں یا پروردگار! ہمیں اسی آنکھوں والے کے پیچھے چلانا ۔



Marfat.com

# ہاتھ اور پاؤں چومنا

بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنا ایک ایسا مستحسن فعل ہے جو نبی کریم ﷺ خلفائے راشدین اہل بیت اطہارؓ مفسرین اکرام، محدثین عظام فقہاء فخام اور اولیاء ذوالاحترام سے ثابت ہے۔

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاریؒ الادب المفرد میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت درج فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم ﷺ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ ان کے لئے کھڑی ہو جاتیں

فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا

تو آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اس کو چوم لیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتیں۔

اور جب حضرت فاطمۃ الزہرہؓ سرکار دو عالم ﷺ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے۔

وَاَخَذَ بِيَدِهَا وَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ

اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے

(الادب المفرد، ابوداؤد شریف جلد نمبر ۲. مشکوۃ)



Marfat.com

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ فقبلنا یداہ۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کو بوسہ دیا (ابو داؤد جلد نمبر ۲ الادب المفرد)

صحابہ کرامؓ حصول برکت کیلئے حضور ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی کرتے تھے۔ وازع بن عامرؓ صحابی ہیں جو "وازع العبدی" کے لقب سے مشہور ہیں ان سے مروی ہے۔

| | |
|---|---|
| قَالَ قَدِمْنَا فَقِيْلَ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَخَذْنَا بِيَدِهٖ وَرِجْلَيْهِ نُقَبِّلُهَا | فرماتے ہیں کہ ہم آئے تو ہم سے کہا گیا کہ وہ ہیں رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پیر پکڑ لئے اور چومنے لگے۔ |

امام ابو داؤد، زارعؓ سے روایت کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلَنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرِجْلَهٗ (مشکوٰۃ: ۳۹۴) | جب ہم مدینہ پہنچے تو اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اُترنے لگے چنانچہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا |

یہاں تک کہ جن صحابہ کے ہاتھ حضور ﷺ کے دست اقدس سے مس ہوتے دیگر صحابہ اور تابعین ان کے ہاتھ چومتے اور ان کیلئے احتراماً

قیام کرتے تھے۔

## پاؤں چومنے کی برکت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام گنج شکرؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک مرید آیا اس نے آتے ہیں شیخ کے زانو کو بوسہ دیا۔ شیخ نے فرمایا اور نیچے بوسہ دے اس نے پاؤں کو بوسہ دیا۔ شیخ نے فرمایا اور نیچے اس نے گھوڑے کے سم کو بوسہ دیا شیخ نے فرمایا اور نیچے اس نے زمین کو چوما۔ پھر شیخ نے فرمایا کہ میں جو تجھے بوسہ دینے کو کہتا رہا میرا مقصود یہ نہ تھا بلکہ تیری بلندی مراتب مقصود تھی سو تو جس قدر نیچے بوسے دیتا گیا تیرا مرتبہ بڑھتا گیا۔

کوئی آدمی کسی کے سامنے ادباً جھک جائے تو شیطان کے گلے پر چھری پھرتی ہے کیونکہ یہ جھکا نہیں تھا پتہ چلا کہ نہ جھکنا شیطان کا فعل ہے اور نفس سرکش بھی کسی کے سامنے جھکنا پسند نہیں کرتا۔ جنہوں نے اپنے اللہ کو تسلیم کیا وہ سر بسجود ہوئے اور اپنے بزرگوں کے سامنے بھی جھکے رہتے ہیں ان لوگوں سے عجز و انکساری کا اظہار ہوتا ہے یہی لوگ مومن ہیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور انکے درجات بلند فرما دیتا ہے اور اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما لیتا ہے۔



Marfat.com

## حضرت جابرؓ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ نے اپنے تصنیف لطیف شواہد النبوۃ میں درج فرمایا ہے کہ حضرت امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو اس وقت آکر سلام کیا جب کہ ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟

میں نے کہا محمد بن علی بن حسینؓ ہوں تو حضرت جابرؓ نے کہا کہ اے میرے بیٹے! میرے نزدیک آؤ میں قریب ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور میرے پاؤں چومنے ہی لگے تھے کہ میں ان سے پرے ہٹ گیا تو انہوں نے فرمایا سرور عالم ﷺ پر بھی صلوٰۃ و سلام ہو اور اللہ کی برکت و رحمت ہو۔

پھر میں نے پوچھا کہ اے جابرؓ یہ سب کچھ کیونکر ہوا ہے حضرت جابرؓ نے کہا کہ ایک دن میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے جابر تمہاری ملاقات میرے ایک فرزند سے ہو گی جس کو محمد بن حسین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے انوار و حکم عطا فرمائے گا تم اسے میرا اسلام کہنا۔ (شواہد النبوۃ فارسی)

## حضرت علیؓ

حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ



Marfat.com

يَدَيِ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ
رَأَيْتُ عَلِيًّا يُقَبِّلُ
(الادب المفرد)

میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت عباسؓ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا

سیرت النبی ﷺ جلد دوم میں شبلی نعمانیؒ نے بحرین کے قبیلہ عبدالقیس کے قبول اسلام کا واقعہ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے!

اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں نے چودہ شخصوں کی ایک سفارت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجی جس کے افسر منذر بن الحارث تھے ان کا قافلہ کاشانہ نبوت کے قریب آیا تو لوگ اس قدر بے تاب ہوئے کہ سواریوں سے کود پڑے اور آنحضرت ﷺ کے ہاتھ چومے لیکن منذر کو پاس ادب ملحوظ تھا انہوں نے قیام گاہ پر جا کر کپڑے بدلے پھر خدمت میں حاضر ہو کر دست بوسی کی۔

(بحوالہ زرقانی بہ روایت بیہقی بہ سند جید)

# حضرت داتا علی ہجویریؒ

حضرت داتا علی ہجویری گنج بخشؒ اپنی کتاب کشف المحجوب میں اپنا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں سیدنا بلال حبشیؓ موذن مسجد نبوی کے روضہ مبارک کے سرہانے سویا ہوا تھا خواب میں دیکھا کہ میں مکہ



Marfat.com

مکرمہ میں ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ ایک بزرگ کو آغوش میں لئے ہیں جس طرح والدین اپنے بچوں کو اپنی شفقت آغوش میں لیتے ہیں۔ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہیں۔ میں نے دوڑ کر حضور ﷺ کے پائے اقدس کی پشت کو بوسہ دیا۔ میں متعجب و حیران تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں حضور ﷺ کو اپنی معجزانہ شان سے میری باطنی حالت اور دل کی پریشانی پر اطلاع ہو گئی حضور ﷺ نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے جو تمہارے ہی ملک کے ہیں یعنی امام ابو حنیفہؒ۔ (کشف المحجوب)

اور محدث طبرانی اور حاکم نے اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں باب آداب طالب علم و معلم میں بیان کیا ہے کہ امام شعبی نے بیان کیا۔ کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھی پھر اپنے خچر پر سوار ہونے لگے تو عبداللہ بن عباسؓ نے دوسری رکاب تھام لی آپ نے فرمایا اے حضور ﷺ کے چچازاد بھائی رکاب کو چھوڑ دیں آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہی حکم ملا ہے کہ علماء اور مشائخ کی تعظیم اسی طرح کریں اس پر حضرت زیدؓ نے ان کے ہاتھ چوم لئے کہ ہمیں بھی یہی حکم ملا ہے۔

(دلائل السلوک)

## بزرگوں کے ہاتھ چومنا ذریعہ نجات ہے

ایک دفعہ ایک مخمور جوان گلی میں سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے امام



Marfat.com

التارکین حضرت خواجہ ابراہیم ادھمؒ آتے دکھائی دیئے ۔ وہ جوان فوراً حضرت خواجہ کے قدموں میں گر پڑا۔ پھر نہایت اعزازو اکرام کے ساتھ حضرت سے دست بوسی کا شرف حاصل کیا اور گھر چلا گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ بہشت کی روشوں پر خراماں خراماں سیر کر رہا ہے۔ عجیب درد اس کے دل میں پیدا ہوا کہ میں تو گنہگار ہوں یہ دولت بے پایاں مجھے کیسے نصیب ہو گئی۔ آواز آئی تم جو کہتے ہو ٹھیک ہے لیکن کل تم نے ہمارے ایک دوست کے ہاتھ چومنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ ہماری رضا کیلئے تم نے اسے اعزاز دیا۔ ہم نے تمہیں اس بات پر بخش دیا۔ وہ جوان خواب سے بیدار ہوا۔ خواجہ ابراہیم ادھمؒ کے حضور حاضر ہوا۔ توبہ کی اور بیعت سے مشرف ہوا۔ حقیقت میں جب خدا کی عنایت ہو جاتی ہے تو لاکھوں گناہوں کی ایک ذرہ رحمت سے تلافی کر دی جاتی ہے۔ (اسرار الاولیاء)

جب لوگ صوفیاء کے ہاتھ چومتے ہیں اللہ کریم کی ہزاروں نعمتیں نزول فرماتی ہیں۔ جب وہ اس کار خیر سے فارغ ہوتے ہیں تو یہ رحمتیں ان پر نثار کر دی جاتی ہیں۔

مشائخ و بزرگان دین کی دست بوسی دین و دنیا کی خیر و برکت کا باعث بنتی ہے ایک دفعہ لوگوں نے سلطان سنجر کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا۔ کہا دنیا کا ہر معاملہ اچھا اور برا میرے آگے رکھ دیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم دیدیا گیا سنجر کو دوزخ میں لے

جاؤاس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا۔ ٹھہرو! اس نے ایک دفعہ جامع مسجد دمشق میں حاجی شریف خواجہ کے دست مبارک کو چوما تھا اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔

لوگوں نے حجاج بن یوسف کو اس کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا اے ابن یوسف! تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا ہلاکت کے مقام پر ہوں لیکن امید ہے سامان مغفرت پیدا ہو جائے گا انہوں نے پوچھا کہ کس نیکی کی بدولت کہا کہ فلاں روز میں نے خواجہ حسن بصریؒ کا ہاتھ اعزاز واکرام کے ساتھ چوما تھا ڈھارس دی گئی ہے کہ تجھے اس کام کی جزا میں معاف کر دیا جائے گا۔

حضرت قطب الاقطاب قدس سرہ، نماز جمعہ کے بعد مسجد سے باہر تشریف لاتے تو خلق خدا کے ہجوم سے آپ کے خدام آپکے گرد حلقہ بنا لیتے لوگ کثرت سے آپکی دست بوسی کا شرف حاصل کرتے اور تب واپس اپنے گھروں کو جاتے۔ اولیاء کرام کے آثار میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے قسم اٹھائی جو شخص دنیا میں کسی بزرگ یا شیخ کا ہاتھ چومنے کی سعادت حاصل کرلے حقیقتاً وہ دنیا سے بخشا ہوا جائے گا۔ کیونکہ مشائخ کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ہے اور آپ کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ جو مشائخ کا ہاتھ پکڑتا ہے اسی طرح ہے جیسے اس نے سرکار رسالتمآب ﷺ تک رسائی حاصل کر لی اور خدا تک پہنچ گیا۔ یہی اللہ کی رسی ہے جسے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔



Marfat.com

# تصوّرِ شیخ

ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ ابو العلائیہ چشتیہ جہانگیریہ شکوریہ جلوہ نمائیہ میں تصور شیخ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے بیعت کرنے کے بعد ذکر و فکر کے ساتھ ساتھ تصور شیخ کی تاکید کی جاتی ہے۔

حدیث جبرئیلؑ میں احسان کے متعلق فرمایا گیا کہ "تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو اللہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عبادت میں ایسی محویت پیدا ہو جائے کہ خدا اور بندے کے درمیان کوئی حجاب نہ رہے اور مشاہدہ حق حاصل ہو جائے اس کے لئے تصور شیخ کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ اپنے ذہنوں میں ہر وقت مرشد کائنات حضور رحمۃ اللعالمین کا تصور رکھتے اور اس سے روحانی سرور اور فیض حاصل کرتے تھے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے۔

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سِوَاکِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ

گویا میں چشم تصوّر میں آپ کی مسواک جو کہ ہونٹوں کی نیچے تھی دیکھ رہا ہوں۔

(صحیح مسلم: ۱۲۰)

عمرو بن حریثؓ فرماتے ہیں

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

گویا میں چشم تصور میں رسول

عَلَى الْمِنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عَمَا مَهٗ سَوْدَاءَ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

(صحیح مسلم: ۴۴۰)

اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر دیکھ رہا ہوں اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے شانوں کے درمیان لٹکا دیا ہے

صحابہؓ کے اسی معمول کو سند بنا کر صوفیہ نے تصور شیخ کی اجازت دی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہے تھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی ابا جان کیا وجہ ہے کہ آپ کافی دیر سے حضرت علی کے چہرہ کو دیکھ رہے ہیں اس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے "اَلنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ" (طبرانی۔ مستدرک حاکم)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

اِذَا غَابَ الشَّيْخُ يَخَيَّلُ صُوْرَتُهٗ

جب پیر کامل ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہو تو اسکی صورت کا خیال (تصور) کیا جائے۔

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں کہ وہ شخص مائی رابعہ بصریؒ کے درجہ سے بھی افضل ہے جسے تصور شیخ حاصل ہو گیا۔ اسے دونوں جہان



Marfat.com

کی خبریں ملنا شروع ہو جاتی ہیں۔

مرید کو صحبت شیخ میسر آئے تو اذکار و عبادات کو محدود کرے اور خدمت شیخ کو دولت عظیم سمجھے شیخ کی صورت سے اس قدر محبت والفت پیدا کرے کہ اسکی صورت دل ودماغ میں نقش ہو جائے اگر مرید اپنے شیخ سے بظاہر دور ہو تو غائب رہ کر بھی خود کو شیخ کے حضور میں تصور کرے خلوت میں تصور شیخ کے ذریعے ظاہری وباطنی ربط پیدا کرے تاکہ اسے فیض روحانی برابر پہنچتا رہے۔ دیگر مشائخ سے عقیدت رکھے مگر اپنے قلب کو صرف محبت شیخ کا مسکن ومہبط بنائے یہ امر اشد ضروری ہے کہ اپنے شیخ کو روئے زمین پر موجود تمام مشائخ اولیاء سے بلند وبرتر سمجھے اور اس پر یقین رکھے ورنہ مستحق فیض نہ ہو گا۔



Marfat.com

# مراقبہ

مراقبہ کے معنی ہیں "انتظار کرنا" (پیرومرشد کا انتظار کرنا) مراقبہ میں ذکروفکر اور تصور شیخ، شیخ کے قائم مقام ہوتا ہے جس طرح ہر کام کیلئے استاد کا ہونا ضروری ہے اسی طرح روحانیت میں تصور شیخ کا ہونا ضروری ہے۔ جب مراقبہ میں تصور شیخ کیا جاتا ہے تو شیخ سے روحانی و قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے اور جو انوار و تجلیات پیرومرشد کے قلب پر وارد ہوتی ہیں وہ سالک کے قلب پر آنا شروع ہو جاتی ہیں اور سالک تصور شیخ سے ہی تمام مقامات کی سیر کرتا ہے ہر قسم کے مشاہدات اس سے حاصل ہوتے ہیں

ہم اپنے مریدین کو بعد نماز مغرب مراقبہ کی تاکید فرماتے ہیں کیونکہ یہ ارواح کا خاص وقت ہے اس لئے مغرب تا عشاء مراقبہ کا حکم دیا جاتا ہے۔

حضرت سلطان العارفینؒ مراقبہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں تاکہ غیر حق دل میں نہ آئے جیسا کہ خطرات نفسانی اور شیطانی وغیرہ وغیرہ۔ مراقبہ اللہ تک پہنچا دیتا ہے اسے مشاہدہ خاص نما بھی کہتے ہیں اور مراقبہ محبت محبوب کو کہتے ہیں اور اسے محرم اسرار بھی کہتے ہیں اور مجلس محمدی ﷺ کا بھی مراقبہ ہے اور تجلی ذات کے مراقبہ کو نور الہدیٰ کہتے ہیں۔



Marfat.com

صاحب مراقبہ کے مراتب نہایت عظیم ہیں صاحب مراقبہ کو سیدھی راہ مل جاتی ہے صاحب مراقبہ مجلس محمدی ﷺ دیکھتا ہے اور اس میں اولیاء اور انبیاء کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے مراقبہ نفسانی خطرات سے محفوظ رکھتا ہے اور منزل بمنزل اور مقام بمقام پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مجلس محمدی ﷺ اسے حاصل ہو جاتی ہے غرضیکہ مراقبہ میں ہوتا ہے اور عارف باللہ کا درجہ اسے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا خاتمہ خیر سے ہوتا ہے اور اس کا باطن معمور رہتا ہے۔

خواب اور مراقبہ کے اصول ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ لیکن مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہے۔ چنانچہ اونچی آواز سے سوئے کو جگا سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص مراقبہ کے وقت مشاہدہ واحدانیت اور نور حضور ﷺ میں غرق ہو، اگر اس کی گردن بھی الگ کر دی جائے تو بھی اسے خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت ہے کیونکہ موت میں انسان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

مراقبہ معرفت اللہ سے عارفوں کو سرفرازی ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے 'رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں اور نیز فرماتا ہے!



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ○ | اپنے پروردگار کی طرف لوٹ راضی ہو کر اور میرے بندوں میں شامل ہو کر بہشت میں داخل ہو۔ |

مراقبہ محرم اسرار الٰہی ہوتا ہے۔ صاحب مراقبہ کو بیداری، خواب اور خواب میں ہوشیاری حاصل ہوتی ہے اور ماسواء اللہ کے مشاہدہ سے وہ استغفار کرتا ہے۔ صاحب مراقبہ محبت کو مجلس محمدی ﷺ نصیب ہوتی ہے مراقبہ سے مردہ، مردود اور مجرم دل بھی درست ہو جاتا ہے مومنوں کے لئے محمدی حضوری کا مراقبہ بمنزل معراج کے ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ○ | نماز مومن کی معراج ہے حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ |

مراقبہ معرفت عارف باللہ کے لئے بمنزل پروبال کے ہے۔ جس سے ہمیشہ اس کی نظر معرفت مولیٰ پر رہتی ہے۔

# تصرف شیخ اور توجہ

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابیؓ بن کعب کا واقعہ مذکور ہے!

ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ اسلام کی تکذیب زمانہ جاہلیت سے بھی



Marfat.com

زیادہ میرے دل میں واقع ہو گئی۔ جب رسول اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ حالت یہ ہو گئی کہ گویا میں اپنے رب کو دیکھ رہا ہوں۔ صاحب مرقات فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے غفلت زائل ہو گئی اور فوراً ہی مقام حضور و مشاہدہ حاصل ہو گیا۔

اس حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ توجہ اور تصرف شیخ سے غفلت زائل ہو جاتی ہے اور نور ایمان تیز ہو جاتا ہے سالہا سال کی ریاضت اور مجاہدات سے اتنا فائدہ نہیں پہنچتا جتنا کہ شیخ کی تھوڑی سی توجہ سے حاصل ہو جاتا ہے شیخ کی توجہ کے بغیر محض مجاہدات سے منازل سلوک طے نہیں ہو سکتے۔

## شیخ کامل کی توجّہ

عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ :-

ہیچ مرد خود بخود شیخ نشد

ہیچ آہن خود بخود تیغ نشد

(نہ کوئی لوہا خود بخود تلوار بن سکتا ہے۔ نہ کوئی آدمی خود بخود درجہ کمال کو پہنچ سکتا ہے)

قال را بگزار مرد حال شو
پیش مرد کامل پامال شو

(زبانی جمع خرچ ترک کرو اور حال کے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور حال کیسے حاصل ہوتا ہے۔ مرد کامل کے پاؤں کی خاک بننے سے)

اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ دنیا کا کوئی کام استاد اور رہبر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ سب سے اہم اور سب سے اعلیٰ کام اس قاعدہ کلیہ سے کیوں مستثنیٰ ہو

جب کہ علوم و فنون اور پیشہ جات میں دیکھی دکھائی چیزوں سے تعلق ہوتا ہے لیکن اس کوچہ میں ہما انصب العین وہ ہوتا ہے جو نہ آنکھوں سے دیکھا جا سکے اور نہ کانوں سے سنا جا سکے نہ ہاتھوں سے پکڑا جا سکے۔

شیخ کامل کا دامن تھامنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ آپ کی (روحانی) بیماری تشخیص کر کے مناسب دوائی تجویز کرتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ شیخ کامل اپنی طرف سے بھی کچھ دیتے ہیں۔ علماء ظواہر کی ہدایت اور کاملین کے طریقہ ہدایت میں یہی فرق ہے کہ یہاں علماء ظواہر ہر بیمار کو ایک ہی دوائی پلا دیتے ہیں، شیخ کامل مرض کے مطابق دوائی دیتے ہیں۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ علماء ظواہر بھوکے اور پیاسے کے سامنے شربت اور پلاؤ کے محاسن پر سامعین کو صرف لیکچر دیتے ہیں جس سے شربت کی خوبیوں سے تو پیاسا بخوبی آگاہ ہو جاتا ہے لیکن اسکی پیاس نہیں بجھتی۔ انکی



Marfat.com

خدمت میں پیاسا جاتا ہے اور پیاسا واپس آتا ہے لیکن شیخ کامل پیاسے کے حلق میں شربت ڈال کر اسے اچھی طرح سیراب کر دیتے ہیں۔

## نماز کی حالت میں شیخ کو لبیک کہنا

سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ الاسلامؒ نے مولانا بدر الدین اسحاق کو آواز دی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے نماز ہی میں جواب دیا لبیک پھر آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کو آواز دی۔ اس نے آنے میں دیر کی جب وہ آیا تو آپؐ نے دریافت کیا۔ اس نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے قرآن کی آیت کا حوالہ دے کر فرمایا! کہ دیکھو جب رسول خدا تم کو بلائیں تو فوراً چلے آیا کرو۔ پھر خواجہ نے فرمایا کہ شیخ کا فرمان رسول کا فرمان ہے۔

نمازیں گر قضا ہو ں تو ادا ہو ں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

## اپنے پیر کو حاظر و ناظر سمجھنا

دیو بند حضرات کے اکابر مولانا رشید احمد گنگو ہی کتاب امداد السلوک کے صفحہ نمبر ۷۲ پر لکھتے ہیں۔ "مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ کی روح ایک جگہ مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہو گا قریب یا دور۔ اگر چہ شیخ کی ذات دور ہو لیکن اسکی روحانیت سے دور نہیں ہے۔ جب اس بات کو را



Marfat.com

(پختہ) کرے اور شیخ کو ہر وقت یاد رکھے تو روحانی تعلق پیدا ہو جائے گا اور ہر آن میں عجیب فائدہ حاصل کرے گا۔

# پیر کا مرید کی عقدہ کشائی کرنا

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ!

تب مرید ہر وقت عقدہ کشائی میں شیخ کا محتاج ہو گا اور شیخ کو دل میں حاضر کر کے جب زبان حال سے پوچھے گا تو یقیناً شیخ کی روح اللہ کے حکم سے اسکو بتلائے گی لیکن اس میں ربط تام شرط ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں۔

ہمیشہ قلب کا تعلق اپنے شیخ سے جوڑنا کہ یہ مظہر حق تعالیٰ ہے جس نے اپنے فیض سے نوازنے کیلئے انہیں مجھ پر مقرر فرمایا ہے اور انہیں کے ذریعے سے بارگاہ خداوندی میں حضوری کی راہ ملتی ہے۔

ہمیشہ سراپا تسلیم و محبت بن کر اس کی طرف متوجہ ہو تا کہ فیض کا باب اس پر کھل جائے اور اپنے شیخ کے بارے میں کسی قسم کا اعتراض اور شک دل میں نہ لائے کہ یہ چیز راہ حق میں رکاوٹ کا سبب ہے۔

سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ "غنیۃ الطالبین کے باب "آداب المرید مع الشیخ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

مرید کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر



Marfat.com

قیامت تک اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ جاری ہے کہ زمین میں شیخ بھی ہو مرید بھی، صاحب اقتدار بھی اور ماتحت بھی، تابع اور متبوع بھی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے یہ الفاظ ضرورت شیخ کے لیے حتمی حیثیت کے حامل ہیں۔

جس طرح جسمانی توالد و تناسل والدین کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح باطنی تولد (ترقی) بھی بغیر شیخ کے مشکل ہے اسی لیے انھوں نے اپنے "رسالہ المکیہ" میں لکھا ہے کہ جس کا کوئی شیخ نہیں اسکا شیخ شیطان ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

جان لیں کہ شیخ سے مدد مانگنا حضور ﷺ سے مدد مانگنا ہے کیونکہ یہ ان کے نائب اور جانشین ہیں اور اس عقیدے کو پورے یقین کے ساتھ اپنے پلے باندھ لیں۔ (مجموعات المکاتب والرسائل: ۳۵۰)

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

مرید کو یقین ہو کہ اس معین مرشد کے بغیر کوئی مجھے مطلب اور مقصود تک نہیں پہنچا سکتا اور شیطان اس کے شیخ کی صورت میں نہیں آسکتا۔

(امداد السلوک: ۲۲)

مرید کو چاہیے کہ بارگاہ رب العزت میں اپنے شیخ سے نسبت پختہ ہونے کی دعا کرے اور فنافی الشیخ ہونے کی تمنا کرے۔



Marfat.com

# صحبت

صحبت صالح ترا صالح کنند

صحبت طالع ترا طالع کنند

نیک کی صحبت تجھے نیک بنائے گی۔ بد بخت کی صحبت تجھے بد بخت بنائے گی۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریاء

اولیاء اللہ کے پاس ایک گھڑی بیٹھ جانا، سو سالہ اطاعت جو کہ ریاء سے پاک ہو اس سے بھی بہتر ہے۔

گر تو سنگ خارہٴ و مرمر شوی

چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اگر تو سنگ خارہ اور سنگ مرمر ہو جب صاحب دل (مرشد) کے پاس پہنچے گا تو موتی بن جائے گا۔

اس طرح انسان حفاظت میں رہتا ہے جیسے بکریوں کے ریوڑ میں جو بکری ریوڑ کے ساتھ رہتی ہے وہ بھیڑیئے سے محفوظ رہتی ہے کیونکہ نگہبان ان کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اور جو بکری ریوڑ سے علیحدہ ہو جاتی ہے اسے بھیڑیا کھا جاتا ہے اس طرح جو پیر و مرشد کی نگہبانی میں یعنی صحبت میں

رہتے ہیں وہ نفس اور شیطان سے بچے رہتے ہیں۔

اسے ہو سکے گا حاصل نہ شعور راہ و منزل
وہ بھٹک رہا ہے راہی جو الگ ہے کارواں سے

جس نے صحبت ترک کی وہ شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے اور پھر شیطان اسے اس کے اعمال کو مزین کر کے اس کی نگاہ میں دکھاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں صحیح کر رہا ہوں حالانکہ وہ شیطان کے دام فریب میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے مریدوں میں سے ایک کو یہ خیال گزرا کہ میں درجہ کمال کو پہنچ گیا ہوں اب مجھے اکیلا رہنا صحبت سے بہتر ہے وہ گوشہ نشین ہو گیا اور جماعت مشائخ کی صحبت سے کنارہ کش ہو گیا جب رات آئی تو دیکھا کہ لوگ ایک اونٹ لے کر آئے ہیں انہوں نے کہا تمہیں جنت میں رہنا چاہیے وہ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایسی جگہ ظاہر ہوئی جو بہت اچھی جگہ ہے وہاں خوبصورت لوگ نفیس کھانے اور پانی کے چشمے رواں ہیں اسے صبح تک وہاں رکھا حالانکہ وہ مرید سو رہا تھا جب مرید بیدار ہوا تو اپنے حجرے میں اپنے آپ کو پایا یہ سلسلہ اسی طرح روزانہ جاری رہا یہاں تک کہ بشری رعونت و غرور نے غلبہ اور اس کے دل میں جوانی کے گھمنڈ نے اپنا اثر دکھایا اور زبان اس کا دعویٰ کرنے لگی اور وہ کہنے لگی کہ میری یہ حالت ہے۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جنیدؒ کو پہنچائی آپ اٹھے اور اس



Marfat.com

کے حجرے میں تشریف لائے اسے اس حال میں پایا کہ اس کے سر میں خواہشیں بھری ہوئی ہیں اور تکبر سے اکڑا ہوا ہے آپ نے اس سے حال دریافت فرمایا اس نے سارا حال بیان کر دیا۔

حضرت جنیدؒ نے فرمایا یاد رکھ جب تو آج رات وہاں پہنچے تو تین مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا چنانچہ جب رات آئی اور اسے حسب سابق لے جایا گیا چونکہ وہ اپنے دل میں حضرت جنیدؒ کا انکاری تھا کچھ عرصہ بعد محض تجربہ کے طور پر اس نے تین مرتبہ لاحول پڑھی تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر چھوڑ کر چلے گئے اس نے اپنے آپ کو نجاست خانہ میں پڑا پایا اور اس کے چاروں طرف مرداروں کی ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں تب وہ اپنی غلطی پر واقف ہوا دل سے اس نے توبہ کی اور ہمیشہ صحبت میں رہنے لگا۔

اس لئے مرید کے لئے اکیلے رہنے سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں ہے

بخاری اور مسلم شریف میں حدیث شریف ہے!

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی وہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بد بخت نہیں رہ سکتا۔

اس حدیث سے اولیاء اللہ کی صحبت کا اثر واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ



Marfat.com

ان کی صرف محبت سے ہی اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ انسان بد بخت ہو کر نہیں مرتا۔

نیکی کرنے سے نیکوں کی صحبت میں رہنا اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ برا عمل کرنے سے برے لوگوں کی صحبت میں رہنا بد ترین برائی ہے۔ برے لوگوں سے نفرت نہ کرو بلکہ انکی برائی سے نفرت کرو اور انکے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ تا کہ انکی اصلاح کر سکو جیسا کہ اگر طبیب مریض سے نفرت شروع کر دے تو اسکے مرض کا علاج کون کرے گا۔

جب تک نہ تھی خبر اپنے اعمال کی — رہا دیکھتا لوگوں کے عیب و ہنر
جب پڑی اپنے گناہوں پر اک نظر — تو نظر میں کوئی برا نہ رہا۔



Marfat.com

# اطاعت

ارشاد خداوندی ہے!

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ○

(اے محمد ﷺ) فرما دیجئے اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ○

"اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور جو تم میں صاحب امر ہو۔"

اولی الامر پیر و مرشد ہوتا ہے کیونکہ اس کا تعلق عالم امر سے ہوتا ہے اور ولی بنتا ہی اس وقت ہے جب اس کا تعلق عالم امر سے ہو جائے بعض لوگ صرف حکمرانوں کو اولی الامر کہتے ہے مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ اولی الامر وہ ہے جس کی اطاعت سے رسول کی اطاعت حاصل ہو رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اولی الامر نائب رسول ہوتا ہے اور اس کا امر یعنی حکم کائنات کی ہر چیز پر لاگو ہوتا ہے۔

جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا وہاں کے لوگ ہر سال ایک نوجوان خوبصورت لڑکی کو زیوارت پہنا کر دریا کی.

نذر کرتے تو پھر دریا جاری ہوتا۔ حضرت سیدنا عمر بن الخطابؓ خلیفہ دوم کے عہد خلافت میں حسب سابق دریائے نیل خشک ہو گیا تو مصر کے گورنر نے تمام واقعہ لکھ کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے گورنر کو ایک کاغذ پر تحریر کر کے ارسال کر دیا کہ میرا یہ رقعہ تمام اہل مصر کی موجودگی میں دریا کے اندر رکھ دیا جائے۔ اس رقعہ پر آپ نے حکمنامہ تحریر فرمایا۔ کہ اے دریائے نیل اگر تو حکم خداوندی سے رکا ہے تو جاری نہ ہو اور اگر اپنی مرضی سے رکا ہے تو عمر کہتا ہے کہ جاری ہو جا جب یہ رقعہ دریا میں ڈالا گیا تو پانی جوش مارنے لگا اور آج تک خشک نہیں ہوا

یہ حضرات اولی الامر ہوتے ہیں جو کہ ہر لحاظ سے شریعت کی پاسداری رکھتے ہیں اور حق کو قائم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے پر حد جاری فرمائی اور حق کو قائم رکھا۔

اگر تمام حکمران اولی الامر ہوتے تو حضرت امام حسینؑ یزید کے ہاتھ پر بیعت ضرور کر لیتے اور کبھی بھی واقعہ کربلا جیسا عظیم سانحہ وقوع پذیر نہ ہوتا۔ اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے۔ کہ تمام حکمران اولی الامر نہیں ہوتے حضرت امام حسینؑ نے جب دیکھا کہ یزید فاسق و فاجر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کر رہا۔ تو آپ نے اپنے لخت جگر حضرت سیدنا امام زین العابدینؑ کو سینے سے لگایا اور خلافت ان کو عطا فرما دی اور اس دن سے یزید کی بیعت ختم ہو گئی۔ اور امام عالی مقام امام حسینؑ

کی بیعت جاری ہو گئی۔ جو کہ تا قیامت جاری رہے گی اور بزرگان دین کے تمام سلاسل انہی کے فض لامتناہی سے جاری و ساری ہیں اور یہ حضرات ہی اولی الامر ہیں۔

خدمت کرنے والا مخدوم بنے گا

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

اطاعت اور خدمت ایک ایسا عمل ہے جو کہ تمام عبادات سے بڑھ کر ہے۔

حدیث شریف

ایک دن آسمان پر بے شمار تارے دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آسمان کے تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ہاں! حضرت عمرؓ کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ یہ سن کر حضرت صدیقہؓ خاموش ہو گئیں۔

سرکار کونین ﷺ نے ان کی قلبی حالت کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا! اے عائشہ! تیرے باپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی غار والی ایک نیکی آسمان کے تاروں سے بڑھ کر ہے۔ یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئیں۔ جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو آپ سیدنا صدیق اکبرؓ سے کہا کرتے کہ آپ میری تمام عمر کی نیکیاں لے لیں اور غار والی ایک نیکی مجھے دے دیں۔

اس سے پتہ چلا کہ حضرت عمرؓ کی عمر بھر کی نیکیاں جس میں



Marfat.com

نمازیں، روزے، زکوٰتیں، عمرے، حج، صدقات، نوافل غرضیکہ تمام عبادات ایک طرف اور عشق رسول ﷺ میں ایک رات کی خدمت و اطاعت کا اجروثواب اس سے بڑھ گیا۔ حالانکہ اس واقعہ میں نہ نمازیں، نہ روزے، نہ حج، نہ نوافل، نہ صدقات وغیرہ کوئی بھی عبادت نہ تھی۔ صرف اور صرف اطاعت وخدمت ہی تھی۔ جس کا اجر تمام عبادات سے بڑھ گیا۔

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ عبادت کرنے سے ولی بنتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ عبادت کرنے سے شیطان بنتے ہیں۔ مولوی صاحب بہت تلملائے۔ ہم نے اسے سمجھایا کہ شیطان نے چالیس ہزار برس اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی تو کی تھی۔ کوئی چوری، ڈاکہ یا کوئی ایسا جرم تو نہ کیا تھا۔ صرف اطاعت ہی قبول نہ کی تھی۔ جس کے باعث مردود اور لعین ہوا۔ لہذا اطاعت کرنے سے ولی بنتے ہیں۔

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

عبادت بھی وہ ہی قبول ہے جو کہ اطاعت سے کی جائے۔ ورنہ شیطانیت ہے اور ریاکاری ہے۔ جن لوگوں نے اطاعت کی وہ مردان خدا کے درجے کو پہنچے اور حزب اللہ میں داخل ہوئے اور جنہوں نے بغیر اطاعت کے عبادت کی وہ خدا سے دور اور حزب الشیطان میں شامل ہوئے۔



Marfat.com

# عشق و محبت

عشق و محبت کے بغیر تمام عبادات اور اعمال ضائع اور بے کار ہیں اور بغیر روح کے جسم کی مانند ہیں۔ عشق و محبت سے اخلاص پیدا ہوتا ہے جو کہ تمام عبادات کی روح اور اصل ہے۔ محبت کی تاثیر تمام عادتوں کو بدل دیتی ہے۔

## محبت اور عشق کی پہچان

محبت کی پہچان یہ ہے کہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کی تعریف کرتا رہتا ہے اور اس کی یاد سے تسکین پاتا ہے اور جب محبت کی انتہا ہو جاتی ہے۔ تو انسان کو جنون طاری ہونا شروع ہو جاتا ہے اسے اپنے محبوب کے سوا کوئی چیز اچھی نہیں لگتی اور اس کے سوا کسی اور کی بات سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ جب اس کے سامنے اس کے محبوب کا ذکر آجائے تو اس سے برداشت نہیں ہوتا اور وہ تڑپنے لگ جاتا ہے اسے عشق کہتے ہیں اور عشق کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

عشق تین وجوہ کی بناء پر ہوتا ہے۔

(۱) کردار (۲) حسن (۳) ذات

محمود اور ایاز کا عشق کردار کی بناء پر تھا۔ شیریں اور فرہاد کا عشق



Marfat.com

حسن کی بناء پر تھا اور لیلیٰ مجنوں کا عشق ذات کی بناء پر تھا۔

## محمود اور ایاز

محمود ایاز کے قصے بہت مشہور ہیں۔ ایک دفعہ محمود بادشاہ شکار کے لئے جارہا تھا اور ایاز گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے تھا۔ محمود نے اشرفیاں پھینکنا شروع کردیں۔ تمام وزراء اور دوسرے خدام اشرفیاں لوٹ رہے تھے۔ مگر ایاز بے نیازی کے ساتھ لگام پکڑے کھڑا رہا۔ لوگوں نے کہا کہ ایاز! بادشاہ سلامت خیرات کر رہے ہیں اور تو بے نیازی ظاہر کر رہا ہے ایاز بولا! مجھے اشرفیوں کی ضرورت نہیں مجھے تو صرف اپنے آقا کی غلامی درکار ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ بادشاہ نے ایاز کی فرمانبرداری کو ظاہر کرنے کے لئے ایک وزیر سے بہت قیمتی ہیرا توڑ دینے کو کہا۔ وزیر نے کہا۔ بادشاہ سلامت یہ تو بڑا قیمتی ہیرا ہے اسے توڑنا نہیں چاہیے۔ بعد میں دوسرا وزیر آیا۔ اس نے بھی جواب میں یہی کہا۔ حتیٰ کہ تمام وزراء کو حکم دیا گیا مگر ان سب نے یہی جواب دیا۔ آخر میں ایاز جو کہ غلام تھا اسے حکم دیا کہ اس ہیرے کو توڑ دو۔ ایاز نے فوراً اس ہیرے کو فرش پر دے مارا۔ تمام وزراء آگ بگولا ہو گئے اور کہنے لگے تم کتنے بے وقوف ہو کہ اتنا قیمتی ہیرا تو نے توڑ ڈالا۔ ایاز نے کہا۔ میرے آقا کے حکم سے قیمتی نہیں ہے اسی کردار کی بناء پر ایاز جو کہ غلام تھا۔ بادشاہ کی نظر میں وزراء سے بھی زیادہ قرب حاصل کر گیا تھا اور ان



Marfat.com

کا یہ عشق کردار کی بناء پر تھا۔

## عشق مجنوں

ایاز اور محمود، شیریں فرہاد اور لیلیٰ مجنوں یہ سب عشق کے باب میں مشہور و معروف اور ضرب المثل ہیں۔ اور ہر خاص و عام یہ بھی جانتے اور سمجھتے ہیں کہ ایاز اور محمود کے عشق سے بڑھ کر شیریں اور فرہاد کا عشق تھا اور شیریں، فرہاد کے عشق سے بڑھ کر لیلیٰ اور مجنوں کا عشق تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عشق یا معشوق کے وصف اور صفت سے تعلق رکھے گا۔ یا عشق، معشوق کے حسن و صورت سے متعلق ہوگا۔ یا عشق ان دونوں سے مبرا و منزہ ہوگا۔ نہ وصف کو دخل ہوگا نہ حسن کو۔ محمود اور ایاز کا عشق صفت سے تعلق رکھتا تھا اور شیریں. فرہاد کا عشق حسن و صورت ظاہر پر تھا اور لیلیٰ مجنوں کا عش صفت اور صورت ان دونوں سے ماورئ اور بالاتر تھا۔ نہ وصف کو دخل تھا نہ صورت کو بلکہ نفس ذات سے تھا۔ پس یہ وجہ ہے کہ لیلیٰ اور مجنوں کے عشق کو سب لوگ کامل تر جانتے ہیں۔

## قیس کا نام مجنوں کب ہوا

حضرت فخر العارفین شاہ عبدالحئ صاحب قدس سرہ، العزیز فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت امام زین العابدینؒ نے قیس سے پوچھا کہ خلافت امام حسینؓ کا حق تھا یا یزید پلید کا؟ تو قیس نے جواب میں کہا کون امام



Marfat.com

حسینؑ اور کون یزید پلید۔ خلافت میری لیلیٰ کا حق تھا اس پر حضرت امام زین العابدینؒ نے فرمایا کہ تو مجنوں (پاگل) ہے۔ اس وقت سے قیس کا نام مجنوں مشہور ہوا۔

## مجنوں نے اپنا نام لیلیٰ بتایا

مجنوں سے کسی نے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ بولا لیلیٰ۔ ایک دن کسی نے کہا۔ کیا لیلیٰ مر گئی ہے؟ مجنوں بولا۔ لیلیٰ نہیں مری وہ تو میرے دل میں ہے اور میں ہی لیلیٰ ہوں۔

مولانا رومیؒ نے اس قصہ کو اپنے انداز سے بیان فرمایا ہے!

لیک از لیلیٰ وجود من پرست
ایں صدف پرُ از صفات آں درست

لیکن میرا وجود لیلیٰ سے بھرا پڑا ہے۔ یہ سیپ اس موتی کی صفات سے پرُ ہے۔

من کیم لیلیٰ و لیلیٰ کیست من
ما دو روحیم آمدہ دریک بدن

میں کون ہوں؟ لیلیٰ اور لیلیٰ کون ہے؟ میں۔ ہم دو روحیں ہیں جو ایک جسم میں آگئی ہیں۔

امیر خسروؒ فرماتے ہیں!

من توشدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نے گوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری

ایک دن جب مجنوں کا گزر لیلیٰ کے گھر سے ہوا تو ستاروں کو دیکھتا ہوا گزرنے لگا کسی نے کہا نیچے دیکھو۔ شاید تمہیں لیلیٰ نظر آجائے۔

مجنوں بولا! میرے لئے لیلیٰ کے گھر کے اوپر چمکنے والے ستارے کی زیارت ہی کافی ہے۔

رندوں کی نظر میں مئے خانہ کعبے کے برابر ہوتا ہے
مرشد کی گلی کا اک پھیرا سو حج کے برابر ہوتا ہے

## محبت کی ابتداء اور انتہا

جب منصور حلاجؒ کو قید میں اٹھارہ دن گزر گئے تو جناب شبلیؒ نے ان کے پاس جاکر دریافت کیا اے منصورؒ محبت کیا ہے؟ منصورؒ نے جواب دیا آج نہیں کل پوچھنا جب دوسرا دن ہوا اور ان کو قید سے نکال کر مقتل کی طرف لے گئے تو وہاں منصورؒ نے شبلیؒ کو دیکھ کر کہا۔ شبلیؒ! محبت کی ابتداء جلنا اور انتہا قتل ہو جانا ہے۔

اشارہ! جب حضرت منصورؒ کی نگاہ حق بین نے اس حقیقت کو پہچان لیا کہ!

اَلَا کُلُّ شَیْئٍ مَاخَلَا اللّٰہُ بَاطِلٌ

اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر شے باطل ہے۔



Marfat.com

اور ذات الٰہی ہی حق ہے۔ تو وہ اپنے نام تک کو بھول گئے۔ لہذا جب آپ سے سوال کیا گیا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ تو جواب دیا "انا الحق" میں حق ہوں۔

## حضرت آسیہؓ

حضرت آسیہؓ نے اپنا ایمان اپنے شوہر فرعون سے چھپایا تھا۔ جب فرعون کو اس کا پتہ چلا تو اس نے حکم دیا۔ کہ اسے گوناگوں عذاب دیئے جائیں۔ تاکہ حضرت آسیہؓ ایمان کو چھوڑ دیں۔ لیکن حضرت آسیہؓ ثابت قدم رہیں۔ تب فرعون نے میخیں منگوائیں اور ان کے جسم پر میخیں گڑوائیں اور فرعون کہنے لگا۔ اب بھی وقت ہے ایمان کو چھوڑ دو۔ مگر حضرت آسیہؓ نے جواب دیا۔ تو میرے وجود پر قادر ہے لیکن میرا دل رب کی پناہ میں ہے۔ اگر تو میرا ہر عضو کاٹ دے تب بھی میرا عشق بڑھتا جائے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا۔ اے آسیہؓ آسمان کے فرشتے تیرے انتظار میں ہیں اور اللہ تعالیٰ تیرے کارناموں پر فخر فرماتا ہے۔ سوال کر تیری ہر حاجت پوری ہو گی۔ حضرت آسیہؓ نے دعا مانگی! اے میرے رب میرے لئے اپنے جوار رحمت میں جنت میں مکان بنا دے۔ مجھے فرعون، اس کے مظالم اور ان ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں۔ حضرت آسیہؓ کو دھوپ میں عذاب دیا

Marfat.com

جاتا تھا۔ جب لوگ گھروں کو لوٹ جاتے تو فرشتے اپنے پروں سے آپ پر سایہ کیا کرتے تھے اور وہ جنت میں اپنے مکان کو دیکھتی رہتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب فرعون نے حضرت آسیہؓ کو دھوپ میں لٹا کر چار میخیں ان کے جسم پر گڑوائیں اور ان کے سینے پر چکی کے پاٹ رکھ دیئے گئے تو حضرت آسیہؓ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر عرض کی!

| | |
|---|---|
| رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ | اے میرے رب میرے لئے اپنے جوار رحمت میں جنت میں مکان بنا |

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے طفیل حضرت آسیہؓ کو فرعون سے باعزت رہائی عطا فرمائی اور ان کو جنت میں بلا لیا۔ جہاں وہ ذی حیات کی طرح کھاتی پیتی ہیں۔

عشق کے بارے میں میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں!

جنہاں عشق خرید نہ کیتا اینویں آن بگے
عشقے باجھ محمد بخشا کی آدم کی کتے

گویا میاں محمد بخشؒ بھی انسانی عظمت کا باعث محض عشق کو ہی گردانتے ہیں۔ اگر عشق نہیں تو پھر حیوانیت ہی رہ جاتی ہے۔ حیوانیت انسان کو پستی و ذلت کیطرف لے جاتی ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں!



Marfat.com

اگر ہو عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی
نہ ہو تو بندہ مسلماں بھی کافر و زندیق

حدیث قدسی

مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ
وَجَدَنِیْ عَرَّفَنِیْ وَمَنْ عَرَّفَنِیْ
اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ
وَمَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ
قَتَلْتُهٗ فَهُوَ عَلَیَّ دِیَتُهٗ
وَاَنَا دِیَتُهٗ

(عین الفقر۔ سلطان باھوؒ)

جو شخص میری طلب کرتا ہے
وہ مجھے پالیتا ہے اور جو شخص مجھے
پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے
اور جو شخص مجھے پہچان لیتا ہے
وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو
شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ
میرا عاشق ہو جاتا ہے اور جو
شخص میرا عاشق ہو جاتا ہے
اسے میں قتل کر دیا ہوں پس
اس کی دیّت (خون بہا) مجھ پر
لازم ہو جاتی ہے اور میں اس کا
خون بہا ہو جاتا ہوں۔

حدیث شریف

حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کی محبت میں مبتلا لوگوں کو فرمائے گا (حکم دے گا) کہ تم اپنے

بتوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ تو وہ داخل نہیں ہونگے (کیونکہ ان کو علم ہوگا کہ یہ عذاب ہمیشہ رہے گا) پھر اللہ پاک ان کافروں کے سامنے ہی مومنوں کو فرمائے گا اگر تم میرے محبوب ہو تو جہنم میں داخل ہو جاؤ وہ اس میں فوراً کود پڑیں گے۔ پھر عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا۔ وہ لوگ اللہ پر ایمان لائے وہ اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ (مضبوط ترین ہیں)

اس لئے کہ خود اللہ ان سے پہلے محبت کرتا ہے پھر وہ اس سے محبت کرنے والے بنے جس کی محبت کی معبود شہادت دے اس کی محبت زیادہ تام (پختہ) ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَه

اوہ جنّت میں کوڈی وچاں جتھے توں نظریں نہ آویں
اوہ دوزخ مینوں لکھ بہشتاں جتھے توں جلوہ فرماویں

اس حدیث شریف میں محبت کرنے والوں کو خطاب ہے نہ کہ عبادت کرنے والوں کو اور جو لوگ یہاں پر دن رات دوزخ سے ڈرتے اور اس سے بچنے کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں وہ کیسے سامنے آئیں گے اور دوزخ میں کودیں گے مگر یہ عشاق جو یہاں دنیا میں بے خوف ہو گئے اور اپنے مالک کا حکم بغیر جنّت کے لالچ اور دوزخ کے خوف سے بجا لاتے ہیں اور انہوں نے اپنے مالک کا حکم ماننا ہی سیکھا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔



Marfat.com

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

مذہب عشق ازہمہ جداست
عاشقاں راملت و مذہب خدا است

عشق کا مذہب سب سے جدا ہے۔ عاشقوں کا دین و مذہب خدا ہے۔

عشق آمد عقل او بے چارہ شد
صبح آمد شمع اوبے چارہ شد

جب عشق آجاتا ہے تو عقل ختم ہو جاتی ہے۔ صبح آنے پر شمع کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

## عشاق رسالتؐ

اولیاء اللہ کا دین تو محبت و عشق رسول مقبول ﷺ ہے جو در حقیقت عین عشق خدا ہے وہ اسی میں جیتے ہیں اور اسی میں مرتے ہیں اور جہان فانی کو محبت حق کی بھینٹ چڑھا کر مجسمہ تسلیم و رضا بن کر خوشنودئی خدا اور رضائے مصطفےٰ ﷺ حاصل کر کے حیات جاوداں پاتے ہیں۔

چنانچہ عاشق رسول اکرم ﷺ مولانا رومؒ اپنے خیالات کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔



Marfat.com

شادباش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

خوش رہ ہمارے اچھے جنون والے عشق۔ اے ہماری تمام بیماریوں والے طبیب۔

اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے ہمارے تکبر اور عزت طلب کی دوا۔ اے کہ تو ہمارا افلاطون اور جالینوس ہے۔

عشق کا یہ کمال ہے کہ دل و نگاہ میں محض محبوب کو بسا کر جملہ اوہام میں نقوش ماسوائے حبیب کے حرف غلط کی طرح مٹا دے صحابہ کرامؓ کی زندگی کا راز اسی عشق مصطفےٰ ﷺ میں پنہاں ہے عمر بھر ان کے پیش نظر واحد مقصد رہا اور وہ تھا حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی۔ خواہ کسی قیمت پر ہو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمام زندگی حضور ﷺ کی دید اطاعت اور خدمت کے لئے وقف کر دی تھی اور یہی چیز ان کے لئے اعلیٰ درجات علو مرتبت اور قرب ربانی کا باعث بنی۔

گویا وہ حدیث پاک اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِهِمْ عِبَادَةٌ کی جامع تفسیر اور عشق کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

قال الرومیؒ



Marfat.com

چوں مرادیدی خدارا دیدۂ
گرد کعبہ صدق برگردیدۂ

جب تو نے مجھے دیکھا تو گویا خدا کو دیکھا۔ سچائی کے کعبہ کے گرد تو نے طواف کیا۔

خدمت من طاعت و حمد خداست
تانہ پنداری کہ حق از من جداست

میری خدمت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد ہے۔ خبردار کبھی نہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے جدا ہے۔

چشم نیکو باز کن درمن نگر
تابہ بینی ء نور حق اندر بشر

اچھی طرح آنکھ کھول مجھے دیکھ۔ تاکہ تو بشر میں اللہ تعالیٰ کا نور دیکھے۔

علامہ اقبالؒ

خدا کو ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا
بجز عشق محمد ﷺ کامل ایماں ہو نہیں سکتا

## محبت نے مستجاب الدعوات بنایا

حضرت اویس قرنیؓ کے متعلق حدیث شریف میں وارد ہے کہ

جنگ احد میں حضرت نبی کریم ﷺ کا ایک دانت مبارک شہید ہوا۔ حضرت اویس قرنیؓ نے جب اس خبر جانکاہ کو سنا تو جذبہ عشق اور اتباع حضرت رسول اللہ ﷺ میں اپنے دندان مبارک کو شہید کر دیا آپ ایسے جانثار عاشق شیدائی تھے حضرت نبی کریم ﷺ کے جمال باکمال کی زیارت حضرت اویسؓ کو ظاہر میں نہیں ہوئی تھی۔

## دعاء امت

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر فاروق اعظمؓ اور حضرت مولا مشکل کشا علیؓ کو وصیت فرمائی تھی کہ اویسؓ سے ہماری امت مرحومہ کیلئے دعا بخشش کرانا ۔ چنانچہ یہ حضرات صحابہؓ، حضرت اویس قرنیؓ کے پاس تشریف لے گئے اور دعاء شفاعت امت مرحومہ کیلئے کروائی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اویس ایسے مقبول بارگاہ خدا ہیں کہ ان کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کی کھال کے بال کے برابر یعنی بے شمار لوگ جنت میں داخل ہونگے۔

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جنگ خیبر سے واپسی پر راستے میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں آرام فرما تھے۔ نماز عصر کا



Marfat.com

وقت تنگ ہو رہا تھا۔ مگر آپ نے محبوب پاک ﷺ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ جس کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ درمیانی نماز کی بالخصوص حفاظت کرو۔

نمازیں گر قضا ہوں تو ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

یہ عشق رسول ہی تھا کہ نماز جاتی ہے تو جائے مگر محبوب ﷺ کے آرام میں خلل نہ آنے پائے۔ جب مختار کل ختم رسل سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو رہے تھے۔ جناب رسالتمآب ﷺ نے دریافت فرمایا اے علی! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کی آقا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ نماز عصر قضا ہو گئی ہے۔ ارشاد فرمایا! اے علی! نماز قضا پڑھو گے یا ادا؟ کیونکہ مولیٰ علی جانتے تھے کہ مولائے کائنات ادا پڑھوا سکتے ہیں۔ عرض کی آقا! ادا پڑھوں گا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ سورج واپس عصر کے وقت پر آ گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے نماز عصر ادا فرمائی۔

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا

## حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا فنا فی الشیخ ہونا



Marfat.com

تیسر االوصول الی جامع الاصول میں حضرت عروہ ابن الزبیرؓ سے حدیث مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جناب میں چند سوالات غزوہ حدیبیہ میں بوقت صلح قریش عرض کیے تھے آنحضرت ﷺ نے جولبات عطا فرمائے۔ اس سوال و جواب سے حضرت ابوبکرؓ آگاہ نہ تھے۔ حضرت عمرؓ نے وہی سوالات حضرت ابوبکرؓ سے کئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے وہی جولبات دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ نے دیئے تھے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قلب، قلب نبوی ﷺ کے ساتھ ایسا متحد تھا کہ ایسے علوم اور احوال بعینہٖ قلب نبوی ﷺ سے ان کے قلب میں فیضان ہوتے تھے اور ایسا اتصال عادتاً فنافی الشیخ کے خواص سے ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمال عشق و محبت اور کامل فنافی الشیخ ہونے کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ جسکی حقیقت مرید اور شیخ کی انتہائی نسبت ہے۔ جو غایت محبت اور اتباع شیخ سے بیدار ہوتی ہے۔

## عشق نے صدیق اکبرؓ بنادیا

شب ہجرت جبکہ کفار مکہ حضور نبی کریم ﷺ کو (معاذ اللہ) شہید کرنے کے درپے تھے حضرت ابوبکر عبداللہ بن قحافہؓ محبوب پاک ﷺ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر تین میل کی بلندی پر پہاڑ کے اوپر لے گئے اور غار کو صاف کیا۔ اپنی دستار پھاڑ کر تمام سوراخ بند کئے ایک سوراخ جو کہ رہ گیا تھا

اس پر اپنی ایڑھی رکھ لی اور آقا کو غار کے اندر بلا لیا۔ سرکار دو عالم ﷺ ان کی گود میں آرام فرما ہوئے ادھر سانپ جو کہ کافی عرصہ سے غار کے اندر اسی غرض سے رہ رہا تھا۔ کہ یہاں آخر الزماں پیغمبر تشریف فرما ہوں گے اور میں آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں گا مگر اسے باہر آنے کے لئے رستہ نہ مل رہا تھا اس نے مجبوراً حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی ایڑھی پر ڈنگ مارا۔ تاکہ مجھے باہر نکلنے کا رستہ مل جائے اور زیارت کر سکوں مگر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایڑھی نہ ہٹائی۔ شدت درد سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو کر والضحیٰ کے چہرہ انور پر گرے۔

سرکار بیدار ہوئے اور دریافت فرمایا!

"اے ابو بکر کیوں رو رہے ہو؟"

عرض کی۔ آقا کسی موذی جانور نے ایڑھی میں ڈنگ مارا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ ایڑھی ہٹا لو۔ آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا اور تکلیف رفع فرما دی۔

اسی طرح جب حضور سید عالم ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے تو علی الصبح ابو جہل کو فرمایا۔ کہ چچا آج رات میں نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے لامکاں کی سیر کی ہے۔

ابو جہل نے سوچا اب بات بنے گی یہ تو ممکن ہی نہیں ہے انہوں نے (معاذ اللہ) بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ میں ابو بکرؓ کے پاس جاتا ہوں وہ بھی اس

بات کاانکار کردے گا۔ابو جہل فوراً حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے گھر پہنچا۔ اور کہا کہ تیرے یار نے یہ بات کہی ہے کیا یہ ممکن ہے۔؟

حضرت ابو بکرؓ نے کہا۔اے ابو جہل !واقعی محبوب پاک ﷺ نے یہ بات کہی ہے یا تو خود اپنے پاس سے کہہ رہا ہے۔

ابو جہل بولا۔حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اگر سرکار نے فرمایا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ یہ واقعی سچ ہے اس وقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے آپ کو صدیق اکبر کے خطاب سے نوازا۔یعنی سب سے بڑے تصدیق کرنے والے۔اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمادی۔

| | |
|---|---|
| وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ | ایک آیا سچائی (اور حق) کے ساتھ اور (دوسرے نے) تصدیق کی یہی متقی ہیں۔ |

## حدیث شریف

حدیث شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کی دعا منقول ہے!

| | |
|---|---|
| اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ ۝ | اے اللہ میں تجھ سے محبت کا سوال کرتا ہوں اس کی محبت کا جو تیرے ساتھ محبت کرتا ہے۔ |

ثمن پیت اصیل کی بفت پڑے سکھ دے
رٹھڑا گاندھی جے ملے بود باشنا دے

ثمن ہندی زبان کا شاعر ہوا ہے وہ کہتا ہے! کسی کامل مرد خدا سے دوستی لگالو۔ وہ ہر مشکل کے وقت کام دیتی ہے۔ جیسے عطر فروش اگر ناراض بھی ہو جائے تو جب کبھی پاس سے گزر گیا تو خوشبو ضرور آجاتی ہے۔

حضرت فخر العارفین شاہ عبدالحئ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ محبت پیر اللہ کی محبت کی میزان ہے جو دیکھنا چاہے کہ اسے اللہ سے کتنی محبت ہے وہ یہ دیکھے کہ اسے اپنے پیر و مرشد سے کتنی محبت ہے۔



Marfat.com

# عشق و محبت کی تاثیر

محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ایک کیفیت ہے۔ جسے محبّ محسوس کرتا ہے اور اسکی لذت سے وہی آشنا ہوتا ہے۔ کوئی دوسرا شخص اندازہ نہیں کر سکتا۔ ایک عجیب تڑپ ہے ایک پاکیزہ احساس ہے ایک ان مٹ نقش ہے ایک جلن ہے ایک درد ہے محبت ایک ایسا وجود ہے جسے محسوس کیا جاسکتا ہے چھوا نہیں جاسکتا اگر کسی کو درد ہو تو وہ تڑپنے پھڑکنے لگ جاتا ہے اگر کوئی اس سے پوچھے کہ آپ کو کیا ہو رہا ہے تو الفاظ میں اس درد کو مقید نہیں کر سکے گا۔ کچھ ایسی ہی تاثیر محبت کی ہے۔ محبّ اپنے پورے وجود میں ایسی کیفیت پاتا ہے جسکی تعریف کیلئے الفاظ ساتھ نہیں دیتے۔ اسی بناء پر ایک بزرگ کا قول ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ کی ذرہ بھر معرفت سونے کے ہزار محلوں سے افضل ہے" محبت ایک ایسی کشش ہے جب دل میں اجاگر ہوتی ہے تو عرب کی گرم ریت پر گھسیٹا جاسکتا ہے۔ دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا جاسکتا ہے گھر بار چھوڑا جاسکتا ہے۔ رشتہ داروں سے ناطہ توڑا جاسکتا ہے۔ سرداران قریش کی دشمنی مول لی جاسکتی ہے مگر سردار دوعالم ﷺ کا دامن نہیں چھوڑا جاسکتا۔ ایسی محبت کو بقا ہے۔ باقی ہر شے فنا ہے۔

محبت میں محبّ اپنے محبوب کی یاد میں گم رہتا ہے اور آہستہ آہستہ اس یاد کو تقویت ملتی رہتی ہے جلن بڑھتی ہے درد شدت اختیار کر جاتا ہے

اور پھر کچھ عرصے بعد یہ کیفیت عشق کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

"راہ رضا کے مقتولوں کو ہر دور میں نئی زندگی ملتی ہے۔"

جو لوگ عشق کی آگ میں جل جاتے ہیں انکے وجود کو بھی بقا مل جاتی ہے اور انہیں فضیلت ملتی چلی جاتی ہے۔ جو وجود کشتہ محبت ہو جاتے ہیں وہ زندہ اور تابندہ ہو جاتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جس کسی کو ان سے نسبت ہو جائے اسے بھی حیات جاودانی سے سرفراز فرما دیتے ہیں۔ اس کو ایک مثال سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ عام دوائی زیادہ دیر ہو جانے پر ایکسپائر Expire ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک کشتہ بنایا جاتا ہے۔ سونے چاندی سنکھیا شنگرف اور بعض دھاتوں کے کشتے تیار کئے جاتے ہیں۔ کشتہ تیار کرنے کیلئے اسے بار بار آگ میں جلاتے ہیں یا اس دھات کو برادہ کر کے عرق گلاب میں ڈال کر رگڑ رگڑ کر آگ سے بھی زیادہ تپش دے دیتے ہیں۔ زہر جب کچا ہوتا تو ہلاکت کا سبب بنتا ہے اور جب جل گیا تو تریاق بن گیا ہے۔ یعنی جب کشتہ ہو گیا تو زندگی بخش ثابت ہوا۔ جب یہ دھاتیں کشتہ ہو جائیں تو زندگی بخش ہو جاتی ہیں اور زہر کشتہ ہو جائے تو تریاق ہو جاتا ہے تو اس سے اندازہ لگا لینا چاہیے کہ جس کا دل اور پورا وجود عشق الٰہی اور عشق رسول میں کشتہ ہو گیا تو اس کے تریاق ہونے کا کیا عالم ہو گا۔ عام دوائی زیادہ مدت گزر جانے پر ڈیٹ



Marfat.com

آف ایکسپائر ہو جاتی ہے۔ مگر کشتہ جتنا پرانا ہوتا چلا جائے اتنی ہی طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حکماء اور اطباء سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ کہ پرانے کشتے کی کیا قدر و قیمت ہوتی ہے۔ اگر وجود کشتہ ہو جائے تو موتو اقبل ان تموتوا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کا اطلاق پورا ہو گیا۔ پھر موت اسکا کیا بگاڑ سکتی ہے موت تو زندہ کو مارتی ہے اور جو خود ہی عشق میں مر چکا ہو تو دوبارہ موت اسکا کیا بگاڑے گی کیونکہ جب تک مرا نہ تھا تو ڈیٹ آف ایکسپائر تھی اور جب کشتہ ہو گیا تو ڈیٹ آف ایکسپائر ختم ہو گئی جو کشتہ عشق ہو جائے تو اسکی راکھ کا ایک ذرہ بھی ہزاروں مردہ دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے باکمال لوگ جس قوم میں پیدا فرمادے تو اس قوم کی حالت بدل جاتی ہے اور باکمال لوگوں کے سبب سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ہر گھڑی رحمت کا نزول رہتا ہے اور مخلوق کا یہ عالم ہوتا ہے کہ انکے ہاتھ پاؤں چومتے رہتے ہیں اور بادشاہ بھی انہی باکمال حضرات کے آستانوں پر ہی جھکتے ہیں۔

عشق میں فنا ہونے والوں کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کسی نے فرہاد سے پوچھا تیری شیریں کا کیا حال ہے۔ تو اس نے کہا کون شیریں کیسی شیریں؟

میرا آغاز شیریں ہے میرا انجام شیریں ہے

مجھے فرہاد کیوں کہتے ہو میرا نام شیریں ہے

ہیر نے کہا



Marfat.com

رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی
آکھونی مینوں دھیدو رانجھا ہیر نہ آکھے کوئی

اِسی طرح جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عشق میں کشتہ ہو جاتے ہیں انکی زبان سے بھی بے خودی کے عالم میں یہ الفاظ نکل سکتے ہیں کہ "میں اللہ ہوں" یہی لوگ ہیں جنکی شان میں خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے بندے کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے گرفت کرتا ہے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے چلتا ہے اب مقام غور ہے یہ بندہ وجود اللہ نہیں تو اور کیا ہے۔ جیسے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

نہ تخت و تاج نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

## بابا فریدُ الدّین شکر گنجؒ

حضرت خواجہ فرید الدین مسعود شکر گنجؒ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ قطبُ الدین بختیار کاکیؒ کی بارگاہ میں بارہ برس تک وضو کرانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے ایک رات جبکہ سردی کا موسم تھا شاہ قطب الدینؒ نے بابا صاحب کو فرمایا کہ گرم پانی رات کو موجود رکھنا۔ جب تہجد کا



Marfat.com

وقت قریب ہوا تو باباصاحبؒ پانی گرم کرنے کی تیاری کیلئے اٹھے تو آگ کہیں سے دستیاب نہ ہوئی دہلی شہر میں آگ کی تلاش کرنے لگے ایک مکان کے اندر سے روشنی دکھائی دی آپ نے دروازہ پر دستک دی اندر سے کنیز باہر آئی اور اس نے پوچھا اسوقت کون آیا ہے اور کیا کام ہے آپ نے فرمایا میں خواجہ قطب الدینؒ صاحب کا درویش ہوں اور انکے وضو کا پانی گرم کرنے کیلئے آگ لینے آیا ہوں کنیز نے اندر جاکر بی بی کو بیان کیا بی بی نے کہا اسے اندر بلاؤ تب کنیز آکر باباصاحب کو اندر لے گئی چونکہ حسن ظاہری بھی کمال خدا تعالیٰ نے باباصاحب کو عطا کیا تھا وہ بی بی مفتون ہو گئی اور کہا آپ آؤ اور میرے پاس آرام کرو پھر آگ ملے گی حضرت بابا نے انکار کیا واپس چلے آئے ہر چند آگ تلاش کی قدرت الٰہی سے کسی جگہ دستیاب نہ ہوئی پھر لاچار ہو کر اسی جگہ منت وزاری سے آگ طلب کی جب اس خاتون خانہ نے جانا کہ اس فقیر کو خواہش آگ کی از بس ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ تمہیں میری کونسی چیز پیاری لگتی ہے تو اس نے کہا کہ آنکھ آپؒ نے اس کنیز سے چھری اور پلیٹ منگوائی اور فوراً آنکھ نکال کر دے دی وہ عورت چلائی کہ آپ نے یہ کیا کیا میں نے تو ویسے ہی پیار سے کہا تھا۔ کنیز کو کہا کہ فوراً آگ دیکر بھیجو۔

واپس آکر جلانے کیلئے لکڑی تلاش کی تو وہ بھی نہ ملی آخر کو بنظرِ ضرورت اپنی چارپائی جلا کر وضو کے لئے پانی گرم کیا۔ صبح کے وقت جب خواجہ قطب الدینؒ کی نظر باباصاحب کے چہرہ پر پڑی تو دیکھا کہ آنکھ پر دستار



Marfat.com

بندھی ہوئی ہے اس وقت خواجہ قطب الدینؒ نے فرمایا۔ اے فرید اس اسھ پہ دستار کا پیچ کیوں بندھا ہے تب بابا صاحب نے عرض کی حضور آنکھ آئی ہے (جیسا کہ رواج ہے جب آنکھ درد کرے تو کہتے ہیں آنکھ آئی ہے) حضرت خواجہ قطب الدینؒ نے ارشاد فرمایا جب آنکھ آئی ہے تو کھول دو بابا صاحب نے حسب الحکم اپنے پیرو مرشد کے آنکھ کھول دی وہ آنکھ صحیح وسالم ہو گئی بلکہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے قدرے بڑی معلوم ہوتی تھی۔ تب حضرت خواجہ قطب الدینؒ نے بطور اس ادائے خدمت کے بہت نعمت عطا کی اور وہ عورت بھی معہ اپنے اہل و عیال کے خدمت خواجہ صاحب میں تائب ہو کر مرید ہوئی۔ (وقائع فرید الدین۔ گلزار فریدی)

حضرت بابا فرید الدینؒ کے مزار پر انوار پر ہر وقت میلہ کا سماں ہوتا ہے۔ زائرین دور دراز سے حاضری کیلئے آتے ہیں اور "حق فرید یا فرید" کی صدائیں گونجتی سنائی دیتی ہیں اور یہ بمصداق آیت شریفہ ہے "فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ" تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا۔

اس سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت بابا صاحب نے خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے جو آج انکا ذکر ہو رہا ہے جیسا کہ زبان خلق نقارہ خدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مخلوق کی زبان سے اپنے بندوں کا ذکر کروا دیتا ہے اور فرشتوں میں بھی انکے تذکرے ہوتے ہیں۔



Marfat.com

# حضرت بلالؓ اور شب معراج

جناب رسالتمآب سرکار مدینہ ﷺ شب معراج جب فرشتوں کے جھرمٹ میں عالم ملکوت کا معائنہ فرماتے ہوئے جنت الفردوس کی طرف تشریف لے گئے تو ایک جگہ آپ نے ایک حور کو رنج و غم میں مبتلا دیکھا اور حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا کہ معلوم کرو کہ یہ حور کیوں روتی ہے آخر اسے کون سا دکھ ستا رہا ہے جب حضرت جبرئیلؑ نے دریافت فرمایا تو اس حور نے عرض کیا کہ میں نے اسی لئے اپنا ایسا حال بنا رکھا تھا کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی رحمت بھری نگاہیں مجھ پر پڑیں اور پھر میں اپنا حال عرض کرنے کی سعادت حاصل کر سکوں۔

حسب خواہش حور کو سرکار دو عالم ﷺ کے دربار پر انوار میں حاضر ہو کر عرض کرنے کی اجازت مل گئی تو اس نے جھک کر سلام عرض کرنے کے بعد اپنی سرگزشت سنائی کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے جنت کی حوروں میں حسن و جمال کی ملکہ بنایا تمام جنتوں میں حسن و جمال میں مجھ سے بڑھ کر کوئی حور نہیں ہر طرف میرے حسن و جمال کا چرچا ہے اگر میں بے نقاب ہو جاؤں تو دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اور جنت میں دوپہر کا اجالا پھیل جائے۔ یا رسول اللہ ﷺ ایک دن کا واقعہ ہے اچانک میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بروز قیامت ہر حور کسی نہ کسی جنتی شخص کے



Marfat.com

حوالے کی جائے گی میرا بھی ضرور کوئی جوڑا ہوگا جسکی دائمی رفاقت مجھے نصیب ہوگی یہ خیال آہستہ آہستہ میری سوچوں پر مسلط ہوتا گیا اور بالاخر ایک روز میں نے خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کر دیا کہ۔ "اے رب العالمین! تیرا بے حد احسان کہ تو نے مجھے حسن و جمال کی وجہ سے حوروں کی ملکہ بنایا۔ اب میری یہ خواہش بھی پوری کر دے کہ جنت میں میرا جوڑا کون سی ہستی ہوگی۔ وہ کیسا حسین و جمیل ہوگا جسکے سپرد مجھے کیا جائیگا؟ رحمتوں کا دریا جوش میں آیا اور میری یہ التجا قبول ہوگئی۔ حکم ہوا سامنے جو آئینہ رکھا ہے اسے ایک نظر دیکھ لے۔ تیرے جوڑے کی جھلک نظر آجائے گی۔ یارسول اللہ ﷺ میں دیوانہ وار آئینے کی طرف بڑھی تاکہ اپنے محبوب و مقبول ترین ساتھی کی جھلک دیکھ لوں۔ جونہی نگاہ اٹھائی دل پر ایک بجلی گری اور آرزوں کا سارا خرمن جل گیا۔ اس وقت سے آج تک بے چین ہوں اور اس غم کی وجہ سے رو رہی ہوں کہ ایک بد شکل سیاہ فام کے ساتھ میرا کیوں جوڑا بنایا گیا؟ میں کس طرح دائمی زندگی اس کے ہمراہ بسر کر سکوں گی جبکہ صرف اس کا تصور ہی میرے لئے وحشت ناک ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے زیر لب مسکراتے ہوئے دریافت فرمایا! اپنے جوڑے کا جو سراپا تو نے آئینہ میں دیکھا تھا اس کے بارے میں کچھ بیان کر۔

اس نے عرض کیا سراپا مجسم سیاہی، موٹے موٹے ہونٹ، چوڑے دانت، بھدا چہرہ تنگ و تاریک پیشانی، بے ڈھنگا قد۔ جیسے ہی سرکار دو عالم



Marfat.com

ﷺ نے حور کا اپنے جوڑے کے حلیے کے بارے میں بیان سماعت فرمایا۔ تو سرکار ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور جلال سے سرخ ہوتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا۔ تو نے جو سراپا بیان کیا ہے وہ تو میرے پیارے بلالؓ کا ہے۔ ایک عاشق سراپا، ایک مومن وفا کیش اور نگار خانہ ہستی کے ایک گوہر نایاب کو پا کر تو اپنی غم نصیبی کا شکوہ کر رہی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ بلالؓ میرا عاشق مجسم ہے میں نے اپنی پلکوں کے سائے میں اسے پناہ دی اور سن لے! میرا بلال ایسی شان والا ہے کہ بروز قیامت اسکے جسم کی سیاہی حوران جنت کے رخساروں پر تل بنا کر تقسیم کر دی جائے گی۔ وہ ایسا عاشق ہے کہ اس نے عشق ہی کی وجہ سے ہر آسائش سے منہ پھیر لیا۔ وہ تو حسن مجرد کا تماشائی ہے۔ اپنے حسن و جمال پر غرور نہ کر ہو سکتا ہے کہ جس دن تو ستر ہزار نقاب الٹ کر بلالؓ کے سامنے آئے تو میرا بلال تجھے ناپسند کر دے۔

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا فرمان عالی شان سن کر حور اضطراب شوق کی وجہ سے چیخ اٹھی۔ سرکار! سرکار! ﷺ میری معذرت قبول فرمائی جاوئے۔ میرا غم والم شکوہ شکایت جاتے رہے۔ بس مجھے وہی سیاہ فام بلالؓ پسند ہے۔ یہ تو میری خوش نصیبی کی معراج ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا عاشق زار میرے حصے میں آیا۔ اسکی معذرت قبول فرماتے ہوئے اور دعائیں دیتے ہوئے. سرکار ﷺ آگے تشریف لے گئے سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے معراج سے واپسی پر فرمایا۔ بہشت تو بلال کی مشتاق ہے"۔ پھر حضرت بلالؓ

سے دریافت فرمایا۔لم سبقتنی الی الجنه یا بلال (تم کون سا عمل کرتے ہو جسکی وجہ سے میں نے تمہیں جنت میں اپنے آگے آگے دیکھا ہے اور تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے۔(حضرت بلالؓ نے جواب میں عرض کیا کہ میں نے جب بھی وضو کیا ہے دو رکعت تحیتہ الوضو ضرور ادا کرتا ہوں۔

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا! "اے بلال یہ سعادت جو تو نے پائی ہے اس عمل کی بدولت ہے" ویسے بھی حضرت بلالؓ سرکار دوعالم ﷺ کے آگے آگے احتیاطاً چلا کرتے تھے اسی لئے بہشت میں بھی سرکار دوعالم ﷺ کے قدمین شریفین کے صدقے غلام کو رفاقت کا شرف حاصل ہو گیا۔

عاشق کا پہلا قدم ہی اپنے محبوب کے پاس ہوتا ہے اور حضرت بلالؓ کو یہ کمال عشق مصطفےٰ ﷺ سے حاصل ہوا تھا۔ کیونکہ نفل تو دوسرے اصحابؓ بھی پڑھتے تھے۔ مگر انہیں یہ مقام حاصل نہ ہو سکا۔ آپؓ نوافل میں اور بوقت اذان بھی بلکہ ہمہ وقت تصور شیخ میں مستغرق رہتے تھے۔ جیسا کہ علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے!

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

## عاشق

عشق وہبی ہے جو کسب سے حاصل نہیں ہوتا۔

- محبت کرو کسب سے کچھ نہیں ہوتا۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو ریاضت بے کار ہے۔
- محبت میں شاہ و گدا کا فرق نہیں جیسے محمود اور ایاز کا واقعہ ہے۔
- یار کا تصور عاشق کی زندگی ہے۔
- رضائے یار عاشق کا ایمان ہے۔
- جسکو اپنی خواہشات کی خبر ہے وہ عشق سے بے خبر ہے۔ ارسطو نے بھی کہا ہے عاشق یار سے خبر دار اور موجودات سے بے خبر رہتا ہے۔
- معشوق کی جفا کو عاشق عطا سمجھتا ہے۔
- محبت میں انسان اندھا ہو جاتا ہے اور ہر وقت محبوب کے تصور میں کھو یار ہتا ہے۔
- ایمان محبت کامل کا نام ہے۔
- عشق میں اپنے محبوب پر سر دیدے تو یہ سر ہے۔
- عاشق وہ ہے جو معشوق پر جان قربان کر دے
- جبتک خودی میں ہے حقیقیت سے حجاب رہیگا خود پرستی حجاب کو بڑھاتی ہے اور مقصود سے دور رکھتی ہے اور بیخودی حجاب کو اٹھاتی ہے۔
- مرید اس طرح اپنے پیر سے جسطرح قطرہ دریا سے مل جاتا۔ جبتک



Marfat.com

قطرہ دریا سے نہیں ملتا قطرہ ہی رہتا ہے اور جب دریا سے مل جاتا ہے تو پھر اسے کوئی قطرہ نہیں کہتا۔

پیر کی صورت میں خدا ملتا ہے۔ جو پیر کی شکل ہے بس یہی سب کچھ ہے۔ پیر کی ذات میں فنافی الرسول اور فنافی اللہ کا مرتبہ مل جاتا ہے۔

جس دل میں محبت سے سروکار ہوتا ہے اس میں عداوت کی گنجائش نہیں ہوتی۔

جسکی قسمت میں جو کچھ ہے وہ اسے ضرور ملے گا اگر زندگی میں نہیں تو مرتے وقت اور مرتے وقت نہ ملا تو اسکی قبر میں ضرور ٹھونس دیا جائیگا۔

خدا محض آسمان پر نہیں ہم تم میں چھپ کر سب کو دھوکے میں ڈالدیا ہے۔ پس ایک صورت کو پکڑ لے خدا مل جائیگا۔

عاشق وہ ہے جسکی ایک سانس بھی یاد محبوب سے خالی نہ ہو۔

عاشق کی سانس بلا کسب ذکر و عبادت ہے۔

عاشق غافل نہیں ہوتا اسکی یہی نماز اور یہی روزہ ہے۔

عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں ملتا ہے۔

فقیر کم مشائخ زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ منزل عشق سخت ہے اور طالب مشکل سے اسے پسند کرتے ہیں۔



Marfat.com

- لاالٰہ زبانی کہنا اور ضرب لگانا اور بات ہے۔ دیکھ کے عاشق ہونا ممکن ہے بغیر دیکھے محال۔
- مذہب عشق میں کفر و اسلام سے غرض نہیں جو کچھ ہے معشوق ہے۔
- معشوق کا ترسانا اور حجاب و عنایات ہی تو رحم و فضل ہے۔
- حضرت امام حسینؓ نے ایک محبوب کیلئے پورے خاندان کو شہید کرا دیا۔
- محبت ہی سب کچھ ہے۔ بے محبت نماز روزہ بھی بیکار ہے۔ دیکھو واقعہ کربلا کہ لوگ نماز پڑھتے تھے مگر محبت آل عبا کی نہ تھی۔
- علمائے ظاہر کی الٹی چال ہے۔ جو دیکھ کر سجدہ کرے وہ کافر اور جو بغیر دیکھے کرے وہ مومن۔
- منزل عشق میں ذات صفت ہو جاتی ہے اور صفت ذات۔
- علم اور چیز ہے۔ عشق اور چیز ہے۔ جہاں حضرت عشق آئے وہاں علم و عقل کا کام نہیں رہتا۔
- اپنے میں جو سانس چلتی ہے یہی ذات ہے۔ بس اسکی تصدیق مشکل ہے۔
- جسکو یہاں تصدیق نہیں وہ کعبہ جا کر کیا کریگا سوائے پتھر کے کیا دیکھے گا۔ خدا کا گھر تو ہر جگہ موجود ہے۔



Marfat.com

جو کل امراض کو دور کر سکتا ہے۔ وہ بھوک اور پیاس کی زحمت کو بھی مٹا سکتا ہے۔

اہل و عیال والے کی نسبت فرمایا کہ خدا کی وجہ سے دنیا کو نہ چھوڑو تیری دنیاداری ہی عبادت ہے۔

ایوب محب محبوب پر ہو جا
تب تو ہی آئینہ محبوب ہوگا

یہ گوہر کتابوں سے نہ مکتب سے ہوتا ہے پیدا
فقط یہ تو ہوتا ہے نگاہ شیخ کامل سے پیدا

رنج دنیا سے بہت مضطرب الحال تھا یہ
دل کو تسکین ہوئی ہے در محبوب سے پیدا

عجب عاشقوں کی نماز ہے نیا بیدم انکا نیاز ہے
نہ قیام ہے نہ قعود ہے نہ سجود ہے نہ سلام ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت ازدر حق کہ استقبال می آید

مظلوم کی آہ سے ڈرو کہ بارگاہ حق انکی دعا کی قبولیت کیلئے تیار رہتی ہے۔

فقیروں کی زباں اللہ کی تقدیر سمجھو
پر کبھی یہ پھول سمجھو اور کبھی شمشیر سمجھو

# ذکر الٰہی

قرآن حکیم میں ذکر الٰہی کے متعلق بہت سی آیتیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم ہے اور یہ حکم کثرت کی قید سے ثابت ہے ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں ذکر کو خاص اہمیت حاصل ہے اور بیعت کے فوراً بعد ذکر خفی کا طریقہ سمجھادیا جاتا ہے اور اس کی سخت تاکید فرمائی جاتی ہے ذکر کی تاکید قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

## قرآنی آیات

قرآن مجید میں جہاں ذکر الٰہی کا حکم دیا گیا ہے۔ اکثر مقامات پر اس کے ساتھ کثیر کی صفت موجود ہے۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ | اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو |

(الاحزاب)

| | |
|---|---|
| وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا | اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے |

(الاحزاب)



Marfat.com

| | |
|---|---|
| لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا | حضور ﷺ کا عمدہ نمونہ اس شخص کے لئے جو روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو۔ |

(الاحزاب)

ابن کثیر نے اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس مذکورہ آیت کی تفسیر بیان فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی ایسی عبادت فرض نہیں فرمائی جس کی حد مقرر نہ ہو اور اس میں ایک معذور آدمی کا عذر قبول نہ فرمایا ہو۔

مگر ذکر الٰہی ایسی عبادت ہے جس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور نہ کسی کو ترک ذکر پر معذور فرمایا۔ ہاں جو مغلوب الحال ہو اس کا معاملہ جدا ہے اور فرمایا اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو، بیٹھے ہو یا لیٹے ہو۔ رات ہو یا دن، پوشیدہ یا علانیہ، خشکی ہو یا سمندر میں، سفر میں ہو یا حضر میں، خوش الحال ہو یا عسیر الحال، تندرست ہو یا بیمار، ہر حال میں ذکر کرو۔

## با آواز بلند ذکر کرنا

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ روایت کرتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کو ذکر نفی اثبات کی تلقین کی آپؐ نے حضرت علیؓ کو اسکی

تربیت دی اور اس طرح تمام صحابہؓ کو اس کی تبلیغ کی گئی (سر الاسرار: ۶۸)

شیخ احمد رفاعیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو ذکر نفی و اثبات کی تلقین اس طرح کی کہ آنکھیں بند کر کے بلند ذکر کیا جائے۔ (البرھان المؤید: ۵۳۔۵۴)

شاہ ولی اللہؒ بھی اسی روایت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

فَقَالَ اغْمِضْ عَيْنَيْكَ وَاسْمَعْ مِنِّيْ ثَلَاثَ مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتَ وَ اَنَا اَسْمَعَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّات مُغْمِضًا عَيْنَيْهِ رَافِعًا صَوْتَهٗ

پس آپ ﷺ نے فرمایا اپنی آنکھیں بند کرو اور مجھ سے تین مرتبہ (کلمہ) سنو اور پھر تو اسی کو تین مرتبہ دہرا اور میں سنوں گا پس انہوں نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اونچی آواز سے تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا۔

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔

قَالَ اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ

(صحیح بخاری ۱: ۱۱۶)

فرماتے ہیں جب لوگ فرضی نماز سے فارغ ہوتے تو عہد رسالتمآبؐ میں بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| الظُّلْمَةِ فِیْ الْمَکَانِ اَجَلّٰی | مکان میں تاریکی ذکر کے دوران |
| اُلْقُلُوْبِ فِی الذِّکْرِ (مرقاۃ ۱:۲) | دلوں کو بہت جلا بخشنے والی ہے۔ |

# ذکر خفی

قال اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ | اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو دل |
| تَضَرُّعاًوَّ خِیْفَۃً (الخ) | میں گڑگڑاتا اور ڈرتا رہ۔ |

اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تبلیغ وحی کا حکم دینے کے بعد متصل ہی اس آیت میں حکم دیا۔ کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار کو دل میں یاد کریں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی ذکر سے مکمل طور پر مستفید اس صورت میں ہو سکتا ہے جب ذکر میں یہ صفت پیدا ہو جائے کیونکہ اس شرط (یعنی ذکر قلبی) سے ذکر کرنا، اخلاص اور تضرع سے زیادہ قریب ہے۔

# ذکر قلبی افضل ہے

امام ابو یعلی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس ذکر خفی کو ملائکہ کاتبین سن نہیں سکتے اسے غیر خفی پر ستر گنا زیادہ فضیلت ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو حساب کے لئے جمع فرمائے گا اور کاتبین اپنی تحریریں پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ



Marfat.com

دیکھو اس کی کوئی نیکی رہ تو نہیں گئی وہ عرض کریں گے ہمیں جو معلوم ہو، سب لکھ لیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی ایک نیکی ایسی ہے جو تم نہیں جانتے وہ ذکر خفی ہے۔

حدیث

| | |
|---|---|
| عن ابو سعید بن الخدرَی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیْ ۵ | ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔ |

(الترغیب ۴:۱۶۰)

| | |
|---|---|
| و عن سعید ابن ابی وقاص قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیْ ۵ | حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔ |

(الترغیب ۲:۵۳۷)

ان آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے ذکر کی تاکید و اہمیت واضح ہو جاتی ہے اور خصوصاً ذکر خفی۔ کیونکہ ذکر خفی میں ریاء کاری نہیں ہے اور یہ ذکر بند نہ ہوگا کیونکہ اس کا تعلق روح سے ہوتا ہے اور روح کو نہ نیند ہے اور نہ موت۔ لسانی ذکر جتنا بھی کر لیا جائے کثرت پوری نہیں ہو سکتی اور اس



Marfat.com

میں ریاء کاری بھی ہو سکتی ہے لسانی ذکر کے لئے پاک ہونا جسم کا اور جگہ کا ضروری ہے لیکن خفی ذکر میں کوئی قید نہیں یہ ہر وقت ہر جگہ ہر حالت میں ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے!

حضور اکرم ﷺ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

## حدیث شریف

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور ﷺ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

(رواہ مسلم باب مخالطۃ الجنب)

اس حدیث شریف میں کل احیانہ بتا رہا ہے کہ تمام اوقات میں آپ ﷺ ذکر الٰہی کرتے تھے اور تمام اوقات میں بول و براز، جماع، اکل و شرب، نیند اور دوسرے تمام مشاغل بھی شامل ہیں کیونکہ قرینہ مخالطت الجنب موجود ہے اور ایسی حالت میں ذکر لسانی ناجائز ہے اس لئے لازماً ذکر قلبی مراد ہوگا۔

## ذکر الٰہی تمام عبادات سے افضل ہے

عن ابی سعیدن اخدری اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادَةِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ

حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی عبادت اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے افضل ہوگی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والوں کا درجہ سب سے



Marfat.com

اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرُ و یَخْتَضِبُ وَ مَاکَانَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ اَفْضَلُ مِنْہُ

(رواہ الترمذی)

بلند ہوگا میں نے عرض کیا کہ کیا مجاہد فی سبیل اللہ سے بھی؟ فرمایا اگر مجاہد فی سبیل اللہ کفار اور مشرکین پر تلوار چلائے، حتیٰ کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے لتھڑ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے افضل ہیں۔

## دوسری حدیث

عن ابی الدر داء قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعُھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرْقِ وَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْ اعَدُوَّ کُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الْحَاکِمُ فِیْ کِتَابِہِ الْمُسْتَدْرَکِ عَلَی الصَّحِیْحَیْنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاَسْنَادِ ○

الی الدرداءؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو سب سے افضل ہو جس کا ثواب اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ہو جو تمہارا درجہ سب سے بلند کردے اور وہ عمل کرنا سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو اور جو دشمنوں کے خلاف جنگ کرنے اور انہیں قتل کرنے سے بھی افضل ہو صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ ضرور فرمایئے فرمایا اللہ کا ذکر سب سے افضل ہے۔



Marfat.com

## ذکر الٰہی مومن کیلئے ایک قلعہ ہے

قال النبی ﷺ اٰمُرُکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَّ مَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبُہُ الْعَدُوُّ سَرَاعًا فِیْ اَثَرِہٖ حَتّٰی یَاءتِیْ حِصْنًا حَصِیْنًا فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ فِیْہِ وَ کَذَالِکَ لِلْعَبْدِ لَا یَنْجُوْا مِنَ الشَّیْطٰنِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہ ○

حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ آدمی کے تعاقب میں دشمن تیزی سے آرہا ہے اور آدمی اس سے بچنے کے لئے قلعہ میں پناہ گزیں ہو جائے اسی طرح شیطان کے حملے سے بچنے کی صرف ایک صورت ہے اور وہ اللہ کا ذکر ہے۔

## ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا ساتھی ہے

قال تعالیٰ. وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ○

جو شخص ذکر الٰہی سے آنکھ چرالے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

(الزخرف)

وقولہ تعالیٰ. اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ○ (المجادلہ)

ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔



Marfat.com

# اجتماعی ذکر

قال تعالی. وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ٥

اور آپ ﷺ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضاجوئی کے لئے پکارتے ہیں۔

## حدیث شریف

عن ابی هریره قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطَّرِيْقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا اهْلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا اِلَی اَنْ قَالَ فَيَقُوْلُ تَعَالٰی اَشْهَدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰی جَلِيْسُهُمْ ٥

(بخاری ۲:۹۴۸)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جہاں کہیں انہیں ذاکرین کی کوئی جماعت مل جاتی ہے۔ اپنے ساتھیوں کو بلاتے ہیں۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس کی تمہیں تلاش ہے۔ چنانچہ وہ ملائکہ ذاکرین کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کو بخش دیا ہے پھر ان میں ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی تو اہل ذکر سے نہیں وہ تو اپنے کام کے لئے آیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسی مجلس ہے جس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہ سکتا۔

Marfat.com

## محفل ذکر کا حکم

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ اِنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ نَصِیْبٌ فِیْهِ خَیْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَیْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلَ الذِّكْرِ ○

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے بہترین عمل کی خبر نہ دوں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی سمیٹ لو۔ سنو! مجالس ذکر کو لازم پکڑو۔

## حدیث شریف

وَرَوٰی اَبُوْ نَعِیْم اَنَّهٗ ﷺ قَالَ مَجَالِسِ الذِّكْرِ تَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَ تَحُفُّ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَ تَغْشَاهُمُ الرَّحْمَةُ یَذْكُرُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ○

اور ابو نعیم نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجالس ذکر پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے وہ انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر نزول سکینہ ہوتا ہے اور ان پر اللہ کی رحمت سایہ کر لیتی ہے اور اللہ انہیں یاد کرتا ہے۔



Marfat.com

## حدیث شریف

وَرَوٰی اَحْمَدُ وَ مُسْلِمُ اِنَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لا یَقْعُدُ قَوْماً یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلآئِکَةُ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَ ذَکَرُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ○

اور امام احمد اور امام مسلم نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں فوراً ہی ملائکہ انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر نزول سکینہ ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے مقربین میں فرماتا ہے۔ ۱

فیض الباری ۲: ۳۶۲ پر ہے کہ نمازوں کے بعد سلف صالحین میں یہ دستور تھا کہ مجلس ذکر قائم کرتے تھے۔

وَ فِی الْمُدْخَلِ لِابْنِ الْحَاجِ الْمَالِکِیِّ اَنَّ السَّلَفَ الصَّالِحِیْنَ کَانُوْا یَحْسِبُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ الْعَصْرِ فِیْ

اور مدخل ابن حاج مالکی میں ہے کہ سلف صالحین (یعنی صحابہ تابعین و تبع تابعین) نماز فجر اور عصر کے بعد مسجد میں حلقہ ذکر



Marfat.com

الْمَسْجِدِ لَهُمْ زَمْزَمَةٌ وَ دُوِیٌّ كَدُوِی النَّحْلِ ○

کرتے تھے ان کے ذکر کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی تھی۔

## حدیث شریف

قَالَ رَسُوْل اللہ ﷺ عَلَیْكَ بِتِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِی السَّمَآءِ وَ نُوْرٌ لَّكَ فِی الْاَرْضِ ○

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تلاوت قرآن کو لازم پکڑ، اور ذکر الٰہی کیا کر، کیونکہ اس سے آسمان میں تیرا ذکر ہوگا زمین میں تیرے لیے نور ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ ہر جمعرات کو خاص محفل ذکر منعقد فرماتے جو باطنی احوال کیلئے مفید ہوتی تھی۔ (مشکوۃ باب العلم: ۳۳)

## محافل ذکر

ہم اپنے مریدین کو ہر وقت سانس سے ذکر کی تاکید کرتے ہیں اور بعد نماز مغرب چار ضربی ذکر اور مراقبہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے ہر جمعرات اور اتوار کو آستانہ عالیہ پر محفل ذکر منعقد کی جاتی ہے

محفل ذکر میں نئے مریدین جن کا ذکر ابھی صحیح طور پر نہیں چلتا دوسروں کے ساتھ مل کر ان کا ذکر بھی جاری ہو جاتا ہے ایک انگیٹھی جو کہ ٹھنڈی ہوتی ہے اسے دوسری انگیٹھی سے حرارت پہنچ جاتی ہے اور وہ بھی

گرم ہو جاتی ہے۔

انگیٹھی سے ہمارا اشارہ قلب کی طرف ہوتا ہے۔

اگر کوئی مرید ہم سے کسی نقصان کے بارے میں عرض کرتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تمہارا ذکر صحیح نہیں ہے جاؤ جا کر کثرت سے ذکر کیا کرو۔ ذاکر کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ ذاکر اللہ تعالیٰ کے قلعے میں ہوتا ہے (جیسا کہ حدیث شریف میں بیان کیا جا چکا ہے) اگر اس کے بعد بھی سالک کو کوئی نقصان ہوتا ہے تو پھر اسے اپنے مالک کی طرف سے جانے اور اس میں اس کے لئے فائدہ ہوتا ہے۔ جب انسان تکلیف پر صبر کرتا ہے تو اس کے عوض اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے گناہوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے حدیث شریف نقل کی ہے کہ!

"ہر نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے فرماتے ہیں کہ سانس کا آنا بھی نعمت ہے اور جانا بھی نعمت ہے تو اس کا شکر کیسے ادا کیا جاوے سلسلہ عالیہ میں اسی لئے سانس سے ذکر کرایا جاتا ہے اور حکم ہے کہ کوئی بھی سانس خالی نہ جائے تاکہ اس نعمت کا شکر ادا ہوتا رہے جیسا کہ سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

"جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہہ فرمایا ھو"

یعنی کوئی سانس ذکر سے خالی نہ جائے بزرگ سانس کو قید کر لیتے



Marfat.com

ہیں اور فرماتے ہیں کہ ایک گھنٹے میں ایک ہزار سانس آتا ہے اور چوبیس گھنٹے میں چوبیس ہزار بعض بزرگ چوبیس گھنٹے میں چھتیس ہزار مرتبہ ذکر کر لیتے ہیں سانس کو نہ نیند ہے اور نہ ہی موت اس لئے ذکر کا تعلق اس سے جوڑ دیا جاتا ہے اور یہ ذکر مرنے کے بعد بھی منقطع نہیں ہوتا کیونکہ ذاکر کو موت نہیں ہے ذاکر ہمیشہ زندہ ہوتا ہے روح کو موت نہیں ہے ذاکر کی نیند اور بیداری یکساں ہوتی ہے۔ جیسا کہ سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

ہک جاگن ہک جاگ نہ جانن ہک جاگدیاں ہی ستے ھو
ہک ستیاں جاواصل ہوئے ہک جاگدیاں ہی مٹھے ھو
کی ہویا جے گھگو جاگے جیہڑہ لیندا ساہ اپٹھے ھو
میں قربان تنہاں توں باھو جنہاں کھوہ پریم دے جتے ھو

حضرت سلطان العارفینؒ جامع الاسرار میں فرماتے ہیں کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے! کہ میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ سوئے ہوئے ہیں لیکن میرے نزدیک وہ بیدار ہوتے ہیں لوگوں کے خیال میں وہ بھوکے ہیں لیکن میرے نزدیک وہ سیر ہیں لوگوں کے نزدیک اہل شرب ہیں لیکن میرے نزدیک پیاسے ہیں ان کا پیٹ تنور ہے اور ان کا کھانا نور ہے ان کا سونا حضور ہے اور ان کا وجود مغفور ہے زاہد بہشت کا مزدور ہوتا ہے دنیا کا طالب رنجور ہوتا ہے اور مولا کا طالب مسرور ہوتا ہے نیز سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں اس فقر میں عارف کا کھانا پینا ایک ہے سونا جاگنا ایک



Marfat.com

ہے مستی ہوشیاری ایک ہے چپ رہنا اور بات کرنا ایک ہے چنانچہ باطن ان کا بھر پور ہے اور ان کا کھانا نور ہے اور ان کا دل بیت المعمور ہے اور ان کا سونا حضور علیہ السلام کی ملاقات ہے سن لے اے زاہد بہشت کے مزدور، اپنے چلے اور محنت پر مغرور۔ (محک الفقر خورد)

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ. رَاِئِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ (عین الفقر)

آنحضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل جاگتا ہے نیز میں نے اپنے رب کو قلبی آنکھ سے دیکھا ہے۔

ہر قسم کی ریاضت اور علوم و عبادات کی مثال دودھ کی سی ہے جس طرح دودھ میں کوئی خمیر نہ ڈالا جائے تو وہ جم کر روغن نکالنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا اسی طرح جب تک صاحب ریاضت پر مرشد کامل کی نظر التفات اور تلقین و ارشاد نہ ہوگا۔ راہ معرفت سے ناآشنا ہوگا۔ مرشد کی ہدایت و نظر کے بغیر شب بیداری محض اپنی نیند خراب کرنے کے مترادف ہوگی۔

کی ہویا جے راتیں جاگیں جاں مرشد جاگ نہ لائی ہو

میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں



Marfat.com

دودھ وجود تیرے وچ شیریں روغن دار سمانی
مرشد لاوے جاگ پرم دی تاں جمیں دودھ پانی
گل وچ پھاہ غماں دا پا کے ذکروں چھک مدھانی
ہمت نال محمد بخشا مکھن آیا جانی

"ذوق وشوق ذکر وفکر تصور شیخ یہی عاشقوں کی نماز ہے"

طور ادیاں طرز عجباں ایس طریقے ڈٹھی
اکھ نہ پھڑکے ہونٹ نہ ہلن اندر لذت مٹھی
جن کے عشق صادق ہوں وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

آئمہ طریقت تابعین، رئیس العلماء فقیہہ الفقہا حضرت سیدنا سعید بن المسیبؒ ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے انؒ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ وہ کونسا حلال ہے۔ جس میں حرام نہ ہو اور وہ کونسا حرام ہے جس میں حلال نہ ہو؟ فرمایا

ذِکْرُ اللّٰہِ حَلَالٌ لَیْسَ فِیْہِ حَرَامٌ وَ ذِکْرُ غَیْرِہٖ حَرَامٌ لَیْسَ فِیْہِ حَلَالٌ

"اللہ کا ذکر ایسا حلال ہے جس میں حرام ہی نہیں ہے اور غیر اللہ کو یاد کرنا ایسا حرام ہے جس میں حلال ہی نہیں ہے" اسی لئے ذکر الٰہی میں نجات ہے اور ذکر غیر میں ہلاکت۔



Marfat.com

# محوذکر

بجز مرشد کوئی اس علم کو سمجھا نہیں سکتا
سمجھ میں اس طرح علم طریقت آ نہیں سکتا

شریعت اور طریقت میں جو ہے اک فرق نازک سا
کوئی دکھلا نہیں سکتا کوئی سمجھا نہیں سکتا

ایوب بسی محبوب کی تصویر جس دل میں
وہ ذاکر چھوڑ کر ذکر خدا پھر جا نہیں سکتا

ایسا ذکر کر کہ تو نہ رہے باقی
محبوب ہی محبوب ہو اور رہے سرور ذکر باقی

یہ تصور یاد رکھیو یار وقت ذکر ہو
ذکر ہوجسکا وہی ذاکر وہی مذکور ہو

فنا ہو جا جھلک اٹھے گا سینہ شمع عرفاں سے
ابھی تو دل کے آئینے پہ غافل داغ ہستی ہے

# مستجاب الدّعوات

## شرائط و آداب دعا

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کرنے کے لئے کچھ آداب ہیں اور دعا کی قبولیت کے لئے چند شرائط ہیں کتاب و سنت میں ان شرائط کو ملحوظ رکھنے کے لئے تاکید فرمائی گئی ہے۔

### ۱۔ غذا کا حلال اور پاکیزہ ہونا

قال الله تعالیٰ. يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ عَمِلُوْا صَالِحاً. و قال الله تعالیٰ. يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّافِى الْاَرْضِ حَلٰالاً طَيِّباً ه

اے گروہ انبیاء پاکیزہ رزق کھایئے اور نیک عمل کیجئے اور اے اہل ایمان، زمین کی حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

### حدیث شریف

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت حضور ﷺ کے سامنے پڑھی گئی تو سعد ابن ابی وقاصؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ حضور ﷺ میرے حق میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے حضور ﷺ نے فرمایا! اے سعد! رزق حلال کھاؤ مستجاب الدعوات بن جاؤ



Marfat.com

گے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے انسان جب لقمہ حرام پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور جس انسان کا گوشت حرام غذا سے بنا ہو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔

## ۲۔ لباس کا پاک ہونا اور حلال کی کمائی سے تیار ہونا

قال الله تعالیٰ. و لِبَاسُ التَّقْوىٰ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَال تعالى فَثِيَابَكَ فَطَهِّر. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ اَصَابَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَلَبِسَ مِنْهُ جِلْبَابًا يَعْنِيْ قَمِيْصاً لَمْ يُقْبَلْ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَنْحَنِيْ ذٰلِكَ الْجَلْبَابَ عَنْهُ ۝ (الترغیب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لباس تقویٰ کا اچھا ہے اور فرمایا! اے نبیؐ اپنے لباس کو پاک صاف رکھیں اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حرام مال پایا اور اس سے قمیض بنائی اور پہنی۔ اس کی نماز قبول نہ ہو گی جب تک اس لباس کو اپنے وجود سے جدا نہ کر دے۔

## ۳۔ بدن کا پاک ہونا

قل الله تعالیٰ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اس مسجد میں ایسے مرد ہیں جو پاکیزگی کو دوست رکھتے اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔



Marfat.com

۴۔ سحر کا وقت

قال تعالیٰ. وَبِالْاَسْحَارِ هِمْ يَسْتَغْفِرُوْن ○

(اور اہل تقویٰ) سحر کے وقت اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

۵۔ خلوص نیت

فَادْعُو اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ○

پس اللہ تعالیٰ کو خلوص دل سے پکارو اور حضور ﷺ نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

۶۔ ادب سے دوزانو بیٹھ کر دعا کرنا

ہاتھوں کو پھیلائے شانوں (کندھوں) تک اٹھائے اور کھول کر رکھے اور ادب خشوع و خضوع کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ دعا مانگے اور منقولہ دعائیں پڑھے اور انبیاء اور اولیاء اللہ کے وسیلہ سے اور بڑی دھیمی آواز سے دعا کرے اور دعا ختم کر کے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے۔ (تحفۃ الذاکرین)

۷۔ قبل از دعا کسی عمل صالح کا ہونا ضروری ہے۔

۸۔ دعا کسی قطع رحمی کے لئے نہ ہو۔

۹۔ دعا میں حرام اور گناہ کا مطالبہ نہ ہو۔

Marfat.com

۱۰۔ مستجاب الدعوات ہونے کے لئے متقی ہونا شرط ہے اور متقی کی تعریف حضور اکرم ﷺ نے یوں فرمائی ہے!

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک اس چیز کو ترک نہ کر دے جس میں (بظاہر) حرام کا شبہ نہیں مگر اس اندیشے سے کہ وہ چیز کہیں حرام تک نہ لے جائے (الترغیب)

۱۱۔ مقبولیت دعا میں جلدی نہ کرنا۔ یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ ابھی ابھی دعا قبول ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو دعا ہی ترک کر بیٹھے۔

## عدم قبولیت دعا

بعض دعا کرنے والوں کی دعاء کے قبول نہ ہونے پر اعتراض نہ کیا جائے۔ کیونکہ دعا کا قبول نہ ہونا کسی شرط میں خلل واقع ہو جانے کے سبب سے ہوتا ہے جیسا کھانے پینے اور لباس کے معاملے میں احتیاط نہ کی جائے یا دعا کرنے والے نے جلدی کی۔ یا کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا کی یا دعا تو قبول ہو گئی مگر مطلوب کے حصول میں اس بندے کی مصلحت کی وجہ سے تاخیر کی گئی یا کسی ایسے امر کی وجہ سے تاخیر ہو گئی جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

(فتح الباری)

## فائدہ

معلوم ہوا کہ بعض اوقات دعا تو قبول ہو جاتی ہے مگر قبولیت کا ظہور

مدت کے بعد ہوتا ہے مثلاً حضرت موسیٰ کی دعا تو قبول ہو گئی مگر اثر چالیس سال کے بعد ظاہر ہوا حضرت یعقوبؑ کی دعا کا اثر اٹھارہ سال بعد ظاہر ہوا اور حضرت زکریاؑ کی دعا تو قبول ہو گئی مگر تیرہ سال بعد بیٹا پیدا ہوا۔ (دلائل السلوک)

لوگوں نے ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھمؒ سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں فرماتا؟

آپ نے فرمایا! اس وجہ سے کہ تم خدا کو جانتے ہو مگر اس کی اطاعت نہیں کرتے رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے تم قران کریم پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر شکر نہیں کرتے جانتے ہوئے بھی کہ بہشت اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے مگر اس کی طلب نہیں کرتے جانتے ہو کہ دوزخ گنہگاروں کے لئے ہے مگر اس سے نہیں ڈرتے شیطان کو دشمن سمجھتے ہو مگر اس سے نہیں بھاگتے بلکہ اس سے دوستی کرتے ہو۔ خویش و اقارب کو اپنے ہاتھوں زمین میں دفن کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے موت کو برحق جانتے ہو مگر عاقبت کا کوئی سامان نہیں پکڑتے بلکہ دنیا کا سامان جمع کرتے ہو اپنی برائیوں کو ترک نہیں کرتے لیکن دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو بھلا ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو؟

دعا کی قبولیت کے متعلق علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا!

اس شخص کی دعا کی قبولیت پر اتفاق ہے جو ذکر الٰہی کا عادی ہو اور ذکر

سے انس پیدا کر چکا ہو ذکر الٰہی کا اس پر ایسا غلبہ ہو کہ ہر سانس میں، نیند میں، بیداری میں غفلت نہ ہو ایسا شخص مستجاب الدعوات ہے اور قبولیت صلوٰۃ سے نوازا گیا ہے۔ (فتح الباری)

اور دوام ذکر الٰہی اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جس کا تعلق قلبی ماسوائے اللہ سے بالکل منقطع ہو چکا ہو۔ لیکن یہ ذکر مختص ہے ذکر قلبی سے

(فتح الباری)

معلوم ہوا کہ مستجاب الدعوات وہ شخص ہوتا ہے جس کا تعلق قلبی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ ہو مخلوق سے قلبی انقطاع مکمل ہو۔ تزکیہ نفس مکمل ہو چکا ہو۔ دوام ذکر حاصل ہو۔ یہ اوصاف صرف اولیاء اللہ کاملین میں پائے جاتے ہیں اس لئے مستجاب الدعوات بھی وہی ہوتے ہیں۔



Marfat.com

# معرفت نفس

اصحاب طریقت اس بات پر متفق ہیں کہ نفس شر اور برائی کا منبع ہے جو برا امام و قائد ہے تمام کمینہ خصلتیں اسی سے ظاہر ہوتی ہے اور تمام برے افعال اسی کے سبب سے ہیں۔

آنحضرت ﷺ جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا جہاد اصغر سے آرہے ہیں اب جہاد اکبر کی تیاری کرو (صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کافروں سے جہاد تو جہاد اصغر قرار دیا گیا ہے) جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا نفس سے جہاد، جہاد اکبر ہے۔ کیونکہ تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

| | |
|---|---|
| مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ | جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا |

حصول معرفت الٰہی کیلئے معرفت نفس نہایت ضروری ہے۔ نفس کے سات درجات ہیں۔

(۱) نفس امارہ (۲) نفس لوامہ (۳) نفس ملہمہ (۴) نفس مطمئنہ (۵) نفس راضیہ (۶) نفس مرضیہ (۷) نفس کاملہ (صافیہ) نفس کے یہ ساتوں درجات صفات کی بناء پر ہیں۔



Marfat.com

# نفس امّارہ

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ — بے شک نفس برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے!

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ — کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا الٰہ (یعنی خدا) بنالیا ہے۔

نفس امارہ اپنی امارت یعنی حکومت چاہتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ہر کوئی میرے زیر حکم رہے اور کوئی بھی کام میری مرضی کے خلاف نہ ہونے پائے۔

خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا اپنی الوہیت کا دعویٰ کرنا ہے کیونکہ مسلمان کے معنی مطیع اور فرمانبردار کے ہیں۔ یعنی اپنے حقیقی معبود اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور فرمان کے تحت عمل پیرا ہونا مگر اس کے برعکس جو لوگ خدا کے احکامات کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو الٰہ بنا رکھا ہے اور یہ شرک خفی ہے۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں!

اے انسان اچھی طرح سوچ لے کہ تجھے برائی کی طرف لے جانے



Marfat.com

والا تیرا نفس تیرے شیطان سے بھی بڑا دشمن ہے اور شیطان کو تجھ پر تیری خواہشات کی بدولت غلبہ حاصل ہوتا ہے لہذا تجھے تیرا نفس جھوٹی امیدوں اور دھوکے میں ڈالے ہے جو شخص بے خوف ہوا اور غفلت میں گرفتار ہوا وہ اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا ہر دعویٰ جھوٹا ہے اگر تو نفس کی رضا میں اس کی خواہشات کی پروی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس کے محاسبہ سے غافل ہو گا تو بحر عصیاں میں غرق ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد البوصیریؒ قصیدہ بردہ شریف میں نفس کے بارے میں فرماتے ہیں۔

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا
كَمَا يَرُدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے۔ جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تُرِيْدُ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

تو گناہوں سے نفس کی آرزو نہیں توڑ سکتا۔ کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے شہوات کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَ اِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

اور نفس تو مانند بچہ کے ہے جب تک اسے دودھ پلاتے جاؤ گے۔ پیئے جائے گا اور جب چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا

بزرگ فرماتے ہیں کہ نفس سرکش گھوڑے کی مانند ہے اسے شریعت کی لگام دے کر چلاؤ اسے اطاعت میں لگا کر مطیع بناؤ اور اسے گناہوں سے روک رکھو کیونکہ گناہ نفس کا طعام ہے جب تک اسے یہ خوراک ملتی رہے گی اس کے اندر شہوات بڑھتی رہیں گی لہذا اسے گناہوں سے باز رکھو اور فرمایا کہ نفس شیر خوار بچے کی مانند ہے جب تک اسے دودھ پلاتے جاؤ پیتا رہے گا۔ جب چھڑاؤ گے تو چھوڑ بھی دیتا ہے نفس کو بھی جب تک اس کی خواہشات پر عمل پیرا رہو گے اس کی امارگی بڑھتی جائے گی جب اسے ملامت کرنا شروع کر دو گے یہ آہستہ آہستہ دوسرے درجے میں پہنچ جائے گا مگر یہ سب کچھ انسان کے اپنے بس کی بات نہیں ہے اس کے لئے کامل مرشد کی توجہ درکار ہے وہ سالک کو نفس کے عیوب سے مطلع فرماتا رہتا ہے اور اپنی توجہ اور تصرف باطنی سے سالک کا تزکیہ نفس کرتا رہتا ہے یعنی اس کے باطن کو پاک کرتا رہتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ کو مبعوث فرما کر ساتھ ہی ان کے مقصد بعثت کو واضح فرمایا۔ ارشاد ہوا!



Marfat.com

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

جیسا کہ ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور اس کی حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں وہ علم سکھاتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔

اس آیہ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انبیاء کے فرائض منصبی میں سے اہم کام انسانوں کا تزکیہ نفس کرنا ہے جو کہ یزکیکم (تمہیں پاک کرتا ہے) سے واضح ہے۔

اسی طرح اب چونکہ علمائے باطن اولیاء اللہ وارث انبیاء ان فرائض کو سر انجام دے رہے ہیں لہذا ضروری ٹھہرا کہ مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اس کی توجہات اور تصرفات سے اپنے نفس کی صفات رذیلہ کو مزکی کر کے اپنے اصلی مقام کو پہچانا جائے۔ سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

کن فیکون جدوں فرمایا اساں بھی کولوں ہاسے ہو
ہکے ذات رہے دی آہی ہکے جگ ڈھنڈیا سے ہو
ہکے لامکان مکان اساڈا ہکے آن بتاں وچ پھاسے ہو
نفس پلیت پلیتی کیتی باہوؒ کوئی اصل پلیت تاں ناسے ہو



Marfat.com

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں کہ!

جب کن فیکون کا حکم صادر فرمایا گیا تو ہم بھی اس وقت علم الٰہی میں پہلے سے موجود تھے گویا اسی کی ذات سے متصف تھے لیکن اب ہمیں اس ذات اعلیٰ صفات کو اس دنیائے دوں میں آکر عالم ہجر و فراق میں ڈھونڈنا پڑا پھر فرماتے ہیں ہم جب علم الٰہی میں تھے تو گویا اسی لامکاں کے مکان سے متعلق تھے مگر آج ہمیں زمان و مکان کے تبکدہ میں پھنس جانا پڑا ہم اگر آج ناپاک و آلودہ دامن ہیں تو یہ ہمارے نفس کی ناشائستگی کی وجہ سے ہے ورنہ ہم بذات خود ناپاک نہ تھے کیونکہ ہمارا تعلق اس ذات پاک سے تھا۔

## نفس امارہ کی صفات

نفس امارہ کی صفات میں بخل، کنجوسی، حرص، طمع، لالچ، بدی، شہوات پرستی، بیوقوفی، بغض و کینہ، حسد و عناد، جہالت و غفلت، سستی و کاہلی، غصہ، غیض و غضب، غیبت و چغلی اور عیب جوئی وغیرہ شامل ہیں ان میں ایک صفت کا پایا جانا بھی نفس امارہ پر دلالت کرتا ہے۔

## خواب میں نفس امارہ کی مثالی صورتیں

ہر نفس کی حالت سالک اور طالب راہ حق کو بڑی آسانی سے بذریعہ خواب معلوم ہو سکتی ہے ہر نفس اپنی اپنی حالت اور کیفیت کے غلبہ کے لحاظ



Marfat.com

سے کسی خاص مثالی شکل میں خواب میں دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگ اپنے نفس کو خواب میں متشکل دیکھتے ہیں مگر انہیں اس راز کا علم نہیں ہوتا کہ یہ دکھائی دینے والی شکل عالم مثال میں میرے ہی نفس کی حالت ہے اگر ان مثالی صورتوں کا علم ہو جائے تو انسان کو اپنے نفس کی پہچان آسان ہو جاتی ہے نفس امّارہ کی چند مثالی صورتوں سے خنزیر، کتا، ہاتھی، سانپ، گدھا، بچھو، چوہا، پسو، جوں اور چڑیا وغیرہ ہیں خواب میں یہ صورتیں نفس امّارہ پر دلالت کرتی ہیں اسی طرح اگر سالک خواب میں بیت الخلاء، اصطبل، شراب، بھنگ، افیون، یا اسکے مثل کوئی اور نشہ آور چیز، گندا پانی، کیچڑ، ٹھہرا ہوا پانی مثلاً تالاب اور جوہڑ یا سیاہ یا مٹیالے رنگ کا چلتا ہوا پانی وغیرہ دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ اس کے نفس امّارہ کی خاصیتیں ہیں جو مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں متشکل ہو کر نظر آرہی ہیں اور یہ میری روحانی حالت اور نفس کے مقام کی طرف اشارہ ہے۔

## مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

خنزیر کا دیکھنا صفت حرام کی طرف اشارہ ہے جو دیکھنے والے کے نفس امّارہ میں خاص طور پر پائی جاتی ہو گی اسی طرح کتے کا دیکھنا غصہ اور غیض و غضب کی طرف اشارہ ہے سانپ منافقت کی علامت ہے بچھو عذاب کی علامت ہے چڑیا، جوں اور پسو وغیرہ مکروہات کے ارتکاب اور ناپسندیدہ عادات کی



Marfat.com

علامت ہیں بیت الخلاء دنیا کی محبت میں غرق ہونیکی علامت ہے اگر خواب میں شراب پیئے یا چکھے تو یہ حرام کاری کی علامت ہے اگر محض دیکھے توخیالات کے حرام کی طرف مائل ہونے کا اشارہ ہے شراب خانہ خیالات فاسدہ کی علامت ہے الغرض سالک اگر اس طرح کی کسی چیز کو خواب میں دیکھے تو جان لے کہ اس کا نفس درجہ امارہ میں ہے اور اس میں فلاں صفت اور فلاں خاصیت کا غلبہ ہے تاکہ اس کے ازالہ کی فکر کرے اور مطلوبہ رہنمائی حاصل کرے

نفس امارہ رکھنے والے کا دل تصوف کی اصطلاح میں "قلب بہیمی" (حیوانی دل) کہلاتا ہے اس شخص کی طبیعت اور مزاج میں حیوانی قوتوں کا غلبہ ہوتا ہے ایسے دل کو شیطانی وسوسے اور منفی خیالات اپنی سواری بنا لیتے ہیں بعض اوقات اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ بیرونی اسباب اور اثرات کے بغیر ہی دل ودماغ میں شیطانی وسوسے پیدا ہونے لگتے ہیں کبھی ان وسوسوں کا زور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ شخص انہیں وسواس کی بجائے کھلے خیالات کے طور پر ذہن میں تسلیم کرنے لگتا ہے ان پر اس کی رائے قائم ہو جاتی ہے اور یہ وسوسے اعتقادات میں بھی شکوک پیدا کرنے لگتے ہیں اور وہ شخص اس راہ پر بڑھتا بڑھتا ذہنی اور طبعی طور پر ان میں اتنا منہمک ہو جاتا ہے کہ اس کی طبیعت ہی سراپا نفس امارہ بن جاتی ہے۔



Marfat.com

# نفس لوّامہ

یہ دوسرا نفس ہے۔ انسان جب نفس ,,امّارہ،، کے دائرہ سے نکل آتا ہے تو ,,لوامہ،، کے مقام پر فائز ہوتا ہے اس مقام پر دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے جو باطنی طور پر ہدایت کا باعث بنتا ہے جب نفس لوامہ کا حامل انسان کسی گناہ یا زیادتی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اسے فوری طور پر سخت ملامت کرنے لگتا ہے اسی وجہ سے اسے لوامہ (سخت ملامت کرنے والا) کہتے ہیں۔ یہ اچھا نفس ہے یہ نہ صرف نیکی اور بدی میں تمیز کرتا ہے بلکہ اپنے داخلی نور کے باعث بدی سے نفرت بھی پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نفس کی قسم کھائی ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَه ہ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور میں نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہوں۔

# نفس لوّامہ کی صفات

نفس لوامہ میں حلال کی رغبت، لوگوں کے لیے نفع بخش، دوسروں کا بوجھ اٹھانا، لغوبات سے گریز اور پسندیدہ اخلاق شامل ہیں ان کے ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس درجہ میں بلند ہونے کے باوجود نفس لوامہ میں



Marfat.com

بعض رذائل اور ناپسندیدہ صفات موجود رہتی ہیں اس لیے اس کا تزکیہ بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ اسکی صفات میں مکرو فریب، ہوا وہوس، خودبینی و خود پسندی، تکبر، اعتراض، قہر و جبر اور خواہشات نفسانی بھی شامل ہیں۔

## خواب میں نفس لوامہ کی مثالی صورتیں

خواب میں نفس لوامہ کی چند مثالی شکلوں میں بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ، مچھلی، کبوتر، بطخ، مرغی، درخت، کھجور، پکا ہوا کھانا، پھل اور میوے، سلا ہوا کپڑا، بغیر زین کے گھوڑا، بجھا ہوا چراغ، لالٹین یا شمع، پکی ہوئی روٹی، دوکانیں، عمارتیں یا محلات، شہد، گنا یا شربت وغیرہ شامل ہیں ان میں سے کوئی چیز بطور خاص دکھائی دے تو اسکی دلالت نفس ,,لوامہ،، پر ہوگی

## مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

بھیڑ بکری حلال جانور ہیں ان کا اشارہ حلال کی رغبت کی طرف ہے گائے کی صفت کام کرنا ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے اونٹ کی صفت بوجھ اٹھانا اور تکلیف برداشت کرنا ہے دوسروں کیلئے یہ عمل حالت ایمان پر دلالت کرتا ہے مچھلی، بطخ، مرغی، کبوتر اور دیگر پاکیزہ جانور بھی حلال کی رغبت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کھجور اور شہد پسندیدہ اخلاق پر دلالت کرتے ہیں۔ پکے ہوئے کھانے خواہش نفس کا اشارہ کرتے ہیں پھل اور



Marfat.com

میوے بے معنی اور لغو کلام سے نجات حاصل کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مکانات اور عمارات نفس کی عیش طلبی پر دلالت کرتے ہیں الغرض مختلف اشیاء جانوروں اور پرندوں کے اندر جو ذاتی خصوصیات پائی جاتی ہیں وہ نفس کی حالت اور خصوصیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں تاکہ ان کے ذریعہ نفس کے اچھے اور برے احوال کا علم ہو سکے اور وہ اس علم کے مطابق اپنی اصلاح اور ترقی کی طرف اگلا قدم اٹھا سکے۔

نفس لوامہ رکھنے والے شخص کا دل تصوف کی اصطلاح میں "قلب انسانی" کہلاتا ہے اس نفس کی مثال ایک سرکش گھوڑے کی سی ہے یہ بنیادی طور پر پلید تو نہیں مگر سرکش ہے اسے لگام کے ذریعے قابو میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی گھوڑے کو لگام دی ہو تو سوار کی مرضی جدھر لے جائے اگر لگام نہ ہو تو گھوڑے کی مرضی جدھر اٹھا کر پھینک دے۔

"قلب انسانی" کیسے وجود میں آتا ہے ؟ اسے آسانی سے یوں سمجھ لینا چاہیے کہ جس شخص میں فرشتوں جیسی پاکیزہ اور نورانی خوبیاں اور صلاحتیں اور حیوانوں جیسی گھٹیا خوبیاں اور رغبتیں دونوں باہم مل جائیں اور ان میں ایسی ہم آہنگی پیدا ہو جائے کہ اس شخص کی طبیعت میں اعتدال آجائے اسکی کسی کیلئے محبت اور چاہت یا اسکی رضامندی اور ناراضگی یہ سب حالتیں حق اور صداقت پر مبنی ہو جاتی ہیں نہ تو اسکا باطن مکمل طور پر نور میں بدل جاتا ہے اور نہ خالص ظلمات اور تاریکیاں برقرار رہتی ہیں بلکہ وہ دونوں کی درمیانی منزل



Marfat.com

پر قائم ہو جاتا ہے۔ وہ دوزخ سے ڈرتا ہے اور جنت کی تمنا کرتا ہے اور اپنے اعمال اسی خوف و طلب کے مطابق ڈھالتا ہے ایسے شخص کا دل قلب انسانی اور نفس، نفس لوّامہ کہلاتا ہے۔

## نفس ملھمہ

یہ تیسرا نفس ہے جب انسان نفس لوّامہ کے دائرہ سے نکل آتا ہے تو "ملھمہ" کے مقام پر فائز ہوتا۔

وَ نَفْسٍ وَّ مَاسَوّٰهَا ۝
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا ۝
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝

اور جان کی (قسم) اور اسکی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اسکی بدکاری اور پرہیز گاری اسکے دل میں الہام کردی بیشک وہ مراد کو پہنچا جس نے اسے ستھرا کیا۔

یہ دل میں نیکی اور اطاعت کے خیالات ڈالتا یعنی الہام کرتا ہے اسی نیک الہام کے عمل کے باعث اسے ملھمہ کہتے ہیں جس طرح نفس لوّامہ اپنے داخلی نور کے باعث بدی سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح نفس ملھمہ اپنے داخلی نور کے فیض سے دل اور طبیعت میں نیکی اور تقویٰ کی رغبت



Marfat.com

پیدا کرتا ہے اور نیک خیالات کو اچھے خوابوں کی صورت میں ظاہر بسی کرتا ہے اس سے نیکی کی طرف طبیعت کے میلان اور شوق میں مزید اضافہ ہوتا ہے طبیعت نیکی سے اس طرح مانوس ہو جاتی ہے کہ نیکی کے ترک کرنے سے اس میں مایوسی اور غم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جسکا ازالہ پھر اعمال صالحہ کے ذریعے ہوتا ہے۔

## نفس ملھمہ کی صفات

نفس ملھمہ کی نمایاں صفات میں سے قناعت، سخاوت، علم، حلم، تواضع وانکساری، توبہ، صبر، تحمل وبرداشت اور خلوص ہیں گویا اس مقام پر نفس کی صفات میں فضائل اخلاق اور فضائل حسنہ نمایاں ہوتے ہیں۔

## خواب میں نفس ملھمہ کی چند مثالی صورتیں

خواب میں کسی کافر، ملحد، بے دین، فاسق وفاجر، کسی بد عقیدہ شخص کو دیکھنا نفس ملھمہ پر دلالت کرتا ہے اسی طرح داڑھی منڈا، بے ریش، لنگڑا، بہرا، گونگا، مست و مدہوش، ہیجڑا، غلام یا آزاد شدہ غلام کو دیکھنا بھی نفس ملھمہ کی مثالی شکلوں میں سے ہے سپاہی، جاسوس، جواباز، پہلوان، مسخرہ، چوکیدار، یا عورتوں کا دیکھنا بھی اسی قبیل سے ہے قصہ گو، قصاب، دلال، چور، بہانہ ساز، بھینگا، اندھا، مریض دق یا بندر وغیرہ یہ سب شکلیں بھی نفس ملھمہ کے دائرہ پر دلالت کرتی ہیں۔

# مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

خواب میں کافر، ملحد اور بے دین کو دیکھنا دین میں نقصان کی علامت ہے کسی بد عقیدہ کو دیکھنا عقیدہ و مذہب میں خرابی کی دلیل ہے داڑھی منڈا شخص دیکھنا شریعت پر عمل میں نقصان اور کمزوری کی علامت ہے لنگڑے کا دیکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دیکھنے والا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے مگر خود اللہ کی فرمانبرداری نہیں کرتا۔ بے ریش وغیرہ دیکھنا اللہ کے احکام کی تعمیل نہ کرنے کا اشارہ ہے اندھے کا دیکھنا حق اور سچ کو چھپانے اور برے کا دیکھنا حق اور شریعت کی بات نہ سننے اور اس پر کان نہ دھرنے کی طرف اشارہ ہے گونگے کا دیکھنا سچی بات نہ کہنے پر دلالت کرتا ہے غلام کا دیکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جس کی بات بھی کرتا ہے عیب اور برائی کرتا ہے یعنی وہ لوگوں کی اچھائی کو بیان نہیں کرتا جاسوس کا دیکھنا تارک سنت ہونے کی علامت ہے مست و مدہوش کا دیکھنا عشقِ مجازی پر دلالت کرتا ہے جو لباز پہلوان مسخرہ اور قصہ گو کو دیکھنا ترک عبادت اور حرام کاری کی طرف اشارہ ہے چور کو دیکھنا عبادت میں ریاکاری کی علامت ہے دلال کا دیکھنا دروغ گوئی اور بری نظر کی علامت ہے قصاب کا دیکھنا دل کی سیاہی پر دلالت کرتا ہے اندھے اور بھینگے کا دیکھنا خود اس کی اپنی گمراہی کی طرف اشارہ ہے۔

Marfat.com

# ایک اہم وضاحت طلب نکتہ

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہر نفس کے حامل کے گناہ اور خرابیاں اس کے مقام و مرتبہ کی مناسبت سے ہوتی ہیں بزرگان دین نے فرمایا ہے "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن" (نیک لوگوں کی نیکیاں مقرب بندوں کے گناہ ہوتے ہیں) یعنی وہ لوگ جنہیں بارگاہ الٰہی میں درجہ مقربیت سے نوازا گیا ہو اگر وہ بھی ان ہی نیکیوں اور اعمال پر اکتفاء اور قناعت کر بیٹھیں جو عام نیک لوگوں کی نیکیاں ہوتی ہیں جنہیں ان سے نچلے درجے کے لوگ انجام دیا کرتے ہیں تو یہ نیکیاں بھی ان کے مقام و مرتبہ کے تقاضے کے لحاظ سے ان کے حق میں گناہ تصور ہوں گی۔

اسی طرح اگر ان کے نفس میں جو کہ "نفس لوّامہ" سے بھی ایک درجہ بلند ہے معمولی رذائل بھی رہ جائیں گے تو وہ عالم مثال میں بڑے گناہوں اور بڑی خرابیوں کی شکل میں ظاہر ہونگے جیسے چھوٹا ذرہ آتشی شیشہ میں بڑا ہو کر دکھائی دیتا ہے یا ایک معمولی سا سیاہ دھبہ سفید اور صاف چادر پر زیادہ نمایاں نظر آتا ہے جبکہ وہی دھبہ سیاہ چادر پر دکھائی ہی نہیں دیتا مذکورہ بالا بیان میں نفس ملھمہ کی صفات اور خواب میں اسکی مثالی صورتوں کے درمیان جو مناسبت ہے اس کو ان مثالوں کے ذریعہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے جوں جوں نفس اپنے تزکیہ کے ذریعہ پاک و صاف ہوتا جاتا ہے اس میں



Marfat.com

رذائل کا معمولی سا ذرہ اور برائی کا خفیف سا نکتہ بھی زیادہ واضح ہو کر کھٹکتا ہے اس لیے اہل حق کا رتبہ جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے وہ اسی قدر صفائے باطن پر مزید توجہ کرتے ہیں۔

## نفس مطمئنہ

یہ چوتھا نفس ہے جو بری خصلتوں سے بالکل پاک اور صاف ہو جاتا ہے نیک اور پاکیزہ خصائل سے متصف ہو جاتا ہے اور بارگاہ الٰہی سے اپنا ربط و تعلق قائم کر کے حالت اطمینان پر فائز ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے "نفس مُطمئنہ" کہا گیا ہے قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے اس نفس سے یوں خطاب فرمایا ہے:

| | |
|---|---|
| يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةُ | اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی |
| ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ | طرف لوٹ آ۔ |

(الفجر)

نفس مطمئنہ اولیاء اللہ کا نفس ہے اسکی حقیقت اس طرح ہے کہ جب کسی شخص میں عطاء الٰہی سے خلقی و وھبی طور پر ریاضات و مجاہدات سے کسی طور پر ملکوتی قوت کا زور ہو جاتا ہے اور اس کے مقابلے میں حیوانی قوت بالکل زیر ہو جاتی ہے اس طرح کہ اس کا کہیں وجود بھی نہ تھا تب اس شخص کا قلب "روح" کے درجہ میں چلا جاتا ہے اور نفس "قلب" کے مقام پر



Marfat.com

فائز ہو جاتا ہے اور قلب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے اطمینان پا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب. نفس جب "قلب" کے مقام پر آتا ہے تو قلب پہلے ہی ذاکر یعنی یاد الٰہی میں شاغل ہوتا ہے کیونکہ وہ "امّارہ" کے دائرہ سے نکل کر "لوّامہ" اور "ملھمہ" کے مقامات سے بھی ترقی کر چکا ہے سو جوں جوں قلب یاد الٰہی سے سیراب ہوتا ہے اس کا تمام تر اطمینان ,, نفس ،، کی مستقل حالت بنتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نفس بھی ,, قلب ،، میں بدل کر ,, نفس مطمئنہ ،، ہو جاتا ہے اور جہاں تک قلب کا تعلق ہے وہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسے ,, مقام روح ،، مل جاتا ہے۔

قلب کے روح بن جانے سے اسے تزکیہ نفس کیلئے غیر معمولی مجاہدات و ریاضات کی حاجت نہیں رہتی وہ معمول کی طاعات و عبادات سے بھی اپنا تزکیہ و مقام بحال اور بر قرار رکھ سکتا ہے البتہ وہ اگلے درجات کیلئے ریاضات جاری رکھتا ہے۔

جب اسکا نفس قلب بن جاتا ہے ,, قلب ،، روح بن جاتا ہے اور روح سر میں بدل جاتی ہے اس کے باعث اس پر عالم غیب کے علوم و معارف اور اسرار کا دروازہ کھل جاتا ہے اسے مروج اور متداول طریقوں سے ہٹ کر علوم و معارف اسرار و رموز اور حقائق و لطائف کا ادراک اور حصول ہونے لگتا ہے یہ کتابوں کی مدد سے نہ ظاہری فہم و فراست اور تعلق و تدبر کے طریقہ سے نہ کشف کے طور اور نہ ہاتف غیبی کی آواز سے بلکہ اس کی روح از خود مقام



Marfat.com

سر سے اسرار و معارف کو اس کے دل میں (جو روح کے درجہ پر فائز ہو چکا ہے) منتقل کرتی رہتی ہے یہ انوار و اسرار کا ایک غیر مرئی اور غیر محسوس دروازہ ہے جسکے کھل جانے سے وہ شخص ,,علوم لدنّیہ،، کا حامل ہو جاتا ہے اسکے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں وہ بھی عین ,,صراط مستقیم،، کے مطابق ہوتے ہیں اعمال خود بخود صالح ہوتے ہیں کلمات مبارک ہوتے ہیں اور دعوات مستجاب ہوتی ہیں۔

## نفسِ مُطمئنہ کی صفات

اسکی صفات میں عفو و درگزر، بخشش و عطا، توکل، حلم و بردباری، عبادت گزاری، شکر اور رضا خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

## خواب کی چند مثالی صورتیں

نفس مطمئنہ کیلئے خواب میں درج ذیل مثالی صورتیں قابل ذکر ہیں قرآن مجید کی تلاوت نبی اللہ کی زیارت یا کعبۃ اللہ، مسجد نبوی، مدینہ طیبہ یا بیت المقدس کی زیارت یا کسی بادشاہ قاضی عالم، یا مشائخ اور بزرگوں کی زیارت کسی جامع مسجد، مدرسہ صالح لوگوں کے مکان یا قیام گاہ کی زیارت یا اسی طرح دیگر مبارک مقامات کی زیارت مزید برآں، تیر، کمان، تلوار، خنجر، بندوق وغیرہ یا کتابیں وغیرہ اگر اپنے نفس کی دریافت احوال کے ضمن میں مذکورہ بالا چیزوں میں سے کچھ دیکھتے ہیں تو یہ ,,نفس مطمئنہ،، پر دلالت کرتی ہیں

Marfat.com

# ایک اہم نکتہ کی وضاحت

یہ بات ذہن نشین رہے کہ بعض اوقات مذکورہ بالا اشیاء کے خواب کسی اور کو اتفاقیہ بھی آجاتے ہیں ان کی تعبیرات حسب حال الگ الگ ہونگی اسکا مقصد نفس مطمئنہ کا حامل ہونا نہیں ہوگا کیونکہ خواب کے ساتھ ساتھ صفات نفس کی طرف بھی توجہ رہنی چاہیے بنیادی چیز صفات نفس ہیں اگر متذکرہ صفات صاحب رویا کے نفس میں موجود ہیں تو ایسے خواب کی دلالت نفس مطمئنہ پر ہوگی ورنہ ہر خواب کی الگ الگ تعبیر کی طرف رجوع کیا جائے گا یہ بڑا باریک نکتہ ہے بعض اوقات عام گنہگار لوگوں کو بھی کسی خاص وقت حال عمل یا کیفیت کے باعث انبیاء و صلحاء میں سے کسی کی زیارت ہو جاتی ہے اور دیگر مقامات مقدسہ کی بھی اور بعض دیگر رویائے صالحہ بھی آجاتے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اسے ,, نفس مطمئنہ ،، حاصل ہو گیا ہے بلکہ اسکی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اس شخص پر کبھی کسی خاص وقت میں یا کسی خاص سبب سے یا کسی بزرگ کی نظر کرم سے ایسی تجلی وارد ہوتی ہے جو نفس مطمئنہ کی کیفیات کے ساتھ جزوی اور عارضی مماثلت پیدا کر دیتی ہے الغرض اس سے کوئی ایسا نیک کام شعوری یا لاشعوری طور پر صادر ہوتا ہے جسکا نور اسکے نفس اور قلب و باطن پر وارد ہوتا ہے اس سے عارضی طور پر اسکی ایمانی کیفیت میں اضافہ ہو جاتا ہے چنانچہ نفس مطمئنہ کی ملکوتی کیفیات



Marfat.com

کیساتھ اسے عارضی طور پر ایک جزوی سی مناسبت نصیب ہو جاتی ہے اسکا مشاہدہ وہ نیک خواب کی صورت میں کر لیتا ہے بعد ازاں وہ حالت بر قرار نہیں رہتی سو وہ کیفیت بھی زائل ہو جاتی ہے کیونکہ اسکا نفس مطمئنہ نہ تھا۔

امارہ یا لوامہ یا ملہمہ تھا یہ کیفیت جگنو کی دمک یا بادلوں سے پیدا ہونے والی بجلی کی چمک کی مانند ہوتی ہے جو کبھی نہ کبھی ہر مسلمان پر وارد ہوتی رہتی ہے اور اسکے حسب حال آتی جاتی رہتی ہے ہم نفس کی جن صفات کا ذکر کر رہے ہیں وہ مستقل ہیں عارضی اور اتفاقی نہیں اس لیے نفس کی وہ خوابی صورتیں بھی مستقل ہوا کرتی ہیں یعنی جب بھی نفس کے بارے میں دریافت حال کیا جائے تو خواب میں اسی نفس کی صورتوں کی نشاندہی ہو دوسرے کی نہیں۔

## مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

قرآن مجید کا خواب میں دیکھنا صفائے قلب پر دلالت کرتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کی وہی سورت یا آیات دیکھتا ہے یا اسکی تلاوت کرتا ہے جو اسکے حال کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم یہ علم تعبیر کے ذریعہ جانا جا سکتا ہے یہ آئندہ کی خوشخبری کا اشارہ بھی ہوتا ہے انبیاء کرام کی زیارت سے ایمان اور اعمال کی حالت پر دلالت ہوتی ہے کبھی ان کے ذریعے ہدایات آتی ہیں کبھی یہ دلالت خود خواب دیکھنے والے کے حال پر ہوتی ہے



Marfat.com

کبھی قوم اور معاشرے کے حالات پر اور کبھی دین وشریعت اور سنت کے حالات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے اولیاء اللہ میں سے عشاق الٰہی کی زیارت عبادت میں استقامت اور باطنی توجہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے مشائخ کرام کی زیارت نفس کی رہنمائی ہوتی ہے قاضیوں اور ججوں کا دیکھنا احکام الٰہی کی پیروی پر دلالت کرتا ہے

خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی زیارت دل کا اوہام اور وسواس وخطرات سے پاک ہونا ظاہر کرتا ہے اسکی کیفیت کا اندازہ بھی زیارت کی کیفیت سے ہوتا ہے جامع مسجد، مدرسہ، جھنڈا، تیر کمان، بندوق اور دیگر اسلحہ وغیرہ حسب حال وسوسوں کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں یہ رہنمائی ہوتی ہے کہ ان کا مزید ازالہ کیا جائے۔

## نفس راضیہ

یہ پانچواں نفس ہے بعض مشائخ وصوفیاء نے نفس مطمئنہ کے بعد بقیہ نفوس کا الگ ذکر نہیں کیا ان کے نزدیک راضیہ، اور صافیہ وکاملہ سب نفس مطمئنہ کی ہی اعلیٰ حالتیں اور صفتیں ہیں

نفس راضیہ وہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کے جملہ فیصلوں اور اسکی مشیت کے تمام احکام پر راضی اور خوش ہونے کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ معاملات ظاہرًا موافق ہوں یا مخالف خواہ نقصان اور تکلیف کا پہلو بھی واضح اور نمایاں ہو



Marfat.com

مگر یہ نفس اسے امرالٰہی سمجھ کرنہ صرف قبول کرلیتاہے بلکہ اپنے اندرخوشگواری اور مسرت وفرحت کی کیفیت کوبدستور برقرار رکھتاہے سواسکے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے باعث اسے نفس مرضیہ کانام دیاگیاہے اسی کاذکر نفس مطمنہ کے ساتھ ان الفاظ میں کیاگیاہے۔

| | |
|---|---|
| ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً (الفجر) | اپنے رب کی طرف آ۔ اس حال میں کہ تواس سے راضی ہو۔ |

حضرت زکریاؑ نے جب بارگاہ الٰہی میں بیٹے کے لیے دعاکی توساتھ ہی عرض کیا:

| | |
|---|---|
| وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا (مریم) | اور میرے رب نے اسے اپنی رضا کا حامل بنایا۔ (یعنی وہ ہر حال میں تجھ سے راضی ہے)۔ |

## نفس راضیہ کی صفات اور مثالی صورتیں

اسکی صفات میں سے نمایاں صفتیں ذکروفکر، زہدوورع، ریاضت و مجاہدہ، تقویٰ وپرہیزگاری، عشق الٰہی، ترک ماسواللہ، وفااور کرامات ہیں۔

بصورت خواب ان کی مثالی صورتوں میں فرشتوں، حوروں، جنت ،براق، غلمان جنت، زیورات اور جنتی پوشاکیں وغیرہ دیکھنا شامل ہیں اسی

طرح چاند اور سورج کا دیکھنا بھی نفس مرضیہ پر دلالت کرتا ہے۔

اور انکی تعبیرات میں یہ ہے کہ ملائکہ، جنت یا حور و غلمان کا دیکھنا عقل کامل اور قرب الٰہی پر دلالت کرتا ہے اور سورج اور چاند کا دیکھنا معرفت الٰہی کے ملنے کی خوشخبری ہے کہ انشاء اللہ یہ نعمت عطا کی جائے گی۔

## نفس مرضیہ

یہ چھٹا نفس ہے اور یہی نفس کا سب سے کامل درجہ ہے جب نفس انسانی ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے لگتا ہے اور اسکی رضا میں لغزش یا تزلزل نہیں آتا تو مقام کی یہی استقامت اسے "مرضیہ" کے درجے پر فائز کر دیتی ہے جسکا مطلب یہ ہے اب اللہ اس سے اسقدر راضی ہے کہ وہ جو کہے گا وہی کر دیا جائیگا حقیقت یہ ہے کہ بندہ کے نفس کو اللہ سے راضی ہونا "مقام راضیہ" ہے اور اللہ کا اس نفس انسانی سے راضی ہونا "مقام مرضیہ" ہے اور یہ دونوں باہم لازم و ملزوم ہیں۔

مرضیہ کا بیان بیعت رضوان میں شامل صحابہ کرامؓ کی شان میں آیا ہے قرآن مجید میں ہے۔



Marfat.com

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

(الفتح)

بے شک اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جب انھوں نے (اے نبی کریم ﷺ) آپ کے دست مبارک پر درخت کے نیچے بیعت کی۔

اسی طرح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ میں مقام مرضیہ اور مقام راضیہ دونوں کا ذکر اکٹھا ہے۔

# نفسِ مرضیہ کی صفات اور مثالی صُورتیں

اسکی صفات میں سے نرمی، لطف و کرم، جملہ اخلاق حسنہ، قرب الٰہی اور متابعت محمدی ﷺ خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ بات ذہن نشین رہے کہ پچھلے پاکیزہ خواص و صفات جو پہلے مبارک نفوس کے ذریعہ حاصل ہوئے تھے اگلے مقام میں بر قرار رہیں بلکہ ان میں دوام اور ترقی پیدا ہو جائے اس مقام کی مثالی صورتوں میں ساتوں آسمان، سورج، چاند، ستارے، آسمانی بجلی، کڑک، آگ، جلتی ہوئی شمع اور زوشن قندیل (چراغ) وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تعبیرات یہ ہیں کہ آسمانوں کا خواب میں دیکھنا اسکی نگاہ کا دائرہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو جانے کا اشارہ ہے کسی ستارے کا دیکھنا اسکے اپنے نفس کا نور ہے آگ کا دیکھنا اس کے نفس کے فنا ہو جانے کی طرف اشارہ ہے چاند



Marfat.com

دیکھنانور قلب پر اور سورج کا دیکھنا انوار روح پر دلالت کرتا ہے رعد (بجلی کی چمک) کا دیکھنا یا سننا اسکی غفلت پر تنبیہ کی صورت میں راہ حق سے آگاہ ہو جانے کی طرف اشارہ ہے شمع اور چراغ کی روشنی بھی دل کے نور کی علامت ہے۔

## نفس کاملہ (صافیہ)

یہ ساتواں نفس ہے اور یہی آخری کاملیت کا آخری مقام ہے درج ذیل آیت کریمہ میں اسی مقام نفس کی طرف اشارہ ہے۔

اے نفس مطمئنہ !اپنے رب کی طرف راضیہ و مرضیہ کی حالتوں میں لوٹ آ۔ پھر تو میرے (کامل) بندوں میں داخل ہو جا اور میری (اعلیٰ) جنت میں بسیرا کر لے۔ (الفجر)

"عبادی" (میرے بندوں) میں داخل ہونے کا حکم نفس کو شان کاملیت سے سرفراز کر رہا ہے اور "جنتی" (میری جنت) میں بسیرا کرنے کا حکم اسے اعلیٰ مقام سے بہرہ یاب کر رہا ہے

## نفس کاملہ صافیہ کی صفات اور مثالی صورتیں

اس نفس کی صفات میں سے گوشہ نشینی، عبادت، مفارقت عن الغیر، خاموشی، سچائی، مددگاری، ایفائے عہد، طاعت و فرمانبرداری حق اور نسبت عبدیت اور نسبت محمدیت دونوں میں کمال درجہ کا پایا جاتا ہے۔



Marfat.com

اس نفس کی مثالی صورتوں میں سے بارش، برف، اولے، ندی نہر، دریا، چشمہ اور کنویں وغیرہ کا خواب میں دیکھنا ہے انکی تعبیرات میں سے یہ ہے کہ یہ سب راہ حق کھل جانے کی علامات ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا۔

| | |
|---|---|
| وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا | جو لوگ ہماری خاطر ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور ان پر اپنی سب راہیں کھول دیتے ہیں۔ |

بارش، رحمت پر دلالت کرتی ہے برف باری اور اولے رحمت میں کثرت کی علامت ہیں ندی، نہر، دریا، چشمہ اور کنواں معرفت الٰہی اور حصول اخلاص پر دلالت کرتے ہیں۔

## نفس کاملہ، مقام محمدیت اور حضرت الوہیت

جب نفس مرضیہ وارد حقیقت کا سفر مکمل کرتا ہے تو وہ عالم جبروت کے درجات کی تکمیل کرلیتا ہے جب وہ اس کنارے پر پہنچتا ہے تو اسے "فادخلی فی عبادی" کی ندا سے "عالم لاہوت" میں داخل کرلیا جاتا ہے جہاں اسے قربت خاصہ کے حریم میں بٹھایا جاتا ہے یہی مقام کاملہ ہے یہاں اس سے جملہ حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں ان تمام حجابات کے اٹھتے ہی اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ "محمدیت" کے سمندر میں آ گیا ہے

"ورود محمدیت" کا مقام جو منازل شریعت، مقامات طریقت، مراتب معرفت اور درجات "حقیقت" سب سے بلند ہے اسی سے آگے "حقیقت محمدیت" ہے یہ مقام ایک ہزار نور کے پردوں میں مخفی ہے جن کے بارے میں حضرت سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے "حقیقت محمدیت" کے مقام کو جاننے کیلئے ان ایک ہزار حجابات نور میں سے پہلے پردے کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ اگر تم پہلے پردے کے بھی قریب جاؤ گے تو جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ (جواہر البحار، امام یوسف بن اسماعیل نبھانی)

یہاں انسان کی روحانی پرواز ختم ہو جاتی ہے بس یہ بارگاہ "محمدیت" کی دہلیز ہے یہی ولایت کی معراج ہے حضور ﷺ خود ہر طبقہ اولیاء کے لیے انکے حسب حال نزول فرماتے ہیں اور ہر ہر مقام و مرتبہ پر ان کی استعداد کے مطابق جلوہ افروز ہوتے ہیں یہی ان کی بچہریاں ہیں اور انہی میں حضوری والوں کی حضوریاں ہوتی ہیں ورنہ "حقیقت محمدیت" تک کسی کی رسائی نہیں ہوتی وہاں جبرئیل امین کے پر بھی جلتے ہیں پھر اس "حقیقت محمدیت" کے اوپر "حضرت الوہیت" ہے یہ حقیقت امکان ہے اور وہ حقیقت وجوب۔ یہ حقیقت عبدیت ہے اور وہ حقیقت معبودیت۔ یہ دونوں حقیقتیں آپس میں کس طرح ملاقات اور وصال کرتی ہیں کسی کو خبر نہیں کیونکہ سب سے زیادہ باخبر ملائکہ بھی سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى پر روک دیئے جاتے ہیں۔



Marfat.com

# روح

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہود نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ ہمیں روح کی حقیقت بتایئے !اور وہ روح جو جسم میں ہوتی ہے اس پر کس طرح عذاب ہوتا ہے جب کہ وہ خدا کے حکم سے پیدا ہوئی ہے چونکہ اس وقت تک روح کی حقیقت پر مشتمل کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے سرور کونین ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا پس جبرئیلؑ اس آیت کیساتھ نازل ہوئے۔

| | |
|---|---|
| وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ | وہ آپ ﷺ سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ ﷺ فرمادیجئے کہ روح تو میرے رب کے حکم کا اثر (نتیجہ) ہے اور تمکو اسکا بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ |

پس اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے روح اور اس کی حقیقت کے بارے میں بحکم الٰہی خاموشی اختیار فرمائی جبکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی صدف علم اور منبع حکمت تھی تو پھر دوسروں کے لیے اس معاملے میں غور و خوض کرنا یا اس کی حقیقت کے بارے میں اشارہ



Marfat.com

کرنا کس طرح ممکن ہے لیکن چونکہ نفوس بشری ان امور سے آگاہ ہونے کے مشتاق رہتے ہیں جو معقول باتیں اور چیزیں ہیں اور نفس کا یہ طبعی تقاضا ہے کہ جہاں اس کو سکون اور ٹھہرنے کا حکم دیا جاتا ہے وہاں بھی وہ اس طبعی تقاضے کی بدولت حرکت سے باز نہیں آتا۔ (عوارف المعارف)

# روح کی تعریف

علامہ ابن قیم کتاب الروح میں بیان کرتے ہیں۔

کتاب وسنت اجماع صحابہ اور عقلی دلائل دال ہیں کہ روح ایک جسم ہے جو اپنی ماہیت کے لحاظ سے اس محسوس جسم عنصری کے مخالف ہے وہ جسم نورانی علوی ہلکا زندہ اور متحرک ہے جو تمام اعضاء بدن میں نفوذ کر جاتا ہے بدن میں اس کا سریان ایسا ہے جیسے گلاب کے پھول میں پانی زیتون میں روغن اور کوئلہ میں آگ کا سریان ہوتا ہے۔

# روح جسم لطیف ہے

روح کا جسم لطیف ہونا اور اس جسم عنصری کا مخالف ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔



Marfat.com

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ (الحجر)

پس جب میں بدن آدم کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھو نکوں۔

## شیخ ابو عبداللہ النباجیؒ فرماتے ہیں

کہ روح ایک ایسا لطیف جسم ہے جو حس اور لمس سے بالاتر۔ (جس کو نہ چھوا جا سکتا ہے اور نہ حواس خمسہ ظاہری

سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔) اور اس کے بارے میں صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجود ہے۔ شیخ ابن عطاءؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اجساد و اجسام سے پہلے ارواح کو پیدا فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے۔ ولقد خلقنا کم پہلے ہم نے ارواح کو پیدا کیا۔ ثم صورنکم ہ اس کے بعد ہم نے تم کو صورتیں عطا کیں۔

## انور شاہ صاحب نے ترمذی کی شرح عرف شذی میں فرمایا ہے!

اور جہاں تک روح کا تعلق ہے اہل اسلام کے نزدیک وہ ایک لطیف جسم ہے اور اس بدن کی شکل میں ہوتا ہے جس میں وہ ہو روح کی اس جسمیت پر احادیث سے استدلال کیا گیا ہے جیسا کہ مراء بن عاذب میں وارد ہے۔

"فرشتہ روح کو بدن سے یوں کھینچ لیتا ہے جیسا کہ سیخ گیلی اون سے



Marfat.com

کھینچی جاتی ہے۔ "امام مالکؒ جو آئمہ مجتہدین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ روح نورانی جسم ہے جو مکمل طور پر اس بدن کی شکل پر ہوتا ہے جس میں وہ ہے۔

## عالم خلق اور عالم امر

صاحب تفسیر مظہری نے اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ کی تفسیر میں اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے!

"صوفیہ کرام نے کہا کہ مراد عالم خلق اور عالم امر سے یہ ہے کہ عالم خلق میں عرش اور ماتحت عرش (عرش کے نیچے) ہے اور جو چیز آسمان اور زمین اور ان کے مابین ہے شامل ہے اور اس کے اصولی عناصر اربعہ آگ، پانی، ہوا اور مٹی اور جو چیزیں اس سے پیدا ہوتی ہیں یعنی نفوس حیوانی، نباتاتی اور معدنی ہیں اور یہ اجسام لطیفہ ان اجسام کثیفہ میں ساری ہیں سب عالم خلق سے ہیں اور عالم امر سے مراد مجردات ہیں یعنی (لطائف خمسہ) قلب، روح، سری، خفی، اور اخفاء یہ فوق العرش (عرش سے اوپر) ہیں اور یہ نفوس انسانیہ، ملکیہ اور شیطانیہ میں یوں ساری ہیں جیسے سورج کی شعاعیں آئینہ میں ساری ہوتی ہیں اطائف کو عالم امر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو کسی مادہ سے نہیں بلکہ اپنے امر کن سے پیدا کیا۔

معلوم ہوا کہ روح اور دیگر لطائف عالم امر کی مخلوق ہیں۔ جو بغیر مادہ



Marfat.com

کے پیدا کئے گئے عالم امر کو عالم حیرت اور لا مکاں بھی کہتے ہیں۔

## روح کی شکل و صورت

(تحفۃ القاری شرح صحیح بخاری ۲: ۴۴) میں ہے۔

جسم کی شکل کے مطابق روح کی بھی دو آنکھیں ہیں۔ کان ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ بلکہ روح کے ہر عضو کی نظیر بدن انسانی میں موجود ہے اور روح کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے مبہم رکھا اور اس کی تفصیل چھوڑ دی۔

## بدن روح کے تابع ہے

بدن روح کے تابع ہوتا ہے اور اس بدن خاکی کو روح ہی حیات بخشتی ہے۔ جیسا کہ شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا ہے!

"بدن کو حرکت دینے والا روح ہے اور روح کو حرکت اور زندگی نور سے ملتی ہے اور نور کو حیات اور حرکت دینے والا ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ میرے عزیز اس مقام کو کماحقہ، سمجھنا محال ہے۔ رات دن ذکر و فکر، سیر ملکوتی اور عالم بالا میں پرواز سوائے طالب صادق اور بغیر مرشدِ کامل کی توجہ کے ممکن نہیں۔"

## حدیث شریف

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیر اور جمعرات کو انسانی اعمال پیش ہوتے ہیں اور پیغمبروں اور (مولیٰ) کے والدین کے سامنے ان مرنے والوں کے اعمال جمعہ کے دن پیش ہوتے ہیں پس وہ ان کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے پاکیزہ چہروں کی سفیدی (نور) اور بڑھ جاتی ہے اور چمک دمک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پس تم اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے مُردوں کو ایذا نہ دو۔ (یعنی برے اعمال سے ان کو دکھ ہوتا ہے اور اچھے اعمال سے وہ خوش ہوتے ہیں)۔ (عوارف المعارف)

## حدیث شریف

ایک دوسری حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے "بے شک تمہارے اعمال تمہارے کنبے کے اور رشتے کے مرنے والوں پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہوتا (اعمال برے ہوتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں کہ بارِ الٰہا! تو اس وقت تک ان کو موت نہ بھیجنا جب تک ان کو اس طرح ہدایت نہ پہنچ جائے۔ جس طرح ہم ہدایت یافتہ ہوئے تھے۔ (عوارف المعارف)

## رسولِ اکرم ﷺ کی روح مُطہّر

شیخ واسطیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اکرم ﷺ کس وجہ سے خلق میں سب سے زیادہ حلیم تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس کی وجہ یہ



Marfat.com

تھی کہ آپ ﷺ کی روحِ مطہر سب سے پہلے پیدا کی گئی تھی۔ اسی لئے اس روحِ مطہر کو تمکین و استقرار کا موقع سب سے زیادہ حاصل ہوا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے!

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (حضرت آدمؑ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

کسی بزرگ نے کہا ہے کہ روح نورِ عزّت سے پیدا ہوئی ہے اور ابلیس آتشِ عزت سے پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس نے جواباً کہا تھا!

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

الٰہی تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو (یعنی آدمؑ کو) مٹی سے پیدا کیا۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ نور، نار سے بہتر ہے۔

## حضرت ابنِ عباسؓ کا قول

حضرت ابنِ عباسؓ سے کسی شخص نے سوال کیا۔ کہ مرنے کے بعد



Marfat.com

جسم سے جدا ہو کر روح کہاں چلی جاتی ہے۔ آپ نے جواب میں کہا کہ بتاؤ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ کی روشنی کہا چلی جاتی ہے۔ پھر ان سے کہا گیا کہ بتایئے جسم پوسیدہ ہو کر کہاں چلا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا۔ بتاؤ۔ مرض میں مبتلا ہو کر جسم کا گوشت کہاں چلا جاتا ہے؟

## بعد موت روح کا علم اور حافظہ موجود رہتا ہے

| | |
|---|---|
| قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ | ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل |
| قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَلِيْ | ہو۔ کہنے لگا! کاش میری قوم کو |
| رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ | یہ بات معلوم ہو جاتی کہ |
| الْمُكْرَمِيْنَ ۝ | میرے پروردگار نے مجھے بخش |
| (یٰسین) ۷ | دیا اور مجھے عزت داروں میں |
| | شامل کر دیا۔ |

اس سے معلوم ہوا کہ قوم نے جو سلوک اس مرد مومن کے ساتھ کیا تھا اسے بعد وفات یاد تھا۔ کیونکہ یہ بات اس نے بعد وفات کہی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اس نے یہ بات اظہار افسوس کے طور پر کی۔

## بعد وفات رُوح سنتی پہچانتی اور جواب بھی دیتی ہے

حضورؐ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو تین دن رات وہاں قیام فرماتے جب بدر میں تیسرا دن آیا۔ تو سواری کا حکم دیا اس



Marfat.com

پر پالان رکھا گیا پھر آپؐ بدر کے گڑھے کی طرف چلے گئے اور اس کنوئیں کے کنارے کھڑے ہوئے جس میں صنادید قریش کی لاشیں پڑی تھیں پھر ان کا نام لے لے کر پکارنے لگے پس حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ان اجساد سے کلام فرمارہے ہیں جن میں ارواح نہیں تو حضور ﷺ نے جواب دیا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ان سے زیادہ نہیں سن سکتے۔ (مشکوٰۃ باب حکم الاسراء)

## حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں!

آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور قبر کے پاس بیٹھے تو وہ میت اس سے مانوس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۳:۳۴۷)

## حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے

کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی حضور ﷺ نے ایک روز اسے نہ پایا چند روز کے بعد اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ مر چکی ہے۔ (الترغیب)

## ابن مرزوق کی روایت ہے کہ

حضور ﷺ اس کی قبر کے پاس سے گذرے پوچھا یہ کس کی قبر ہے عرض کیا۔ ام محجن کی فرمایا جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی عرض کیا جی ہاں پھر



Marfat.com

صف باندھی گئی نماز جنازہ پڑھی پھر ام محجن سے سوال کیا۔ تم نے کونسا عمل افضل پایا صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ کیا یہ آپ ﷺ کی آواز سن رہی ہے؟ فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں سن سکتے پھر عورت نے جواب دیا۔ مسجد میں جھاڑو دینے کے عمل کو افضل پایا۔ (الترغیب)

## حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی ایسے آدمی کی قبر سے گزرے جسے وہ پہچانتا ہو اور وہ سلام کرے تو میت اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

Marfat.com

# ایصال ثواب

## حضرت نوحؑ علیہ السلام کی دعا

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات (نوح:۲۸)

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو۔

اس آیت مبارکہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے والدین کریمین کا بھی ذکر ہے جو کہ مومن، موحد تھے۔ آپ اپنے والدین اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کیلئے دعائے بخشش فرمارہے ہیں۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب (ابراہیم:۴۱)

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔



Marfat.com

قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا نقل کی گئی ہے جو انہوں نے اپنے لیے اور اپنے والد حضرت تارخؑ اور والدہ حضرت متلی بنت نمرؑ جو کہ دونوں مومن موحد تھے کیلئے بڑھاپے میں فرمائی۔ یہ دعا حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ولادت کے بعد فرمائی۔

## فرشتوں کی دعاء

| | |
|---|---|
| وَالْمَلٰٓئِكَتُهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ط (الشوریٰ:۵) ع | اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کیلئے معافی مانگتے ہیں۔ |
| اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ (المؤمن:۷) | وہ (فرشتے) جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہوئی ہے تو |



Marfat.com

انھیں بخش دے جنہوں نے
توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور
انہیں دوزخ کے عذاب سے
بچالے۔

## مومنین کی دعاء

وَالَّذِیْنَ جَآءَ وَ مِنْ بَعْدِهِمْ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِ
یْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ۝
(الحشر:۱۰)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض
کرتے ہیں اے ہمارے رب
ہمیں بخش دے اور ہمارے
بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے
پہلے ایمان لائے اور ہمارے
دل میں ایمان والوں کی طرف
سے کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے
پروردگار بے شک تو نہایت
مہربان رحم والا ہے۔

مذکورہ آیت کے حوالے سے مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھا
ہے۔

"اس میں سابقین کیلئے دعا کرنے کی ترغیب ہے اور صوفیاء کی تو یہ



Marfat.com

عادت لازمہ ہے اپنے سلف کیلئے دعا اور ایصال ثواب کرنے کی"

(مسائل السلوک تفسیر بیان القرآن ص ۱۰۵۲)

عبدالماجد دریابادی نے اپنی تفسیر ماجدی میں اسی آیت کی شرح میں لکھا ہے۔

"اپنے سے پہلے کے ایمان والوں کے حق میں دعائے مغفرت فرمانا علامات ایمان سے ہے۔"

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے لیے اور اپنے مومن والدین کیلئے دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ نیز ملائکہ کرام اور مومن حضرات بھی ایمان والوں کیلئے دعا بخشش یعنی ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔

## احادیث مبارکہ سے ایصال ثواب کا ثبوت

حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَهَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَامَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّامِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یَنْتَفِعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ ۵

(رواہ مسلم کذافی المشکوٰۃ قلت وابو داؤد والنسائی وغیرھا)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس



Marfat.com

کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مر جانے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ تیسرے صالح اولاد جو اس کے لئے مرنے کے بعد دعا کرتی ہے۔ حضرت سعدؓ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہو چکی ہے کیا اس کے لئے ایصال ثواب کی کوئی صورت ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کے نام کا کنواں لگا دو جب تک لوگ پانی پیتے رہیں گے اسے ثواب ملتا رہے گا حضرت سعدؓ نے کنواں کھدوادیا اس کا نام بیر۔ام سعد رکھا یعنی سعد کی ماں کا کنواں۔

## حدیث شریف

امام ابو حفص کبیر حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم میت کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں حج کرتے ہیں دعا کرتے ہیں تو کیا یہ سب چیزیں انہیں پہنچتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہاں ان کو پہنچتی ہیں اور وہ اس شخص سے خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں سے ایک شخص خوش ہوتا ہے جب اس کے پاس طباق بطور ہدیہ دیا جاتا ہے۔ (عینی شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۲)

## حدیث شریف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ مردہ اپنی قبر میں ڈوبنے والے شخص کی مانند ہوتا ہے (طالب



Marfat.com

فریادرس ہوتا ہے )وہ انتظار کرتا ہے کہ اسکے باپ یاماں بھائی یا پکے دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اس کو دنیاومافیہا سے محبوب ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجرورحمت عطا کرتا ہے اور بے شک زندوں کا تحفہ مُردوں کی طرف یہی ہے کہ ان کے لئے بخشش کی دعا مانگی جائے۔(مسند الفردوس ، شعب الایمان للامام البہقی ، شرح احیاء العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷ ازعلامہ سید مرتضٰی زبیدی)

## حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا تو وہ عرض کرتا ہے اے رب میرا درجہ کیونکر بلند ہوا؟ ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لیے دعائے بخشش مانگتا ہے اسکے سبب ہے (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی گنہگار کیلئے دعائے بخشش کی جائے تو اس سے سختی اور عذاب دور ہو جاتا ہے اور اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کیلئے کی جائے تو اسکے درجے بلند ہو جاتے ہیں۔

## حدیث شریف

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری

امت، امت مرحومہ ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہو گی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں سے پاک وصاف کر دے گا۔

(شرح الصدور ۱۲۸)

## حدیث شریف

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قبروں پر گذرا اور اس نے سورہ اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اس کو مُردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

(دار قطنی در مختار۔ شرح الصدر و ۱۳۰)

## حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور الھٰکم التکاثر پڑھ کر کہے کہ اے اللہ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبروں والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

(شرح الصدور ۱۳۰)

امام نوویؒ فرماتے ہیں۔



Marfat.com

زائر قبور کے لیے مستحب یہ ہے کہ جتنا اس سے ہو سکے قرآن پڑھے اور اہل قبور کیلیے دعا کرے امام شافعیؒ نے اس پر نص پیش کی ہے اور تمام شافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قبر پر قرآن شریف ختم کیا جائے تو اور بھی افضل ہے۔

## حضرت مالک بنؒ دنیار کا واقعہ

آپ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے غیب سے آواز آئی اے مالک بن دینار! یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبروں والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل یا یھاا لکا فرون اور دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ! ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کشادگی اور فرحت پیدا فرمادی ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کو



Marfat.com

خواب میں دیکھا۔ فرمایا! اے مالک بن دینار! بے شک اللہ نے تجھ کو بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تونے میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا ہے۔ اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام میف ہے میں نے عرض کیا میف کیا ہے؟ فرمایا! جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے (شرح الصدور)

## میت کے لیے تسبیح و کلمہ پڑھنا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد ابن معاذؓ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ان کو قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم ﷺ نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھنا شروع دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔ تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

## حضرت صالحؒ کا واقعہ

آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں آخیر رات میں جامع مسجد جا رہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں صبح میں دیر تھی راستے میں



Marfat.com

ایک قبرستان تھا وہاں ایک قبر کے قریب بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سب قبریں شق ہو گئیں اور ان میں سے مردے نکل کر آپس میں ہنسی خوشی باتیں کر رہے ہیں ان میں ایک نوجوان بھی قبر سے نکلا جس کے کپڑے میلے تھے اور وہ مغموم سا ایک طرف بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں آسمان سے فرشتے اترے جن کے ہاتھوں میں خوان تھے جن پر نور کے رومال ڈھکے ہوئے تھے وہ ہر شخص کو ایک خوان دیتے تھے اور جو خوان لے لیتا تھا وہ قبر میں چلا جاتا تھا جب سب لے چکے تو یہ جوان بھی خالی ہاتھ اپنی قبر میں جانے لگا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم اس قدر غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا کہ یہ خوان ان ہدایا کے تھے جو زندہ لوگ اپنے اپنے مُردوں کو بھیجتے ہیں میرے اور تو کوئی ہے نہیں جو بھیجے ایک والدہ ہے مگر وہ دنیا میں پھنس رہی ہے اس نے دوسری شادی کر لی ہے وہ اپنے خاوند میں مشغول رہتی ہے مجھے کبھی بھی یاد نہیں کرتی میں نے اس سے اس کی والدہ کا پتہ پوچھا اور صبح کو اس پتہ پر جا کر اس کی والدہ کو پردے کے پیچھے بلایا اور اس سے اس کے لڑکے کا پوچھا اور یہ خواب اسے سنایا اس عورت نے کہا بیشک وہ میرا لڑکا تھا میرے جگر کا ٹکڑا تھا میری گود اس کا بستر تھا۔ اس کے بعد اس عورت نے مجھے ایک ہزار درہم دیئے کہ میرے لڑکے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے انہیں صدقہ کر دینا اور میں آئندہ ہمیشہ اس کو دعا اور صدقے سے یاد رکھوں گی کبھی نہ بھولوں گی۔



Marfat.com

حضرت صالحؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا اور اس نوجوان کو بڑی اچھی پوشاک میں بہت خوش دیکھا وہ میری طرف دوڑا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ صالح! حق تعالیٰ شانہٗ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے تمہارا ہدیہ میرے پاس پہنچ گیا۔

## ایصالِ ثواب اور التحیات

ایک دفعہ ایک شخص نے ہم سے کہا کہ بزرگان دین جو کہ پہلے ہی بخشے ہوئے ہیں اور صالحین میں سے ہیں آپ انہیں ایصال ثواب کیوں کرتے ہیں ہم نے کہا کہ التحیات اس کلام کا مجموعہ ہے جو معراج کی رات قرب حضوری میں رب و محبوب کے درمیان ہوا۔ اولاً حضور نبی پاک ﷺ نے عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ (تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

| | |
|---|---|
| اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَتُهُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ | سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں |
| محبوب ﷺ نے جواباً عرض کیا۔ | |
| اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ | سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر |

التحیات میں ہم نبی پاک ﷺ پر سلام اور رحمتوں اور برکتوں کے



Marfat.com

نزول کیلئے اور اللہ تعالیٰ کے نیک صالحین بندوں پر سلامتی کیلئے دعا کرتے ہیں۔ یہ تو ہے ہی صالحین بندوں کیلئے جیسا کہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ واقعی اللہ کے صالحین بندوں پر سلامتی اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ آپ داتا صاحبؒ کے دربار پر انوار پر جا کر دیکھ لیں۔

ہر وقت قرآن خوانی ہو رہی ہے اور لوگ وہاں پر نذر و نیاز اور کھانے لا کر تقسیم کر رہے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ وہاں سے صبح اور شام سیر ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہے اور یہ صالحین کیلئے ہے نہ کہ فرعون، نمرود، ہامان اور شداد جیسے نافرمان اور سرکش لوگوں کیلئے۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس)



Marfat.com

کھانا سامنے رکھ کر قرآن شریف پڑھ کر دعا مانگنا اور میت کو بخشنے کا ثبوت

نبی پاک ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے وصال کو تیسرا دن تھا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ خشک کھجوریں، دودھ جس میں جو کی روٹی تھی لیکر آئے پس انہوں نے اسے نبی پاک ﷺ کے پاس رکھ دیا۔ نبی پاک ﷺ نے تین مرتبہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اپنے چہرے پر دعا کرنے کے بعد مل لئے۔ پس نبی پاک ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو حکم دیا کہ صحابہ میں اس کھانا کو تقسیم کر دیں (دعا میں) سرکار نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس کا ثواب اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کو بخشا۔ (ھدیۃ الحرمین ص ۶۸ سطر نمبر ۲۱)

قل، ساتواں، دسواں، چہلم، ششماہی اور برسی کا ثبوت

نبی کریم ﷺ نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت حمزہؓ کے تیسرے، ساتویں، دسویں، چالیسویں، چھ ماہ اور سال ہونے پر بخشا اور کھلایا اور صحابہ بھی اس طرح کرتے تھے۔ (ھدیۃ الحرمین ص ۶۸۔ مجموع الروایات)

سات یا چالیس دن تک میت کی طرف سے مسلسل صدقہ کرنے کا ثبوت

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ



Marfat.com

میت پر پہلی رات سخت ہے پس اسکی طرف سے صدقہ کرواور لائق ہے کہ سات دن تک میت کیلئے صدقہ کریں۔(ھدیۃ الحرمین ص ۶۹)

بعض روایات میں ہے

بعض راویوں نے کہا کہ چالیس دن تک میت کیلئے صدقہ و خیرات کیا جائے کیونکہ میت اپنے گھر کی شائق ہوتی ہے۔(ھدیۃ الحرمین ص ۶۹)

حضرت طاؤس ؒ سے روایت ہے کہ مُردوں کو قبروں میں سات روز تک سوال کیا جاتا ہے پس صحابہ پسند کرتے تھے کہ ان سات دنوں میں ان میتوں کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔

## انبیاء واولیاء کی قبروں کو چومنا اور ان پر سر رکھ دینے کا ثبوت۔

### حدیث شریف

حضرت داؤد بن ابی صالح ؒ کہتے ہیں کہ ایک دن مروان حاکم مدینہ نے دیکھا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے تو مروان نے اسے ڈانٹا کہ تو یہ کیا کر رہا ہے؟

جب مروان نے اس کے سامنے آکر دیکھا تو وہ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ تھے۔ آپ نے فرمایا مجھے علم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میں رسول

اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں نہ کسی پتھر کے پاس۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس وقت تک دین پر آنسو نہ بہانا جب تک اہل لوگ دین کے والی رہیں اور جب نا اہل لوگ والی بن جائیں پھر دین اس قابل ہو گا کہ اس پر آنسو بہائے جائیں۔ (مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۲)

## اس حدیث کے بارے میں محدثین کی رائے

### امام علامہ تیمی فرماتے ہیں

اس حدیث کو کسی بھی محدث نے ضعیف نہیں فرمایا یعنی صحیح ہی کہا ہے۔
(مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲)

## حدیث شریف

حضرت عمر فاروقؓ جب بیت المقدس فتح کر کے واپس ہوئے تو جابیہ پہنچے تو حضرت بلالؓ نے انہیں کہا کہ ان کو شام میں مقرر کر دیں تو حضرت امیر المومنینؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد راوی نے ان کے وہاں پہنچنے اور دار یا میں اترنے کا واقعہ بیان کیا اور کہا پھر حضرت بلالؓ نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ سرکار فرماتے ہیں اے بلال! یہ کیا ظلم ہے؟ کیا تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری زیات کو آئے؟

اس خواب کو دیکھ کر حضرت بلالؓ بہت پریشان خوفزدہ بیدار ہوئے اور اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینے کا قصد کیا اور نبی پاک ﷺ کے روضہ

اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر انور کے پاس پہنچ کر رونے لگے اور اپنا چہرہ قبر پر ملنے لگے۔ اتنے میں حضرت امام حسن امام حسینؓ تشریف لائے پس حضرت بلالؓ ان دونوں کو لپٹانے لگے اور چومنے لگے۔ (وفا الوفاء باخبار دار المصطفیٰ جلد ۲ ص ۴۰۸)

اس حدیث میں سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ سرکار نے خود حضرت بلالؓ کو فرمایا کہ میری زیارت کیلئے آ۔ معلوم ہوا کہ قبر کی زیارت صاحب قبر کی ہی زیارت ہے۔

۲۔ حضرت بلالؓ نے شام کے علاقے سے سرکار ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کا ارادہ فرمایا اور مدینہ میں روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبور کی زیارت کی نیت کر کے جانا عین ثواب اور سنت صحابہ ہے اور سنت سرکار بھی ہے۔ کہ سرکار شہداء احد کی زیارت کیلئے ہر سال تشریف لے جاتے تھے۔

۳۔ سرکار کی قبر انور پر حضرت بلال نے چہرہ نہ صرف رکھا بلکہ ملنے بھی لگے۔

## حدیث شریف

خطیب بن حملہؓ نے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنا دایاں ہاتھ قبر شریف پر رکھتے تھے اور حضرت بلالؓ نے اپنے دونوں رخساروں کو بھی قبر اطہر رسول خدا ﷺ پر رکھا۔ (وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۴۴۴)



Marfat.com

حدیث شریف

حضرت امیر المومنین علیؓ سے روایت ہے۔

جب نبی پاک ﷺ کا وصال ہوا۔تو حضرت فاطمتہ الزہراؓ حاضر ہوئیں اور سرکار کی قبر اقدس کے پاس کھڑی ہو گئیں اور تھوڑی سی خاک پاک سرکار دو عالم کی قبر اطہر کی لیکر اپنی آنکھوں سے لگائی اور روئیں اور یہ دو شعر پڑھے

ترجمہ۔ جس شخص نے روضہ اقدس کی خاک پاک سونگھنے کا شرف حاصل کیا اگر زمانہ تک کوئی خوشبو نہ سونگھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مجھ پر ایسی مصیبتیں گریں کہ اگر دنوں پر وہ مصیبتیں گر پڑتیں تو دن مارے غم کے رات ہو جاتے۔

# زیارت قبور پر اعتراض

بعض لوگ مزار پر جانے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے حالانکہ حدیث کی کتابوں میں کثرت سے ایسی احادیث موجود ہیں۔ جن میں حضور رسول خدا ﷺ نے مسلمانوں کو قبروں کی زیارت کی تاکید فرمائی ہے۔ نیز اہل قبور کو سلام کرنے ان کے لئے دعا خیر مانگنے اور ان سے مدد مانگنے کے متعلق بھی احادیث میں تاکید کی گئی ہے۔ حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مشکوٰۃ شریف کی شرح میں زیارت قبور کے باب



Marfat.com

میں فرماتے ہیں کہ

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں کہ زیات قبور یعنی قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے اور اس پر تمام محدثین، فقہا، علما، صلحاء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ اس سے رقت قلب ہوتی ہے۔ موت یاد آتی ہے اور ہڈیوں کا بوسیدہ ہو جانا اور دنیا کا فنا ہو جانا ثابت ہوتا ہے علاوہ ازیں زیارت قبور کے اور بھی فوائد ہیں۔ نیز ان کے لئے دعا بھی مانگی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا دستور تھا کہ مدینہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں تشریف لے جاتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کے سوا کسی دوسری قبر سے بعض مدد مانگنا جائز نہیں سمجھتے۔ فقہا کا قول ہے کہ مردوں کی قبروں پر دعا اور استغفار کرنا اور ان کو نفع پہنچانا دعا سے اور استغفار سے اور تلاوت قرآن سے مشائخ صوفیہ اسرار ہم اور بعض فقہا رحمتہ اللہ علیہم کے نزدیک محقق و مقرر است یعنی ثابت ہو چکا ہے اور اہل کشف و مشائخ کبار فرماتے ہیں کہ اہل قبور کی ارواح سے بہت فیض اور فتوح حاصل ہوتے ہیں اہل تصوف کی اصطلاح میں ایسے لوگوں کو یعنی جو مزارات سے فیوض حاصل کرتے ہیں۔ اویسی کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کا مزار قبول دعا کے لئے تریاق مجرب یعنی آزمایا ہوا نسخہ ہے اور حجتہ الاسلام امام محمد غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جن بزرگوں سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے موت کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔



Marfat.com

مشائخ عظام میں ایک فرماتے ہیں کہ میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے۔ جو اپنی قبروں میں بیٹھے تصرف کر رہے ہیں۔ یعنی لوگوں کے کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں تصرّف کرتے تھے۔ یعنی کرامات دکھاتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ایک حضرت شیخ معروف کرخیؒ ہیں دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں اور دو بزرگ ہیں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی بزرگ اپنی قبروں میں بیٹھے فیض نہیں دیتا۔ یہ تو فقط وہی کچھ ہے جو دیار مغرب کے اکابر مشائخ میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابو العباس نے مجمع سے دریافت کیا کہ زندہ بزرگوں کی امداد زیادہ قوی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زندہ بزرگوں کی امداد زیادہ قوی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ جو اس جہان سے جا چکے ہیں ان کے امداد قوی تر ہے۔ یہ سن کر شیخ ابو العباسؒ نے کہا بیشک آپ درست فرماتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی دستگاہ میں ہیں اور اسکے حضور میں ہیں۔

اس قسم کے اقوال بے شمار ہیں۔ جن کا احاطہ اس کتاب میں نہیں ہو سکتا۔ نیز قرآن مجید اور حدیث میں اور بزرگان دین کے اقوال میں کسی جگہ پر اس کی تردید نہیں آئی نہ اس کی مخالفت کی گئی ہے اور آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ سے ثابت ہو چکا ہے کہ مُردوں کی روح فنا نہیں ہوتی بلکہ زندہ رہتی ہے اور اسکو زیارت کرنے والوں کا علم اور شعور ہوتا ہے اور اس کے حالات کو بھی جانتے ہیں۔



Marfat.com

(یہ تو عام مرُدوں کا حال ہے) اور کاملین کی ارواح کو حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا قرب اور رتبہ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ زندگی میں تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اولیاء کرام کی ارواح کو کون و مکان میں تصرف اور کرامات میسر ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ متصرف حقیقی حق تعالیٰ ہیں۔ اور جو کچھ ہوتا ہے اس کی قدرت سے ہوتا ہے اور اولیاء کرام جلال حق میں فانی ہوتے ہیں اپنی زندگی میں بھی بعد از مرگ بھی۔ اس لیے اگر کسی شخص کو کسی بزرگ کی وساطت سے جو ولی اللہ ہے کوئی چیز ملتی ہے تو یہ بعید نہیں ہے جیسا کہ وہ زندگی میں تصرف (کرامات) کرتے تھے اور حیات و ممات میں جو تصرفات اولیاء کرام سے صادر ہوتے ہیں وہ حق تعالیٰ کی قدرت سے ہوتے ہیں اور دونوں حالتوں میں یعنی زندگی اور موت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا اور اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں ملی۔

# عورتوں کا مزارات پر جانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ زیارت قبور کے وقت کیا کروں اور کیا پڑھوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو۔

| | |
|---|---|
| اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ | رحمت کرے اللہ تعالیٰ آگے |
| مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ | جانے والوں پر یعنی جو مر گئے |



Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَ يَرْحَمَ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَ مُنَادِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ وَ اِنْشَآءِاللّٰهُ بِكُمْ مُلَاحِقُوْنَ | ہیں اور پیچھے رہنے والوں پر یعنی جو زندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی آکر تم سے ملیں گے۔ |

اس حدیث کو صحیح مسلم نے بھی روایت کیا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آنحضرت ﷺ نے دوبارہ مردوں اور عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت دے دی تھی۔

حضرت صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جس مکان میں آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دفن تھے میں وہاں آیا جایا کرتی تھی بغیر چادر اوڑھے اس وجہ سے کہ میرا شوہر آنحضرت ﷺ اور میرے والد حضرت ابوبکرؓ وہاں دفن تھے۔ لیکن جب حضرت عمرؓ وہاں دفن ہوئے تو خدا کی قسم میں وہاں چادر اوڑھے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی۔ اس وجہ سے کہ مجھے حضرت عمرؓ سے شرم آتی تھی۔ (رواہ احمدؒ)

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ!

اس حدیث میں واضح دلیل ہے اس بات کی کہ اہل قبور زندہ ہوتے ہیں اور ان کو آنے والوں کا علم ہوتا ہے۔ اور وہ ادب و احترام زیارت کو بھی دیکھتے ہیں۔ خصوصاً بزرگ اور اہل اللہ جن کا رحلت کے بعد بھی اسی قدر احترام واجب ہے۔ جیسا کہ زندگی کی حالت میں تھا۔ اس وجہ سے اہل اللہ



Marfat.com

اپنے زیارت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ ان کے ادب و احترام کے مطابق جیسا کہ اس حدیث میں پایا جاتا ہے۔

## بعض علماء نے زیارت قبور کو کیوں حرام کہا ہے۔

بعض علماء کا یہ فتویٰ کہ زیارت قبور حرام ہے دراصل ان کے امام ابن تیمیہ کا فتویٰ ہے امام موصوف کا انداز سخن اور استدلال کچھ عجیب سا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مزارات کی زیارت کیلئے اگر آدمی پیدل جائے تو جائز ہے لیکن اونٹ پر سوار ہو کر جائے تو حرام ہے۔ معلوم نہیں اونٹ پر سوار ہونے میں کیا خرابی ہے انھوں نے یہ فتویٰ اس حدیث کی بنا پر دیا لا تشبد الرجال الا لثلا ثه المسا جد (تم سوائے تین مساجد کے سفر کے اونٹوں پر کجاوے نہ لگاؤ) ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ نے تین مساجد یعنی حرم مکہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی اور مسجد کے سفر کو منع فرمایا کیونکہ حرم مکہ میں اگر ایک رکعت نماز پڑھی جائے تو ایک لاکھ رکعت کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد نبوی میں پچاس ہزار کا اور مسجد اقصیٰ میں پچیس ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے لیکن دنیا کی باقی کسی مسجد میں فضیلت نہیں۔ اس لیے ان کا سفر غیر ضروی ہے لیکن پھر بھی حرام نہیں ہے۔ کیونکہ کسی عالیشان مسجد کو جا کر دیکھنے میں کیا مضائقہ ہے لیکن امام موصوف نے تو کمال ہی کر دیا ہے کہ ایک تو حدیث کے غلط معنی لیے ہیں کیونکہ مطلق سفر مراد لیا جائے تو پھر نہ آدمی کسی تجارت کیلئے اونٹوں پر سوار ہو کر جا سکتا ہے نہ والدین یا



Marfat.com

اساتذہ کو ملنے کیلئے جاسکتا ہے نہ تحصیل علم کیلئے سفر کر سکتا ہے۔ جب امام صاحب سے کہا گیا کہ اس حدیث میں تو اونٹ کا سفر کر کے مزارات پر جانا حرام ہے اگر کوئی پیدل جائے تو کیا فتویٰ ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی پیدل جائے تو پھر جائز ہے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچارے اونٹوں پر سفر کرنا حرام ہے۔ نہ کہ مزارات پر جانا۔ جب ایک آدمی نے امام موصوف سے کہا کہ آنحضرت ﷺ ان تین مساجد کے علاوہ مسجد قبا کیلئے اونٹ پر سوار ہو کر جایا کرتے تھے۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ بھی کوئی سفر ہے جس میں نہ پانی ساتھ لیا جائے نہ زادراہ۔ یک نشد دو شد۔ پہلے تو اونٹ کا سفر حرام تھا پانی اور زادراہ بھی ساتھ لینا حرام ہو گیا۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ امام وقت اور یہ استدلال چھوٹا منہ بڑی بات سچ ہے کہ ہم چھوٹے لوگ تو امام صاحب کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ابن بطوطہ اور حضرت مولانا انور علی شاہ رحمہ کا شمیری نے جب امام ابن تیمیہ کا استدلال دیکھا تو فوراً بول اٹھے کہ کان علمہ اکبر من العقل (یعنی ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا) دانشمندوں کا قول ہے کہ یک من علم رادہ من عقل باید (یعنی ایک من علم کیلئے دس من عقل درکار ہے) لیکن جب یہاں معاملہ برعکس ہے دس من علم کیلئے ایک من عقل ہے تو نتیجہ وہی نکلنا تھا جو نکلا۔ یعنی امام موصوف پر ہمیشہ کفر کے فتوے لگتے رہے اور مسلمانوں کے درمیان خواہ مخواہ اختراق وانتشار پیدا کرنے کے جرم میں حکومت وقت نے ان کو ہمیشہ قید وبند میں رکھا۔ لیکن جو ہونا تھا وہ ہو گیا



Marfat.com

اور امام موصوف کے اس مضحکہ خیز استدلال سے امت میں ایسی کشمکش اور انتشار پیدا ہوا جس میں ہم آجکل گرفتار ہیں اور نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے یہ خیال بھی نہ فرمایا کہ جب حضور سرور کائنات علیہ السلام نے بے شمار احادیث میں قبروں پر جانے، سلام کرنے، مردوں کیلئے دعائیں مانگنے کی تاکید فرمائی تو صرف ایک لا تشد الر جال والی حدیث سے باقی احادیث پر کیسے پانی پھیرا جاسکتا ہے اور پھر لا تشد الر جال والی حدیث میں نہ مزارات پر جانے کی ممانعت ہے نہ قبروں پر جانے کی ۔بلکہ صرف تین مساجد کا ذکر ہے۔ کہ سوائے ان تین مساجد کے باقی کسی مسجد میں فضیلت نہیں سب برابر ہیں۔ اسی لیے انکی زیارت کیلئے وقت صرف کرنا بے کار ہے۔ لیکن پھر بھی یہ امتناعی حکم نہیں ہے بلکہ عام بات ہے کیونکہ تاریخی اہمیت کی مساجد کو دیکھنے کیلئے ہر شخص کا جی چاہتا ہے اور اگر کوئی شخص جاکر دیکھ لے تو یہ کام ناجائز اور حرام نہ ہوگا۔ لیکن کمال ہے امام موصوف کی فراست کا کہ انھوں نے اس حدیث کو زیارت قبور کا امتناع سمجھا۔ حالانکہ قبور کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ اگر اس سے عام سفر کی ممانعت سمجھی جائے تو پھر دنیا کے تمام سفر حرام اور ناجائز ہو جاتے ہیں۔

## نذر، نیاز، فاتحہ پر اعتراض

باقی اختلافی مسائل تو درکنار بعض ظاہر بین حضرات نذر، اور فاتحہ کو

بھی حرام سمجھتے ہیں اگر کسی بزرگ یا رشتہ دار کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا تیار کیا جائے اور اس پر فاتحہ پڑھی جائے تو وہ کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اٹھا کر پھینک دیتے ہیں حالانکہ نہ کھانا جو پکایا گیا تھا حرام تھا اور نہ قرآن کا پڑھنا حرام ہے۔ معلوم نہیں جب کھانا اور قرآن دونوں کو جمع کیا جائے تو کس منطق سے یہ حرام ہو جاتا ہے۔ کہ دور پھینک دیا جاتا ہے۔ حالانکہ احادیث میں کثرت سے شواہد ملتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مُردوں کو ایصال ثواب کیلئے طعام تقسیم کرتے تھے اور قبروں پر جا کر ان کیلئے تلاوت قرآن بھی کرتے تھے آئمہ مجتہدین میں سے بھی کسی نے اس چیز کو حرام قرار نہیں دیا۔ نیز قرآن حکیم میں آنحضرت ﷺ کو حق تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا حکم آیا ہے کہ مسلمانوں سے نذر قبول کر لیا کریں کیونکہ اس سے مسلمانوں کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔

## امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک فاتحہ و نذر و نیاز جائز ہے۔

امام موصوف کا مشرب تصوف تھا اور آپ بغداد کے بہت بڑے صوفی اور ولی اللہ حضرت بشر حافیؒ کے معتقد اور گرویدہ تھے۔ امام احمد کے ایک شاگرد نے اعتراض کیا کہ حضور ساری دنیا آپ کے سامنے جھکتی اور آپ ایک مست قلندر صوفی کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھے احکام خدا کا علم ہے اور ان کو مجھ سے زیادہ خدا کا علم ہے



Marfat.com

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں۔

"حنبلیوں کے ہاں یعنی امام احمد بن حنبل کے فرقہ کے لوگوں کے ہاں جمعرات کے دن کتاب احیاء العلوم کا تبرکاً درس ہوتا ہے اور جب درس ختم ہوتا ہے تو تبرکاً دودھ تقسیم کیا جاتا ہے غرضیکہ طریق نذو نیاز قدیم زمانے سے جاری ہے اس زمانہ میں لوگ انکار کرتے ہیں۔"

## پختہ مزارات اور مقبرہ پر اعتراض

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حدیث میں پختہ قبر اور مقبرہ بنانا جائز نہیں۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ جہاں حدیث میں پختہ قبر بنانے کی ممانعت آئی ہے وہاں پختہ مکان بنانے کی بھی ممانعت آئی ہے اب جو حضرات پختہ مزارات پر اعتراض کرتے ہیں۔ پہلے ان کو اپنے عالیشان مکانات کی طرف دیکھنا چاہیے۔ جس مصلحت سے پختہ مکانات بنائے جاتے ہیں۔ اسی مصلحت سے پختہ قبور اور مقبرے بنائے جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ پختہ مزارات یا مقبرہ جات اصحاب قبور کیلئے نہیں بلکہ زائرین کی سہولت اور آرام کیلئے تعمیر کیے جاتے ہیں۔ تاکہ سردی گرمی، آندھی بارش وغیرہ سے محفوظ رہیں۔

# مزارات پر پھول اور چادر چڑھانے پر اعتراض

بعض حضرات مزارات پر پھول اور چادر چڑھانے پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں اسکی ممانعت نہیں ہے اگر کوئی امتناعی حدیث ہو تو ان حضرات سے درخواست ہے کہ مطلع فرمادیں۔ دراصل پھول اور چادر محبت کی علامت ہیں ہمیں اولیاء کرام سے محبت اس لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ ولی کے معنی دوست کے ہیں۔ اولیاء اسکی جمع ہے اور قرآن عظیم ہی میں ان حضرات کو اولیاء اللہ کا خطاب ملا ہے۔ ہمارے گھر کی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الآان اولیا ء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (اللہ کے دوستوں کیلئے نہ خوف ہے نہ غم) بعض لوگ کہتے ہیں کہ مزارات پر پھول اور غلاف چڑھانا فضول خرچی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاں حضرت عشق خیمہ زن ہوتا ہے۔ وہاں انسان سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ معترض حضرات پہلے اپنے گھروں کی طرف نظر کیا کریں بیوی بچوں کیلئے کس قدر لباس تیار کراتے ہیں۔ مزار کا غلاف ان زیورات اور ریشمی ملبوسات کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا ہے۔

# مزارات پر بوسہ دینے پر اعتراض

بعض حضرات مزارات پر بوسہ دینے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سجدہ کرنا منع ہے بوسہ دینے کی کہیں بھی ممانعت نہیں آئی۔ اگر غیر اللہ کو بوسہ دینا منع ہوتا تو حجر اسود، کعبہ اور غلاف کعبہ اور بیوی بچوں کو بوسہ دینا منع ہوتا کیونکہ یہ بھی غیر اللہ ہیں



Marfat.com

# قلب

قال رسول اللّٰہ ﷺ اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَۃٌ اِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَ افَسَدَتْ فَسَدَالْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ ہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو گیا۔ تو سارا جسم ٹھیک ہو گیا۔ اور اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑا۔ سنو! وہ قلب ہے۔

اس حدیث شریف میں بیان تو مضغہ صنوبری کا ہوا مگر حکم اس لطیفہ کا ہے جس کو اس مضغہ سے گہرا تعلق اور اتصال ہے۔ اسی وجہ سے بیان مضغہ ہوا۔ حدیث شریف میں درستی قلب کو درستی بدن کا سبب بتایا گیا ہے۔ اور وہ درستی قلب بغیر فناوء بقا محال ہے۔ اس درجہ میں سالک فنائیت قلبی کے بعد واصل باللہ ہوتا ہے اس سے پہلے ایمان کے متزلزل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ۔ صوفیائے کرام میں مشہور مقولہ ہے

" اَلْفَانِیْ لَا یُرَدُّ وَالْوَاصِلُ لَا یَرْجِعُ "

فانی رد نہیں کیا جاتا اور واصل واپس نہیں کیا جاتا۔

اس کی تصدیق بخاری کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں ابو سفیان اور ہرقل روم کا مکالمہ درج ہے۔

| | |
|---|---|
| وَسَئَالْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ | میں نے تجھ سے سوال کیا تھا کہ |
| اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ | کیا لوگ اس کا دین قبول کر |
| بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ | لینے کے بعد اسے برا سمجھ کر |
| سُخْطَةً فَزَعَمْتَ لَا وَ | ترک بھی کر دیتے ہیں تو تم نے |
| كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا | جواب دیا کہ "نہیں" اور ایمان |
| خَالَطَةً بَشَاشَةُ | کی بھی یہی حالت ہے۔ جب |
| الْقَلْبِ | اس کی تازگی قلب میں جم جاتی |
| | ہے۔ (تو پھر دور نہیں ہوتی) |

فنافی اللہ وبقااللہ کے مقامات پر فائز ہونے کے بعد ایمان دل میں جم جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور سورت میں بیان فرمایا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ | لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی |
| الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ | محبت دی اور اس کو تمہارے |
| فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات) | دلوں میں مرغوب کر دیا۔ |

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اصل مکلّف قلب ہے۔ مخاطب قلب ہے۔ عالم متکلم، فاہم قلب ہے سمع وبصر رکھنے والا قلب ہے۔ ماخوذ قلب ہے۔ باقی بدن سے اس کا تعلق صرف تدبر و تصرف کا ہے۔ آنکھیں اور کان قلب کے جاسوس ہیں۔ زبان قلب کی ترجمان ہے۔ اصل انسان اور بدن کا بادشاہ قلب ہے۔

## اصل مکلّف قلب ہے

تکلیف مشروط ہے عقل اور فہم سے اور ان دونوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِياً عَنْ اَهْلِ النَّارِ۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ۔

اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا قول نقل فرمایا۔ کہ کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ میں نہ ہوتے۔

معلوم ہوا کہ عقل قلب میں اور مدار تکلیف کا عقل اور فہم پر ہے اور فرمایا کان، آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی پوچھ ہو گی اور سمع و بصر کو قلب سے جوڑ دیا ہے کہ یہ دونوں دیکھی اور سنی ہوئی چیزوں کو پہچاننے کے لئے آلہ کا حکم رکھتے ہیں۔

## عقل کا مقام قلب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا (الحج)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "ان کے دل ہوتے کہ ان سے سمجھنے لگتے۔

## جزا اور سزا کا تعلق اعمال قلب سے ہے۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ (البقرہ) | لیکن مواخذہ فرمائیں گے اس چیز پر "جو تمہارے دلوں نے کمائی ہے۔ |

## علم و فہم کی ضد کی نسبت قلب کی طرف ہے

| | |
|---|---|
| (i) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (البقرہ) | اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ |
| (ii) وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ (البقرہ) | اور انہوں نے کہا کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں۔ |
| (iii) بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (المطففین) | بلکہ ان کی دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔ |
| (iv) لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا (الاعراف) | اور ان کے دل ایسے ہیں جن سے سمجھتے نہیں۔ |
| (v) وَثَبَتَ اَنَّ مَوْضِعَ الْجَهْلِ وَالْغَفْلَةِ هُوَ الْقَلْبُ . | اور ثابت ہو گیا کہ جہالت اور غفلت کا محل قلب ہے۔ |



Marfat.com

## فائدہ

ان آیات قرآنی سے ثابت ہوا۔ کہ امین وحی و نبوت، امین اسرار الٰہی اور شریعت اور خزانہ اسرار غیبیہ قلب ہے۔ یہ وہ خزانہ ہے۔ جس پر عقل کا، راہزن ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔ قلب ہی تجلیات باری ولایت اولیاء اللہ اور کشف الہام کا خزانہ ہے۔

ہر انسان کے سینے میں ایک ہی دل ہے اور وہی محل تجلیات باری کے لئے مخصوص ہے اس لئے باری تعالیٰ اس میں غیر کا قبضہ پسند نہیں فرماتا۔ دل میں دو خانے ہیں ایک شیطان کا اور ایک رحمٰن کا۔ اور دل کے اوپر خناس بیٹھا ہوا ہے۔ جو دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝

(یعنی میں پناہ مانگتا ہوں) اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

جب آدمی جماہی (باسی) لیتا ہے تو شیطان سانپ کی صورت میں منہ کے راستے داخل ہوتا ہے اور قلب کے اندر اپنا خاردار پھن پھیرتا ہے جس سے قلب میں طرح طرح کے خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے



Marfat.com

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب جمائی لو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو ڈھانپ لو۔

جب تک انسان کے دل پر شیطان کا قبضہ رہتا ہے اس وقت تک وہاں رحمٰن کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ لہذا شیطان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہاں اللہ کی تجلیات کا نزول ہو اور دل خدا کا عرش بن جائے۔

عَرْشِ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ  مومن کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے۔

مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اللہ کا نور مومن کے دل میں آجاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

"نہ میں زمینوں میں سما سکتا ہوں نہ آسمانوں میں مگر مومن کے دل میں سما سکتا ہوں"

## مومن کا دل کعبے سے افضل ہے

حضرت داتا گنج بخشؒ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ حضرت محمد بن الفضلؒ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں۔ جو دنیا میں اس کے گھر کو تلاش کرتا ہے وہ اپنے دل کے اندر اس کے مشاہدے کی خواہش کیوں نہیں کرتا اور گھر کی طلب میں ممکن ہے کہ وہ گھر کو پالے اور ممکن ہے کہ وہ گھر کو نہ پا سکے حالانکہ مشاہدہ ہر حال میں چاہیے۔ اگر اس پتھر کی عمارت کی



Marfat.com

زیارت جس پر سال میں ایک مرتبہ نظر پڑتی ہے فرض کردی گئی ہے تو وہ دل جس پر شبانہ روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر پڑتی ہے اس کی زیارت تو بدرجہ اولیٰ کرنی چاہیے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

دل کو حاصل کر یہ مقام حج اکبر ہے۔ اور ایسا دل ہزار کعبہ سے بھی افضل ہے۔

کعبہ بنگاہ خلیل آذر است
دل گزرگاہ جلیل اکبر است

کعبہ حضرت خلیل علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کی گذرگاہ ہے۔

دل کعبہ اعظم است مکن خالی ازبتاں
بیت المقدس مکن جائے ہمگراں

دل سب سے بڑا کعبہ ہے اس کو خواہشات سے خالی کر بیت المقدس بتوں کے لئے مت بنا

حضرت محمد بن فضل بلخیؒ فرماتے ہیں میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں۔ جو جنگل صحرا اور بیابانوں کو عبور کر کے اس کے گھر حرم یعنی کعبۃ اللہ تک تو پہنچے۔ کیونکہ اس میں نبیوں کے آثار ہیں اور وہ کیوں اپنے



Marfat.com

نفس کے جنگل اور اس کی خواہشات کی وادیوں کو عبور نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دل تک پہنچے۔ اس لئے کہ اس میں مولا کے آثار ہیں۔

مطلب یہ کہ دل حق تعالیٰ کی معرفت کی جگہ ہے وہ اس کعبہ سے برتر ہے جو خدمت کا قبلہ ہے۔ کعبہ وہ ہے جس کی طرف بندہ کی نظر ہو اور دل وہ ہے جس پر حق تعالیٰ کی نظر ہو۔

# اقسام قلب

(۱) قلب عالم یا منوری

(۲) زرد رنگ

(۳) قلب سلیم

(۴) قلب خواص یا قلب منیب یہ قلب خاص الخاص یا قلب شہید ہے۔

## حدیث شریف

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قلب چار طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ دل ہے جو ایک لق دق میدان کی طرح صاف و ستھرا ہے اور اس میں ایک چراغ روشن اور تاباں ہے۔ یہ مومن کا قلب ہے۔ ایک قلب جو تاریک ہے اور ذلت سے سر جھکائے ہوئے ہے۔ یہ کافر کا دل ہے تیسرا دل وہ ہے جو غلاف سے لپٹا ہوا ہے۔ یہ



Marfat.com

منافق کا دل ہے۔ چوتھا دل وہ ہے جو پہلو دار ہے۔ اس میں نفاق اور ایمان دونوں ملے ہوئے ہیں اور اس دل میں ایمان کی مثال ایسے زخم کی ہے جو پیپ اور زرد پانی سے مملو ہے۔ ان دونوں میں سے جو مادہ بھی اس پر غالب آجاتا ہے۔اس کو اسی کے مطابق سمجھا جاتا ہے۔

گناہوں کی وجہ سے قلب اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے۔ مگر معالج روحانی کے علاج سے یہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔وہ قلب سقیم، قلب سلیم بن جاتا ہے۔

# قلب سلیم

سلیم کے معنی ہیں سانپ کاڈسا ہوا۔ طریقت میں قلب سلیم اسے کہتے ہیں۔ جسے عشق کے سانپ نے ڈس لیا ہو۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

اس روز مال کام آئے گا نہ اولاد ہاں مگر اللہ کے پاس جو شخص پاک دل لے کر آئے گا(اس کے لئے مفید ہو گا)۔

قلب سلیم ہونے کے لئے دو شرائط ہیں۔

اول= صحت از امراض

قرآن مجید نے قلب کے امراض، کفر، شرک، شک اور خواہشات

نفسانی کے اتباع کو قرار دیا ہے ان امراض سے صحت حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ کسی معالج روحانی (کامل مرشد) سے علاج کروایا جائے۔

## دوسری شرط

یہ ہے کہ قلب کو غذائے صالح بہم پہنچائی جائے جس طرح غذائے صالح سے جسم انسانی صحت مند اور قوی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قلب کی صحت اور قوت کیلئے غذائے صالح کی نشاندہی یوں کی گئی ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ — سنو! ذکر الٰہی سے قلوب مطمئن ہوتے ہیں۔

علاجِ قلب اور غذائے قلب عارفین کاملین کے بغیر کہیں سے نہیں ملتی۔

## قلب منیب

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ ۝ — جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے من دیکھے اور آتا ہے ساتھ دل رجوع کرنے والے کے

قلب منیب سے توبہ پیدا ہوتی ہے خطرات نیک ظاہر ہوتے ہیں تقویٰ ریاضت اور عبادت اس کی صفت ہوتی ہے۔

انسان کے وجود کے اندر قلب مجسمہ نور ہے جب اس میں



Marfat.com

دنیا آباد ہو جاتی ہے تو اس کا نور سلب کر لیا جاتا ہے۔

# نسخہ کیمیا برائے روحانی امراض

حضرت شبلیؒ نے ایک حکیم سے کہا۔

مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنائیت کیجئے یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا اس نے سر اٹھا کر کہا۔

جو تجھ سے لو لگاتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں

"شبلی! یہاں آؤ۔ میں اس کی دوا بتاتا ہوں۔ حیا کے پھول۔ صبر و شکر کے پھل۔ عجز و نیاز کی جڑ۔ غم کی کونپل۔ سچائی کے درخت کے پتے۔ ادب کی چھال۔ حسن اخلاق کے بیج۔ یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کر دو اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں روز ملاتے رہو۔ ان سب اشیاء کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔"

حضرت شبلیؒ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل — وہ دوکان اپنی بڑھا گئے
کیمیا پیدا کن از مشتِ گلے — بوسہ زن بر آستانے کاملے

# انسان

انسان کے اندر چھ لطائف یعنی پوشیدہ نور

(۱) نفس (۲) قلب (۳) روح (۴) سر (۵) خفی

(۶)اخفا

نفس مطیع ہو کر قلب اور قلب صاف ہو کر روح اور روح صاف ہو کر سرّ اور سرّ پاکیزہ ہو کر خفی اور خفی بدل کر اخفا ہو جاتا ہے اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اخفا میں میں ہوں۔ اخفا کی تکمیل سے واصل باللہ ہو جاتا ہے۔

## انسان میں پیدائش نفس

روح جسم میں جب داخل ہوتی ہے تو روح اور جسم کے وصال (یعنی ملاپ) سے نفس پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش نفس کی نیکی وبدی مقدر پر ہے۔ اگر نیک پیدا ہوا تو نیک کام کرے گا اگر بد پیدا ہوا تو برے اوصاف ظاہر ہوں گے۔

روح اور نفس کے وصال سے قلب ظاہر پیدا ہوتا ہے۔



Marfat.com

# حواس ظاہری وباطنی

## حواس ظاہری

دیکھنا، سننا، سونگھنا، مس کرنا (چھونا) یہ تمام جسم میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

## حواس باطنی

حس مشترک، خیال، وہم، حافظہ، عقل

## حس مشترک

اس لئے کہتے ہیں کہ دو آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ تصور کرتا ہے۔ سونگھتا ہے۔ ناک سے تصور کرتا ہے۔ ایک کان سے سنتا ہے۔ دو کانوں سے تصور کرتا ہے۔ ایک آنکھ کسی کی ترچھی ہوتی ہے تو اسے چیزیں جدا جدا نظر آتی ہیں۔

## خیال

اسے کہتے ہیں کہ جب آنکھ سے دیکھتے ہیں، کانوں سے سنتے ہیں۔ یا ناک سے سونگھتے ہیں یا زبان سے چکھتے ہیں۔ جب تصور کرتے ہیں تو اسی چیز تک پہنچ جاتے ہیں۔

## وہم

اسے کہتے ہیں کہ اندھیری رات میں رسی کو دیکھ کر سانپ تصور



Marfat.com

کرے یا شراب کو دیکھ کر پانی کا خیال و تصور جما دے۔ یا یوں کہ غلط تصور کو وہم کہتے ہیں۔

## حافظہ

کسی چیز کا ادراک یا یاد خیال میں قائم رہے۔

## عقل

جس سے نیک و بد کھرے کھوٹے کی شناخت اور تمیز ہو۔

## عالم خمسہ

۱۔ جب انسان دنیوی نقاہت یا جسم کے متعلق کاروبار میں مشغول ہوتا ہے اسے عالم ناسوت کہتے ہیں۔ یعنی ظاہر جسم و صورت یا صفات ظاہری کو عالم ناسوت کہتے ہیں۔

۲۔ جب انسان نیک کاموں یعنی عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس حالت کو عالم ملکوت کہتے ہیں۔

۳۔ جب انسان نیک کاموں مثلاً عبادت الٰہی میں سے الگ ہٹ کر اور دنیا کے کاروبار سے بھی جدا ہو کر خود شناسی میں مشغول ہوتا ہے اور محویت مد ہوش رہتی ہے اسے عالم جبروت کہتے ہیں۔

۴۔ جب انسان اپنے آپ کو پہچان کر دعویٰ الوہیت کرتا ہے مگر بے خبر نہیں ہوتا۔ اسے عالم لاہوت کہتے ہیں



Marfat.com

۵۔ جب انسان خدائے عزّوجل کو پہچان لیتا ہے اور ایسا بے خود بے ہوش ہو جاتا ہے۔ کہ نہ خود کی نہ خدا کی خبر رہتی ہے۔ بس ایسے عالم کو عالم ہاھوت کہتے ہیں۔

صفت ذات یا انسان کا جسم چار عناصر کا مرکب ہے۔ آگ، ہوا، پانی، مٹی اور پھر ان کے اوصاف۔

۱۔ آگ

روح کی حرکت سے شہوت و غضب، پیاس، بھوک، طمع، محبت، عشق، غرور وغیرہ۔

۲۔ ہوا

سانس، ہچکی، ڈکار، باد مخالف، انگڑائی، حرکت، اچھلنا، کودنا، بدن کا سوجنا وغیرہ کا موجب بنی۔

۳۔ پانی

تھوک، پیشاب، پسینہ، رینٹھ، آنسو وغیرہ۔

۴۔ مٹی

ناخن، میل، پاخانہ کی صورت اختیار کی۔

سوائے اس کے انسان میں اور قوتیں بھی جیسے قوت مولودہ، معودہ، ہاضمہ، جاذبہ، مالکہ، دافعہ، عملیہ، نظریہ، شہویہ، غضبیہ، بہیمہ، رحمانیہ



Marfat.com

موجود ہیں۔

## انسان میں سات اوصاف ہیں

(۱)ذات حیات (۲) علم (۳) ارادہ (۴) قدرت (۵) کلام (۶) سمع (۷) بصر۔

ذات حق۔ ذات انسان۔ علم انسان، روح قلم، قطب عرش، جسم کرسی، نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفا۔

قلب صاف ہو کر روح اور روح صاف ہو کر سر اور سر پاکیزگی اختیار کر کے خفی کا درجہ اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح خفی صاف ہو کر اخفا اور اخفا سے پاکیزگی حاصل کر کے واصل باخدا ذات مطلق جاتا ہے۔ انسان کا معدہ اصل الاصول ذات خدائے تعالیٰ ہے۔ وطن اس کا عالم قدس ہے۔ نیز دل اس کا درجہ اسفل عالم ناسوت ہے۔ روح یہاں خاکی کمالات حاصل کرنے کے لئے آئی ہے۔

اور یہ اغراض و مقاصد آفرینش کی تکمیل ہے۔ اگر اس عالم ناسوت سے واپس عروج کی طرف رجوع ہو گی اور توجہ اس کی الی الباطن کر دی گئی تو یہ روح کا قطرہ اصل دریائے وحدت سے جا ملے گا۔ اور حقیقی دائمی زندگی اور سرور اور آزاد و خود مختاری کی نعمت سے بفضل خدائے عزوجل مشرف ہو جائے گا۔ بر عکس اگر توجہ اس کی الی الظاہر ہوئی۔ تو درجہ اسفل سے نزول کر کے اسفل السافلین کو پہنچے گا۔ جو نزول کا آخری و انتہائی درجہ ہے۔ جسے مقام



Marfat.com

حاویہ بھی کہا گیا ہے۔ یعنی ساتویں دوزخ۔

# انسان اور چودہ طبق

جو کچھ چودہ طبق میں موجود ہے۔ وہ سب کچھ بنی آدم میں موجود ثابت ہے۔ اسی لئے اس کو انسان یا عالم صغیر کہتے ہیں اور چودہ طبق کو انسان اور عالم کبیر کہتے ہیں۔ اس عالم ناسوت یعنی عالم خلق میں جو بھی پیدا ہوتا ہے اس کو خود فراموشی کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی اگر دوڑ یا موجب عروج ہے تو وہ صرف یادِ اللہ یعنی ذکر ہے۔ معرفتِ الٰہی و خود شناسی کے حصول کے لئے ممکن نہیں کہ ہو سکے اور اس کی دوڑ اور عروج کے دو اسباب ہیں۔ یا تو کسی رہبر سے باقاعدہ سلوک کی تعلیم حاصل ہو یا بے قاعدہ یعنی بجز تعلیم سلوک کسی مردِ مجذوب کے جذب و اثر سے منزلِ مقصود تک پہنچ سکے۔ مگر یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اکثر بے خبر ہی رہتے ہیں۔ کمالیت یہ ہے کہ دودھ سے بالترتیب گھی بنا چھوڑے نہ برعکس اس کے دودھ خراب ہو جائے نہ بالائی نہ دہی نہ مکھن کی صورت نہ گھی تک نوبت پہنچ سکے۔

## نفس

اسے کہتے ہیں کہ جب روح سفر ظاہری یعنی توجہ الی الظاہری میں یعنی دنیا کے کاروبار نفع نقصان میں مشغول ہو جاتی ہے تب نفس کے درجہ آخری (یعنی امارہ) میں رہتی ہے۔ یہاں اس کا نام نفس ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی



Marfat.com

توجہ سفر باطنی کی طرف یعنی الی الباطن ہوتی ہے۔ تو اس کا عروج قلب سے روح۔ روح سے سر۔ سر سے خفی۔ خفی سے اخفا۔ اخفا سے باخدا ہو جاتا ہے۔ یعنی قطرہِ جان، دریائے جان سے مل کر خود خدا سے مل جاتا ہے۔ تو تمام طاقتیں خدائے عزوجل کی اس میں سما جاتی ہیں۔ جس طرح دریا کی بوند دریا سے مل کر دریا ہو جاتی ہے۔

موت اور زندگی کا فاصلہ صرف سانس ہے۔ اسی طرح کفر اور اسلام یعنی شک اور یقین کا فاصلہ صرف سانس ہے اور جسے زندگی کہتے ہیں وہ بھی سانس ہے۔ انسان کا وجود مثل لفظ کے ہے اور اس میں روح مثل معنی کے ہے۔ وہ بھی سانس ہے۔ تمام موجودات کا جو متحرک ہے وہ بھی سانس ہے۔ گویا تمام موجودات کا مرکب سانس ہے۔

پس جب انسان اپنی زندگی یا سانس سے غافل ہے تو وہ خود بے جان کی طرح ہے۔

دانا انسان وہی ہے کہ ایسے مبارک و مقدس سانس کو غفلت میں نہ گزارے بلکہ خیال کو سانس کے ساتھ ہی رکھے۔ تاکہ جب وہ وجود میں آئے اور جائے تو بے فائدہ اس کی بازگشت نہ ہووے۔ ذکرِ الٰہی سے داخل اور ذکرِ الٰہی سے خارج جو سانس میں کلماتِ طیبات ہوتے ہیں وہ خدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پس وجود کو تو اس سر کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور یہ وجود مثل لفظ کے ہے اور لفظ کے معنی کو علم کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور وہ روح یا دم



Marfat.com

ہے اور لفظ سے پہلے معنی ہے کیونکہ معنی علم ہے اور علم ہونے کے بعد لفظ ہے۔اسی طرح روح جسم سے پہلے ہے اور جسم جو لفظ کی طرح ہے یہ اگر فنا ہو گیا تو بھی معنی (روح) باقی ہے۔ پس فنا جسم کے لئے ہے نہ کہ روح کے لئے۔ فنا عالمِ خلق کو اور بقا ہمیشہ سے روح کے لئے ہے۔ روح کو فنا اور بقا سے کچھ غرض نہیں وہ عالمِ امر سے ہے نہ کہ عالم خلق سے ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔ غرض وہ مجرد ہے نہ نفس ہوا ہے۔ نہ خاک ہے نہ آب وہ اپنی ہستی سے آیا ہے۔

وہ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي سے ہے نہ عالمِ ارواح سے۔

یہ خاص ہدایت اللہ والوں کے لئے ہے۔ اللہ کو اپنی مخلوق بہت ہی پیاری ہے۔ اللہ سے پیار کرنے سے قلب حاصل ہوتا ہے اور یہ پیار رہبر کامل اولیاء اللہ سے ملتا ہے۔

غالب میاں اپنے کلام میں فرماتے ہیں۔ کہ آجکل کے مولوی حضرات دن رات جنت دوزخ اور حور و غلمان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ان کے بیان خام سے کیا واسطہ کیونکہ

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

کیونکہ ہم تو ازل سے ہی جنت کے باشندے ہیں اور جو باشندہ ہوتا ہے اسے وہاں کے تمام تر حالات سے واقفیت ہوتی ہے۔ اسلئے ہمیں اس



Marfat.com

سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو ہمارا سابقہ گھر ہے۔ جسے ہم چھوڑ کر آئے ہیں۔ ساتھ ہی علامہ اقبال بھی یہی فرما گئے ہیں۔

میرے نالے کو سمجھا تو رضواں سمجھا
مجھے جنت سے نکالا ہوا اک انساں سمجھا

ثابت ہوا کہ ہم تو ازل سے جنت کے باشندے ہیں اور وہاں سے نکالا گیا ہے۔

پرے ہے چرخ نیلی نام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے

اس شعر میں مسلمان کی حد تعریف کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کہ آجکل کے لوگ تعویذ گنڈے جادو کے پیچ و خم میں مبتلا رہتے ہیں اور ہر کام ان کی مدد سے ہی کروانے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر یہ منزل مسلمان کی نہیں ہے بلکہ مسلمان کی منزل تو اس سے کہیں آگے ہے۔ چونکہ ان کا اثر تو صرف آسمان سے نیچے ہی رہتا ہے۔ مگر مسلمان ہی ہے جو اس سے آگے کے راز سے واقف ہے۔ اور اللہ نے بھی فرشتوں سے ہمکلام ہوتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ تم نہیں جانتے جو کہ میں جانتا ہوں۔ یہ کس کے متعلق فرمایا تھا؟ وہ ایک مسلمان مرد، نبی اور انسان کے لئے تھا۔ کہ اس کا جہاں تک علم ہے۔ وہاں تک مجھے معلوم ہے۔ تم نہیں جانتے۔ گویا فرشتے بھی اس پر شرمندہ و نادم ہوئے اور مسلمان کی حقیقت واضح ہو گئی۔

نفخت فیہ من روحی کا زیور زیب تن کر کے
کوئی معشوق پردے میں چھپا معلوم ہوتا ہے

# کامل تر انسان

واضح رہنا چاہیے کہ محققین کے نزدیک باعتبار ترتیب ، کامل ترانسان تین معنی سے ہے۔ایک روح،دوسرے نفس، تیسرے جسم اوراس کے ہر ذات وجود کے لئے ایک صفت ہوتی ہے جو اس کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔روح کے لئے عقل، نفس کیلئے خواہش اور جسم کے لیے احساس،انسان سارے عالم کا نمونہ ہے اور عالم دونوں جہاں کا نام ہے۔ انسان میں دونوں جہاں کی علامت ونشانی ہے۔ اس جہان کی نشانی پانی ، مٹی ، ہوا اور آگ ہے۔اسی سے بلغم، خون، صفرا اور عمود اکی ترکیب ہے اور اس جہان کی نشانی جنت دوزخ اور میدان قیامت ہے۔انسان میں بہشت کی لطافت کی قائمقام روح ہے۔ دوزخ کی آفت و وحشت کا قائمقام نفس ہے اور عرصات یعنی میدانِ قیامت کا قائمقام جسم ہے ان دونوں معنی کا جمال قہر و محبت ہے۔ لہذا جنت خدا کی رضا کی تاثیر اور دوزخ اس کی ناراضگی کا نتیجہ ہے۔اسی طرح مومن کی روح، معرفت کی راحت اور اس کا نفس حجاب وضلالت سے ہے۔ جب تک مومن قیامت میں دوزخ سے نجات حاصل کر کے جنت میں نہ پہنچے۔وہ دیدار الٰہی کی حقیقت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا اور مراد کے تحقق میں



Marfat.com

نہیں پہنچ سکتا اور حقیقت قربت و معرفت جو کہ روح کی اصل ہے۔ حاصل نہیں کر سکتا۔ لہذا جو شخص دنیا میں خدا کو پہچانتا ہے اور دوسروں سے منہ موڑ کر راہِ شریعت پر قائم رہتا ہے۔ وہ قیامت میں دوزخ اور پلصراط، کو نہ دیکھے گا۔

خلاصہ یہ کہ مومن کی روح اسے جنت کی طرف بلانے والی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دنیا میں جنت کا نمونہ ہے اور نفس دوزخ کی طرف لے جانے والا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا میں دوزخ کا نمونہ ہے۔ اس مومن و عارف ربانی کے لئے عقل مدبر کامل ہے اور جاہل و نادان کے لئے نفس کی خواہش، ناقص قائد ہے۔ عارف کے لیے عقل کی تدبیر درست اور حق اور دوسرے کی خطاء۔ لہذا طالبانِ حق پر واجب ہے۔ کہ ہمیشہ نفس کی مخالفت پر جمار ہے۔ تاکہ اس کی مخالفت پر عقل و روح مدد کرتی رہے کیونکہ وہ اسرارِ الٰہی کا مقام ہے۔ (کشف المحجوب)



Marfat.com

# فنا کی منازل

سالک کو پہلے فنافی الوجود ہونا پڑتا ہے یعنی اپنے تمام ارادوں اور خواہشات کو ختم کرنا پڑتا ہے اس کے بعد فنافی الشیخ کا درجہ ہے پھر فنافی الرسول اور فنافی اللہ اور بقاباللہ کی منازل ہیں۔

## فنافی الشیخ

فنافی الشیخ میں سالک اپنے اختیار سے دست بردار ہو جاتا ہے اور ہر کام پیر و مرشد کی رہنمائی میں سرانجام دیتا ہے ہمہ وقت اس کی رضا اور اطاعت وخدمت میں لگا رہتا ہے اُس کی اپنی مرضی نہیں رہتی۔ پیر و مرشد کی ذات میں گم ہو جاتا ہے تصور شیخ میں محو رہتا ہے اور کوئی کام بھی شیخ کی مرضی کے خلاف نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ اس مقام کو پہنچتا ہے۔

کیا کہوں کیسی ہوئی مجھ پہ عنایت پیر کی
اپنی صورت ہی نظر آتی ہے صورت پیر کی
کفر و ظلمت شرک و بدعت ہو گئے معدوم سب
جب سے قائم ہو گئی ہے دل میں صورت پیر کی

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں

تصور شیخ کی زیادتی سے جو وجود میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوتی



Marfat.com

ہے وہ صورت علم کی فضیلت بیان کرتی ہے کہ قرآن، حدیث فقہ، فرض، سنت، واجب اور مستحب کو بجالانا چاہیے اور کبھی وہ صورت ذکر اللہ میں غرق ہوتی ہے اور کبھی وہ صورت زمانہ گذشتہ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے حالات ایک ایک کر کے ظاہر کرتی ہے۔ اکثر وہ صورت اپنے تیئں دن رات نماز اطاعت اور بندگی سے فارغ نہیں رکھتی اور ہمیشہ وہ صورت شرع کی پابند رہتی ہے فنافی الشیخ کے مرتبے میں وہ صورت وجود کے اندر غائب رہتی ہے اور وجود گناہوں سے تائب رہتا ہے ایسی صورت صفائی تصور سے حاصل ہوتی ہے یہ صورت نفس کو ملامت کرنے کیلئے اسے "الست بر بکم "یاد دلاتی ہے تاکہ سرکشی اور انحراف چھوڑ دے اور راستے پر آجائے۔ یہ مراتب طفلان شناسی نفس کہلاتا ہے شیخ کامل کو الہام پیغام سے نہیں آزمانا چاہیے جس میں معرفت اور فقر کا پیغام نہ پایا جاتا ہو تو اس پر دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔

کامل مرشد کی یہ نشانی ہے کہ اسے قرب الٰہی حاصل ہو اور خدا کی حضوری کا منظور ہو اور اس کا باطن معمور ہو اور ناقص مرشد یہ ہے جو مخنث صورت، بے شرع، بے اثر اور اہل بدعت ہو ایسا مرشد کسی کام کا نہیں اگر صاحب فنافی الشیخ گناہ کی طرف رجوع کرے تو صورت اس کو منع کرتی ہے اور گناہ سے بچاتی ہے اور حرص اور شہوت کے غلبوں کو روکتی ہے اور اگر سو جائے تو وہی صورت توفیق الٰہی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی ﷺ میں پہنچاتی ہے اور مراتب دلاتی ہے اور ایسے شخص کا باطن نہایت صاف



Marfat.com

ہوتا ہے۔

وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہوتی ہے مذکورہ بالا مراتب صاحب فنافی الشیخ کو حاصل ہوتے ہیں اور اس کا باطن صفا ہوتا ہے اور مقام فنا فی الشیخ کا یہ ہے کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا باطن میں تصور کرتا ہے تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت اور مجلس محمدی ﷺ میں پہنچا دیتی ہے ایسے شخص کو یحیی و یمیت کہتے ہیں۔

## فنافی الرسول

اور فنافی الرسول یہ ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کی روح پاک بمعہ اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم بڑی مہربانی کے ساتھ تشریف فرما ہوتی ہے اور صاحب تصور کو فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ پکڑو آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑتے ہی اسے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔

## فنافی اللہ

جو اس مقام پر پہنچتا ہے وہ توحید الٰہی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے اور شریعت کا لباس سر سے پاؤں تک پہنتا ہے شرعی احکام بجالاتا ہے اور جو بال بھر بھی معرفت الٰہی دیکھتا ہے اسے جاہل کے روبرو بیان نہیں کرتا اور نہ جوش و خروش کرتا ہے اور ڈینگیں نہیں مارتا۔



Marfat.com

ناتوانی خویش رااز خلق پوش　　عارفانے کے پسند ند خود فروش

(جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو اپنے تئیں خلقت سے چھپا۔ نمود یئے کو عارف کب پسند کرتے ہیں)

## فنا اور بقا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۝

جو تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے!

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

زمین پر جو کچھ ہے وہ فنا ہونے والی ہے اور تمہارے رب کی عزت و جلال والی ذات باقی رہنے والی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اس روایت میں فنا کے سلسلہ میں وضاحت ملتی ہے کہ وہ طواف میں مشغول تھے اس وقت ایک شخص نے ان کو سلام کیا انہوں نے اس کا جواب نہ دیا اس نے اس امر کی شکایت ان کے کسی دوست سے کی انہوں نے اس کے سلام کا جواب دیا کہ ہم وہاں اللہ کا مشاہدہ

کررہے تھے (اس شخص کو کیسے دیکھتے اور سلام کا جواب دیتے) یہ بھی کہا گیا ہے کہ اشیاء کا نظروں سے غائب ہو جانا فنا ہے جس طرح دیدار الٰہی کے وقت کوہ طور پر حضرت موسیٰؑ فنا ہو گئے تھے۔ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا

شیخ فرازؒ فرماتے ہیں فنا نام ہے حق کے ساتھ معدوم رہنے کا اور حق کے ساتھ موجود رہنے کا نام بقا ہے۔

بہر حال فنا اور بقا کے سلسلہ میں شیوخ حضرات کے اقوال بہت کچھ موجود ہیں اور ان میں سے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مخالفات کی فنا اور موافقات کی بقا یعنی خدا کے مخالفت کو فنا اور موافقت کو باقی رکھا جائے اور یہی بات توبۃ النصوح میں پائی جاتی ہے بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ دنیا کی رغبت حرص اور امید ختم ہو جائے اور یہی تعریف زہد کی ہے بعض نے اوصاف مذمومہ کو فنا کر دینے کا نام فنا اور اوصاف محمودہ کو باقی رکھنے کا نام بقا رکھا ہے اور یہ تزکیۃ النفس ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں فنائے مطلق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فنائے ظاہری، دوسری فنائے باطن۔

اس اعتبار سے ظاہری فنا یہ ہے کہ حق تبارک تعالیٰ کی تجلیات بندہ حق کے افعال سے نمودار ہوں اور وہ بندے سے اس کے ارادوں اور اختیارات کو سلب کرے۔ یہاں تک کہ وہ حق کے سوا نہ اپنا کوئی فعل دیکھ سکے اور نہ غیر کا پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے معاملہ کا آغاز ہو۔



Marfat.com

## مطلق فنا کا مقام

جو بندہ حق اس مقام سے سر فراز و سر بلند ہوتا ہے وہ کئی کئی روز بغیر کھائے پیئے گزار دیتا ہے تاوقتیکہ اس معاملہ میں بھی خداوند تعالیٰ کا کوئی فعل نمودار نہ ہو اور یہ اس وقت تک نہیں کھاتا پیتا جب تک اللہ کی طرف سے کوئی شخص اسے کھلانے پلانے پر متعین نہیں ہو جاتا حقیقت میں فنا اسی کا نام ہے کیونکہ اس فنا ہونے والے نے اپنے نفس کو اور اپنے سے غیر سب کو فنا کر دیا ہے اور اس کی نظریں ہر دم اللہ تعالیٰ کے فعل پر مذکور رہتی ہیں اور غیر کے تمام افعال اس کی نظر میں فنا ہو جاتے ہیں۔

## باطنی فنا

باطنی فنا یہ ہے کہ بندہ حق کو کبھی صفات کے ذریعہ مکاشفات حاصل ہو اور کبھی عظمت ذات کے آثار کا اس کو مشاہدہ ہو اور اس کے باطن پر امر حق اس طرح مستولی ہو جائے کہ کوئی وسوسہ اور کوئی تصور باقی نہ رہے اور فنا میں غیوب احساس ضروری نہیں ہے ہر چند اس موقع پر بعض حضرات کے احساس بھی غائب ہو جاتے ہیں تاہم یہ صورت کلی (علی الاطلاق) فنا کے لئے ضروری نہیں ہے۔ (عوارف المعارف)



Marfat.com

## فنا کی مزید وضاحت

اہل حق کا ظرف کبھی اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ اس پر روحاً اور قلباً فنا کا اطلاق ہوتا ہے بایں ہمہ وہ اپنے اردگرد وقوع میں آنے والے افعال واقوال سے بے خبر نہیں ہوتا فنا کی ایک صورت اور نوعیت یہ بھی ہے کہ اس کے تمام افعال واقوال کا مرجع اللہ تعالیٰ کی ذات ہو اور وہ اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہے تاکہ کاموں کا ذمہ دار وہ نہ بنے بلکہ اللہ تعالیٰ ہو ایسا شخص جو اپنے اختیار کو ترک کر کے فعل خداوندی کا منتظر رہے اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے وہ بھی فانی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اس فنا کے بعد اپنے اس بندے کے اختیار کو بحال کر دے گا اور اس کو امور متعلقہ کی انجام دہی میں تصرف حاصل کرنے پر اس کو مختار بنا دے۔ یعنی وہ اپنے کاموں کو جیسا چاہے انجام دے اور وہ فعل خداوندی اور اس کی اجازت کا منتظر نہ رہے تو وہ بندہ حق باقی ہے۔

## باقی کا مقام

باقی ایسے مقام پر فائز ہوتا ہے جہاں حق اور مخلوق میں حجاب باقی نہیں رہتا لیکن اس کے برعکس محبوب حق جو فانی ہے وہ خلق کے حق سے محجوب ہے۔

یہ فنا فنائے ظاہری ارباب قلوب اور ارباب حال کے لئے مخصوص ہے لیکن فنائے باطنی اس بندہ حق کے لئے جو احوال کی بیڑیوں سے رہائی پا کر (احوال سے ترقی کر کے) اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اور احوال کا مقید و پابند نہ رہا ہو بلکہ وہ اپنے دل کے دائرہ عمل سے نکل کر اس ذات تک پہنچ گیا ہو جو مقلب ہے اور قلب کے ساتھ نہ رہا ہو۔ (عوارف المعارف)



Marfat.com

# مشاہدہ اور مجاہدہ

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جدو جہد اور کوشش کرنے کو مجاہدہ کہتے ہیں اور اسے پالینے کو مشاہدہ کہتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیلؑ کے احسان کے بارے مین ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ

تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہ کر سکو تو یوں سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضرت داؤدؑ کو اللہ نے وحی فرمائی کہ اے داؤد تم جانتے ہو میری معرفت کیا ہے؟

عرض کیا نہیں! فرمایا وہ دل کی زندگی، میرے مشاہدہ میں ہے۔

مشائخ طریقت کے نزدیک عبادت سے مراد دل کی آنکھوں سے مشاہدہ الٰہی کرنا ہے یعنی وہ بے کیف و کم خلوت و جلوت میں دل سے اللہ تعالیٰ کا دیدار و مشاہدہ کرتے ہیں حضرت ابو العباس بن عطارؒ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ!

| | |
|---|---|
| اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ | بلا شبہ جنہوں نے مجاہدے میں |
| بِالْمُجَاھَدَۃِ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا | کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ |
| عَلٰی بَسَاطِ الْمُشَاھَدَۃِ | مشاہدہ کے فرش پر کھڑے |
| | ہوئے۔ |

حقیقتاً مشاہدہ کی دو قسمیں ہیں ایک صحت یقین دوسرا ایسا غلبہ محبت جس سے ایسا درجہ حاصل ہو جائے کہ مکمل طور پر دوست کی ہر بات میں وہی نظر آئے اور اس کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

| | |
|---|---|
| قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ | اے محبوب تم فرما دو اپنی |
| اَبْصَارِھِمْ اَیْ اَبْصَارِ الْعُیُوْنِ | آنکھوں کو بند رکھو یعنی سر کی |
| مِنَ الشَّھَوَاتِ وَالصِّیَارِ | آنکھوں کو شہوتوں سے اور دل |
| الْقُلُوْبِ عَنِ الْمَخْلُوْقَاتِ | کی آنکھوں کو مخلوقات سے۔ |

لہٰذا جو شخص چشم سر کو مجاہدہ میں شہوت سے بند رکھتا ہے یقیناً وہ باطنی آنکھ سے حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے لوگوں نے پوچھا کیسے؟

فرمایا گزشتہ ستر سال کی عمر حجاب میں گزری ہے اور میں نے اس میں مشاہدہ نہیں کیا ہے لیکن چار سال ہیں جس میں مشاہدہ ہوا ہے حجاب کے زمانہ کی عمر کچھ نہیں ہے۔

حضرت شبلیؒ اپنی دعا میں فرماتے ہیں!



Marfat.com

"اے خدا جنت اور دوزخ کو اپنے غیب کے خزانوں میں پوشیدہ رکھ اور ان کی یاد لوگوں کے دل سے فراموش کر تا کہ لوگ تیرے لئے ہی عبادت کریں" جس وقت طبیعت کو جنت کے حصول کا لالچ ہو گا تو آج یقینی طور پر عقلمند اس کے لئے عبادت کرے گا اور جس دل میں محبت کا کچھ حصہ نہ ہو وہ غافل ہے یقیناً وہ مشاہدہ سے محجوب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے بارے میں سیدنا عائشہ صدیقہؓ کو خبر دی کہ!

"میں نے خدا کو نہیں دیکھا" اور حضرت عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "میں نے خدا کو دیکھا" لہذا لوگ اسی اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں اور جس نے غور کیا وہ اس اختلاف سے نکل گیا چنانچہ جس سے یہ فرمایا کہ میں نے دیکھا اس سے چشم باطن سے دیکھنا مراد لیا اور جس سے یہ کہا کہ میں نے نہیں دیکھا اس سے چشم سر سے دیکھنا مراد لیا ہے ان دونوں میں ایک اہل ظاہر ہے اور ایک اہل باطن ہر ایک سے اس سے اپنے حالات کے مطابق بات فرمائی لہذا جب باطنی آنکھ سے دیکھا تو اگر سر کی آنکھ کا واسطہ نہ ہو تو کیا مضائقہ۔ (کشف المحجوب)

سلسلہ عالیہ میں بیعت کے بعد جو پہلا حکم ہے وہ یہی ہے کہ ظاہر کی آنکھ کو بند کر لو اور دل کی طرف توجہ کرو اور یہ اسی فرمان الٰہی کے تحت ہے جو کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کیونکہ ظاہر کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر

سکتیں لہذا ظاہر کی آنکھ بند کر کے دل کی آنکھ سے مراقبہ میں مشاہدہ کا حکم دیا جاتا ہے ذکر و فکر ذوق و شوق سے تصور یار کی تاکید ہوتی ہے۔

سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

ایہ تن رب سچے دا حجرہ پا فقیرا جھاتی ہو
ناں کر منت خواج خضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہو
شوق دا دیوا بال ہنیرے متاں لبھے وست کھڑاتی ہو
مرن تھیں اگے مر گئے باہوؒ جنہاں حق دی رمز پچھاتی ہو

اس کی مکمل تشریح قلب کے باب میں ہے۔

بعض سالیکن کو مجاہدے سے مشاہدے کی طرف لایا جاتا ہے اور بعض کو مشاہدے سے مجاہدے کی طرف آنا پڑتا ہے۔ مجاہدہ ہر حال میں کرنا پڑتا ہے سلسلہ عالیہ میں بہت سے مریدین (مرد اور خواتین) کو شروع سے ہی مشاہدہ کروادیا گیا ہے اور بعض مجاہدے سے مشاہدے کی راہ پر گامزن ہیں بہر صورت بغیر رہبر کامل کے نہ مجاہدہ درست ہے اور نہ ہی مشاہدہ تک پہنچا جا سکتا ہے یہ تو شیخ کامل کی توجہ اور عنایات سے ہی حاصل ہوتا ہے جتنے بھی اولیاء اللہ ہوئے ہیں انہوں نے کسی کامل شیخ سے بیعت کی اور سالہا سال ان کی اطاعت و خدمت میں مصروف رہے تب جا کر کہیں اپنے گوہر مقصود کو پایا ہے کیونکہ نبوت کا تعلق بلاواسطہ خدا سے ہے اور ولایت اتباع نبوت ہے یہ بالواسطہ اللہ سے تعلق پیدا کرتے ہیں شیطان جو کہ بہت بڑا عالم



Marfat.com

اور عابد تھا بلا واسطہ خدا تک پہنچنا چاہتا تھا مگر راندہ درگاہ ہوا لہذا جنہوں نے بالواسطہ کوشش کی وہ مقرب بارگاہ ہوئے آج بھی اسی طرح خدائے تعالیٰ کا قانون کار فرما ہے کہ جو لوگ بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بارگاہ سے دور اور مردود ہیں اور جو کسی شیخ کامل کی رہنمائی سے مجاہدہ کرتے ہیں وہ اسکے ثمرات یعنی مشاہدہ حق کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

جس کو مشاہدہ حق نہیں اس کا اندھا ہو جانا ہی بہتر ہے

مولانا رومؒ دفتر سوم میں فرماتے ہیں کہ شریعت میں اندھے کا امامت کے لئے آگے بڑھنا منع اور مکروہ ہے۔ اگر چہ وہ اندھا حافظ قرآن ہوشیار اور فقیہ ہی کیوں نہ ہو۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ بینائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ گندگی کو نہیں دیکھ سکتا فرماتے ہیں کہ خدا کرے کہ کسی مومن کی آنکھ اندھی نہ ہو۔

مولانا رومؒ ظاہری اندھے کے متعلق شریعت کے فیصلے کی وضاحت کے بعد فرماتے ہیں کہ ظاہری اندھا ہونا تو اتنی بری بات نہیں جتنا کہ باطنی طور پر اندھا ہونا برا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ باطنی اندھا تو برائیوں کی کان ہے۔ ظاہری اندھے کی نجاستوں کو تو پانی سے دھویا جا سکتا ہے مگر باطنی اندھے کا ازالہ بہت مشکل سے ہوتا ہے۔ کیونکہ باطنی نجاست تو بڑھتی ہی رہتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ باطنی نجاست کو آنکھوں کے پانی (گریہ



Marfat.com

وزاری) کے سواد ھونا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ نے کافر کو نجس کہا ہے اور اسکی یہ نجاست ظاہری کی بدبو تو بیس قدم تک ہوتی ہے۔ مگر باطنی نجاست کی بدبو شہر رے (RAY) سے شام تک ہی نہیں جاتی بلکہ آسمانوں تک جاتی ہے۔

ان باتوں سے مولانا یہ ثابت کرتے ہیں کہ جسے مشاہدہ حق نہیں اسکا اندھا ہو جانا ہی بہتر ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیدار یعنی مشاہدہ آخرت میں ہوگا دنیا میں نہیں ہو سکتا تو اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے!

| | |
|---|---|
| وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى | اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ |
| فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى | آخرت میں اندھا ہے اور بھی |
| وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ | زیادہ گمراہ |

(بنی اسرائیل)

اس لئے کسی عارف نے خوب فرمایا ہے!

جس کو درشن اِت ہے اس کو درشن اُت

جس کو درشن اِت نہیں نہ اِت نہ اُت

یعنی آخرت میں (جنت میں) دیدار الٰہی اسے ہی نصیب ہوگا جسے یہاں مشاہدہ حاصل ہو گیا اور جو یہاں اس سے محروم رہا یعنی اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا دیکھ نہ سکے گا۔

سالک کو چاہیے کہ وہ تمنا نہ کرے بلکہ شیخ کے بتائے ہوئے طریقہ



Marfat.com

سے مراقبہ اور مجاہدہ میں مشغول رہے کیونکہ جب تک تمنا کرتا رہے گا دیر ہوتی چلی جائے گی اور جب تمنا مٹا کر خلوص دل سے اس پر کاربند رہا تو مشاہدہ جلد ہو جائے گا۔

جیسے حضرت موسیٰؑ نے عرض کی "رب ارنی" اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو حکم ہوا "لن ترانی" تو نہیں دیکھ سکتا یہ اس لئے تھا کہ تمنا مٹا کر آ اور حضرت سید عالم ﷺ نے تمنا بھی نہ کی مگر اللہ تعالیٰ خود بیقرار ہوا اور اپنے قرب خاص میں بلوا کر بار بار دیدار کرایا۔

لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ (النجم)

اور وہ جلوہ انہوں نے (حضور ﷺ دوبار (یعنی کئی بار) دیکھا۔

لہذا سالک کو اطاعت میں ایسا کمال حاصل کرنا چاہیئے کہ "خدا بندے سے خود پوچھے کہ بتا تیری رضا کیا ہے"

جیسا کہ حضور ﷺ کی سیرت مطہرہ سے عیاں ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

آپ ﷺ اپنے کمال کے سبب بلندیوں پر پہنچ گئے۔



Marfat.com

# سالک کے تین درجے

حضرت فخر العارفین شاہ عبدالحئ قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

سالک کے تین درجے ہیں (۱) رضاء الٰہی (۲) الہام (۳) افعال۔

رضاء الٰہی سے مراد یہ ہے کہ سالک اپنا ہر کام مولیٰ کی رضا کی خاطر کرے اس کے ہر کام میں ریاء کاری شہرت یا عزت مقصود نہ ہو محض رضاء الٰہی مقصود ہو۔

جب بعض آدمی اپنی عزت بنانے شہرت حاصل کرنے اور ریاء کاری کے لئے عمل کرتے ہیں ایسے عمل سے رضاء نفس مقصود ہوتی ہے رضاء الٰہی حاصل نہیں ہوتی اس لئے ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے اعمال صرف اور صرف رضاء الٰہی کے لئے ہوں جب سالک کا ہر کام رضاء الٰہی کے لئے ہو جاتا ہے تو اسے الہام شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے ہر کام بذریعہ الہام ہوتے ہیں اس کے بعد افعال کا درجہ ہے کہ اس کے تمام کام اپنی مرضی سے نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتے ہیں بظاہر اس کے اعضاء کام کرتے رہتے ہیں مگر تصرف اللہ کا ہوتا ہے اس حالت میں وہ جو کچھ کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے اس کی زبان کن کی کنجی ہوتی ہے۔

# رضاالٰہی

ارشاد خداوندی ہے!

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

(البقرہ)

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے۔ اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال اور جان کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا!

قُلْ اِنَّ الصَّلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(آپ ﷺ) فرما دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام اعمال خالص اللہ



Marfat.com

ہی کے لئے کیے جائیں۔ان میں ریاکاری، عزت، شہرت یا بزرگی حاصل کرنا یا جنت کا لالچ نہ دوزخ کا خوف۔ غرضیکہ کسی قسم کا لالچ نہ پایا جائے۔ صرف اللہ ہی کے لئے اعمال کیے جائیں۔اسی کی خاطر جئیں اور اسی کی خاطر مریں۔

رضا کے سلسلے میں شیخ حارثؒ فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کے حکم کے تحت قلب کے اطمینان کا نام رضا ہے۔

شیخ ذوالنون مصری فرماتے ہیں!

قسمت کے فیصلہ پر دل کی مسرت کا نام رضا ہے اور حضرت سفیان ثوری نے ایک بار حضرت رابعہ بصریؒ کی موجودگی میں کہا بارِالٰہا! ہم سے راضی ہو جا۔یہ سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے ان سے کہا تم کو اس بات سے شرم نہیں آتی۔کہ تم اس کی رضا کے طالب ہو جس سے تم خود راضی نہیں ہو۔حاضرین مجلس میں سے کسی نے ان سے دریافت کیا۔کہ بندہ اللہ سے کب خوش اور راضی ہوتا ہے ؟انہوں نے کہا!اس وقت جب وہ مصیبت پر بھی اس طرح خوش ہو جس طرح نعمت وراحت پر خوش ہوتا ہے۔

حدیث شریف رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے!

ذَاقَ طَعْمُ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا

وہ شخص ایمان کا ذائقہ چکھتا ہے جو اللہ سے اس کو اپنا رب سمجھ کر راضی ہو۔



Marfat.com

## شیخ ابن عطاءؒ کا ارشاد ہے!

"رضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کے لئے جو کچھ اختیار کیا ہے (مقرر کر دیا ہے) اس پر قلب پر سکون رہے۔ اس لئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے انتخاب فرمایا ہے اس سے بہتر اور انتخاب کیا ہو سکتا ہے۔ لہذا اس پر راضی ہونا اور ناگواری کا ترک کرنا رضا ہے۔"

## شیخ ابو ترابؒ فرماتے ہیں!

"وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتا جس کے دل میں دنیا کی کچھ بھی قدر و قیمت ہے"۔

## حضرت سری سقطیؒ کا ارشاد ہے!

پانچ چیزیں مقربین بارگاہ الٰہی کے اخلاق ہیں۔

(۱) خداوند تعالیٰ سے ہر حال میں راضی بر ضا رہنا۔ خواہ وہ امر نفس کو پسند ہو یا ناپسند۔

(۲) اللہ سے محبت کرنا

(۳) اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا

(۴) اللہ سے مانوس ہونا

(۵) ماسوا اللہ سے دور اور نفور ہونا



Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

"جو کوئی تسلیم و رضا کے فرش پر فروکش ہوا وہ پھر کبھی تکلیف اللہ کی طرف سے نہیں دیکھتا اور جو سوالی بن کر بیٹھتا ہے کسی حالت میں بھی اللہ سے راضی نہیں رہتا۔ کسی بزرگ کا قول ہے کہ جو راضی بر ضائے الٰہی ہے وہ اس پر کبھی غم نہیں کرتا۔ کہ دنیا سے اس کو کیا کچھ نہیں ملا اور نہ ان چیزوں کے ضائع ہونے پر وہ پشیمان ہوا۔"

شیخ یحییٰ بن معاذؒ سے کسی نے پوچھا کہ !بندۂ حق مقام رضا پر کب پہنچتا ہے ؟انہوں نے جواب دیا!اس وقت جب اس کا نفس ان چار اصولوں پر اپنے معاملات میں کاربند ہو!

(۱) اس کا قول ہو کہ الٰہی جو کچھ تُو مجھے عطا فرمائے مجھے قبول ہے۔

(۲) اگر تو مجھے چھوڑ دے تو جب بھی میں تیرا بندہ ہوں۔

(۳) اگر تو مجھے عطا نہ فرمائے تو میں اس پر بھی راضی ہوں۔

(۴) اگر تو مجھے قبول فرمائے تو میں ہمہ وقت حاضر ہوں۔

## مصیبت و ابتلاء

اے درویش !انسان پر جو دکھ اور تکلیف نازل ہوتی ہے۔اسے جاننا چاہیے کہ اس کا سبب نزول کیا ہے۔ خیریت اسی میں ہے کہ وہ اس مصیبت پر خبردار ہو جائے اور عبرت حاصل کرے۔ اصحاب خیر کیلئے تو یہ تنبیہہ کافی

ہوتی ہے البتہ اہل شر کیلئے یہ افترا پردازی اور بہتان کا سبب بنتا ہے یہ خدا کی قدرت ہے ان کی رسی کو لمبا کر دیا ہے اور مہلت دے رکھی ہے اللہ تعالیٰ اس حالت سے اپنی پناہ میں رکھے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاؤں میں اگر کانٹا بھی چبھتا ہے تو میں جانتی ہوں یہ تکلیف کس وجہ سے ہے۔ جب ام المومنین پہ تہمت لگائی گئی تو خدا کے حضور فریاد کرتیں اور کہتیں۔ الٰہی! مجھے معلوم ہے کہ یہ تہمت مجھ پر کیوں لگائی گئی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے میری محبت کا دعویٰ اور اپنا میلان خاطر ظاہر کیا ہے یہ مجھ پر تہمت اسی وجہ سے ہے

## مصیبت پر صبر کا اجر

جب انسان پر کوئی دکھ یا تکلیف آتی ہے اسے اس پر صبر کرنا چاہیے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ قرب خداوندی کا حاصل ہونا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ "ان اللہ مع الصابرین" بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

## اللہ کے دوست مصیبت پر خوش ہوتے ہیں

حضرت رابعہ بصریؒ کی یہ عادت شریفہ تھی کہ آرزو کر کے دکھ اور بیماری طلب کرتیں۔ جس دن کوئی تکلیف یا بخار ان کو نہ ہوتا مناجات



Marfat.com

کرتیں اور کہتیں الٰہی! شاید تو نے آج اس ضعیفہ کو فراموش کر دیا ہے کہ کسی مصیبت میں گرفتار کر کے یاد نہیں کیا۔

جب خواجہ جنید بغدادیؒ کسی تکلیف میں ہوتے تو بطور شکرانہ ہزار نفل نماز گزارتے۔ عشاق حضرات اس راہ (سلوک) میں مصیبتوں کو اپنی غذا بناتے ہیں جس دن ان پر کوئی بلا نازل کرنے سے ان کی یاد فرمائی کرتا ہے تو خوشی سے نفل شکرانہ ادا کرتے ہیں کہ محبوب کی یاد میں آگئے۔

عشق کی راہ میں مخلص وہی ہے جو دکھ تکلیف اور مصیبت کی آرزو کرے کیونکہ یہ درد اور رنج بھی اسرار وانوار محبوب کا حصہ ہیں۔ خواجہ منصور حلاج ایک سال تک مرض تپ (بخار) میں مبتلا رہے۔ اس ایک سال میں خواجہ نے اپنے وظائف وعبادات میں ایک ذرہ برابر کمی نہ کی بلکہ زیادہ کر دیا۔

سالکین کا ارشاد ہے کہ تکلیف اور دکھ تو عاشقین کیلئے شیرینی کی مانند ہے جو کہ خوشی کے وقت بچوں میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ اگر درد و محبت میں نعمت نہ ہوتی تو آدم صفی اللہ علیہ السلام اسے قبول نہ فرماتے اور اگر اندوہ وغم میں بے حساب راحت کا سامان نہ ہوتا تو سیدنا ایوب علیہ السلام ہزاروں آرزوں سے اسکی طلب نہ کرتے اور ریاضت شاقہ و مجاہدہ نہ فرماتے۔ پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام انبیاء، اولیاء اور عشاق بارگاہ، ہزار آرزوں سے ان مصیبتوں کے خدائے کریم سے طلبگار ہوئے ہیں۔

اس لئے راہ سلوک میں یہی لوگ محبان مخلص کہلانے کے مستحق ہیں اور جس کے پاس درد و محنت میں سے کوئی سامان زادِ راہ کے طور پر نہیں۔ ہر گز وہ واصلین و عاشقین کی صف میں شمار کئے جانے کا اہل نہیں اور نہ ہی حضرت حق میں بازیابی کا شرف حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

## شب فاقہ درویش کی معراج ہے

"معراج الفقراء لیلۃ الفاقہ" یعنی فقراء کی معراج شب فاقہ ہے اور لوگوں کی نظروں سے پنہاں ہو جانا ہے۔ اگر شہروں اور قصبوں میں درویشوں کی برکت نہ ہوتی تو یہ شہر و مقامات اب تک کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ دنیا میں آبادی ان مقدس لوگوں کے مبارک قدموں کی بدولت ہے۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چھ دن بعد تھوڑا سا کھانا فراہم ہوا۔ تناول فرمانا چاہتے تھے کہ سائل نے دروازے پر آواز دی آج سات دن ہوئے ہیں کہ میں نے کچھ نہیں کھایا خدا کے لئے کوئی چیز دیں۔ امیر المومنینؓ نے فوراً کھانا صاحبزادوں کے سامنے سے اٹھایا اور سائل کو دے دیا اور فرمایا کہ تم زیادہ مستحق ہو کیونکہ تم سات دن کے بھوکے ہو۔ آپ نے کھانا نہ کھایا۔ درویش تو اسی کا نام ہے۔ درویش جب سر مراقبہ میں جھکاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم ان کے سامنے ہوتے ہیں اور جب قدم رکھتا ہے عرش سے تحت الثریٰ تک گزر جاتا ہے اور یہ درویشی کی منزل اول ہے۔



Marfat.com

# کشف والہام

## حالت برزخی

عالم دنیااور عالم آخرت کے درمیانی عرصہ کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ اس عالم میں جو حالت پیش آتی ہے اسے حالت برزخی کہتے ہیں۔اس میں میت پر دونوں جہانوں کے حالات منکشف ہوتے رہتے ہیں۔ انبیاء علیھم السلام پر عالم دنیامیں یہ حالات منکشف ہوتے رہتے ہیں۔جو عارف باللہ اولیاء اللہ نور نبوت سے اپنے قلوب کو منور کر چکے ہوتے ہیں۔ان پر بھی یہ حالت آتی ہے۔دنیوی زندگی میں ان پر تین حالتیں آتی ہیں!

ایک بیداری ۔ دوسری نوم۔ تیسری حالت ان دونوں کے درمیان۔ یہی حالت برزخی ہے۔انبیاء علیھم السلام پر جب وحی نازل ہوتی ہے اور انہیں الہام اور انکشاف شروع ہوتا ہے تو ان پر یہی برزخی حالت طاری ہوتی ہے اور اولیاء اللہ پر بھی بہ نیابت نبوت یہی حالت آتی ہے۔اس حالت میں انبیاء اور اولیاء دنیا سے منقطع ہو جاتے ہیں۔یہ حالت استغراق نہ بیداری ہوتی ہے نہ نوم (نیند) اس حالت برزخی میں الہام وانکشاف شروع ہو جاتا ہے۔

فیض الباری میں اس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے!



Marfat.com

"حضور اکرم ﷺ کو نزول قرآن کے وقت ایک حالت پیش ای تھی جو موت کے بغیر برزخی حالت ہوتی تھی۔ یہ حالت القاء وحی کے وقت ہوتی تھی۔ عالم برزخی میں میت پر برزخی حالات منکشف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو دنیا میں برزخی حالات سے مختص کیا ہے۔ جب ان پر وحی نازل ہوتی جو بہت سے اسرار پر مشتمل ہوتی تھی اور یہ حالات برزخی مابین نوم اور بیداری کے ہے۔ اس پر یہ حدیث گواہ ہے۔

رُؤْيَا الْمُؤْمِنُ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْأً مِّنَ النُّبُوَّةِ

مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

## کشف اور الہام میں فرق

فیض الباری شرح بخاری میں ہے !"کشف اور الہام میں فرق ہے جیسا کہ شیخ مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا۔ کہ اہل منطق جسے حسیات کہتے ہیں۔ کشف اس کے زیادہ قریب ہے اور جسے وجدانیات کہتے ہیں۔ الہام اس کے زیادہ قریب ہے۔ شاید الہام اقرب الی الصواب ہے۔ بہ مقابلہ کشف کے۔ کیونکہ کشف نام ہے حجاب کا اٹھنا کسی شے سے اور الہام دل میں کسی مضمون کا القاء ہونا ہے۔

# دلائل کشف قرآن حکیم سے

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ (الکہف)

سو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا۔ جسے ہم نے اپنی خاص رحمت دی تھی اور ہم نے اسے اپنے پاس سے خاص طور پر علم سکھایا تھا۔

فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ (مریم)

پس ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتہ کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آل عمران)

اور جب فرشتے نے کہا اے مریم بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اور پاک بنایا ہے اور تمام جہان بھر کی عورتوں کے مقابلہ میں منتخب فرمایا ہے۔



Marfat.com

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (آل عمران)

اے مریم! اپنے پروردگار کی اطاعت کرتی رہو اور سجدہ کیا کرو ان کے ساتھ جو رکوع کرنے والے ہیں۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ (آل عمران)

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو منجانب اللہ ہوگا۔

اِذْ وَصَّيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ (لقمٰن)

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ (الخ)

اور ہم نے موسیٰؑ کی والدہ کو الہام کیا کہ تم ان کو دودھ پلاؤ

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا (الکھف)

اور ہم نے یہ کہا اے ذوالقرنین خواہ سزا دو۔ خواہ ان کے معاملہ میں نرمی کا سلوک اختیار کرو۔

| | |
|---|---|
| فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتَ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ (البقرہ) | اور جب طالوت فوجوں کو لے کر چلے تو انہوں نے کہا حق تعالیٰ تمہارا امتحان کریں گے ایک نہر سے۔ |

نصوص قرآنیہ سے علوم کشفیہ اور الہامیہ ثابت ہو گئے۔ اس کا منکر نصوص قرآنیہ کا منکر ہے۔ واضح رہے کہ یہ آیات جن حضرات کے بارے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نبی نہیں بلکہ تمام اولیاء اللہ ہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ! فرماتے ہیں کہ مکاشفات کا دروازہ اللہ کے ان خاص بندوں پر کھلتا ہے جن کو شیخ کامل میسر آجائے طلب صادق اور عزم واستعداد ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اس اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں!

| | |
|---|---|
| اَخْبَرَ اَنَّ اَبْصَارَ الْقَلْبِ يَحْصُلُ بِالذِّكْرِ وَاَنَّهٗ يَتَمَكَّنُ مِنَ الذِّكْرِ بِالتَّقْوٰى | یعنی کشف کا دروازہ اس کے لئے کھلتا ہے جو تقویٰ کے وصف کے ساتھ ذکر الٰہی پر مواظبت کرے |

غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں!

جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا ہے اور یقین جم جاتا ہے۔ وہ قیامت کے معاملات جن کی حق تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ قلب کی آنکھوں سے دیکھتا



Marfat.com

ہے وہ دیکھتا ہے جنت اور دوزخ کو۔ وہ دیکھتا ہے تمام چیزوں کو جیسی کہ حقیقت میں وہ ہیں۔ (الفتح الربانی)

## امام غزالیؒ فرماتے ہیں!

طریق سلوک کی ابتداء ہی مشاہدات اور مکاشفات شروع ہو جانا ہے حتیٰ کہ سالکین بیداری میں انبیاء کی ارواح اور ملائکہ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کا کلام سنتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

# انبیاء اور اولیاء کو قبل از وجود اشیاء کا انکشاف

## فیض الباری میں ہے!

جان لو کہ اولیاء اللہ جس چیز کو اس کی پیدائش سے پہلے دیکھتے ہیں اس کا بھی ایک قسم کا وجود ہوتا ہے جیسے بایزید بسطامیؒ ایک مدرسہ کے پاس سے گزرے تو ہوا کا جھونکا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس میں ایک مرد خدا کی خوشبو آرہی ہے۔ چنانچہ (۱۰۰ سو سال بعد) وہاں ابوالحسن خرقانیؒ پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں یمن کی طرف سے تجلیات باری دیکھتا ہوں۔ چنانچہ وہاں اویس قرنیؓ پیدا ہوئے۔ یہ بھی پیدائش سے قبل ایک قسم کے وجود کی دلیل تھی۔

عوام کا نیند کی حالت میں خواب میں مختلف اشیاء کو دیکھنا ایک عام بات ہے۔ جو کسی کے لئے بھی حیرت کی بات نہیں۔ یہی صورت اولیاء اللہ کو



Marfat.com

بیداری کی حالت میں پیش آتی ہے جیسے نیند کی حالت میں انسان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں حرکات ختم اور خیالات کی جولانی بھی نہیں ہوتی

اسی طرح اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اس یکسوئی کی حالت میں ان پر حالات کا انکشاف ہوتا ہے۔

(فیض الباری ۱: ۱۷) پر فرمایا!

اولیاء اللہ کشف میں دل کی آنکھوں سے وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے اور انبیاء کرام غیب کی چیزوں کو دل کی آنکھ سے بیداری کی حالت میں دیکھتے ہیں جن کو عوام نہیں دیکھ سکتے۔

ہر چیز کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک حقیقت نگاہ ظاہر صورت تک پہنچ کر رک جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی حد وہی ہے مگر نگاہ باطن یا بصیرت صورت سے گزر کر حقیقت تک پہنچ جاتی ہے اور نگاہ وہی ہے جو حقیقت کا کھوج لگا لے۔ خوب کہا کسی نے

اے اہل ذوق نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا

علما ظاہر بین اور حقیقت شناس عارفین میں یہی فرق ہے جیسا کہ فیض الباری ۱ =۸۱ پر فرمایا



Marfat.com

علماء ظاہر کی نگاہ مظبوط ہے مگر ارباب حقائق صوفیہ کی نگاہ بہت آگے ہے اور بڑی لطیف ہے علماء ظاہر شریعت پر عمل کرتے ہیں اور اولیاء اللہ ان امور کی رعائت ملحوظ رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ شریعت کے حقائق ور موز میں سے بذریعہ کشف ان پر ظاہر فرماتا ہے اور حدیث میں ہے۔

لِکُلِّ اٰیَۃٍ ظَھَرٌ وَ بَاطِنٌ وَ لِکُلِّ حَدٍ مَطْلَعٌ وَلٰکِنْ مَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْراً فَمَالَہٗ مِنْ نُوْرٍ

ہر آیت قرآنی کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور ہر چیز کی ایک حد ہے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ نور بصیرت نہ دے اس کے لئے کوئی نور نہیں

صورت شے اور حقیت شے میں جو فرق ہے اس کو سمجھنے کے لئے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا واقعہ کافی ہے۔

# القائے شیطانی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِھِمْ

اور اس قسم کی متعدد دوسری آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کی طرف سے بھی القاء والہام کا سلسلہ برابر چل رہا ہے مگر اس کے لئے ایک خاص معیار اور شرط ہے

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ۝



Marfat.com

کیا میں تمہیں بتاوں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں ایسے شخص پر اترا کرتے ہیں جو دورغ گفتار بد کردار ہوں

اس سے معلوم ہوا کہ القائے شیطانی بھی اس شخص پر ہوتا ہے جو کفر و شرک میں کمال پیدا کرے جوگیوں پنڈتوں اور دوسرے بے دینوں کے خرافات اسی قبیل سے ہیں۔ (دلائل السلوک)

## کشف والہام بدکاروں کا حصہ نہیں

حضور ﷺ نے فاروق اعظم کو محدث فرمایا اور فرمایا کہ امم سابقہ میں بھی محدث ہوئے ہیں اس سے الہام کا وحی باطنی اور حق ہونا ثابت ہوا اور بدکاروں کو اس سے محروم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ ان پر وحی شیطانی کا غلبہ ہوتا ہے۔ (فتح الباری)

## الہام کا انکار مردود ہے

ابن سمعانی نے فرمایا کہ الہام کا انکار مردود ہے یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بوجہ الہام مکرم بنادے (فتح الباری)

## کشف والہام خاص اہل اللہ کا حصہ ہے

اور ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مکرم بنادے اس کے نور قلبی میں اضافہ کر کے اس کی قلبی نظر کو قوی بنا



Marfat.com

دے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسا نور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جسے چاہے خصوصی طور پر عطا فرمادے۔(فتح الباری)

## حدیث شریف

حارث بن مالک فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ نے فرمایا اے حارثؓ کیا حال ہے ؟

میں نے عرض کیا حقیقی مومن ہوں۔

فرمایا سوچو تو سہی کیا کہہ رہے ہو ہر شے کی حقیقت ہوتی ہے تمھارے ایمان کی کیا حقیقت ہے ؟ تو حارثؓ نے کہا میرے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ میرا نفس دنیا سے منہ موڑ چکا ہے مکاسب دنیا میں مخلوق پر نگاہ نہیں رات کو رب کو یاد کرتا ہوں دن کو روزہ رکھتا ہوں کشف کی حالت یہ ہے گویا کہ عرش الٰہی کو ظاہر باہر دیکھتا ہوں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرے سے ملاقات کر رہے ہیں اور اہل دوزخ کو چیختا ہوا دیکھتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا تو نے ٹھیک پہچانا پس اسے لازم پکڑ (تین بار فرمایا)

(اس حدیث کو ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اور داتا صاحب نے کشف المحجوب میں نقل کیا ہے)

تصوف کا تعلق تزکیہ باطن سے ہے اس کے حصول کے لئے شیخ کامل سے عقیدت اور اس کا اتباع لازمی ہے۔ علم تفصیلی شرط نہیں اور ظاہر ہے کہ تزکیہ باطن سے کشف والہام حاصل ہو جاتا ہے کشف والہام کے لئے



Marfat.com

بھی علم شرط نہیں۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۝ (الزمر)

سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے پروردگار کے نور پر ہے کیا وہ شخص اور اہل قساوت برابر ہیں سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے۔

اس سے معلوم ہوا ذکر الٰہی سے شرح صدر اور نور باطن عطا ہو جاتا ہے اور تصوف کی ابتدا اور انتہا ذکر الٰہی ہے۔

سلسہ حال میں سلوک کی پندرہ منازل ہیں پانچ منازل طے کرنے کے بعد کشف و کرامات کا ظہور شروع ہو جاتا ہے لیکن اس پر رکنا نہ چاہیئے بلکہ باقی منازل بھی طے کرنے ضروری ہیں اور سلسلہ قال میں ایک سو منازل سلوک ہیں تقریباً ستر منازل طے کرنے کے بعد کشف و کرامات شروع ہوتی ہیں۔

کشف والہام کو سمجھنا بہت مشکل کام ہے اس لئے جو کچھ مراقبہ میں کشف والہام ہو اسے اپنے شیخ سے ظاہر میں پوچھ لینا چاہیے کیونکہ فنا سے پہلے اسے سمجھنا محال ہے۔

## کب درویش ہو گا۔

سالک درویش اس وقت ہوتا ہے کہ جب عالم غیب سے اس کا تعلق ہو جائے اور عالم غیب سے تعلق ایک عرصے بعد ہوتا ہے بغیر عالم غیب سے تعلق ہوئے درویشی اور ولایت کا درجہ نصیب نہیں ہوتا ہاں کشف وکرامات زہد و تقویٰ ہو سکتا ہے (مگر ولی نہیں ہو سکتا)

طریقت میں آدمی بیعت سے بیس سال بعد بالغ ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں ہوتا اگر پانچ برس کے بچے کو خوب کھلائیں پلائیں اور چاہیں کہ وہ ابھی جوان ہو جائے تو نہیں ہو گا بلکہ اپنے وقت پر ہو گا جس طرح کہ شریعت میں بلوغ نساء کی مدت نو سال ہے کہ اس سے پہلے بالغ نہیں ہو سکتی بلکہ کوئی نو کی جگہ دس۔ گیارہ بارہ سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے ایسا ہی بلوغ طریقت کا معاملہ ہے طریقت میں بلوغت کی عمر کم از کم بیس سال ہے اور زیادہ کی حد چوبیس سال پچیس سال سے پہلے فقیری اور درویشی کی بات ہرگز سمجھ نہیں سکتا خوارق عادات (کرامات) اور کشف ہونا اور شے ہے عارف اور ولی ہونا اور شے ہے اگر بیعت کے بیس سال بعد تک سالک ایک خیال پر قائم رہے اور عنایت ایزدی اور توجہ شیخ کامل شریک حال ہو تب کہیں سمجھ سکے گا۔

## فنا بیس برس سے پہلے نہیں

فنا بیس سال سے پہلے نہیں ہو گی پہلے روح میں اثر ہو گا جسم میں نہ



Marfat.com

ہو گا فنا میں تغیر روحانی عالم باطن کے اندر ہوتا ہے

# بلوغ طریقت کی تکمیل یعنی مقام عالم برزخ میں بھی حاصل ہو سکتا ہے

اس عالم دنیا میں اگر سالک نے ابتدائی زینہ ترقی کا حاصل کر لیا تو اس عالم ارواح اور برزخ میں اسکی ترقی درجات برابر ہوتی رہیں گی یہ عالم بھی اللہ کا ہے اور وہ عالم بھی اللہ تعالیٰ کا ہے اگر خدا چاہے تو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے اور ترقی جاری رہ سکتی ہے حضرات انبیا اور اولیا کرام کے ترقی درجات حیات ظاہر اور وفات کے بعد ہمیشہ جاری رہتے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ان اللہ و ملائکتہ (الخ) بیشک اللہ تعالیٰ اور ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی علیہ صلی اللہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھیجو یعنی طلب رحمت کی دعا کرو ہم ان پر رحمت نازل کرتے اور ان کے مرتبوں کو زیادہ کرتے رہیں گے۔ یہ آیت پاک حجت اور دلیل ہے کہ اس عالم سے انتقال کے بعد بھی ترقی اس عالم میں جاری رہتی ہے ورنہ طلب رحمت کا امر اور حکم فرمانا بے سود اور بے معنی ہو جائے گا۔



Marfat.com

# ولایت

ولایت کیلئے دو باتیں شرط ہیں اول شق صدر (یعنی شرح صدر) دوسرے معراج۔ نبی بغیر شق صدر نہیں ہوتا ولی بھی بغیر شق صدر نہیں ہو سکتا نبوت اور ولایت کیلئے معراج اور شق صدر ضروری ہیں البتہ ہر ایک (ولی اور نبی) کی معراج اور شق صدر کی نوعیت میں فرق ہے کسی کو عالم بیداری میں اور کسی کو عالم رویاء میں۔ جناب نبی کریم ﷺ کو شق صدر تین بار ہوا کیفیت اسکی وہی جانتا ہے۔ جس پر شق صدر ہوا دوسرا نہیں سمجھ سکتا علیٰ ہذا معراج کسی کو عرش پر کسی کو کوہ طور پر کسی کو بطن ماہی میں نبی کو ظاہر میں ولی کو ظاہر میں یا باطن میں۔

ولایت ظلّ نبوت ہے اس لئے رفتار اولیاء رفتار انبیاء کے قدم بقدم ہے شرائط دونوں کی ایک ہیں البتہ مرتبہ میں فرق ہے جیسے کہ فرض نماز اور نفل نماز کہ ان کے مرتبے اور درجے میں فرق ہے مگر ان کی شرائط ایک ہیں البتہ حضرات انبیاء معصوم ہیں اور حضرات اولیاء اللہ محفوظ۔ اولیاء کثرت ریاضت (اور رحمت خداوندی سے درجہ محفوظ میں پہنچتے ہیں اور خداوند تعالیٰ اپنی رحمت سے بچاتا ہے اور ان کی حفاظت فرماتا ہے دونوں کا فرق عبارت ذیل سے ظاہر ہے۔

(۱) انبیاء معصوم اور خطا سے بری ہیں۔



Marfat.com

(۲) سوتے جاگتے ہر حالت میں بیدار اور ہوشیار ہیں اور غفلت سے مبرا

(۳) خواب سے ان کا وضو نہیں جاتا

(۴) وحی کے سمجھنے میں ان سے غلطی نہیں ہوتی ہے ان کے لئے (معاذاللہ) عزل (معزولی) نہیں ہے مگر اولیاء اللہ کے لئے عزل (معزولی) کا امکان ہے اس لئے ہر وقت خائف رہتے ہیں۔ اگر کوئی قصور ہو گیا اور معاف نہ ہوا تو بس معزول اللھم اقطعناء اللھم احفظنا

امور مشترک درمیان نبی اور ولی کے شق صدر اور معراج ہیں اور یہ معراج اور شق صدر کا ہونا ضروری ہے اور وحی اور الہام خواب اور بیداری میں یکساں ہوتے ہیں اور قید عمر ۴۰ سال سرفرازی نبوت اور ولایت کیلئے برابر ہے انسانی عقل ۴۰ سال سے پہلے پوری نہیں ہوگی یہ ہی سبب ہے کہ نبی کی نبوت کا اعلان ۴۰ سال کی عمر میں ہوا اس سے پہلے نبوت کے بھاری بوجھ کا متحمل نہیں ہو سکتا ایسا ہی حال ولایت کا ہے جس زمانہ میں نبوت کا دروازہ کھلا تھا اور اس کو خاص خاص حضرات نے پایا اسی طرح ولایت بھی خاص بندوں کیلئے ہے البتہ نبی کیلئے اظہار نبوت اور دعوت تبلیغ اسلام ضروری ہے۔ مگر ولی کیلئے اظہار ولایت ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورت ولیہ ہو سکتی ہے مگر نبی نہیں ہو سکتی بعض لوگوں نے حضرت مریم اور حضرت آسیہ کو نبی کہا ہے مگر اس احوال کی رو سے یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔



Marfat.com

# اولیاء اللہ کی شان

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی شان میں ارشاد فرمایا!

| | |
|---|---|
| اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ | خبردار بلا شبہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم و حزن |

اور ارشاد باری ہے کہ!

| | |
|---|---|
| نَحْنُ اَوْلِیَآءُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ○ | ہم تمہاری دنیاوی اور اخروی زندگی میں مددگار ہیں۔ |

ارشاد خداوندی ہے!

| | |
|---|---|
| یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ○ | یعنی وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں اور خدا انہیں محبوب رکھتا ہے۔ |

تاکہ ان کی دوستی خدا کے لئے ہو اور خدا ان کو ہی دوست رکھتا ہے۔

اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں وہ خدا کی اطاعت پر استقامت رکھتے ہیں اور اس کی مخالفت سے بچتے ہیں اور انکے حسن اطاعت الٰہی سے شیطان بھاگتا ہے یعنی شیطان کا ان پر داؤ نہیں چلتا۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا!



Marfat.com

إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ○

بے شک جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں!

اور یہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ولایت عطا فرمائے تاکہ اس کی عقدہ کشائی سے ملک کی عقدہ کشائی ہو اور تمام بندوبست ان کے قبضہ میں کر دے اور ان کی دعائیں مستجاب اور ان کے انفاس مقبول ہوں۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

بہت سے بندگان خدا پریشان حال، غبار آلود بال، پھٹے ہوئے کپڑے والے ایسے ہیں جن کی لوگ پرواہ نہیں کرتے اگر وہ اللہ کی قسم کسی معاملہ میں کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسموں کو ضرور پورا فرماتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا



Marfat.com

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے دائیں جانب بیٹھنے والے کچھ لوگ ہوں گے (اور اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) منبروں پر بیٹھے ہوں گے منبر نور کے ہوں گے ان کے چہرے منور ہوں گے وہ انبیاء ہوں گے نہ شہدا ہوں گے نہ صدیقین۔ عرض کیا گیا۔ حضور ﷺ! پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟

تین بار فرمایا! وہ اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہوں گے۔ اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ وہ صالحین کا گروہ ہو گا۔

حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں کہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں مگر قیامت کے دن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے عرض کیا گیا وہ کون لوگ ہیں تاکہ ہم ان سے محبت رکھیں؟ فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ نے ان کے دلوں میں نور بھر دیا ہے) اللہ کے نور کی وجہ سے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں نہ ان میں خونی رشتہ ہے نہ نسب کا اشتراک ان کے چہرے نورانی ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہو گا اور جب لوگ غمگین ہوں گے انہیں غم نہ ہو گا پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (نسائی و ابن حبان)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مخلوق سے منقطع ہو کر اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام تکالیف کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے کہ اسے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

عارف کو درجہ محبوبیت اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اس کی آنکھوں میں، اس کے کانوں میں، اس کے ہاتھ پاؤں میں بلکہ تمام اعضاء وجوارح میں غیر اللہ کا کچھ حصہ نہ رہے بظاہر اعضاء اس کے ہوتے ہیں مگر ان میں تصرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔

اسی حدیث سے حافظ ابن قیم نے کتاب الروح میں یہ ثابت کیا ہے کہ اولیاء اللہ کا قلب صاف آئینہ بن جاتا ہے اور اس سے تمام چیزوں کو اپنی حقیقت پر دیکھتے ہیں۔

پس اس کا دل صاف آئینہ ہو جاتا ہے اور اس آئینہ صافی میں اشیاء کی حقیقی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں اس کی فراست (باطنی نگاہ) خطاء نہیں کرتی کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس چیز کو اپنی اصلی صورت پر دیکھتا ہے اور جب سنتا ہے اسے اپنی اصل پر سنتا ہے۔ اسی لئے کسی عارف نے خوب فرمایا ہے۔

تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ کہ بچا بچا کے نہ رکھ اسے
جو شکستہ ہو تو ہے عزیز تر نگاہ آئینہ ساز میں



Marfat.com

# قرب نوافل

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

وَمَا زَالَ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ
اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ
فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ
سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ
بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ
یَبْصُرُ بِهٖ وَیَدَهُ
الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ
الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا

میرا بندہ نوافل کے ذریعے
میرا قرب حاصل کرتا ہے حتیٰ
کہ میں اس سے محبت کرنے
لگ جاتا ہوں تو جب میں اسے
پسند کرتا ہوں تو میں اس کے
کان بن جاتا ہوں جن سے وہ
سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن
جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے
اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں
جن سے وہ گرفت کرتا ہے اور
اس کے پاؤں بن جاتا ہوں،
جن سے وہ چلتا ہے۔

بہت سے لوگوں نے ان نوافل کو سمجھنے میں غلطی کی ہے اور وہ ان نوافل سے صرف نماز مراد لیتے ہیں اور نفل پڑھنا شروع ہو جاتے ہیں نفل پڑھنا اچھا ہے مگر یہاں نوافل سے مراد وہ نفلی عبادات ہیں جن سے مخلوق



Marfat.com

خدا کو فائدہ پہنچے جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور یہ قرب حاصل ہو گا۔

اس حدیث شریف کی تشریح فیض الباری میں انور شاہ صاحب نے اس طرح فرمائی ہے۔

میزان الاعتدال میں جب امام ذہبی اس حدیث پر پہنچے تو کہا اگر صحیح بخاری کی ہیبت میرے دل میں نہ ہوتی تو اسے خالد بن مخلد کی منکرات میں شمار کرتا۔ (یعنی اس کا انکار کر دیتا)

انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ امام ذہبی نے علم منطق نہ پڑھا تھا میں کہتا ہوں جب حدیث صحیح ہے تو چاہیے کہ بسر و چشم اسے قبول کر لیا جائے جب کوئی مسئلہ کسی کے فہم سے بالاتر ہو تو اس کو اس علم کے جاننے والوں کے سپرد کر دینا چاہیے یہ نہیں کہ اس مسئلہ پر خود ہی جرح شروع کر دے بہر حال علماء ظواہر نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ بندہ کے اعضا اللہ کی رضا کے تابع ہو جاتے ہیں ان سے وہی حرکت ہوتی ہے جو اللہ کو پسند ہو اس کے تمام اعضاء کی انتہا اور غایت ذات باری تعالیٰ ہو تو یہ کہنا درست ہو گا کہ وہ بندہ سنتا ہے تو خدا کے لئے دیکھتا ہے تو خدا کے لئے۔ گویا اللہ تعالیٰ اس بندے کے کان اور آنکھیں بن گیا۔ میں کہتا ہوں یہ معنی حدیث کے الفاظ سے پھر جاتا ہے حدیث میں صیغہ متکلم استعمال ہوا ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جو بندہ نوافل سے قرب حاصل کر چکا ہو۔ جسم اور صورت کے



Marfat.com

سوااس کی کوئی چیز نہیں رہتی۔

اور اس میں تصرف کرنے والا رب العالمین ہی ہے یہ وہ مقام ہے جسے صوفیا فنافی اللہ کہتے ہیں یعنی خواہشات کی دواعی سے وہ شخص نکل جاتا ہے اور اس میں صرف اللہ کا تصرف رہ جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کے قصے میں موجود ہے کہ جب آپ آگ کے پاس پہنچے تو اس کے اندر سے آواز آئی!

"برکت والی ہے وہ ذات جو آگ کے اندر ہے"

مگر سامنے آگ ہی تھی جب اللہ تعالیٰ کی تجلی اس آگ سے ظاہر ہوئی تو آواز آئی!

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ — میں اللہ ہوں

بظاہر وہ درخت ہے پھر کلام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی گئی کیونکہ رب العالمین کے نور کی تجلی درخت میں ظاہر ہوئی۔ تو وہ درخت معرفت الٰہی کا واسطہ بن گیا تو متجلی فیہ (درخت) متجلی بنفسہ (اللہ) کے حکم میں آگیا۔ بات یہ تھی۔ نور کا ظہور آگ میں ہوا کیونکہ حضرت موسیٰ کو اس وقت آگ کی ضرورت تھی۔

پھر فرمایا کہ !اگر تم نے تجلی کے حقیقی معنی سمجھ لئے تو مثالوں اور صورتوں سے آگے بڑھ اور ترقی کر کے قرب الٰہی حاصل کر۔ کیونکہ جب ایک درخت کے متعلق درست ہے کہ اس میں آواز آئے۔ "میں اللہ ہوں"

تو اللہ مقرب بندہ کے لئے کیوں درست نہ ہو کہ رب العالمین اس کے کان، آنکھ وغیرہ بن جائے۔ جب بندہ صورت رحمٰن پر پیدا ہوا ہے۔ "آدم الذی خلق علیٰ صورت الرحمٰن"۔ تو اسے شجر موسیٰؑ سے کم تو خیال نہ کرنا چاہیے ان بحثوں پر پوری تحقیق سے غور کرنا چاہیے یہ عقدے صرف علوم ظاہری سے نہیں کھل سکیں گے جب تک علوم صوفیہ کی طرف رجوع نہ کیا جائے گا کیونکہ ہر مرد وہر کارے یہ کام صوفیہ ہی کا ہے۔

اس بحث سے ایک عقدہ یہ کھلا کر کلام الٰہی قدیم اور تجلی ذات باری قدیم، مگر حادث درخت میں ظاہر ہوئی اور سنائی دی اسی طرح قرآن کریم کلام قدیم ہے غیر مخلوق ہے مگر اس کا ظہور حادث مخلوق کی زبان سے ہوتا ہے اسی طرح کلام باری تعالیٰ بطور کشف والہام ایک صوفی عارف کی زبان پر ظاہر ہونا بعید نہیں۔ جبھی تو عارف رومیؒ نے فرمایا!

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

## اَولیاء اللہ مظہر خُدا ہیں

جیسا کہ بجلی کی ایک مین پاور ہوتی ہے جو کہ نظر نہیں آتی اور نہ اسے کوئی ہاتھ لگا سکتا ہے اس کی پاور ٹرانسفارمرز کے ذریعے گھروں میں پہنچتی ہے اس کے ساتھ کنکشن بھی لگایا جاتا ہے اور اس کے آگے بلب نصب



Marfat.com

کر کے جلایا جاتا ہے اور بلب کے ذریعے اس کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اسی طرح جیسے بلب مظہر الیکٹرک ہے اولیاء اللہ بھی مظہر خدا ہیں۔ ان کے وجود سے خدائی کام اور اس کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ لوگ ہی دست قدرت ہیں ان کا ہر فعل، فعل اللہ ہوتا ہے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کے متعلق ارشاد فرمایا!

| | |
|---|---|
| وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى | اور وہ (محبوب ﷺ) اپنی خواہش سے بولتا ہی نہیں |
| وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى | اے محبوب ﷺ جو مٹھی آپ ﷺ نے پھینکی وہ آپ ﷺ نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی ہے۔ |
| يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ | ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ |

یہ حضرات علمائے ربانی وارث انبیاء وارث مصلیٰ ہیں۔ کائنات کی ہر چیز ان کے روبرو ہوتی ہے اور یہ لوگ صاحب امر ہوتے ہیں ہر چیز پر ان کا حکم جاری ہوتا ہے۔ انہیں کی ارادوں سے دنیا کا نظام چل رہا ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظمؒ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔



Marfat.com

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَآءُ وسُ اسَّعَادَةِ قَدْ یَدَالِیْ

(آسمان و زمین میں میرے نام کے نقارے بجتے ہیں اور نقیب سعادت میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تمام مخلوقات اس کے تابع ہے۔ اور اولیاء اللہ اس اشرف المخلوقات کی چشم حق بین ہیں جس میں انوار الٰہی کی تجلیات جلوہ گر ہیں پس جب انسان درجہ سعادت وصال الٰہی حاصل کرتا اور خدا کے احکامات کے آگے گردن جھکاتا ہے تو تمام دنیا و مافیہا اس کی آستان دولت پر جبہ سائی کرتی ہے۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمٍ اِتِّصَالِ

(میں نے خدا تعالیٰ کے شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔)

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

(اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برگزیدہ و مصطفیٰ تھی۔)

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرًا اَوْ دُهُوْرًا
تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

(مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں بلاشبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں)

وَ تُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَ یَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَ قْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

(اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آ۔)

حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ کے ان کلمات طیبات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اولیاء اللہ کی نگاہ حق بین تمام کائنات کو ملاحظہ فرما رہی ہوتی ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات کی ان کو خبر دیدی جاتی ہے اور یہ ہی صحیح معنوں میں خلیفۃ اللہ علی الارض (زمین پر اللہ کے نائب) ہیں اور یہ لوگ ہی دست قدرت ہیں۔

اولیاء راہست قدرت ازالہٰ
تیر جستہ باز آرندش زراہ

(اللہ کی جانب سے اولیاء کو قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ چھوٹے ہوئے تیر کو راستہ سے واپس لے آئیں)

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ ابو العباس سیاریؒ ابو بکر واسطیؒ اور صاحب مذہب محمد بن علی حکیم ترمذیؒ کا مذہب یہ ہے کہ کرامت، صحو و تمکین کی حالت میں بغیر سکر و مدہوشی کے ظاہر ہوتی ہے اس لئے اولیاء اللہ حق تعالیٰ کی طرف سے مدبران ملک اور جہان برگزیدہ حضرات ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں حاکمان عالم بنا کر اس کا حل وعقد بسط و کشاد ان کے ساتھ وابستہ کیا ہے جہان کے لئے احکام انہیں کے ارادوں پر موقوف فرمایا ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ان کی تمام رائیں سب سے زیادہ صحیح اور خلق خدا پر ان کا دل تمام دلوں سے بڑھ کر شفیق و مہربان ہو کیونکہ وہ بارگاہ قدس میں پہنچے ہوئے ہیں اور تلوین و سکر ان کا ابتدائی حال ہے جب انہیں بلوغ حاصل ہو جاتا ہے تو تلوین، تمکین و استقامت سے بدل جاتا ہے اس وقت وہ حقیقی ولی ہوتا ہے اور اس کی کرامت صحیح ہوتی ہے ان حضرات کے درمیان مشہور ہے کہ اوتاد کے لئے سزاوار ہے کہ وہ رات بھر میں سارے جہان کی گشت مکمل کرے اور اگر کوئی جگہ ایسی رہ جائے جہاں ان کی نظر نہ پہنچے تو دوسرے دن اس مقام میں خلل واقع ہو جاتا ہے اس وقت وہ اپنے غوث و قطب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی قوت اس طرف مبذول فرمائے اللہ تعالیٰ اس غوث و قطب کی برکت سے جہان کے اس خلل کو دور فرما دیتا ہے۔

بزرگان دین دنیا میں منجانب اللہ پیغام امن جن کے وجود سے رحمت کا نزول ہوتا ہے آنیوالی بلاؤں کا سدباب ہوتا ہے۔



Marfat.com

# اقسام اولیاء اللہ

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں۔ جو اولیاء مشکلات کو حل کرنے والے اور حل شدہ کو بند کرنے والے بارگاہ حق کے لشکری ہیں۔ وہ تین سو افراد ہیں۔ ان کو اخیار کہتے ہیں۔ چالیس اور ہیں جن کو ابدال کہتے ہیں اور سات اور ہیں ان کو ابرار کہتے ہیں اور چار اور ہیں ان کو اوتاد کہتے ہیں اور تین اور ہیں ان کو نقباء کہتے ہیں اور ایک وہ ہوتا ہے جسے قطب اور غوث کہتے ہیں۔ یہ سب وہ ہیں جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور معاملات وامور میں ایک دوسرے کی اجازت کے محتاج ہیں۔ اس پر مروی صحیح حدیثیں ناطق ہیں۔ چند ایک احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

دیلمی نے مسند فردوس میں حدیث نقل کی ہے!

ابدال چالیس مرد اور عورتیں ہین جب ان میں سے کوئی مرد فوت ہو جاتا ہے اللہ اسکی جگہ دوسرا مرد بدل دیتا ہے اور جب عورت فوت ہو جاتی ہے تو اس کی جگہ دوسری عورت بدل دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا

میری امت کے ابدالوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ کسی چیز پر لعن طعن نہیں کرتے۔

لتن حبان

تمہیں اور اس مردوں سے زمین خالی نہ رہے گی جو مثل ابراہیم خلیل اللہ کے ہوں گے جن کے سبب سے تمہاری فریاد رسی ہو گی ان کے سبب سے تمہیں رزق دیا جائے گا اور بارش برسائی جائے گی۔

حدیث طبرانی

چالیس مرد جو مثل خلیل اللہ کے ہیں ان سے زمین کبھی خالی نہ ہو گی ان کی وجہ سے تمہیں بارش دی جائے گی اور تمہیں مدد دی جائے گی جب ان میں سے کوئی فوت ہوا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنے رسالہ میں اس بارے میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں خوف طوالت کی وجہ سے صرف ترجمہ ہی نقل کیا جا رہا ہے۔

حدیث شریف

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے تین سو بندے مخلوق میں ہیں جن کے قلوب حضرت آدمؑ کے قلب کی مانند ہیں چالیس ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰؑ کے قلب کی مانند ہیں سات ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیمؑ کے قلب کے سے ہیں پانچ ایسے ہیں جن کے قلوب حضرت جبرائیلؑ کے قلب پر ہیں تین ایسے



Marfat.com

ہین جن کے قلوب میکائیلؑ کے قلب پر ہیں اور ایک بندہ ایسا ہے جس کا قلب حضرت اسرافیلؑ کے قلب پر ہے۔

خطیب نے بذریعہ ابو بکر ابن ابی شیبہ حدیث کا اخراج کیا کہ میں نے کنانی سے سنا کہ نقباء تین سو ہیں اور نجباء ستر ہیں لبدال چالیس ہیں اخیار سات ہیں قطب چار اور غوث ایک ہے۔

## حدیث شریف

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چالیس آدمیوں سے زمین خالی نہ رہے گی جو مثل خلیل اللہ کے ہیں تو ان کی وجہ سے تم پر بارش برسائی جائے گی اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی اور ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے گا مجمع الزوائد میں ہے کہ اس کے اسناد حسن ہیں۔



Marfat.com

# اقطاب کے فرائض

اقطاب کے فرائض کے متعلق امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں! "قطب ابدال، عالم کے وجود اور اس کی بقاء سے تعلق رکھنے والے امور میں وصول فیض کا واسطہ ہے اور قطب ارشاد، ہدایت وارشاد سے متعلق امور میں وصول فیض کا واسطہ ہے اس لئے پیدائش، رزق، مصائب کے دور ہونے اور صحت و آرام کے حاصل ہونے کا تعلق قطب ابدال کے فیض کے ساتھ مخصوص ہے اور ایمان، ہدایت، نیک کاموں کی توفیق اور توبہ وغیرہ کا تعلق قطب ارشاد کے فیضؒ کا نتیجہ ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے کنانی سے حدیث نقل کی ہے!

نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مصر، ابدال کا شام ہے اخیار سیاح ہوتے ہیں قطب زمین کے گوشوں میں ہوتے ہیں۔ جب مخلوق کو عوامی مصیبت آجائے تو دعا کے لئے پہلے نقباء ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اگر قبول نہ ہو تو نجباء پھر اخیار پھر قطب۔ اگر پھر بھی قبول نہ ہو تو غوث دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے حتیٰ کہ اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

# قیوم

قیوم کے متعلق امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا۔

وہ عارف جو قیوم کے منصب پر فائز ہو وزیر کا حکم رکھتا ہے کہ تخلوق کے اہم امور کا تعلق اسی سے ہے گو انعام تو بادشاہ کی طرف سے ہوتے ہیں مگر وہ وزیر کی وساطت سے ملتے ہیں۔

قیوم انسان کامل ہوتا ہے اور کل احکام ظاہری و باطنی قیوم کی ذات سے وابستہ ہیں کیونکہ یہ بمنزل وزیر کے ہے یہ مفہوم حدیث سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قَالَ ﷺ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِیْ | حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ |
| (مشکوٰۃ کتاب العلم) | |

قیوم! اولوالعزم رسول کا نائب ہوتا ہے اس کا مخالف فیض سے محروم رہتا ہے کیونکہ وہ حکومت کے وزیر کا باغی ہوتا ہے اور باغی کو حکومت کی طرف سے انعام نہیں ملا کرتا۔

## غوث

غوث کے معنی فریاد رس۔ فریاد سننے والا۔ غوث کا درجہ بہت بلند ہے اور اس کی روحانی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے جناب غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔

وَلَوْاَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًافِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنے راز یا توجہ یا طاقت خداداد کو دریاؤں پر ڈالتا۔ تو تمام دریاؤں کا پانی خشک و معدوم ہو جاتا۔

حدیث شریف میں ہے!

اَلْعُلَمَآءُ کَالْاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل

میری امت کے علماء (باطن) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے۔

## مردے زندہ کرنا

وَلَوْاَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنی طاقت خداداد کو مردہ پر ڈالوں۔ تو وہ فوراً خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

قرآن پاک میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے خداتعالیٰ سے عرض کیا: رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی اے میرے پروردگار میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو مردے کیسے زندہ کرے گا؟ تو خدا نے فرمایا: "اَوَلَمْ تُؤْمِنْ" کیا تیرا اس پر ایمان نہیں ہے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا: بَلٰی وَلٰکِنْ



Marfat.com

لَّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ کیوں نہیں میرا ایمان تو ہے مگر میرے دل کو اطمینان ہو یعنی علم الیقین تو ہے عین الیقین اور مشاہدہ چاہتا ہوں۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیمؑ کی زبان اور ہاتھ سے مختلف پرندوں کو جن کا گوشت قیمہ کر کے ملا دیا گیا تھا۔ زندہ کر دیا۔

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کلام اللہ میں ہے:

| | |
|---|---|
| وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ | اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد |
| وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ | اندھے اور سفید داغ والے کو |
| (پارہ ۳ سورہ آل عمران) | اور میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے |

## پس مردوں کو زندہ کرنا اہل اللہ سے ثابت ہے۔

ایک روز حضرت غوث الاعظمؓ نے مرغی کا گوشت کھایا پھر تمام ہڈیوں کو جمع کر کے اپنا دست اقدس ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا! اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑی ہو۔ چنانچہ وہ زندہ ہو گئی اور چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ جیسے وہ ذبح ہونے اور پکنے سے پہلے تھی۔

(فتاویٰ الحدیثیہ۔ فیض الباری۔ قلائد الجواہر۔ جامع کرامات)

اسی طرح ایک روز آپؓ وعظ فرما رہے تھے۔ کہ ایک چیل شور کرتی ہوئی آئی اور آپؓ کے کلام میں مخل ہوئی۔ آپؓ کے منہ سے نکلا! خدا تیری

گردن کاٹے۔ چیل فوراً زمین پر گری اور مر گئی۔ جب آپؒ فارغ ہوئے تو مسجد کے صحن میں اسے مردہ پایا۔ آپ نے فرمایا! "اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑی ہو" چنانچہ وہ زندہ ہو کر اڑ گئی۔ ایسے ہی آپؒ نے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی بیڑی اور اس میں دولہا اور باراتی جتنے سوار تھے۔ سب کو زندہ فرمایا۔ اس بیڑی کے دولہا کا نام شاہ کبیر الدین تھا جو کہ بعد میں دریائی دولہا اور آجکل دولہ شاہ کے نام سے مشہور ہیں اور ان کا مزار شریف گجرات میں مرجع خلائق ہے۔

حدیث قدسی ہے!

اِلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں

اسی سر یعنی راز اور طاقت خداداد سے اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ نے مردوں کو زندہ کیا ہے۔

حضرت انور شاہ صاحب نے اپنے زمانے کے ایک ولی اللہ کا واقعہ لکھا ہے۔ جس سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔ فرماتے ہیں!

"ایک آدمی بجنور میں آیا اور لوگوں کے سامنے اس نے پرندہ کا سر کاٹا۔ پھر اسے جوڑ دیا۔ پرندہ زندہ ہو گیا اور اڑ گیا۔ (دلائل السلوک)

حضرت ذوالنون مصریؒ نیل کے کنارے گئے دیکھا کہ ایک عورت چلا چلا کر رو رہی ہے۔ حضرت ذوالنونؒ اس کے پاس گئے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا۔ میرا بچہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک میرے سینے سے چمٹا ہوا



Marfat.com

تھا۔ مگر مچھ آیا اور چھین کر لے گیا۔ حضرت ذوالنونؒ نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دعا مانگی۔ کیا دیکھا کہ مگر مچھ دریا سے نکلا اور بچے کو صحیح وسلامت باہر رکھ دیا۔ حضرت ذوالنونؒ نے بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔

یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہیں تصور شیخ حاصل ہو چکا تھا۔ جب یہ اپنی نفی کرتے ہیں اور تصور شیخ میں جو کچھ بھی فرما دیتے ہیں۔ وہی ظہور میں آجاتا ہے۔ اگر مردے پر توجہ ڈال دیں تو وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ جب اپنی نفی کی جاتی ہے تو اثبات "اللہ" ہوتا ہے اور اللہ کے لئے مردے زندہ کرنا کونسا مشکل کام ہے۔

# اولیاء اللہ کی پہچان

## حدیث قدسی

اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ اِلَّا اَوْلِیَائِیْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں انہیں میرے دوستوں کے سوا دوسرا کوئی نہیں پہچان سکتا ہے یعنی ولی ہی پہچان سکتا ہے۔

تفسیر کبیر میں ولی اللہ کی پہچان یہ بیان کی گئی ہے کہ ولایت کے دو رکن ہیں ایک ظاہر میں شریعت کا متبع ہو۔ دوسرا یہ کہ اس کا باطن نور حقیقت میں مستغرق ہو۔ جب یہ دونوں باتیں پائی جائیں انسان کو ان کے حصول کی معرفت ہو جائے تو لازماً وہ اللہ کا دوست ہو گا۔ (تفسیر کبیر)

مشکوٰۃ شریف میں اولیاء کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ تَعَالٰی

خدا کے اچھے بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو خدایاد آجائے۔

یہ علامت کچھ اس قسم کی نہیں کہ جو چاہے جس کے متعلق چاہے کہدے کہ ،، حضرت کو دیکھ کر خدایاد آجاتا ہے اور ہر سننے والا اس پر یقین کرلے بلکہ اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔

اولیاء شریعت کے ظاہر اور باطن کے موافق دعوت دیتے ہیں اول مریدوں اور طالبوں کو توبہ اور انابت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں احکام شریعیہ کو بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں پھر ذکر الٰہی بتاتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہیں۔

ظاہر ہے کہ ولی کو اس دعوت کے لئے جو شریعت کے ظاہر و باطن سے تعلق رکھتی ہے خوارق (کرامت) کی کیا ضرورت ہے پیری و مریدی اس دعوت سے مراد ہے جس کا خوارق و کرامات سے تعلق اور واسطہ نہیں وہ علامت جس سے اس کی مجلس میں دل کو حق تعالیٰ کی طرف رغبت و توجہ پیدا ہو جائے اور ماسوا کی طرف سے دل سرد ہو جائے وہ شخص سچا ہے۔

(مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۹۶)



Marfat.com

# اولیاء اللہ کی امتیازی شان

صاحب تفسیر مظہری نے سورہ "سبا" کی تفسیر کے سلسلے میں فرمایا۔
بعض اکابر پر کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ وہ قید زماں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور ماضی و مستقبل کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں اس پر صحیحین کی یہ حدیث شاہد ہے کہ عبداللہ ابن عباسؓ راوی ہیں حضور اکرم ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اور دوسرے لوگوں نے نماز خسوف پڑھی اور طویل قیام کیا لوگوں نے دریافت کیا کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ کسی چیز کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت دیکھی جنت کے میوے سے ایک خوشہ پکڑنا چاہا۔ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے یہاں یہ نہ کہا جائے گا کہ آپ ﷺ نے جنت کی مثالی صورت دیکھی جیسی آدمی خواب میں دیکھتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر میں اسے پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے حقیقی جنت و دوزخ کا مشاہدہ کیا صرف مثالی صورت نہیں دیکھی۔

# فوائد

عارف دل کی آنکھ سے ساری چیزیں دیکھتا ہے۔ مثلاً منازل سلوک بیت المعمور بیت العزۃ سدرۃ المنتہیٰ، جنت، دوزخ، عرش، کرسی، لوح محفوظ



Marfat.com

، جنت کے ثمرات اور اس کی نہریں۔ ملائکہ ، ارواح اور جنات وغیرہ اور ان کا دیکھنا حقیقت پر محمول ہوتا ہے ان اشیاء کی مثالی صورتیں نہیں ہوتیں۔ اولیاء اللہ زمین پر ہوتے ہیں مگر ان کی روح قید زماں و مکاں سے آزاد ہوتی ہے

## درویش کا مقام

حضرت عیسیٰؑ نے دعا کے وقت پروردگار عالم سے سوال کیا۔ الٰہی !اس دنیا و مافیھا کا قیام و ثبات کس چیز میں ہے فرمان ہوا۔ درویشوں کے قدوم سعادت ملزوم سے۔ اے عیسیٰؑ ! اگر اس دنیا میں درویش موجود نہ ہوتے یا فرش زمین ان حضرات کو قبول کرنے میں تامل کرتا تو اغنیاء کو میں زمین میں دھنسا کر تباہ و برباد کر دیتا۔

حضور اکرم ﷺ ایک دفعہ تشریف فرما تھے کہ جبرئیل امین حاضر ہوئے اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کا پروردگار یہ فرماتا ہے۔ کہ اے میرے حبیب ! فقیروں سے محبت کیا کریں اور اپنے قریب کیا کریں اور ان سے دوستی بنائیں اور ان کے قریب رہا کریں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایک صابر درویش کی دو رکعت نماز کا درجہ شاکر مالدار کی ستر رکعتوں سے بڑھ کر ہے اور شاکر مالدار وہ جو اپنا سب کچھ راہ خدا میں خرچ کرنے سے دریغ نہ کرتا ہو۔



Marfat.com

شیخ اوحد الدین کرمانی نے فرمایا قیامت کے دن درویش حضرات سے کہا جائے گا۔ آپ لوگ میزان عدالت کے پاس چلے جائیں اور دیکھیں جس شخص نے دنیا میں ذرہ بھر آپ کی خدمت کی ہے ہم آپ کو اختیار دیتے ہیں انہیں میزان حساب سے واپس کرلیں اور اپنے ساتھ بہشت میں لیجائیں۔

## درویشان خدا سے روگردانی

قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا۔ اس سے نماز وروزہ وحج کے بارے میں پرسش کی جائے گی اور جب پوچھ گچھ مکمل ہو چکے گی تو فرشتگان عذاب کو حکم ہو گا کہ جاؤ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ وہ شخص عرض کرے گا الٰہی! میں نے دنیا میں کافی نیک کام کیے ہیں میرے کون سے جرم پر مجھے دوزخ میں ڈالا جارہا ہے۔ حکم ہو گا تم دنیا میں درویشان خدا سے روگردانی کرتے تھے آج ہم تم سے روگردانی کرتے ہیں اور تیری ساری عبادت کو تیرے منہ پر مارتے ہیں اس کے بعد ایک اور آدمی کو لایا جائے گا فرمان ہو گا اسے بہشت میں لے جاؤ۔ وہ آدمی حیران ہو کر عرض کرے گا۔ الٰہی! یہ عنایت کس لیے ہے۔ جواب آئے گا۔ اے فلاں۔ ہم جانتے ہیں کہ تم نے دنیا میں بڑے گناہ کئے لیکن تیرا یہ وصف بھی تھا کہ اگر ایک روپیہ بھی تیرے ہاتھ میں آتا تو میرے بندوں کی خدمت کے لئے صرف کر دیتا اور ان سے



Marfat.com

پیار کرتا۔ انہی درویشوں کی دعا کی برکت سے آج تو نے عذاب نار سے رہائی پائی۔

## اولیاء اللہ سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے

یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ علم تابع معلوم کے ہوتا ہے اگر معلوم اعلیٰ اور عظیم ہے تو علم بھی عظیم ہوگا اس قاعدہ کی روشنی میں اس حقیقت پر غور کریں۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (اِلَّا لِیَعْرِفُوْنَ) میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں یعنی میری معرفت حاصل کریں۔

جب معرفت الٰہی حاصل ہو گئی تو مقصد تخلیق پورا ہو گیا پس ایسے مقبولین خدا جو غایت تخلیق کا مصداق ہیں ان سے دشمنی رکھنا کو ربا طنی کی دلیل ہے۔ مخالفین اولیاء کے لئے وہ عذاب کافی ہے جو صحیح حدیث قدسی میں حضور ﷺ سے مروی ہے۔ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ لِلْحَرْبِ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس سے میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔

یعنی میں نے اسے بتا دیا کہ میں اس سے جنگ کروں گا جس نے خدا سے جنگ کی وہ کبھی نجات نہ پائیگا اور علمائے امت نے کہا ہے کہ محارب خدا (خدا سے جنگ کرنے والے) صرف دو ہیں ایک مخالفِ اولیاء اور دوسرا سود



Marfat.com

خوار۔ان میں سے ہر ایک کے متعلق خطرہ ہے کہ ایمان ضائع کر کے مرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ تو کافر ہی کرتا ہے اور بہت کم عذاب مخالفین اولیاء کے لئے یہ ہے کہ ان کی برکت سے محروم ہیں اور سوء خاتمہ کا خوف ہے بعض عارفین کا فرمان ہے کہ جب دیکھو کہ کوئی شخص ولی اللہ کو ایذا دیتا ہے اور برکات اصفیاء کا انکاری ہے تو سمجھ لو کہ وہ خدا سے جنگ کرنے والا ہے اور قرب الٰہی سے دور اور مردود ہے۔(فتاویٰ الحدیثیہ ۲:۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مسجد کی طرف گئے اور حضرت معاذؓ کو حضور ﷺ کی قبر شریف کے پاس روتے ہوئے پایا اور کہا جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی رکھی اس نے اللہ سے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ ایسے نیک متقی اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اگر موجود نہ ہوں تو ان کی تلاش نہیں کی جاتی اور اگر موجود ہوں تو انہیں پہچانا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں یعنی وہ ہر قسم کی جہالت اور اس کے فتنوں سے محفوظ ہیں۔(الترغیب ۳:۴۴۴)

## فائدہ

اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنے کے دو عظیم نقصان ہیں اول دنیا میں ان کی برکت سے محرومی دوم سوء خاتمہ کا خطرہ۔یہ دونوں امور حدیث قدسی سے ثابت ہو گئے حضرت مولانا تھانوی صاحب نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ



Marfat.com

سے دشمنی کفر تو نہیں مگر مخالفین مرتے کفر پر ہی ہیں۔ (دلائل السلوک)

# اولیاء اللہ کی محبت

حدیث شریف میں ہے "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ " ہر آدمی کا حشر اسکے ساتھ ہو گا جس سے اسے پیار ہو گا جیسا کہ اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد عام لوگ بت پرست ہو گئے۔ دقیانوس بادشاہ کا زمانہ تھا شہر افسوس میں سات حضرات جنہیں اصحاب کہف کہا جاتا ہے یہ ایمان پر قائم تھے دقیانوس بادشاہ ہر مومن کو قتل کروا دیتا تھا یہ حضرات ایمان بچانے کیلئے اس شہر کو چھوڑ کر جا رہے تھے کہ ایک کتا بھی ان کے ساتھ چل دیا ان حضرات نے کتے کو دھتکارا تاکہ وہ ان کا پیچھا چھوڑ دے مگر کتے نے انکا پیچھا نہ چھوڑا ان حضرات کے بار بار دھتکارنے پر کتے نے بارگاہ رب العزت میں التجا کی کہ یا اللہ مجھے زبان عطا فرما تاکہ میں اپنا مدعا بیان کر سکوں چنانچہ اسے زبان عطا ہوئی تو اس نے اصحاب کہف سے عرض کی کہ جہاں آپ رہیں گے میں شور نہ کرونگا اور آپ کو تنگ نہ کرونگا

نہ میں بھونکاں نہ میں ٹونکاں نہ میں شور مچاواں
شاید نیکاں دے لڑ لگ کے میں وی بخشیا جاواں

اس کتے کا نام قطمیر ہے ان حضرات نے شہر سے باہر ایک بنجاوس



Marfat.com

نامی پہاڑ کی غار جسکا نام جیروم تھا اس میں پناہ لی اللہ تعالیٰ نے انکو نیند میں مبتلا کیا یہ حضرات رب کی قدرت سے تین سو نو برس سوتے رہے ادھر دقیانوس بادشاہ ہلاک ہوا کئی سلطنتیں گزریں آخر کار ایک بادشاہ بیدروس نامی ہوا جو مومن صالح تھا ساٹھ سال اس نے سلطنت کی اسکے زمانے کے لوگ قیامت میں دوبارہ اٹھنے کے منکر ہو گئے اس بادشاہ نے اللہ رب العزت سے دعا کی کہ مولا کوئی ایسی نشانی عطا فرما کہ لوگ روز قیامت پر ایمان لائیں اصحاب کہف اس دوران میں بیدار ہوئے جنکے چہرے ہشاش بشاش تھے۔ جب انہیں بھوک محسوس ہوئی تو انہوں نے حضرت تملیخا کو چاندی کا سکہ دے کر شہر بھیجا تاکہ کھانے کیلئے کچھ لائے جب وہ شہر پہنچے تو ایک نانبائی کی دوکان سے روٹی خریدی جب اسے پیسے دیئے تو وہ بولا کہ یہ سکہ تو آج سے تین سو برس پہلے دقیانوس کے زمانے کا ہے تمہارے پاس کہاں سے آیا اس کو پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے بادشاہ بولا شاید تمہیں کوئی خزانہ ملا ہے بتاؤ وہ خزانہ کہاں ہے تملیخا نے اپنا واقعہ اسے سنایا تب بادشاہ اور دیگر حکام اور شہر والے انہیں دیکھنے غار پر آئے بادشاہ بیدروس نے ان لوگوں سے مصافحہ کیا اور اپنی رعایا سے کہا کہ جو رب لوگوں کو تین سو سال تک سلا کر اٹھا سکتا ہے تو وہ قیامت میں مردے بھی زندہ فرما سکتا ہے یہ حضرات پھر اپنی جگہ جا کر سو گئے بادشاہ نے وہاں غار کے دروازے پر مسجد بنانے کا حکم دیا وہاں لوگ ہر سال جمع ہوتے تھے اور عید کی طرح خوشی مناتے تھے۔ (اس واقعہ سے بزرگان دین کے



Marfat.com

عرس کا بھی ثبوت ملتا ہے)

اور ان کا کتا غار کے منہ پر اپنی کلائیاں پھیلائے بیٹھا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم انکی کروٹیں بدلتے رہتے ہیں یہ حضرات قیامت تک سوتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان اصحاب کا چند لوگوں کو علم ہے اور حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ان چند لوگوں میں سے ہوں۔

اصحاب کہف کا کتا جنت میں جائے گا اب مقام غور ہے کہ آخر اس کتے میں کونسی خوبی تھی جسکے باعث وہ جنت کا مستحق ٹھہرا اور بھی تو ہزاروں کتے خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں پتہ چلا کہ اس کتے نے اولیاء اللہ کی نسبت اور محبت اختیار کی تو اسے یہ مقام حاصل ہوا کہ اسکا نام عزت کے ساتھ قرآن پاک میں آیا ہے اسکے نام کے وظیفے پڑھے جانے لگے اور تعویذ میں اسکا نام لکھا جاتا ہے سب سے بڑھکر یہ کہ اسے اصحاب کہف کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کے عشق میں فنا ہو جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی صف میں شامل فرمالیتا ہے اور اس طرح وہ بھی محبوبان خدا ہو جاتے ہیں۔ عِنْدَ ذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةَ جہاں ذکر صالحین ہوتا ہے وہاں میری رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

وہ کہ جنکے دم سے قائم ہے نظام کائنات
وقف جنکی زندگی تیری رضا کیواسطے



Marfat.com

# اولیاء اللہ کا وجود

ایک دفعہ ہم شیرانوالہ گیٹ میں مولانا احمد علی لاہوری کی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے تشریف لے گئے مسجد کے اندر لگے ہوئے ایک اشتہار پر ایک حدیث شریف پڑھتے ہی بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیونکہ اس حدیث شریف میں اولیاء اللہ کی شان بیان فرمائی گئی تھی لیکن جب حدیث شریف کے نیچے مولانا احمد علی لاہوری کا لکھا ہوا حاشیہ پڑھا تو آنسو بند ہو گئے اور بہت زیادہ غصہ آگیا کیونکہ لکھا تھا کہ یہاں لاہور میں کوئی ولی اللہ نہیں ہے اسلیے یہاں پر گناہ زیادہ ہوتے ہیں چہرہ کے آثار تبدیل ہوتے دیکھ کر مسجد کے خطیب نے پوچھا حضرت صاحب کیا وجہ ہے کہ پہلے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اب اچانک ہی حالت بدل گئی ہے اور غصہ کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں ہم نے اس سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے کہ لاہور میں کوئی ولی اللہ نہیں ہے خطیب صاحب نے کہا یہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں ہم نے کہا یہ تو لکھتے ہیں کہ یہاں کوئی ولی اللہ نہیں ہے تو تم اسے کیوں ولی اللہ مانتے ہو جبکہ یہ رہتے بھی لاہور ہی میں ہیں خطیب صاحب حیران رہ گئے اور عرض کی حضرت صاحب آپ اس بارے میں مجھے سمجھا دیں ہم نے کہا جاؤ آٹا لے کر آؤ۔ خطیب صاحب کے واپس آنے تک ہم نے نماز ادا فرمائی خطیب صاحب خشک آٹا لے آئے ہم نے کہا اسے گوندھ کر لاؤ



Marfat.com

جب وہ آٹا گوندھ کر لائے تو ہم نے کہا کہ اس میں جو پانی ڈالا تھا وہ کہاں ہے ؟ یاد رکھو !اولیاء اللہ دنیا میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آٹے میں پانی اور جسطرح آٹے کی افادیت پانی سے ہے اسی طرح دنیا کی بقا اولیاء اللہ کی موجودگی سے ہے جب اولیاء اللہ اس دنیا میں موجود نہ ہونگے تب قیامت قائم ہو جائے گی۔

## عزّت کیا ہے

اے نادان ! تو عزت کہاں تلاش کرتا ہے بادشاہوں کے در پر ؟ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ عزت تو میں نے اپنی اطاعت میں رکھ دی ہے اگر تو نفس کو تابع کرلے گا تو تابع حق ہو جائیگا تجھے خوف خدا طاری ہو جائیگا اور قریب الٰہی حاصل ہو جائے گا جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں کائنات کی ہر شے ان سے ڈرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے تابع ہو جاتے ہیں کائنات کی ہر شے انکے تابع ہو جاتی ہے ارشاد خداوندی ہے ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ.

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ کا اطلاق اولیاء اللہ پر ہوتا ہے اور یہ عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص بندوں پر عنایت ہے انہیں نہ تو یہاں کا کوئی غم اور نہ آخرت کا کوئی خوف ہوتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ کا اطلاق دنیا پرست لوگوں پر ہوتا ہے ہم نے تاریخ میں پڑھا ہے کہ بادشاہوں نے بھی اولیاء اللہ کے آستانوں پر حاضریاں دیں اور سر تسلیم خم کیا اور فی زمانہ بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ پاکستان کے بھی تقریباً تمام حاکم وقت دربار حضرت داتا گنج بخشؒ اور دیگر بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں اس سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ عزت اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں کو حاصل ہے نہ کہ ان حاکموں کو کیونکہ جس کی چوکھٹ پہ سر جھکایا جائے وہی اعلیٰ اور صاحب عزت ہے دنیا پرست دولت، حکومت اور شہرت کو عزت سمجھتے ہیں حالانکہ دولت اور حکمرانی نعمت کے زمرے میں آتی ہے دولتمندوں کو چاہیئے کہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر کے اس نعمت کا شکر ادا کریں اور شہرت سے بچیں حکمران طبقہ کو چاہیے کہ وہ اپنے محکوموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں کیونکہ یہ انعام نہیں بلکہ نعمت ہے حدیث شریف میں ہے ہر نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے ورنہ روز محشر حکمرانوں سے محکوموں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔



Marfat.com

# کرامت کیا ہے

کرامت ایسے فعل کو کہتے ہیں جو عادت انسانی سے ہٹ کر ہو اس لئے اسے خوارق عادت (عادت کو توڑنے والی بات) کہتے ہیں ایسے امور جب نبی سے ظاہر ہوں تو اسے معجزہ کہا جاتا ہے یعنی ایسا کام جو عقل کو عاجز کر دے وہی کام جب ولی سے ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے ولی کی کرامت اصل میں اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس نبیؑ کا وہ ولی متبع ہوتا ہے اور معجزہ کی شرط اظہار ہے یعنی معجزہ دکھا کر کفار کو مسلمان کرنا ہوتا ہے اس لئے اس کو ظاہر کرنا ضروری ہوتا ہے اور کرامت کے لئے اخفا یعنی چھپانا شرط ہے معجزہ نبی کی صداقت پر اور کرامت ولی کی صداقت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے برگزیدہ بناتا ہے اور چن لیتا ہے اس کی عظمت کے اظہار کے لئے ان سے ایسے امور کا صدور کرواتا ہے انبیاء کرام کی میراث، ان کی تعلیمات اور ان کے معجزات ہوتے ہیں اور اس دنیا سے ان کے رخصت ہو جانے پر ان کی میراث ان کی روحانی اولاد کو منتقل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ روحانی اولاد اسکی کامل متبع ہو کیونکہ نافرمان اولاد کو تو عاق کر دیا جاتا ہے اور وہ مادری ورثہ سے بھی محروم ہو جاتی ہے اس لئے نبیؑ کے کامل متبع کو ولی اللہ کہتے ہیں اور اولیاء کرام کو بھی انبیاء کی روحانی میراث ملتی ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں :



Marfat.com

ہم کہتے ہیں کہ تقویٰ افضل ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

ولی کی کرامت کا مقرون بالتقویٰ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ بغیر متقی صالح کے کرامات کا صدور محال ہے جہاں تقویٰ زیادہ ہو گا وہاں فضیلت و کرامت بھی زیادہ ہو گی۔

علامہ شیرانی فرماتے ہیں!

کرامت صرف اس ولی سے ثابت ہوتی ہے جو اپنے نبی کا کامل متبع ہو اسی وجہ سے وہ ولی اس امت کے خواص میں سے ہوتا ہے۔

## امام ذہبی

فرماتے ہیں! خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی اور اس سے زیادہ سچی خبر دینے والا اور کوئی نہیں کہ بلقیس کا تخت بڑا عظیم تھا اتنا بڑا کہ ہم اس کی تفصیل نہ سمجھ سکتے ہیں نہ بیان کر سکتے ہیں نہ اس کی مقدار و ماہیت سمجھ سکتے ہیں اور یہی عظیم تخت حضرت سلیمانؑ کی رعیت کا ایک آدمی اٹھا لایا تھا اور آنکھ جھپکنے سے پہلے حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اس لئے کرامات اولیاء کا انکار ایک جاہل آدمی کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا بھلا اس عظیم تخت کے آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آنے

سے بڑھ کر بھی کرامت ہو سکتی ہے؟ یہ بات عقل کی دسترس سے باہر ہے اس لئے ہم اس کے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ایمان لائے اور کرامات اولیاء کی تصدیق کی۔

## فیض الباری

متواتر اخبار کرامات کے صدور میں اس قدر وارد ہو چکی ہیں کہ ان کا انکار جائز ہی نہیں ہاں جس کو اللہ تعالیٰ نے اچھائی سے محروم کر دیا ہو اس کا حصہ ہی تکذیب کرامات وبرکات اولیاء ہے اور وہ اسے محال جانتا ہے علامہ شیرانی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک قول نقل کیا ہے جو قول فیصل ہے فرمایا!

کرامت ولی کا انکار صرف ایک گدھا ہی کر سکتا ہے۔

## اقسام کرامت

کرامت کی دو قسمیں ہیں ایک معنوی جسے اہل دانش و بینش سمجھتے ہیں اور اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہی حقیقی کرامت ہے۔

خوب سمجھ لو کہ اولیاء کی سب سے بڑی اور عظیم کرامت شریعت کی کامل اتباع، اس پر استقامت اور خلاف شرع امور سے بچ کر رہنا ہے۔

ان کی یہ کرامت جب ماحول پر اثر انداز ہوتی ہے تو اللہ کی مخلوق جو خدا سے دور ہو چکی ہوتی ہے اس کی کشش سے اللہ کی یاد اور اللہ کی عبادت کی طرف کھنچی چلی آتی ہے اور ان کے دل میں یقین اور ایمان کی شمعیں روشن ہونے لگتی ہیں اور



Marfat.com

انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال آنے لگتا ہے رذائل دور ہوتے ہیں اور فضائل کے حصول کا جذبہ اور شوق پیدا ہونے لگتا ہے اولیاء اللہ کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک ہستی نے بالکل نامساعد حالات میں دعوت الی اللہ کا کام کر کے ہزاروں بگڑے ہوئے لوگوں کو اللہ کا بندہ بنا دیا عوام تک ہی محدود نہیں ان بے نوا فقیروں نے بیسیوں شاہان وقت کو راہ ہدایت پر لگا دیا۔

## دوسری قسم کرامت حسی

یہ عوام کے ذہنوں کو متاثر کرتی ہے چونکہ ان کی ذہنی سطح پست ہوتی ہے اس لئے معنوی کرامت کو وہ لوگ سمجھ ہی نہیں پاتے اور انکی نگاہیں حسیات اور مادیات میں ہی اٹک کر رہ جاتی ہیں چنانچہ حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص انکی خدمت میں دس برس رہا آخر مایوسی کی کیفیت کے ساتھ واپس ہونے لگا آپ نے وجہ پوچھی کہنے لگا بڑی شہرت سنی تھی کہ جنید بڑا ولی اللہ ہے مگر دس برس میں ایک بھی کرامت نہیں دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اس عرصے میں جنید کا کوئی کام ایسا بھی دیکھا جو سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہو؟ کہنے لگا ایسا تو نہیں فرمایا یہی سب سے بڑی اور حقیقی کرامت ہے۔

حاصل کلام یہ کہ اولیاء اللہ سے دونوں قسم کی کرامات کا صدر ہوتا ہے۔ کرامت معنوی سے انہوں نے خدا سے دور اور کور باطن لوگوں کو معرفت الٰہی کا نور عطا فرما کر واصل باللہ کر دیا اور حسی کرامات بھی اولیاء اللہ سے اتنی صادر ہوتی ہیں کہ



Marfat.com

یہ کتاب ایسے واقعات کی متحمل نہیں ہو سکتی کرامات پر بہت سی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں مگر کرامات پھر بھی ختم نہ ہوں میرا مقصود کرامات بیان کرنا نہیں بلکہ اس کی وضاحت کرنا تھا۔

ہم نے اس کتاب میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوتے ہیں اسلیے ان سے ایسے امور کا صادر ہونا کوئی شک والی بات نہیں ہے۔

# استقامت

سورہ العنکبوت میں دین کی استقامت حاصل کرنے کا نسخہ بتادیا گیا ہے اور اسی ضمن میں ایک صاحب نے سوال کیا کہ۔

جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد
مگر طبیعت ادھر نہیں آتی

یہ کیسے ممکن ہے کہ نماز پڑھنے، روزے رکھنے اور خدا کی یاد میں تسلسل نہیں۔ استقامت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ دین پر استقامت اختیار کرنا ہزار کرامت سے بھی بلند ہے اس لحاظ سے دین پر استقامت کا جو نسخہ عطا کیا گیا ہے اسکے چار اجزاء ہیں اور وہ سب ایک ہی آیت میں بیان فرمادیئے گئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ | کتاب میں جو کچھ تمہاری |
| الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ | طرف آیا ہے اسکو وصول کرو |
| الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ | اور نماز کے پابند رہو بے شک |
| وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ | نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی |
| وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ | ہے اور اللہ کا ذکر بڑا اچھا کام ہے |
| (پارہ نمبر ۲۱) | اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے |
| | جانتا ہے۔ |

پہلی بات تو یہ ہے کہ کتاب میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہاری طرف بھیجا ہے اسے وصول کرو سمجھو اور اس پر عمل کرو جب تک پیغام وصول نہیں ہوگا اس وقت تک ایمان حاصل نہیں ہوگا جب کلمہ طیبہ پڑھا ایمان میں داخل ہو گئے اب تفصیلی ایمان اور اس کتاب کو سمجھنے کیلئے ہادی کی صحبت اختیار کرنا پڑے گی کیونکہ کتاب کو سمجھ کر اسکی تلاوت کرنے اور تلاوت کے ساتھ تدبر اور تذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے سوچ سمجھ کر پڑھنا اور اس نیت سے کہ اس پر عمل کرنا ہے اس سے نصیحت حاصل کرنا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز کو قائم کرنا اسلئے کہ ہر ذہنی کیفیت کے ساتھ ساتھ جسمانی عمل بھی درکار ہے جو اس ذہنی اور قلبی کیفیت کو دوام بخشے اور حضور قلب میسر آجائے اور حضور قلب شیخ کامل کے فیض سے حاصل ہوتا ہے در حقیقت حضور قلب والی نماز ہی برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے اگر اللہ تعالیٰ رات کو کہا

ہو کر نوافل ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تو اسکا لطف دوچند ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے رات کو دو رکعت نفل کی نیت باندھی اور ایک ہی رکعت میں صبح ہو گئی یہ تھی سرور کی کیفیت اور یہ کیف و سرور پیار و محبت سے حاصل ہوتا ہے آپؓ کے رہبر و ہادی آپکے والد مکرم حضرت رسول کریم ﷺ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے اتنی شدید محبت تھی کہ دوران نماز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرماتے تو اس کیفیت میں آپ ﷺ پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے چکی کے چلنے اور دیگ کے ابلنے کی آواز آتی تھی۔

تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اسکا ذکر کریں یہ سب سے بڑا عمل ہے اور چوتھا عمل فکر کا ہے اس بات کا فکر کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہماری ہر حرکت کو ملاحظہ فرما رہا ہے اسکے قرب کا احساس کہ وہ تو ہماری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بقول شاعر

شہ رگ تو بہت دور ہے اے جان تمنا
آ میرے قریب اور قریب اور قریب اور

اور ذکر تو بقول فیض ایسے ہوتا ہے کہ!

جب تیرا ذکر چھڑ گیا صبح مہک مہک گئی
جب تیرا غم جگالیا شام مچل مچل گئی

اس استقامت کے نسخے کو تصوّف کی اصطلاح میں مراقبہ حضوری کہتے ہیں



Marfat.com

اور مراقبہ حضور تصور شیخ ہے۔ اس ناطے سے یہ چاروں کام ہونگے تو پھر انشاء اللہ اعضاء و جوارح ساتھ دیں گے۔ پھر طبیعت ادھر نہ آنے کا شکوہ نہیں رہے گا پھر اسکے ہاں سے آنے کو دل نہیں چاہے گا۔ دل تو یہی چاہے گا کہ "بیٹھے رہیں تصور جاناں کیے ہوئے "اتنا ہی نہیں بلکہ دوران کام بھی یہ حالت ہو کہ "ہتھ کار ولے دل یار ولے"

گفتگو کسی سے ہو تیرا دھیان رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلم کا

امام غزالی فرماتے ہیں بازار کے اندر ذکر الٰہی میں مصروف شخص مردوں میں زندہ کی مثل، مفروروں میں غازی کی مثل، اور خشک درختوں میں سرسبز کی مثل ہے

# اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

چونکہ بات عبادت سے شروع ہوتی ہے۔ لہذا مدد بھی عبادت کے معاملہ میں مانگی جارہی ہے۔ یعنی تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی (عبادت کی) مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ جو عبادت تیری مدد سے ہوگی وہ درست ہوگی وگرنہ شیطان نے بھی چالیس ہزار سال عبادت کی اور وہ رائیگاں ہوگئی اور پھر اس آیت کے آگے اس کی وضاحت ہے کہ دکھا ہم کو راہ سیدھا۔



Marfat.com

راہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ تو کوئی نہیں کہتا کہ اپنا راہ رکھا جبکہ ہم عبادت تیری کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ سے مانگتے ہیں اور پھر راہ سیدھا ان لوگوں کا۔

تو جن لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا مانگ رہے ہیں تو ان سے مدد مانگنا بھی جائز ہوا۔ کیونکہ وہ اللہ کے پیارے ہدایت یافتہ اور انعام یافتہ لوگ ہیں۔ اگر ان سے مدد لینا ناجائز و حرام اور شرک ہے تو ان کے راستے کی دعا کرنا بھی شرک و ناجائز اور حرام ہونا چاہیے۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ ان کا راستہ (یعنی طریقہ) اللہ ہی کا راستہ ہے اور یہ ہی صراط مستقیم ہے اور ان کی مدد کرنا اور ان سے مدد طلب کرنا در حقیقت اللہ ہی سے مدد طلب کرنا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ، اللہ کی دی ہوئی طاقت و قدرت اور علم سے ہی امداد فرماتے ہیں ان کا اپنا اختیار وارادہ ہوتا ہی نہیں ہے۔ ان میں خدائے تعالیٰ کی قدرت کار فرما ہوتی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور وہ اپنی مرضی اور ارادہ سے کوئی بات نہیں کرتے

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں

سمجھنا چاہیے کہ کسی غیر سے مدد طلب کرنا اس طریقہ پر کہ اس پر اعتماد (کلی) کرے اور اس کو مدد الٰہی سے نہ سمجھے حرام ہے اور اگر توجہ حق تعالیٰ کی طرف ہے۔ اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جان کر اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور کارخانہ اسباب جان کر اس سے مدد مانگے تو یہ عرفان سے دور نہیں ہے اور



Marfat.com

شریعت میں بھی جائز ہے اور اس کو انبیاء اولیاء کی مدد کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ حق تعالیٰ کے غیر سے مدد طلب کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ ہی کی مدد ہے۔

## مولوی محمود الحسن دیوبند

مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ قرآن میں جس کے چار پاروں کا حاشیہ اس نے خود لکھا ہے اس میں اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن کے ماتحت لکھا ہے!"ہاں اگر مقبول بندے کو واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت (مدد طلب کرنا) در حقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے۔"قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

| | |
|---|---|
| قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ | بولا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا |
| لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ | ہوں کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔ |

حضرت جبرائیلؑ آدمی کی صورت میں حضرت مریمؑ کے پاس تشریف لائے اور یہ بات ان سے کہی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ بغیر واسطہ جبرائیل بھی ان کو فرزند عطا فرما سکتا تھا اور جبرائیل یہ بھی فرما سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بیٹا عطا کرے گا۔ مگر فرمایا کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔

معلوم ہوا کہ جبرائیل باذن الٰہی بیٹا دے سکتے ہیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کی بارگاہ سے اولاد اور رب کی تمام نعمتیں ملتی ہیں۔ لہذا کہہ سکتے



Marfat.com

ہیں۔ کہ حضور ﷺ اولاد۔ ایمان۔ عزت۔ جنت دیتے ہیں بلکہ خدا بھی ان کے ہاں سے ہی ملتا ہے۔ حضرت ربیعہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں آپ ﷺ سے جنت میں آپ کا قرب مانگتا ہوں۔ حضور ﷺ نے اسے شرک نہ فرمایا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے!

قَالَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِیُ ○ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ دیتا تو اللہ تعالیٰ ہے مگر اس نے ہر کام کے لئے وسیلہ بنا رکھا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے! فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا (وَالنّٰزِعٰت) پھر کام کی تدبیر کریں۔

مدبرات امر فرشتے ہیں جو دنیا کا انتظام کرتے ہیں اور اولیاء اللہ بھی مدبرات امر ہیں جیسا کہ شان اولیاء اللہ کے باب میں اس کی تشریح کی گئی ہے رب کی قدرت تو یہ ہے کہ چھوٹا بڑا کام بغیر وسیلہ از خود اس کے حکم سے ہو جاوے مگر قانون یہ کہ ہر کام وسیلہ سے ہو۔ کیونکہ دنیا کا ہر کام مدبرات امر فرشتوں کے سپرد ہے تکوینی اولیاء بھی فرشتوں کی طرح عالم کے انتظام تکوینی کو سنبھالے ہوئے ہیں لہذا ان سے مدد مانگنا اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے۔

قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰؑ کا قول نقل کیا ہے!

قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ ○
(آل عمران)

(حضرت عیسیٰؑ) بولے کون
میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ
کی طرف۔ حواریوں نے کہا ہم
خدا کے مددگار ہیں۔

بوقت ضرورت اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا سنت پیغمبر ہے دوسرے یہ کہ نبی کی مدد گویا خدا کی مدد ہے کہ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کی مدد کی۔ مگر انہیں انصار اللہ کہا گیا۔ "وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ" اور پاک روح سے اس کی مدد کی۔

حضرت جبرائیل ہر وقت عیسیٰؑ کے ساتھ رہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا کی مدد شرک نہیں رب تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ حضرت عیسیٰؑ کی مدد فرمائی۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ○

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک
دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور
زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

ارشاد خداوندی ہے!

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ
اور اس کا رسول اور ایمان والے



Marfat.com

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(المائدہ)

کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

ان آیات مقدسہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (تمام رسول) اور ایمان والے (مومن۔ اولیاء اللہ) یہ سب ایک ہی گروہ ہے یہ حزب اللہ ہے یہ غیر اللہ نہیں ہیں یہ تو اللہ کا گروہ ہیں انہیں غیر اللہ کہنے والا قرآن کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو انہیں اپنا ولی اور اپنے گروہ میں شامل فرما رہا ہے لہذا ان کی مدد اللہ کی ہی مدد ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

(التحریم)

تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرائیل اور مومن اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ مومن کے مددگار بہت ہیں اور ان کی مدد اللہ ہی کی مدد ہے کیونکہ یہ حضرات اللہ کی دی ہوئی قدرت سے مدد کرتے ہیں اور قرآن حکیم میں بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں فرمایا گیا ہے



Marfat.com

کہ بے ایمانوں کا مددگار کوئی نہیں اگر میں وہ آیات بھی لکھوں تو کتاب زیادہ بڑی ہو جائے گی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زندہ سے مدد لینا تو جائز ہے مگر غائبانہ مدد یا بعد از وصال کسی سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے اب اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

ارشاد خداوندی ہے!

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (البقرہ)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

## شانِ نزول

جب کبھی اہل کتاب، مشرکین سے جنگ کرتے تو حضور ﷺ کے وسیلے سے دعاء نصرت کرتے تھے کہ خدایا اس نبی آخر الزماں ﷺ کے طفیل ہمیں فتح دے رب انہیں فتح دیتا تھا کیونکہ گذشتہ کتب اور پہلے نبیوں نے حضور ﷺ کا غلغلہ عالم میں پھیلا دیا تھا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعائیں مانگنا بڑی پرانی سنت ہے اور ان کے وسیلہ کا منکر یہود و نصاریٰ سے بدتر ہے اور حضور ﷺ کے وسیلے سے پہلے ہی سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔



Marfat.com

ترمذی نے اپنی سنن میں اور حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت عثمان ابن حنیفؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ ایک نابینا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بارگاہ الٰہی میں دعا فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ میری آنکھیں کھول دے فرمایا جاو ضو کر پھر دو رکعت پڑھ۔ پھر یہ دعا کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّ مُحَمَّدٍ بِنَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّد اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ مُشَفِّعْهُ فِیَّ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ کَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ

(شفائے قاضی۔ کنزالعمال)

حضور ﷺ نے اس نابینا کو حکم فرمایا کہ اس طرح دعا کرے۔ "یا رب تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو نبی الرحمت ہیں متوجہ ہوتا ہوں یا محمد ﷺ میں آپ ﷺ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری آنکھیں کھول دے۔"

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی گئی ہے کہ آپؐ کا پاؤں مبارک سو گیا تو کسی نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے سب سے پیارے کا نام لیجئے تو یہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ یہ سن کر انہوں نے ایک نعرہ مارا (یا محمد ﷺ) اور پاؤں اچھا ہو گیا۔ (شفائے قاضی عیاض) امام عبداللہ سمہودی خلاصۃ الوفا میں ایک



Marfat.com

حدیث نقل کرتے ہیں!

صَحَّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاهُ

یعنی صحت ثابت ہوا کہ حضرت ابن عمرؓ جب سفر سے آتے تو حضور انور ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ السلام علیک یا ابابکر صدیقؓ السلام علیک یاوالدؓ

## فائدہ

اس میں حضور ﷺ کو ندا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی ندا ہے حضرت ابن عمرؓ جلیل القدر صحابی ہیں اور ندائیں کر رہے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ میرا گذر حضرت موسیٰؑ پر ہوا انہوں نے پوچھا آپ ﷺ کو کس چیز کا حکم ہوا میں نے کہا دن رات میں پچاس نمازوں کا۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ ﷺ کی امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا بڑا تجربہ کیا اور بنی اسرائیل کی اصلاح میں نہایت درجے کی کوشش کی۔ پس آپ ﷺ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیں اور تخفیف کی درخواست کریں۔ (مشکوٰۃ باب المعراج)



Marfat.com

## فائدہ

حضرت موسیٰؑ کے مشورہ سے حضور ﷺ باربار لوٹ کر جاتے رہے حتیٰ کہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو لوگ بعد وفات مدد کے منکر ہیں ان کو چاہیے کہ پچاس نمازیں پڑھیں یا اپنے باطل عقیدے سے توبہ کریں۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی آپؑ نے فرمایا اپنی امت کو میرا سلام پہنچائیں اور انہیں بتائیں کہ جنت پاک صاف مٹی ہے میٹھا پانی ہے صاف میدان ہے اس میں باغ لگانے والے یہ کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (مشکوٰۃ)

## حضرت سعید بن المسیبؒ

ایام حرہ میں تین دن تک مسجد نبوی ﷺ میں نہ اذان ہوئی اور نہ اقامت اور سعید بن المسیب برابر مسجد نبوی ﷺ میں رہے اور انہیں نماز کے اوقات کا علم صرف اس آواز سے ہوتا تھا جو نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کے اندر سے سنائی دیتی تھی۔ (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن سلام نے کہا کہ پھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا کہ انہیں سلام عرض کروں اور وہ محصور تھے حضرت عثمانؓ نے مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس کوچہ میں دیکھا۔ حضور ﷺ نے



Marfat.com

فرمایا کہ لوگوں نے تمہیں محصور کر لیا ہے عرض کیا جی ہاں۔ پھر فرمایا۔ انہوں نے پیاسا رکھا۔ عرض کی جی ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے میری طرف ڈول بڑھا دیا جس میں پانی تھا میں نے پیا اور سیر ہو گیا حتیٰ کہ میں اس کی ٹھنڈک سینے میں محسوس کرتا ہوں پھر فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیری مدد کروں۔ اگر تو چاہے تو آج ہمارے پاس افطاری کرے۔ تو میں نے اس کو پسند کیا۔ کہ آپ ﷺ کے ساتھ افطاری کروں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ اسی روز شہید کر دیئے گئے اور یہ قصہ مشہور ہے اور کتب احادیث میں باسناد موجود ہے۔ ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں اخراج کیا ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ ۲: ۴۵)

## فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اپنے غلاموں کی امداد کے لئے خود بھی تشریف لے آتے ہیں۔ امداد بھی کرتے ہیں اور انہیں موت کا وقت بھی معلوم ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے دفن کا واقعہ تفصیل سے لکھا ہے جب تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو صحابہؓ نے چارپائی اٹھائی اور اس حجرہ مبارک کے دروازہ پر رکھ دی جس میں نبی اکرم کا مزار اقدس ہے۔

Marfat.com

جب حضرت ابو بکرؓ کا جنازہ اٹھا کر قبر النبی ﷺ کے دروازے کے سامنے رکھا گیا اور آواز دی گئی۔ السلام علیک یارسول اللہ یہ ابو بکر دروازہ پر ہے اچانک دروازہ کھل گیا اور قبر کے اندر سے آواز آئی۔ حبیب کو حبیب کے پاس لاؤ۔

(تفسیر کبیر ۵:۴۶۵)

اس ضمن میں بہت سی آیات، احادیث اور منقولات پیش کیے جاسکتے ہیں مگر بوجہ اختصار صرف ترجمہ اور اتنے ہی واقعات پر اکتفا کرتا ہوں۔

ان تمام احادیث و منقولات کا ماحصل یہ ہے کہ انبیاء اولیاء اللہ اپنی قبور میں زندہ ہیں وہ جہاں چاہیں آجاسکتے ہیں تصرف کرسکتے ہیں جیسا کہ زندگی میں کرسکتے تھے۔

صاحب روح المعانی اس بارے میں فرماتے ہیں اور یہ بات بڑے صوفیوں میں مشہور ہے اور درست ہے اور یہ مسافت کو طے کئے بغیر ہے اور جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ صرف اپنی بڑائی جتانے کے لئے ایسا کرتا ہے اور یہ حرکت صرف ایک جاہل اور دشمن ضدی ہی کرسکتا ہے۔ (روح المعانی ۲۳:۱۳)

کون کہتا ہے کہ اللہ والے مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

حدیث شریف

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔



Marfat.com

# خوف الٰہی

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمِرُوْنَ ○

وہ (فرشتے) اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہی کرتے ہیں اور ایک لمحہ بھی میری نافرمانی نہیں کرتے۔

حدیث شریف

جب کوئی بندہ خوف الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

فَلَا تَخْشَوُ النَّاسَ وَاخْشَوْنِیْ

تم لوگوں سے نہیں، مجھ سے ڈرو۔

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اگر تم مومن ہو تو لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو۔

حضرت عمرؓ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوف سے بے ہوش ہو جاتے ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا کاش! میں ایک تنکا



Marfat.com

ہوتا، کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری ماں نہ جنتی اور خوف خدا سے آپؓ اتنا رویا کرتے تھے کہ آپؓ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت پسند ہیں ایک وہ قطرہ جو اللہ کی یاد میں رونے سے آنکھ سے گرے اور دوسرا شہید کے خون کا قطرہ۔

## حدیث شریف

حضور ﷺ نے فرمایا!

جو شخص خوف خدا سے روتا ہے وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا اسی طرح جیسے کہ دودھ دوبارہ اپنے تھنوں میں نہیں جاتا۔

جناب محمد بن المنذرؒ جب خوف خدا سے روتے تو اپنی داڑھی اور چہرے پر آنسو ملا کرتے اور کہتے میں نے سنا ہے کہ وجود کے جس حصہ پر آنسو لگ جائیں گے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

حضور ﷺ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں۔

اے میری دونوں آنکھو! میرے گناہوں پر کیوں نہیں روتی ہو؟ میری عمر ضائع ہو گئی اور مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔

یہ حضور ﷺ کی عاجزی و انکساری تھی وگرنہ آپ ﷺ کی ذات مقدس کو گناہوں سے کوئی علاقہ نہ تھا دوسرا یہ ہمارے جیسے گناہگاروں کے

لئے تربیت تھی کہ کبھی اپنے اعمال پر نظر نہ رکھیں۔

آیت مبارکہ

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

اور جو اپنے رب کے (سامنے کھڑے رہنے) کے مقام سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روک دیا تو اس کی پناہ گاہ جنت ہے۔

آیت مبارکہ

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمن)

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

## ابلیس کو ڈر نہ تھا

"ابلیس خرابی سے نہیں ڈرتا تھا اس وجہ سے خرابی میں پڑ گیا اور بارگاہ ایزدی سے مردود ہوا" تم لوگوں کو چاہیے کہ دین و دنیا کی خرابی سے حفاظت اور نجات کیلئے حق سبحانہ تعالےٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ دعا مانگتے رہو اور دل میں ہمیشہ (خدا کا خوف اور) ڈر رکھو تاکہ دین و دنیا کی خرابی سے خدا تمہاری حفاظت فرمائے۔ دنیاداری کے پردے میں دینداری اچھی ہے اور

دینداری کے پردے میں دنیاداری بہت خراب ہے۔

خوف پیر ہی خوفِ خدا ہے۔ جتنا خوف بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی قرب حاصل ہوتا جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے! جو شخص مجھ سے ڈر گیا کائنات کی ہر چیز اس سے ڈر جاتی ہے کیوں نہ پھر اپنے خالق کا خوف پیدا کیا جائے۔ اس لیے طلب کرو تو صرف اللہ کی خوف کرو تو صرف اللہ کا نہ جنت کی طلب کرو نہ دوزخ کا ڈر رکھو۔ کیونکہ یہ چیزیں مخلوق ہیں اور انسان اشرف المخلوقات ہے۔

سالک کو پہلے ترک الدنیا ہونا پڑتا ہے یعنی دنیا کی محبت کو دل سے نکالنا ہوتا ہے تب ذکر الٰہی جاری ہوتا ہے پھر ترک الآخرت ہونا پڑتا ہے جب ترک الآخرت ہوتا ہے تو خوف الٰہی طاری ہوتا ہے جب خوف الٰہی طاری ہوتا ہے تو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک مولانا صاحب جو کہ استاد العلماء ہیں نے یہ کلمات سنے تو کہنے لگے کہ صوفی صاحب ترک الدنیا کی تو سمجھ آتی ہے مگر آپ فرماتے ہیں کہ ترک الآخرت بھی ہونا پڑتا ہے اس کی سمجھ نہیں آتی کیا قرآن پاک میں اس بارے میں کوئی آیت ہے۔ ہم نے کہا! ہاں۔ یہ دونوں چیزیں قرآن پاک سے ثابت ہیں اور یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ | بے شک اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو (دنیا اور آخرت کا) کوئی خوف اور غم نہیں۔ |

اس سے ترک الدنیا اور ترک الآخرت کا ثبوت ملتا ہے کہ ولی اللہ دونوں جہان کے خوف و غم سے محفوظ ہوتے ہیں۔

حضرت رابعہ بصریؒ ایک ہاتھ میں پانی دوسرے میں آگ اٹھا کر تیز تیز دوڑی جا رہی تھیں آپؒ سے عرض کیا گیا ماجرا کیا ہے؟

آپؒ نے فرمایا کہ کچھ لوگ دوزخ کے ڈر سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ دوزخ کو اس پانی سے بجھادوں اور کچھ لوگ جنت کے حصول کی خاطر عبادت کرتے ہیں اگر ہو سکے تو اس آگ سے جنت کو جلادوں تاکہ کوئی دوزخ کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہ کرے اور جنت کے حصول کے لالچ میں کوئی اظہار بندگی نہ کرے بلکہ جو بھی عبادت کرے وہ فقط اللہ کیلئے کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں اے خدایا! جنت اور دوزخ کو اپنے غیب کے خزانوں کیطرح پوشیدہ رکھ تاکہ لوگ تیری ہی عبادت کریں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ میں جنت کی طلب یا دوزخ کے خوف سے تیری عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے کرتا ہوں کہ تو

ہی عبادت کے لائق ہے۔

حضرت فخر العارفین شاہ عبدالحیٔ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں لوگوں کے سامنے دنیا کو پیش کیا تو نو حصوں نے دنیا کو قبول کر لیا اور ایک حصہ کھڑا رہا۔ پھر اس دسویں حصے پر جنت اور اس کی نعمتوں کو پیش کیا تو ان سے نو حصوں نے جنت اور اس کی نعمتوں کو قبول کر لیا اور ایک حصہ کھڑا رہا۔ پھر کھڑے رہنے والوں پر دوزخ کو پیش کیا تو ان میں سے نو حصے دوزخ کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے اور ایک حصہ رہ گئے ان سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے نہ دنیا کو قبول کیا اور نہ جنت اور اس کی نعمتوں کو قبول کیا اور نہ ہی دوزخ کے خوف سے بھاگے تم کیا چاہتے ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ تو جانتا ہی ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ طالب مولیٰ بہت ہی کم لوگ ہیں۔ طالب دنیا کتا ہے اور طالب جنت مخنث اور طالب مولیٰ مرد خدا ہے۔ اس لئے طالب مولیٰ بنو۔

حضرت داؤد ابن طائیؒ نے اپنے مرید سے ارشاد فرمایا!

"اے فرزند اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا کو غائب کر کے چھوڑ دو اور اگر بزرگی چاہتے ہو تو آخرت پر تکبیر مرگ کہو۔ یعنی یہ دونوں مقام حجاب کے ہیں اور سب فراغتیں ان دونوں چیزوں میں بند ہیں جو شخص تن سے فارغ ہونا چاہے اس سے کہو کہ دنیا سے کنارہ کش ہو جائے اور جو چاہے کہ دل سے فارغ ہو جائے اس سے کہو کہ آخرت کی خواہش دل سے نکال دے۔"



Marfat.com

# ترک الدنیا

حضور ﷺ کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گذر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ بکری اپنے مالک کو پسند ہے ؟

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس کی بدبو ہی کی وجہ سے تو یہاں پھینک دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا بخدا دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مردہ بکری سے بھی زیادہ بے وقار ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کا مقام مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو کوئی کافر اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکتا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے مزید فرمایا۔ دنیا ملعون ہے اس کی ہر وہ چیز ملعون ہے جو اللہ کے لئے نہ ہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں مال کی کثرت نے مشغول کر رکھا ہے انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال مگر اپنے مال میں جو تو نے کھایا وہ ختم ہو گیا جو پہنا وہ پرانا ہو گیا جو راہ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہے گا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔ بیوقوف ہی اسے جمع کرتا ہے بے علم ہی اس کے لئے جھگڑتا ہے نا سمجھ ہی اس کے لئے دشمنی اور حسد کرتا ہے اور بے



Marfat.com

یقین ہی اس کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کی سب سے بڑی تمنا حصول دنیا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ ایسے انسان کے دل پر چار چیزوں کو مسلط کر دیتا ہے دائمی غم، دائمی مشغولیت، دائمی فقر، اور کبھی نہ ختم ہونے والی آرزوئیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد تم پر دنیا آئے گی اور تمہارے ایمان کو ایسے کھا جائے گی جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

## دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی۔ اے موسیٰؑ دنیا کی محبت میں مشغول نہ ہونا میری بارگاہ میں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے۔

روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ ایک روتے ہوئے شخص کے پاس سے گذرے جب آپؑ واپس ہوئے تو وہ شخص ویسے ہی رو رہا تھا۔ موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یا اللہ! تیرا بندہ تیرے خوف سے رو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰؑ اگر آنسو کے راستے اس کا دماغ باہر نکل آئے اور اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ ٹوٹ جائیں تب بھی میں اسے نہیں بخشوں گا یہ دنیا سے محبت رکھتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ایک آدمی نے دنیا کے متعلق پوچھا۔



Marfat.com

آپؐ نے فرمایا اس کے مال حلال کا حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ کا قول ہے کہ زبردست جادوگر سے بچو جو علماء کے دلوں پر بھی جادو چلا لیتی ہے اور فرمایا وہ جادوگر دنیا ہے۔

## حدیث قدسی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ جب تو دولتمندی کو اپنی جانب آتا دیکھے تو سمجھ لینا کسی گناہ کی سزا آرہی ہے اور جب فقر و فاقہ کو دیکھے تو کہہ خوش آمدید، کیونکہ یہ نیکوں کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی کی کہ اگر تم میری محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو دل سے دنیا کی محبت نکال دو کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں نہیں سما سکتیں۔

دین تے دنیا دونویں سکیاں بھیناں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ھو
دونویں نکاح ہکی دے اندر تینوں شرع نہیں فرمیندا ھو
جیویں اگ تے پانی تھاں اکے وچ واسا نہیں کریندا ھو
دوہیں جہانیں مٹھا باھو جہیڑا دعویٰ کوڑ کریندا ھو

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں اس (ریاکار) گروہ کے اکثر آدمی کہتے ہیں کہ دین و دنیا دونوں ہم پر بخشش ہیں پس پیغمبرؐ سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا وہ تارک الدنیا تھے (نیز) وہ (ریاکار) یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ

دنیا کے نقد و جنس سے ہمارے پاس ہے وہ سب کچھ حقداروں، گوشہ نشینوں، بیوہ عورتوں، سائلوں، محتاجوں اور مسلمانوں کے فائدہ کے لئے ہے اپنی طمع کے لئے نہیں یہ یقینی طور پر جان لینا چاہئے کہ یہ سب گفتگو مکر و فریب اور شیطانی حیلہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے دنیا کی محبت اور دین کی محبت ایک دل میں نہیں سما سکتیں جیسا کہ ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اور جیسے کسی بیت میں کہا ہے!

برزباں تسبیح و دل گاؤخر
ایں چنیں تسبیح کہ دارد اثر

(زبان پر تو اللہ کا نام ہو اور دل میں گاؤخر کا دھیان تو ایسی تسبیح خوانی سے کیا فائدہ)۔

دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ھو
ہڈی اتے ہوڑ تنہاندی لڑدیاں عمر وہانی ھو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیون لوڑن پانی ھو
باجھوں ذکر ربے دے باہو کوڑی رام کہانی ھو

## ترک الدنیا کسے کہتے ہیں

دنیا کو چھوڑ کر تنہا جنگل میں جا کر بیٹھ جانے کا نام ترک الدنیا نہیں



Marfat.com

ہے۔بلکہ حکم ہے دنیادار رہو دنیا پرست نہ بن جاؤ تم دنیا میں رہو لیکن دنیا تمہارے دل میں آباد نہ ہو جائے جیسے کشتی جب دریا میں پانی کے اوپر چلتی رہے سلامت رہتی ہے مگر جب دریا کشتی میں آنا شروع ہو جائے تو کشتی ڈوب جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے جو لوگ اس دنیا میں رہتے ہوئے ترک الدنیا ہو جاتے ہیں وہ ہر چیز کو اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور اپنے دل میں اللہ کو بسا لیتے ہیں اس طریقے سے انکے قلوب ذاکر ہو جاتے ہیں یہ لوگ دنیادار تو ہیں مگر دنیا پرست نہیں اور جب انکے دل سے آخرت کا خوف بھی نکل جاتا ہے تو پھر انکے دلوں میں خوف خدا طاری ہو جاتا ہے پھر انہیں قرب الٰہی نصیب ہو جاتا ہے یہ لوگ اپنے آپ کو چھپانے کیلئے بہت بڑے دنیادار بنے رہتے ہیں دنیا ایک کتاب ہے اور زمانہ اس کا سبق ہے یہ لوگ دنیا ہی سے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں مثال کے طور پر انسان کی عمر دنیا میں اتنی سی ہے جیسا کہ کسی نے کہا۔

اے شمع تیری عمر طویل ہے ایک رات
ہنس کر گزار دے یا رو کے گزار دے

آتے ہوئے اذاں ہوئی جاتے ہوئے نماز
اتنے قلیل وقت میں آئے اور چلے گئے

اس دنیا میں جو آیا اسے موت کے ایک جھونکے نے سلا دیا چاہے وہ



Marfat.com

ایک مزدور ہو، وزیر ہو، بادشاہ ہو یا حسین ہو اسکو زمین کے گڑھے یعنی قبر میں دفن کر دیا گیا جن حسین لوگوں کا دنیا میں چرچا تھا اور جن بادشاہوں کے ڈنکے بجتے تھے اور جن وزیروں کے جاہ و جلال تھے اب وہ کہاں ہیں مٹی کا ایک ڈھیر نظر آتا ہے

# دنیا کی حقیقت

## حدیث شریف

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اس حدیث شریف کی تشریح حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے اپنی مثنوی شریف میں اس انداز سے کی ہے!

ہست دنیا جنت آں کفار را
اہل فسق و ظلم آں اشرار را

دنیا ان کافروں کیلئے جنت ہے۔ جو فاسق و فاجر اور ظالم شریر ہیں

بر مومن ہست زنداں ایں مقام
نیست زنداں جائے عیش و احتشام

مومن کے لئے یہ مقام (دنیا) قید خانہ ہے اور قید خانہ عیش و عشرت اور شان و شوکت کا مقام نہیں ہوتا



Marfat.com

جہد کن تاخودازیں زنداں رہی
مخلصی جاں را ازیں مجلس دہی

کوشش کرتارہ کہ تواس جیل خانہ سے چھوٹ جائے اور تیری جان اس قید خانہ سے خلاصی پاجائے

زود فکر ژرف مے باید گزید
پاازیں زندان بروں باید کشید

نہایت (گہرے) عمیق فکر کے ساتھ۔اس قید خانہ سے باہر نکل جانا چاہیے

آشیان تست عرش اعتلا
چوں بیفتادی دریں دام بلاء

اے بندہ مومن تیرا آشیانہ عرش اعظم کی بلندیوں پر ہے۔ بھلا تو کیسے اس مصیبت کے جال (دنیاکی) محبت میں پھنس گیاہے

## حضرت ابوالحسن احمد بن الجواریؒ

فرماتے ہیں دنیاایک گندگی کاڈھیر ہے اور یہ کتوں کی جگہ ہے سب سے کم کتاوہ ہے جو اس پر بھروسہ کرے اور اس کی چوکھٹ پر بیٹھ جائے کیونکہ کتااسی سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور چلا جاتا ہے اور جو محب صادق ہے وہ کبھی خدا سے دور نہیں ہوتااور نہ اسے چھوڑتا ہے۔

جوانمرد کے لئے دنیابہت ذلیل جگہ ہے۔ کیونکہ دنیانجاست کی



Marfat.com

جگہ کی مانند ہے اور دنیاوالوں کو کتوں سے کمتر سمجھتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ کتا جب مزبلہ سے اپنی خوارک لے لیتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے۔ لیکن دنیا دار دنیا کی چوکھٹ پر جم جاتا ہے اور اس سے محبت کر کے بیٹھ جاتا ہے اور وہاں سے نہیں جاتا

## آدمی سے پہلے دنیا کی آبادی

دنیا میں انسان سے پہلے جن آباد تھے۔ کچھ عرصہ بعد ان میں وہ برائیاں پیدا ہو گیں جو اب انسانوں میں ہیں۔ ایک دوسرے سے جھگڑے فساد اور بہت سے بری باتیں کرنے لگے تو ان پر خدا کا قہر نازل ہوا اور فرشتوں کو حکم ہوا: کہ جنوں کو جنگلوں اور پہاڑوں اور پانیوں میں بھگا کر خود دنیا میں آباد ہو جائیں اور ہماری عبادت کریں حکم الٰہی کے موافق فرشتے جنوں کو نکال کر اور خود دنیا میں رہ کر خدا کی عبادت کرنے لگے قوم جن کا ایک لڑکا تھا وہ فرشتوں سے مانوس ہو گیا جو راستہ فرشتے ایک مہینہ میں طے کرتے تھے ابلیس ایک روز میں طے کر جاتا تھا اسکی روح میں انتہا سے زیادہ پرواز تھی اس نے چالیس ہزار برس زمین پر اور چالیس ہزار برس فرشتوں کے ساتھ عبادت الٰہی کی اور چالیس ہزار برس معلم ملکوت (فرشتوں کا استاد) رہا پھر اپنے (غرور تکبر) نافرمانی کی پاداش میں مردود ہو گیا۔

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

صد ہزاروں سال ابلیس لعین
بود ابدال و امیر المومنین

ابلیس لعین ایک لاکھ برس ابدال وامیر المومنین رہا

## تین راستے

خدا تک پہنچنے کے تین راستے ہیں ایک کو جمالی کہتے ہیں دوسرے کو جلالی اور تیسرے درمیانی راستے کو بین الجلال و الجمال (خوف و امید کی درمیانی راہ) کہتے ہیں کہ راہ جلال میں خوف وہم (اور دہشت) کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس راستے سے کوئی نہیں جاسکتا کیونکہ محض خوف کی وجہ سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے راہ جمال میں صرف امید ہے خوف کا کام نہیں ہے اور بیچ کے راستے میں خوف ورجا (ڈر اور امید) دونوں ہیں۔

## تمام مقبولین بارگاہ الٰہی کی راہ

تمام حضرات انبیاء اولیاء نے یہی درمیانی راستہ اختیار کیا جس میں امید بھی ہے اور دہشت بھی اس کی رفتار آہستہ ہے مگر سب سے سیدھا راستہ یہی (بیچ کا) راستہ ہے جمالی راستے میں رجا ہی رجا (امید ہی امید) ہے اور رفتار بہت تیز ہے شیطان اسی راستے سے گیا تھا فرشتوں نے گھماؤ کے راستے سے ترقی کی اور شیطان نے قریب کے راستے سے۔ لیکن جو اس راستے سے چلا جس سے شیطان چلا تھا وہ آخر میں گرا



Marfat.com

شیطان رجیم کے فریب اور دھوکے میں برباد ہونے والے حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو شریعت مطہرہ کی حد سے باہر نکلے اور حفاظت اور بچاؤ کی اس الٰہی پناہ گاہ سے خود ہی محروم ہو گئے

## علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝

ہاں ہاں اگر علم الیقین رکھتے تو مال سے محبت نہ کرتے پھر بیشک اسے یقینی دیکھو گے۔

علم الیقین سے مراد دنیاوی معاملات میں احکام و اوامر کا جاننا ہے یہ مطالعہ کرنے غور و فکر کے طریقے اور استدلال سے حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین سے مراد جانکنی دنیا سے کوچ کرنے اور عالم برزخ کے حالات وغیرہ کا علم ہے

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝
(الانعام)

اور اسی طرح ہم ابراھیم علیہ السلام کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔

سن کر ایمان لانا علم الیقین اور بذریعہ کشف دیکھ کر ایمان لانا عین



Marfat.com

الیقین ہے علم الیقین شکوک سے بھرا پڑا ہے کیونکہ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے اسی وجہ سے اتنے فرقے بن گئے ہیں یہ علم الیقین عوام اور علما کا علم ہے اور عین الیقین مکمل طور پر شکوک سے خالی اور یقین سے بھرا ہوا ہے کیونکہ جب تک کسی چیز کے متعلق صرف سنا ہی ہوتا ہے اس میں شک رہتا ہے کہ معلوم نہیں کہ ایسا ہی ہے یا کہ نہیں۔ مگر جب اسی چیز کو سامنے دیکھ لیا جائے تو شک رفع ہو جاتا ہے اور یقین کامل حاصل ہو جاتا ہے اور عین الیقین اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے۔

حق الیقین مشاہدہ حق ہے اس میں جنت، دوزخ، عرش، کرسی، لوح محفوظ بلکہ دیدار الٰہی ہے۔ ان سب کے مشاہدہ سے جو یقین حاصل ہوتا ہے اے حق الیقین کہتے ہیں اور یہ خاص الخاص اولیاء اللہ اور انبیاء علیھم السلام کو حاصل ہوتا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لہذا علم الیقین مجاہدے سے اور عین الیقین انس و محبت سے اور حق الیقین مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ ایک عام ہے دوسرا خاص ہے اور تیسرا خاص الخاص ہے

Marfat.com

# پابندی شریعت

ہمارے سلسلہ عالیہ میں شریعت کی مکمل پابندی کی جاتی ہے مریدین کو بھی پابند شرع رہنے کا حکم صادر فرمایا جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمھارے لئے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے

قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا نام شریعت ہے شریعت پر عمل پیرا ہوئے بغیر آدمی منازل سلوک طے نہیں کر سکتا اور شریعت پر کماحقہ، وہی عمل پیرا ہو سکتا ہے جس نے صاحب شریعت کو دیکھ لیا ہو بعض لوگ ریاکاری کو شریعت کا نام دے دیتے ہیں۔

بہقی سے روایت کی گئی ہے۔

اگر کوئی شخص ہوا میں اڑ کر دکھائے پانی پر چلے آگ کے انگارے منہ میں رکھتا ہو اگر وہ تارک سنت ہو تو اسے ولی اللہ تسلیم نہ کیا جائے اگر کسی نے اس سے بیعت کر لی ہو تو بیعت حرام ہے اور بیعت توڑنا واجب ہے

کیونکہ جس حقیقت میں شریعت نہ ہو وہ نفاق ہے اور جس شریعت



Marfat.com

میں حقیقت نہ ہو ریاکاری ہے

جو لوگ کامل شرع ہو جاتے ہیں ان کا دل خود بخود مائل طریقت ہو جاتا ہے طریقت کو اپنانے سے سالک حقیقت تک پہنچتا ہے اور اسے معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اپنے گوہر مقصود یعنی مقصد کو پالیتا ہے انسان تین چیزوں کا مجموعہ ہے نفس، دل، روح، ان میں نفس کی اصلاح شریعت سے، دل کی طریقت سے، اور روح کی حقیقت سے ہوتی ہے لیکن سب سے بڑا مرتبہ شریعت کا ہے۔

## ارکان خمسہ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے جن میں سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہے۔

## کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

## تشریح

حق تعالیٰ کے سوا تمام جھوٹے معبودوں، خداؤں اور نفس کی

خواہشات کی نفی کرنی چاہیے اور تمام مرادوں اور مقصودوں کو دفع کر دینا چاہیے کیونکہ اپنی مراد کا طلب کرنا اپنی الوہیت کا دعویٰ کرنا ہے بلکہ سینے میں کسی بھی خواہش کی گنجائش باقی نہیں رہنی چاہیے اور متخیلہ میں بھی کوئی ہوس باقی نہ رہے تاکہ بندگی کی حقیقت حاصل ہو اپنی مراد کو طلب کرنا گویا اپنے مولا کی مراد کو دفع کرنا ہے اور اپنے مولا کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اس میں مولا کی نفی اور اپنی اثبات ہے حالانکہ کلمہ شریف میں اپنی نفی اور مولا کے اثبات ہونے کی تعلیم ہے جس نے اپنی مکمل نفی کر دی یعنی تمام خواہشات نفسانی کو دل سے نکال دیا پھر اس دل میں اثبات (موجود) اللہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

## خدا اور بندے کا رشتہ

ہم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں مسلمان کے لغوی معنی مطیع غلام تابعدار کے ہیں یعنی مسلمان اپنے مولا کا غلام اور مطیع ہوتا ہے اور اس کی اپنی مرضی نہیں ہوتی ہر کام اپنے مولا کی مرضی اور حکم کے ماتحت کرتا ہے خدا اور بندے کے رشتے سے بڑھ کر کوئی رشتہ نہیں۔ لاالہ سے ہم تمام رشتوں کو توڑ دیتے ہیں کوئی خدا نہیں، کوئی معبود نہیں، کوئی مقصود نہیں، کوئی مددگار نہیں، کوئی مربی نہیں، کوئی رفیق نہیں، کوئی حاجت روا نہیں، نہ باپ نہ بیٹا نہ خاوند نہ بیوی کسی کے رشتے کی



Marfat.com

کوئی حقیقت نہیں ہے آسمان کے نیچے اور اوپر میرا کوئی نہیں، میں تمام دنیا سے کٹ گیا۔ الا اللہ سے ہم اللہ سے رشتہ جوڑ لیتے ہیں میرا خدا اللہ، معبود اللہ، مقصود اللہ، محبوب اللہ، رازق اللہ، مربی اللہ، ناصر اللہ، حاجت روا اللہ، وہ آقا میں غلام میری دنیا بس اللہ ہی اللہ ہے اس لئے ہمارا بھروسہ اللہ کے سوا کسی پر نہیں ہو سکتا اب ہمارا توکل صرف اور صرف اللہ پر ہو گا۔

کلمہ طیبہ کفر دور کر کے انسان کو پاک کر دیتا ہے مگر اس میں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہ یعنی زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق بھی ہو اس میں اخلاص اور محبت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ علامہ محمد اقبالؒ فرماتے ہیں۔

زباں سے کہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ھو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے اوتھے جیبھے ملے نہ ڈھوئی ھو
عاشق پڑھدے دل دا کلمہ کی جانن یار گلوئی ھو
ایہ کلمہ مینوں پیر پڑھایا باہو میں سدا سہاگن ہوئی ھو

کلمے شریف کا ذکر کرنے سے عشق پیدا ہوتا ہے مگر اس کے لئے مرشد کامل کی توجہ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جو لوگ خود بخود کلمہ پڑھ رہے

ہیں ان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور جو کوئی شیخ کامل سے اس کا ذکر حاصل کرتے ہیں ان میں عشق پیدا ہوتا ہے اور دل سے تمام کفر اور ظلمات دور ہو جاتے ہیں جیسے بغیر رائفل کے کارتوس بے کار ہوتا ہے اسی طرح بغیر مرشد کی عطا سے کلمہ اور دیگر عبادات بے کار ہیں۔

## حکایت

کسی بزرگ نے دیکھا کہ ایک مینا پنجرے میں بند ہے اور وہ کلمہ شریف کا ذکر کر رہی ہے وہ بزرگ اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ یہ مینا کلمہ کا ذکر کر رہی ہے مگر پنجرے میں قید ہے انہوں نے مینا سے دریافت فرمایا کہ یہ کلمہ تجھے کسی نے پڑھایا ہے یا خود ہی پڑھنے لگ گئی ہے مینا نے کہا کہ میں اپنے آپ ہی پڑھ رہی ہوں فرمایا اسی لئے ابھی تک پنجرے میں بند ہے آج میرے پڑھانے سے پڑھ کر دیکھ جب ان بزرگ صاحب کے طریقے سے اس مینا نے کلمہ کا ذکر کیا تو پنجرہ ٹوٹ گیا اور مینا آزاد ہو گئی۔

یہ انسان کی مثال ہے کہ جسم پنجرے کی مانند ہے اور روح کو مینا کہا گیا ہے جب تک آدمی بغیر مرشد کے کلمہ پڑھتا ہے تو اس کی روح جسم کے اندر مقید رہتی ہے اور جب کسی شیخ کامل سے اس کا طریقہ سیکھ کر اس کا ذکر کرتا ہے تو پیر و مرشد کی توجہ اور تصرف سے اس کی روح کی پرواز کھل جاتی ہے۔



Marfat.com

# کلمہ کا ذکر سب سے افضل ہے!

حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے اللہ مجھے ایسا ذکر عطا فرما جو کسی کے پاس نہ ہو اور وہ تمام اذکار سے افضل ہو۔ حکم ہوا کہ! لآ الہ الا اللہ عرض کی اے اللہ یہ تو تمام مسلمان کہتے ہیں مجھے سب سے افضل ذکر عطا فرما۔ پھر یہی حکم ہوا تیسری بار عرض کی تو یہی حکم ہوا اور فرمایا اللہ عزوجل نے کہ اے موسیٰؑ اس ذکر کو ایسے نہ سمجھنا اللہ تعالیٰ نے ایک پلڑے میں تمام کائنات اور دوسرے پلڑے میں کلمہ طیبہ کو رکھ دیا تو کلمہ طیبہ کا پلڑا بھاری ہوا۔ ارشاد ہوا اس سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں ہے اور یہ افضل الذکر ہے۔

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں!

چوداں طبق کلمے دے اندر کی جانے خلقت بھولی ھو
سانوں کلمہ پیر پڑھایا باھوؒ جند جان اوسے توں گھولی ھو

حدیث شریف میں ہے اس کی جڑیں تحت الثریٰ اور شاخیں عرش معلیٰ پر ہیں۔ ایک اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ کلمہ اپنے پڑھنے والے کو نفع پہنچاتا ہے اور آنے والی بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے مگر اس کے حقوق میں لاپرواہی نہ کی جائے۔

# فیضان مرشد

مرشد کے فیضان کے بارے میں حضرت سلطان العارفینؒ نے ایک مقام پر فرمایا!

جب کامل مرشد طالب اللہ کو کسی مقام پر پہنچاتا ہے پہلے طالب کو تصور دلاتا ہے اور تصور کے ذریعے اپنے تصرف میں لاتا ہے بعد ازاں اِلٰہ کی نفی میں فنا کر دیتا ہے جب اِلٰہ کی نفی میں طالب نفس کو فنا کرتا ہے تو پھر صورت کے تصور میں اِلَّا اللہ کے اثبات میں پہنچا کر اس کے دل اور روح کو زندہ کرتا ہے جس سے خواص خمسہ باطنی کے پردے کھل جاتے ہیں اور بری صفات زائل ہو جاتی ہیں اس وقت طالب اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ہمیشہ معرفت الٰہی میں رہتا ہے اس کے بعد طالب کی صورت کو تصرف میں لاکر مجلس محمدی ﷺ میں پہنچاتا ہے۔ (اسرار قادری)

# نفی اثبات سے دنیا قائم ہے

حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے نفی اثبات کے توسط سے دنیا قائم ہے گویا جب لَآ اِلٰہ کہا جاتا ہے تو تمام دنیا فنا ہو جاتی ہے اور جب اثبات اِلَّا اللہ کہا جاتا ہے تو پوری کائنات پھر سے موجود ہو جاتی ہے چونکہ یہ تمام سلسلہ انتہائی سرعت (تیزی) کے ساتھ ہو رہا ہے اس لئے فنا اور بقا کے اس سلسلہ کو ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا جس طرح ایک



Marfat.com

ایٹم (ATOM) یعنی ذرہ میں نفی اور اثبات طاقت کے انتہائی تیز عمل نفی ہو جانے اور مثبت کے آجانے سے ایٹم کا وجود قائم ہے اسی طرح تمام کائنات بھی ایسے عمل سے قائم ہے جس کی باطنی وجہ نفی اور اثبات کلمہ طیبہ کا چودہ طبق پر عمل پذیر ہونا ہے کلمہ طیبہ کی کنہ اسم اللہ ذات ہے جس کی قہر احدیت سے دنیا فنا ہوتی ہے اور اس کی رحمت رحمانیہ سے دنیا کو پھر سے آن وجود ملتا ہے اس سلسلہ فنا اور بقا کو تصوف کی زبان میں تجدد امثال کہتے ہیں۔

# نماز

وَاَقِيمُو الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْ مَعَ الرّٰاكِعِيْنَ ٥

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ طالبان راہ حق خواہ مبتدی ہوں یا منتہی اس کے ذریعے فلاح کا راستہ پاتے ہیں۔ نماز کے لئے جسم کو نجاست سے پاک رکھنا اور باطن میں شہوات و خواہشات نفسانی سے اعراض لازمی ہے۔ لباس پاک ہو اور حلال مال سے بنا ہو۔ مال حرام سے خریدا یا بنوایا ہوا نہ ہو۔ ظاہر میں منہ کعبہ شریف کی طرف ہو لیکن دل عرش معلیٰ پر۔ خلوص نیت کے ساتھ حضور حق میں کھڑا ہو۔ تکبیر پڑھتے ہوئے مقام ہیبت میں ہو۔ رکوع میں جائے تو کمال عجز و انکساری کے ساتھ سجدہ کرے تو گڑگڑا کر اپنی ذلت کا اعتراف کرے۔ ایسی حالت میں جب صدق دل سے کہا جائے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی "پاک ہے میرا رب بہت ہی اعلیٰ" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو نے مجھے اعلیٰ مان لیا ہے۔ تو آج سے ہم بھی تجھے اعلیٰ بنا دیتے ہیں۔

## حکایت

حضرت سلطان العارفینؒ عین الفقر حصہ دوم شرح نظام الدین میں



Marfat.com

فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت شیخ جلال الدین تبریزیؒ قاضی دیوان کی ملاقات کے لئے تشریف لائے جو کہ قاضی نجم الدین ثنائی کے نام پر مشہور تھے۔ حضرت نے فرمایا کیا قاضی صاحب نماز پڑھنا جانتے ہیں قاضی صاحب یہ بات سنتے ہی باہر تشریف لائے اور شیخ سے کہا یہ آپ نے کیا کہا ہے۔ شیخ نے فرمایا! حضرت، علماء ظاہر کی نماز اور ہے اور فقراء کی نماز اور ہے۔ علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ برابر نہ کر لیں نماز ادا نہیں کر سکتے۔ اگر ان کو قبلہ پورے طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ تو وہ تحیر پر مجبور ہو جاتے ہیں اور جس طرف ان کا دل شہادت دے اس وقت وہ اسی طرف نماز پڑھ لیتے ہیں اور فقراء کی نماز یہ ہے کہ جب تک وہ عرش کو برابر نہیں دیکھ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ الغرض اتنی بات سنتے ہی قاضی نجم الدین صاحب گھر میں تشریف لائے اور سو گئے۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عرش معلیٰ پر مصلیٰ گزار رہے ہیں۔ قاضی صاحب یہ معاملہ دیکھ کر ہیبت میں آئے۔ بیدار ہو کر شیخ کے پاس آئے اور معذرت کی کہ معاف کیجئے میں معذور ہوں۔ شیخ نے کہا۔ اے قاضی نجم الدین تم نے جو مجھے عرش پر مصلےٰ بچھائے نماز پڑھتے دیکھا۔ یہ مقام درویشوں کے مراتب سے ایک کمترین درجہ ہے اور ان کے مقامات اس سے بڑھ کر ہیں۔



Marfat.com

عاشقاں ہکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ھو
وچ نماز رکوع سجودے رہندے سنج صباحیں ھو
ایتھے اوتھے دو ہیں جہانیں سبھ فقر دیاں جائیں ھو
عرش کولوں سے منزل اگے باھو پیا کم تنہائیں ھو

## نماز میں خضوع خشوع

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝

وہ مومن نجات پائیں گے جو اپنی نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

فرمان نبویؐ ہے جسے نماز نے فحش اور برے کاموں سے نہیں روکا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا جائے گا۔ فرمان نبویؐ ہے اللہ تعالیٰ اس نماز کی طرف نہیں دیکھتا جس میں انسان کا دل اس کے بدن کے ساتھ شامل عبادت نہیں ہوتا۔

لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحَضُوْرِ الْقَلْبِ

نہیں ہوتی نماز بغیر حضور قلب کے

## حضرت علیؓ کی نماز

جب نماز کا وقت آتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپؓ پر لرزہ طاری ہو جاتا پوچھا گیا اے امیر المومنین! آپ کو



Marfat.com

کیا ہو گیا ہے ؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آگیا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا۔ مگر انہوں نے معذوری ظاہر کر دی تھی اور میں نے اسے اٹھالیا۔

روایت ہے کہ جب علی بن حسینؓ وضو کرتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ گھر والے کہتے آپ کو وضو کے وقت کیا تکلیف لاحق ہو جاتی ہے آپ جواب دیتے جانتے نہیں ہو۔ میں کس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔

## حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے خضوع و خشوع کی دو رکعتیں سیاہ دل والے کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہیں۔

## حضرت عمر فاروقؓ

حضرت عمر فاروق اعظمؓ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے۔ تو آپؓ کا جسم کانپنے لگتا اور دانت بجنے لگتے۔ آپؓ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپؓ نے کہا۔ امانت کی ادائیگی اور فرض پورا کرنے کا وقت آگیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اسے کیسے ادا کروں گا۔ حدیث شریف میں ہے جب نبی کریم ﷺ نماز ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے دل میں ایسا جوش اٹھتا جیسا کہ دیگ میں اٹھتا ہے جس کے نیچے آگ جل رہی ہو۔



Marfat.com

رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے! نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ مطلب یہ کہ میری راحتیں نماز میں ہیں اسی لئے اہل استقامت کا مشرب نماز میں ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج میں لے جایا گیا اور مقام قرب میں فائز کیا گیا اور آپ کے نفس کو دنیا کی قید سے چھڑایا گیا اور اس درجہ میں پہنچایا گیا کہ آپ کا نفس، دل کے درجے میں اور دل روح کے درجہ میں اور روح سر کے مقام میں اور درجات میں فانی ہو گیا اور مقامات کو محو کر کے نشانوں سے بے نشان اور مجاہدہ میں مشاہدہ سے غائب ہوا اور معائنہ سے معائنہ میں اس طرح فائز ہوئے کہ آپ کی انسانی اور بشری خصلت پراگندہ ہو گئی اور آپ کا نفسانی مادہ جل گیا اور آپ کی اپنی طبعی قوت باقی نہ رہی اور شواہد ربانی آپ کے اختیار میں نمایاں ہو گئے اور اپنی خودی سے نکل کر معانی کی پنہائیوں میں پہنچ گئے اور دائمی مشاہدہ میں مستغرق ہو گئے اور اسرار شوق سے بے اختیاری کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ سے مناجات کی کہ اے میرے رب مجھے اس بلاؤں کی جگہ واپس نہ کر اور طبع و ہوا کی قید میں دوبارہ نہ ڈال فرمان الٰہی آیا اے محبوب ﷺ ہمارا حکم ایسا ہی ہے کہ ہم تمہیں دنیا میں واپس کریں تاکہ تمہارے ذریعے شریعت کا قیام ہو اور جو کچھ ہم نے تمہیں یہاں عطا فرمایا ہے وہاں بھی مرحمت فرمائیں گے جب آپ ﷺ دنیا میں واپس تشریف لائے تو جب بھی آپ ﷺ کا دل مقام معلیٰ کا مشتاق ہوتا۔ فرماتے! ارحنا یا بلال بالصلوۃ



Marfat.com

(اے بلال! نماز کی اذان دے کر ہمیں راحت پہنچاؤ) لہذا آپ ﷺ کی ہر نماز معراج و قربت ہوتی اور حق تعالیٰ کی مہربانیوں کو نماز میں دیکھتے اور آپ ﷺ کی جان تو نماز میں ہوتی مگر آپ ﷺ کا دل نیاز میں، آپ ﷺ کا باطن راز میں آپ ﷺ کا جسم گداز میں ہوتا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہو گئی آپ ﷺ کا جسم ملک میں ہوتا اور آپ ﷺ کی جان ملکوت میں آپ ﷺ کا جسم انسانی ہوتا اور آپ ﷺ کی جان انس و محبت کے مقام میں ﷺ۔ (کشف المحجوب)

# نماز مومن کی معراج ہے

## حدیث شریف

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومن کی معراج ہے۔

خلقت سے رابطہ توڑ کر خالق سے رابطہ جوڑنے کا نام نماز ہے ایک دفعہ ہم گاڑی میں سفر فرما رہے تھے دو حافظ قرآن بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی جو کہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کا مرید تھا کہنے لگا کہ ہمارے پیر و مرشد فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز میں دیدار الٰہی ہوتا ہے یہ سنتے ہی دونوں مولانا صاحب برہم ہو گئے اور کہنے لگے کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ کو کسی کی نگاہ نہیں دیکھ سکتی" تم اور تمہارے پیر قرآن کے خلاف باتیں کرتے ہو اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہو اس آدمی سے کوئی جواب نہ بن آیا



Marfat.com

اور وہ خاموش ہو گیا دوسرے لوگ بھی متعجب ہوئے ہم نے کہا مولانا صاحب "عَرْشِ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ" کا کیا معنی ہے انہوں نے جواباً کہا کہ "مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے" حدیث شریف تلاوت فرمائی۔ "اِتَّقُوْا فِرَاسَۃُ الْمُؤْمِنُ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ہ" مومن کی فراست (باطنی بصیرت) سے ڈرو۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے اور فرمایا اللہ کا نور مومن کے قلب میں آجاتا ہے جب اللہ کا نور مومن کے قلب میں آجاتا ہے تو وہ پھر اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھ سکتا جبکہ حدیث قدسی میں ہے کہ میں اپنے بندہ کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ یہ ظاہر کی آنکھیں اللہ کو نہیں دیکھ سکتیں آیت تو ان آنکھوں کے متعلق کہہ رہی ہے ہم جب بیعت کرتے ہیں تو مرید کو پہلے دن ہی یہ بتا دیتے ہیں کہ ان آنکھوں کو بند کر کے دل کی آنکھوں سے دیکھو۔ کیونکہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ تم عبادت اس طرح کرو جیسے تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے تو اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے بھی یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ صرف نماز ہی نہیں بلکہ ہر عبادت میں ایسا اخلاص اور محبت و عشق ہو کہ اس میں دیدار الٰہی ہو جائے اگر اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھا جا سکتا ہوتا تو حدیث شریف میں یہ ارشاد نہ ہوتا کہ عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے کسی نے پوچھا۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے آپ



Marfat.com

نے فرمایا کہ میں اسے سجدہ کیونکر کروں جسے میں نے دیکھا نہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا جس نے اپنا منہ اور سر کمبل سے ڈھانپ رکھا تھا۔ ہم نے کہا تشریف رکھیں۔ جب اس نے منہ سے کپڑا ہٹایا تو کافی بڑی داڑھی نظر آئی اور اس نے بزرگوں جیسی صورت بنا رکھی تھی ہم نے کہا کھانا کھاؤ گے ؟ اس نے کہا جی ہاں ہم نے جلدی سے کھانا لا کر اسکے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ مغرب کا وقت قریب ہو رہا ہے اسلیے جلدی سے کھانا کھا لو اور پھر نماز پڑھ لینا۔ کیونکہ بعد نماز مغرب محفل ذکر شروع ہو جائے گی اس نے کہا میں آپکی محفل ذکر دیکھنے اور نماز پڑھنے آیا ہوں آپ مجھے نماز پڑھا دینا۔ یہ سنکر ہم نے ایک شعر پڑھا!

جو سر بسجدہ کبھی ہوا تو زمین سے آنے لگی یہ صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

وہ آدمی بہت خوش ہوا پھر ہم نے حدیث شریف تلاوت فرمائی۔

"اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ." مومن کو نماز میں معراج ہوتی ہے۔ اسلیے کھانا کھانے کے بعد نماز ادا کر لینا۔ اس نے جواب دیا "پڑھنے کیلئے آیا ہوں پڑھا دینا" کیونکہ قرآن حکیم میں حکم ہے "نماز قائم کرو" تو میں نماز قائم کر رہا ہوں اور ساتھ ہی اس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اللہ بے مثل ہے اور ہر چیز پر قادر ہے" ہم نے جواباً یہ شعر پڑھا۔



Marfat.com

مصور کیا کسی کا نقش کھینچے
نہیں بے مثل کی تصویر ہوتی

کیوں نہ ہمیں بھی معراج ہوتی
اگر ہماری نماز میں تاثیر ہوتی

اسی اثناء میں نماز مغرب کا وقت ہو گیا مگر اس نے نماز نہ پڑھی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے۔ تو اس آدمی نے پوچھا کیا آپ نے وہی نماز پڑھی ہے جسمیں اللہ کا دیدار ہوتا ہے تو ہم نے کہا کہ حدیث شریف میں ہے "مومن کو نماز میں اللہ کا دیدار ہوتا ہے" میں تو اپنے آپ کو صحیح مسلمان بھی تصور نہیں کرتا ہوں یہ مومن کی شان ہے اس نے عرض کیا آپ میرے ساتھ صحیح گفتگو فرمائیں کیونکہ محفل ذکر تو صرف مومن حضرات ہی منعقد کرواتے ہیں اسکے اصرار پر ہم نے کہا۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

ہم نے کہا تو نے کہا تھا کہ "اللہ بے مثل ہے" ہم کس صورت میں دیدار کریں گے اب وہ خاموش ہو گیا۔ محفل ذکر شروع کرادی گئی اور یہ ذکر خفی کی محفل تھی یہ بھی اسکی سمجھ سے بالاتر تھی جب محفل اختتام پذیر ہوئی تو وہ بہت پریشانی کے عالم میں تھا اس نے کہا اللہ کا ذکر تو چوبیس گھنٹے جاری

رہنا چاہیے مگر آپ نے مغرب سے عشاء تک کا وقت مخصوص کر رکھا ہے اور وہ بھی ہفتے میں ایک بار۔

ہم نے کہا اپنی گھڑی کو کتنی بار چابی دیتے ہو اس نے کہا (چوبیس گھنٹوں میں) ایک بار چابی بھر دی جاتی ہے اور یہ چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے ہم نے کہا ہم نے بھی ایک ہفتے بعد سات بجے سے آٹھ بجے تک دل میں ذکر کی چابی بھر لی ہے اب یہ ایک ہفتے تک چلتا رہے گا اب تجھے اللہ کے بے مثل ہونے کے متعلق بھی سمجھا دیتے ہیں یہ جتنے حضرات محفل میں موجود ہیں کیا انکی صورتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اس نے کہا نہیں تو پھر تیری میری صورت ملتی ہو گی قریب بیٹھ ہوئے ایک مولانا صاحب نے کہا کہ آپ دونوں کی صورت بھی نہیں ملتی۔ ہم نے کہا اسے کہتے ہیں "بے مثل" کیونکہ کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو گورا اور کسی کو کالا بنا دیا اسی کو بے مثل کہا گیا ہے کہ اللہ بے مثال ہے کیونکہ کائنات میں کوئی بھی شے ایک دوسرے سے نہیں ملتی آپ لوگوں نے اپنے ذہنوں میں یہ بٹھالیا ہے کہ اسکی کوئی صورت نہیں ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ اسکا اطلاق یہ ہے کہ کائنات میں اسکی بنائی ہوئی چیزوں میں اتنی خوبیاں ہیں کہ اسکی مثال ہی نہیں ملتی اسلیے اللہ بے مثل ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے قادر وہی ہو سکتا ہے جسکی صورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لو۔ پھر فرمایا



Marfat.com

خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ

اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پہ پیدا فرمایا۔

ڈاکٹر اقبال صاحب نے بھی تو یہ فرمایا ہے

اے حقیقت منتظر کبھی آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

اسکے بعد حضرت صاحب نے اپنی غلطی تسلیم کر کے توبہ کی اور عشاء کی نماز ادا کر لی۔ آجکل کے دور میں اس قسم کے نماز قائم کرنے والے بزرگ بھی ہیں جو نہ تو خود پڑھتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے نماز قائم کر رکھی ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا!

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝

خرابی (ہلاکت) ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں اور وہ دکھلاوا کرتے ہیں۔

ویل جہنم کا ایک طبقہ ہے جو کہ بہت ہی سخت ہے جو لوگ بے خبری اور بے حضوری کی نمازیں پڑھتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہے اور جہنم کے طبقہ ویل میں ان کو پھینکا جائے گا اور ان کی نمازیں دکھلاوے کی ہیں اور ریاء کاری ہے ایسی نماز کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ایسی نماز کے لئے



Marfat.com

آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا اور وہ نماز کپڑے کی مانند لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دی جاتی ہے اور وہ نماز اس نمازی کے لیے بد دعا کرتی ہے کہ یا اللہ جس طرح اس نے مجھے ضائع کیا ہے تو اسی طرح اسے بھی ضائع کر دے۔ ایسی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی اس لئے اپنی نمازوں کو حضور قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہیے تاکہ نماز میں معراج اور دیدار الٰہی نصیب ہو سکے اور یہ درجہ کمال بغیر کامل مرشد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا!

| | |
|---|---|
| اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ○ | بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ |

نمازیوں کو دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ بے حیائی اور برے کاموں سے رک گئے ہیں فحشا ہر ناپسندیدہ بات اور کام کو کہتے ہیں یعنی نمازی ہر ناپسندیدہ بات کہنے اور ناپسندیدہ عمل کرنے سے رک جائے تو سمجھ لیں کہ اس کی نمازیں قبول ہو رہی ہیں ورنہ وہ نمازیں اس کے منہ پر ماری جا رہی ہیں کیونکہ اسلام میں ہر عبادت تقویٰ و پرہیز گاری کی طالب ہے۔

ادائے فرائض و واجبات بڑی بات ہے ہر ایک شخص ولی تو نہیں ہو سکتا فریضہ نماز اور (دیگر فرائض اور) واجبات ادا ہو جائیں تو یہ بھی بڑی بات ہے۔



Marfat.com

## خدا کو مہربان کرنے کا وسیلہ نماز ہے

فرمایا (اگرچہ) نماز کی تکمیل حضور قلب سے ہوتی ہے مگر یہ نہیں ہے کہ حضور قلب کامل نہ ہو تو نماز ہی نہ پڑھو روح خدا کے ہاتھ میں ہے (نماز میں حضوری قلب کا ہونا رحمت پروردگار پر موقوف ہے) نماز کے لئے حاضری ہمارا کام ہے نماز کا قبول کرنا یا نہ کرنا یہ خدا کے ہاتھ میں ہے جب کوئی شخص قصور مند ہو کر ہم لوگوں کے سامنے قصور معاف کرانے حاضر ہوتا ہے تو ہمارا قلب اس کے لئے مہربان ہو جاتا ہے اسیطرح بندہ جب ہر روز پانچ مرتبہ خدا کے دربار میں حاضر ہوتا اور نماز پنجگانہ کو ادا کرتا اور حکم خداوندی بجالاتا ہے تو اس صورت میں اس بندہ کے حق میں خدائے تعالےٰ کے مہربان نہ ہونے کا سبب نہیں ہے یہ بندہ یقیناً بہشتی ہے اور ضرور بہشت میں جائے گا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایسے بندہ کو دوزخ کے حوالے کرنے میں "حیا" مانع ہوگی کیونکہ خداوند کریم سب سے بڑا غیور (سب سے بڑا حیادار بھی تو) ہے"

## نماز چستی سے پڑھو

حضرت شاہ عبدالحئ قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں "کہ ہمارے لڑکپن کا واقعہ ہے شاید اس وقت تک ہم گھر سے باہر نہیں گئے تھے (ایک بار کا واقعہ ہے کہ) ہم نماز نفل بیٹھ کر پڑھ رہے تھے "حضرت والد قبلہ قدس



Marfat.com

سرہ نے دیکھ کر فرمایا "لڑکپن میں یہ سستی ہے تو بڑھاپے میں کیا حال ہو گا اس وقت سے پھر ہم نے کبھی نوافل بیٹھ کر نہیں پڑھے ظہر، مغرب اور عشاء (سب نمازوں کے) نفل ہم کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں ہم نے اپنے حضرت قدس سرہ کو ایسا ہی دیکھا تھا (کہ نوافل بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے تھے) کبھی بیماری میں ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھ لی تو یہ دوسری بات ہے یاد رکھنا نماز خواہ تھوڑی پڑھو مگر چستی (خشوع و خضوع) کے ساتھ پڑھو (سستی سے اور ہارے جی سے نہ پڑھو) یاد رکھو کہ نماز ادا کئے بغیر کوئی ولی نہیں ہو سکتا اگر بے نمازی ہے تو ہرگز ولایت کا رتبہ نہیں پا سکتا۔

## بے نمازی

لَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ — اس دین میں بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں۔ (زرقانی)

لَآ اِيْمَانَ لَهٗ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ — جس شخص کے پاس نماز نہیں۔ اس کا ایمان نہیں۔ (خواجہ غریب نوازؒ)

مُضِيْعٌ لِّلصَّلٰوةِ لَمْ يَعْبَاءِ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَسَنَاتِهٖ (امام غزالیؒ) — جو نماز کو ضائع کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نیکی کی پرواہ نہ کرے گا۔

مَنْ ضَيَّعَ الصَّلٰوةَ حشَرَمَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ — جس نے نماز ضائع کر دی اس کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ ہو گا۔ (مشکوۃ)



Marfat.com

☆ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں! بے نماز واجب القتل ہے۔

☆ حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں! حاکم وقت بے نماز کو قید میں ڈالے اور اس وقت تک نہ چھوڑے جب تک وہ نمازی نہ بن جائے۔

☆ حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں! بے نمازی کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

☆ بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔

ایک دفعہ دو شخص بغداد شریف میں قیام پذیر ہوئے ان کی بزرگی کی شہرت پورے شہر میں پھیل گئی وہ بزرگ کشف و کرامات کی وجہ سے مشہور تھے ایک شخص تمام دن ان کے ہاں رہا اور بہت سی کرامات بھی دیکھیں مگر وہ تارک صلوٰۃ تھے اس نے پوچھا کہ آپؒ نماز کیوں نہیں پڑھتے وہ کہنے لگے نماز تو ابتداء میں ہے اور ہم تو پہنچ گئے ہیں ہمیں نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے وہ شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا واقعی وہ پہنچ گئے ہیں مگر یہ پتہ ہے کہاں؟ فرمایا جہنم میں۔

## تمام اسلامی فرقے اور نماز

اسلام کا ہر فرقہ نماز کے فرض ہونے کا قائل ہے اور نماز کی فرضیت میں تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے پس جسکی فرضیت میں اسلام کے تمام فرقے متفق ہیں جو درویش اس کو چھوڑ دے وہ شیخ الاسلام (مسلمانوں کا

پیر) نہیں ہو سکتا۔

حضرت سرور کائنات ﷺ سے بڑھکر نہ کوئی ہوا نہ ہو گا۔ نماز اور خلاف شرع درویشی کے معاملہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے واصل الی اللہ اور ولی اللہ ہونے کے بعد پھر روزہ و نماز کی ضرورت نہیں بالکل غلط ہے حضرت رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر خدا رسیدہ برگزیدہ اور مقبول و محبوب خدا کوئی نہیں ہوا اور جب آپ ﷺ سے نماز و روزہ ساقط نہیں ہوا تو پھر کسی اور شخص پر سے نماز، روزہ ساقط کیسے ہو سکتا ہے۔ لہذا نماز کسی حالت میں معاف نہیں ہے بے نمازی کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا سلسلہ عالیہ میں شریعت کی پابندی کی سخت تاکید کی جاتی ہے۔



Marfat.com

# روزہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے اگلوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل بالغ مسلمان تندرست اور مقیم پر ماہ رمضان المبارک میں روزے فرض فرمائے ہیں اس کے علاوہ بعض مشائخ نفلی روزے بھی رکھتے ہیں۔

روزہ کی حقیقت رکنا ہے معدہ کو کھانے پینے سے روکے اور آنکھ کو شہوت کی نظر سے، کان کو غیبت کے سننے سے، زبان کو بیہودہ اور فتنہ انگیز باتیں کہنے اور جسم کو دنیاوی پیروی اور مخالفت حکم الٰہی سے روکے رکھے بندہ جب ان شرائط کو ملحوظ خاطر رکھے گا تب وہ حقیقتاً روزہ دار ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ

اِذَا صُمْتُ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ وَ بِلِسَانِكَ وَ يَدَكَ وَ كُلِّ عُضْوٍ مِنْكَ ۝

جب روزہ رکھے تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھے۔

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزہ کچھ فائدہ مند نہیں بجز اس



Marfat.com

کے کہ وہ بھوکے پیاسے رہے۔ کیونکہ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ ہے کیونکہ قرآن حکیم میں روزے فرض کرنے کی وجہ یہ ہی بیان فرمائی گئی کہ لعلکم تتقون ٥ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ جو لوگ پرہیزگاری اختیار نہیں کرتے انہوں نے روزہ کی حقیقت کو نہیں جانا۔ حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں جو شخص معصیت سے بچتا ہے وہ ہر حال میں روزہ دار ہے۔

## حدیث شریف

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ٥

یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی بہترین جزا ہوں۔

اس لئے کہ روزہ باطنی عبادت ہے جس کا ظاہر سے کوئی تعلق نہیں اور کسی دوسرے کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا اسی بناء پر اس کی جزا بھی بے نہایت ہے۔

روزہ نصف صبر ہے اور صبر نصف ایمان ہے حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ یعنی روزہ رکھنا آدھی طریقت ہے۔ جو لوگ اخلاص اور محبت سے روزہ سحر اور افطار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسی وقت اس کا اجر عظیم عطا فرما دیتا ہے روزہ باطنی عبادت ہے ظاہر سے اس کا کوئی تعلق نہیں اللہ کے سوا کوئی اس سے واقف نہیں اور یہ تزکیہ نفس سے ہے پیٹ بھر کر کھانا جانوروں کا کام ہے اور بھوک مردان حق کا علاج ہے بھوک تعمیر باطن اور پیٹ بھر کر کھانا آبادی شکم ہے۔



Marfat.com

# حج

ارشاد خداوندی ہے

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ٥

اور اللہ کے لئے ان لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اور اس کے ظاہری و باطنی بہت سے فوائد ہیں اور یہ صاحب استطاعت عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ دنیائے عالم کے تمام مسلمان اس موقع پر ایک مرکز میں جمع ہوتے ہیں اور اس عمل سے آپسؑ میں پیار و محبت قومی وحدت و یکجہتی کا بہترین موقع فراہم ہوتا ہے۔ خلوص نیت سے اس عمل کی بجا آوری سے آدمی کے تمام گناہ معاف فرمادئے جاتے ہیں بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے ساتھ ساتھ اس گھر کے مالک کو تلاش کرنا اور اس کی جستجو کرنا بھی ایک نہایت ضروری امر ہے۔

حضرت محمد بن الفضلؒ فرماتے ہیں کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں، جو دنیا میں اس کے گھر کو تلاش کرتا ہے مگر وہ اپنے دل کے اندر اس کے مشاہدہ کی خواہش کیوں نہیں کرتا اور گھر کی طلب میں ممکن ہے کہ وہ گھر کو پالے اور ممکن ہے کہ وہ گھر کو نہ پاسکے حالانکہ مشاہدہ ہر حال میں



Marfat.com

چاہیے اگر اس پتھر کی عمارت کی زیارت جس پر سال میں ایک مرتبہ نظر پڑتی ہے فرض کردی گئی ہے تو وہ دل جس پر شبانہ روز تین سو ساٹھ مرتبہ نظر پڑتی ہے اسکی زیارت توبدرجہ اولیٰ کرنی چاہیے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں جسے عبادت کا اجروثواب دوسرے دن ملے اس سے کہو کہ آج عبادت نہ کرے کیونکہ عبادت و مجاہدہ کے ہر سانس پر ثواب فی الحال حاصل ہے وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ پہلے حج میں بجز خانہ کعبہ کے کچھ نہیں دیکھا اور دوسری مرتبہ مالک خانہ کعبہ کو بھی دیکھا اور تیسری مرتبہ صرف مالک خانہ کعبہ کو دیکھا اور خانہ کعبہ نظر نہ آیا۔

حاجی کو چاہیے کہ جب اپنے گھر سے کوچ کرے تو گناہوں سے بھی کوچ کرے جب کپڑوں سے جدا ہو کر احرام باندھے تو اس کی بشری صفات بھی جدا ہو جائیں جب منیٰ میں قربانی کرے تو اپنی نفسانی خواہشات کی بھی قربانی کرے اور جب کنکریاں پھینکے تو دل سے تمام مرادوں اور تمناؤں کو بھی نکال کر پھینک دے تاکہ وہ اپنی ازلی مراد کو پالے۔

منصور حلاجؒ فرماتے ہیں! بعض لوگ اللہ سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتے وہ اس کی طرف کعبہ یا بیت اللہ جیسے مناسب و موزوں وسائل سے جاتے ہیں اگرچہ اللہ کی طرف اس سفر کی ابتدا کعبہ ہی سے ہونی چاہیئے لیکن وہ اس وقت تک اللہ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ کعبہ کو مکمل طور پر اپنے پیچھے نہ چھوڑ جائیں جب تک تم کعبہ سے وابستہ رہو گے تم



Marfat.com

اللہ سے دور رہو گے لیکن اگر تم نے واقعتہً کعبہ کو چھوڑ دیا تو پھر تمہیں کعبہ کے بنانے والے کا وصل نصیب ہو سکے گا اور فیضی ملک الشعراء ابن شیخ مبارک کی دقیق نظر اسی حقیقت پر تھی جب اس نے کہا!

کعبہ را ویران مکن اے عشق! کانجا یک نفس
گہ گہے پس ماندگان راہ منزل می کنند

اے عشق کعبہ کو ویران نہ کرنا۔ کبھی کبھی منزل سے پیچھے رہ جانے والے یہاں قیام کرتے ہیں۔

Marfat.com

# زکوٰۃ

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۝ یعنی نماز قائم کرو اور زکوۃ دو

قرآن حکیم میں زکوٰۃ کے بارے میں بکثرت آیات موجود ہیں اور احادیث مبارکہ میں بھی اس کی وضاحت فرمائی گئی ہے زکوٰۃ نعمت کے پورے ہونے پر واجب ہوتی ہے دو سو درہم ایک پوری نعمت ہے مثلاً اگر کوئی شخص سال بھر کوئی مال یا رقم اپنے قبضہ یعنی ملکیت میں رکھے تو سال کے بعد اس پر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالنا واجب ہو گا۔

حضرت ابو بکر شبلیؒ سے کسی نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ کتنی مقدار پر واجب ہوتی ہے فرمایا کہ جب بخیل کے پاس دو سو درہم مال موجود ہو تو ہمارے مذہب کے مطابق پانچ درہم اور ہر بیس دینار پر نصف دینار واجب ہے لیکن میرے مذہب میں کسی چیز کو اپنی ملکیت میں نہ رکھنا چاہئے تاکہ زکوٰۃ کی مشغولیت سے بے نیاز رہے انہوں نے پوچھا اس مسئلہ میں تمہارا امام کون ہے؟ فرمایا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں کہ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس موجود تھا سب دے دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

مَا خَلَفْتَ لِعِیَالِكَ ۝ تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟

عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ۔



Marfat.com

پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کو خدا اور اس کا رسول ﷺ بس

امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں!

وَمَا وَجَبَتْ عَلٰی زَکٰوۃِ مَالٍ
وَھَلْ تَجِبُ الزَّکٰوۃِ عَلَی الْجَوَّادِ

یعنی مجھ پر کبھی بھی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ کیا جواد یعنی سخیوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

کیونکہ سخی مال کو خرچ کرتے رہتے ہیں ان کی ملک میں اتنا مال ہوتا ہی نہیں کہ جس سے ان پر زکوٰۃ واجب ہو۔

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ عَلَیْکُمْ زَکٰوۃَ جَاھَکُمْ کَمَا فَرَضَ عَلَیْکُمْ زَکٰوۃَ مَالَکُمْ ۵

اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے مرتبہ کی بھی زکوٰۃ فرض کی ہے جیسا کہ تم پر تمہارے مال کی زکوٰۃ واجب ہے۔

اور فرمایا یقیناً ہر شے کی زکوٰۃ ہے گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ مہمان کو سلایا جائے اور مہمان نوازی کی جائے۔ زکوٰۃ مخلوق الٰہی کے ساتھ پیار و محبت پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ زکوٰۃ کی حقیقت یہ ہے کہ ہر نعمت پر خدا کا شکر ہوتا رہے اور نعمت کی گوناگوں اقسام میں سے ایک نعمت تندرستی بھی ہے جو بہت بڑی نعمت ہے۔ لہذا جسم کے ایک ایک عضو پر زکوٰۃ ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے تمام اعضاء کو خدمت الٰہی میں مستغرق رکھے اور عبادت حق میں مشغول رہے اور انہیں کسی قسم کے لغو اور واہیات مشغلوں اور خرافات میں نہ الجھنے دے۔



Marfat.com

# شرک کیا ہے

شرک کی دو قسمیں ہیں (۱)شرک جلی (۲) شرک خفی

## شرک جلی

اللہ ایک ہے۔اللہ بے نیاز ہے۔نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اسکا کوئی شریک ہے اسکی ذات اور اس کی تمام صفات مستقل ذاتی، ازلی اور ابدی ہیں۔اسکی صفات اسکی مخلوق میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر مخلوق کی صفات غیر مستقل اور عطائی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے۔(دیکھنے اور سننے والا) انبیاء علیہ السلام بھی سمیع وبصیر ہیں اولیاء کرام بھی سمیع وبصیر ہیں۔ایک عام آدمی بھی سمیع و بصیر ہے۔ مگر ان تمام کی سماعت وبصارت اپنے اپنے مرتبے کے مطابق ہوتی ہے۔ایک ولی اللہ جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ عام آدمی دیکھ اور سن نہیں سکتا۔جیسا کہ حضرت عمرؓ کا مشہور واقعہ ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مسجد نبوی شریف میں خطبہ دے رہے تھے۔ دورانِ خطبہ آپؓ نے تین مرتبہ یہ الفاظ پڑھے۔ "یَاسَارِیَتُہ الْجَبَلَ"(حضرت ساریہؓ تقریباً نو سو میل دور نہاوند کے مقام پر کفار پر فتح حاصل کر کے واپس لوٹ رہے تھے کہ دشمن پہاڑ کے عقب سے اچانک حملہ



Marfat.com

آور ہونے والا تھا۔ حضرت عمرؓ کی آواز سن کر حضرت ساریہؓ واپس مڑے اور دوبارہ دشمن کو شکست دی)۔

حضرت ساریہؓ جب مدینہ پہنچے تو صحابہ کرامؓ نے کہا آپ کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضرت عمرؓ آپ کا نام خطبہ میں لے رہے تھے۔ حضرت ساریہؓ نے بتایا کہ اگر حضرت عمرؓ مجھے آواز نہ دیتے تو دشمن ہم پر پہاڑ کے عقب سے اچانک حملہ کر دیتا اور ہماری فتح شکست میں تبدیل ہو جاتی۔

ثابت ہوا کہ ایک ولی اللہ اور ایک عام آدمی کی سماعت و بصارت برابر نہیں ہوتی اسی طرح خالق اور مخلوق کی سماعت و بصارت بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ جب یہ عقیدہ ہو گا تو شرک نہ ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں اور مخلوق کی یہ صفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی ہوئی ہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص کسی نبی یا ولی کی صفات مستقل اور ذاتی جانے اور عطائی نہ سمجھے تو شرک ہو گا۔ یا اللہ کو چھوڑ کر اسکے مقابلے میں کسی دوسرے کو معبود سمجھے جیسا کہ بت پرست، آتش پرست، چاند، تارے اور سورج وغیرہ کی پوجا کرے، یا ایک سے زیادہ الٰہ مانے جیسا کہ کفار مکہ جو کہ بتوں کو بھی الٰہ مانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو بھی الٰہ مانتے تھے۔ یہودی حضرت عزیرؑ کو بھی الٰہ مانتے اور اللہ تعالیٰ کو بھی الٰہ مانتے اور اسی طرح نصاریٰ نے تین خدا بنا لیے۔ یہ سب باتیں شرک میں داخل ہیں اور اسے شرک جلی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

# شرک خفی

انسان کے اپنے ہی وجود میں شرک اور منافقت موجود ہے شرک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا مسلمان جب قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تلاوت کرتا ہے اور ان احکامات کی معلومات حاصل کرلیتا ہے تو نافرمانی کیسی؟ پھر یہ احکام اس پر فرض ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فعل نہ کرو کیونکہ یہ برائی اور بے حیائی ہے اس سے بچو لیکن آدمی جب اس فعل کو دیکھتا ہے تو نفس کہتا ہے کہ اس کو کرلو جو بھی شخص برا فعل کرتا ہے اسکا دل اسکو ملامت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے لیکن جب دل اور دماغ میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے تو یہی منافقت ہے اور اگر وہ گناہ اس نے کرلیا تو اس نے اپنے نفس کا حکم مان لیا۔ حالانکہ حکم اللہ تعالیٰ کا ماننا چاہیے تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ نفس پرستی ہی شرک ہے اور اسے شرک خفی کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ ماں باپ سے حسن سلوک سے پیش آؤ اور ایسے لوگوں کی صحبت سے بچو جن پر میرا غضب ہوتا ہے اور جو گمراہ لوگ ہیں لیکن ہم لوگ اتنے نفس پرست ہیں کہ اپنے پروردگار کے احکامات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور ہر حکم اپنے نفس کا مانتے ہیں پھر کہتے ہیں شرک سے بچو بعض لوگ کہتے ہیں کہ کسی



Marfat.com

بزرگ سے بھی مدد طلب نہ کرو اور بزرگوں کی مدد کو شرک کہتے ہیں حالانکہ یہ شرک نہیں ہے بلکہ بزرگوں کی صحبت میں رہنا ہی زیر صحبت اللہ ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

| | |
|---|---|
| یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ | اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور |
| وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ | سچوں کی سنگت اختیار کرو۔ |

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صالحین لوگوں کے بارے میں ہے پھر یہ لوگ کیسے کہتے ہیں کہ انکی مدد لینا شرک ہے اور سب کچھ اللہ ہی سے مانگو۔ یہ کہنے والے وہ لوگ ہیں جو تابع نفس ہیں اور ہر حکم اپنے نفس کا مانتے ہیں سچے لوگوں کی صحبت اور صالحین کی قربت اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر لیتی ہے نفس پرستوں کی صحبت اللہ سے دور اور شیطان تک پہنچا دیتی ہے اللہ تعالیٰ تک رسائی کے دو راستے ہیں۔

## ا۔ نبوّت ۲۔ اِتباعِ نبوّت۔

ارشاد ربانی ہے۔

| | |
|---|---|
| اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا | اطاعت کرو اللہ کی اللہ کے |
| الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ | رسول کی اور جو تم میں صاحب امر ہو۔ |

صاحب امر وہ لوگ ہیں جنکی اطاعت سے نبی کریم روف الرحیم ﷺ کی اطاعت حاصل ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اب چونکہ



Marfat.com

سرکار دو عالم ﷺ پر باب نبوت بند ہو چکا ہے لہذا اتباع نبوت کیلئے ہم مذکورہ بالا آیت کو مد نظر رکھیں گے اور اولی الامر حضرات کی اتباع کریں گے تاکہ ہم اللہ تک رسائی حاصل کر سکیں اور ان حضرات میں شامل ہو جائیں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا ہے صاحب امر لوگ ہی انعام یافتہ ہیں اور دوسرے راستے پر چلنے والے لوگ وہ ہیں جن پر اللہ کا قہر و غضب ہوتا ہے صاحب امر لوگوں کا راستہ صرف کتابیں پڑھنے اور گھر بیٹھے رہنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ انعام حاصل کرنے کا راستہ پرہیز گاروں کی صحبت میں رہنے سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح قہر و غضب کا راستہ بھی برے لوگوں کی صحبت اور غلط عقائد کی کتابیں پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ شمع سے میں نے پوچھا تجھے ناچ کون سکھا دیتا ہے۔ اس نے کہا۔

شکم مادر سے کوئی سیکھ کے آتا ہی نہیں  بزم والے ہی سکھا دیتے ہیں

ہر انسان کیلئے ایک اچھائی کا باب ہے اور ایک برائی کا یعنی نرمی کا ہتھیار اور ایک سختی کا جو لوگ نرمی کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں یعنی جنکے طرز کلام میں نرمی، عاجزی و انکساری اور رحم دلی ہوتی ہے انکی صحبت بھی اچھی اور سکون قلب کی دولت انہیں میسر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے اور اسکی مخلوق بھی ان سے پیار کرتی ہے جنکے مزاج میں سخت گیری پائی جاتی ہے وہ پریشانی کے عالم میں مبتلا ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کو بھی ناراض کر بیٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق بھی ان سے نفرت کرتی ہے اور دشمنی کی نظر سے انہیں دیکھا جاتا ہے اگر یہ لوگ توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔



Marfat.com

# قال اور حال

قال اور حال میں بہت بڑا فرق ہے معلومات حاصل کرنا اور اسے بیان کرنا یہ قال ہے اور اس کے عمل میں داخل ہو جانا حال کہلاتا ہے کیونکہ جس چیز کا علم حاصل کیا جاتا ہے اس پر عمل ضروری ہوتا ہے دین کے متعلق علم حاصل کرنا قال ہے اور دین کو حاصل کرنا حال ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے متعلق علم حاصل کرنا قال ہے اور اللہ کو حاصل کرنا حال ہے جو لوگ محض تقاریر کرتے اور سنتے ہیں وہ قال حضرات ہیں اور جو لوگ اس کے عمل میں داخل ہو جاتے ہیں وہ صاحب حال ہیں قال حضرات اہل محبت ہوتے ہیں کیونکہ یہ اپنے محبوب کی تعریف بیان کرتے اور سنتے ہیں یہ بھی بہتر ہیں مگر حال حضرات اہل عشق ہوتے ہیں یہ زیادہ بیان نہیں کر سکتے بلکہ اپنے محبوب کی زیادہ تعریف بھی نہیں سن سکتے دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور ذکر محبوب سے تڑپنے لگ جاتے ہیں جہاں پر قال کی انتہا ہو جاتی ہے وہاں سے حال کی ابتداء شروع ہو جاتی ہے سلاسل طریقت میں ایک سلسلہ قال ہوتا ہے اور ایک سلسلہ حال ہوتا ہے صاحب حال عاشق کا پہلا قدم اپنے محبوب کے پاس ہوتا ہے اور جو کچھ بیان ہو رہا ہوتا ہے وہ صاحب اس کا مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صاحبِ قال حجاب میں ہوتا ہے اور صاحبِ حال حضور اور مشاہدہ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے۔!



Marfat.com

قال رابگذار مرد حال شو
پیش مرد کاملے پامال شو

یعنی قال سے آگے گزر کر مرد حال ہو جاؤ اور کسی کامل مرشد کی بارگاہ میں اپنے آپ کو مٹادو۔

باہجوں حال نئیں قال منافع اتے قالی واہتھ خالی
ہو کے خالی سداویں عالی ایہ ہے طبع رذالی

میاں محمد بخش فرماتے ہیں!

جنہاں اک گھٹ بھر کے پیتا وحدت دے مدھلالوں
علم کلام نہ یاد رہیو نے گذرے قال مکالوں
دونویں جہان بھلائے دل تھیں خبر نہ رہی احوالوں
رانجھے وچ سما محمد ﷺ چھٹی ہیر جنجالوں

☆ کسی اور بزرگ نے فرمایا ہے!

جب ہی جا کے مکتب عشق میں سبق مقام فنا لیا
جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے صاف دل سے بھلا دیا

سلسلہ عالیہ قادریہ، ابوالعلائیہ، چشتیہ، جہانگیریہ، شکوریہ، جلوہ نمائیہ بھی سلسلہ حال ہے قال کو لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ مگر حال ایک ایسی کیفیت ہے جو کہ وارد وجود ہوتی ہے اور یہ بیان سے باہر ہے اسے وہی جانتا ہے جس پر وارد ہو۔



Marfat.com

اس سلسلہ میں قابل ذکر یہ چیز ہے کہ محض عالم دین ہونا لوگوں کی ہدایت کے لیے کماحقہ ،اکتفا نہیں کرتا۔بقول رومیؒ

ساقیا زیں ہنر و فضل ملولیم ملول
ساغرے دہ کہ بشو نیم زدل نقش فضول

اے ساقی ہم اس کمال اور فضیلت سے پریشان ہیں۔ایسا جام دے کہ ہم دل سے بیکار نقش دھوڈالیں

گفتگو تا چند جامی لب بہ بند
حال میباید چہ سود از قیل و قال

اے جامی تو کب تک بولتا رہے گا چپ ہو جا۔حال کی ضرورت ہے قیل و قال کا کیا فائدہ۔

حال تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم سے نصیب ہوتا ہے اعلیٰ حضرت بریلویؒ فرماتے ہیں۔

رحمش عام ست بہر ہمکناں
لیک فضلش خاص بہر مومناں

اس کی رحمت سب کیلئے عام ہے۔لیکن اس کا فضل مومنوں کیلئے خاص ہے۔

جس طرح ایک کافر قرآن پاک کی آیات پڑھ کر یا ایک مسلمان اسم ذات یا کسی ورد سے کسی کو یا اپنے آپ کو کماحقہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ تاوقتیکہ

اس وظیفہ یا عمل کا خود عامل نہ ہو۔ اسیطرح عام تعلیم یافتہ قرآن خوان بھی اپنے بھائیوں کی مکمل رہنمائی کرنے سے قاصر رہتا ہے اسی لئے امام ہمام سربراہ سلسلہ عالیہ شعرانیہ عارف باللہ سیدنا عبدالوہاب شعرانیؒ اپنی مقدس کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں کہ بعض ظاہری علم والوں نے کہا۔

| | |
|---|---|
| اَنَّ التَّکَالِیْفَ کَانَتْ وَسِیْلَۃً اِلَی الْوُصُوْلِ وَقَدْ وَصَلْنَا۔ | شریعت کے احکام تو وصل کیلئے وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے ہیں۔ |

جب یہ بات سیدنا جنید بغدادیؒ نے سنی تو فرمایا!

| | |
|---|---|
| صَدَقُوْا فِی الْوُصُوْلِ وَلٰکِنْ اِلٰی سَقَرٍ | وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم سے |

اعلیٰ حضرت بریلویؒ فرماتے ہیں اس راہ میں وہ شدید باریکیاں اور سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک ایک کامل و مکمل انسان جو اس راہ کے جملہ نشیب و فراز سے واقف و آگاہ اور ماہر سے حل نہ کرے حل نہ ہوں گی نہ کتب سلوک کا محض مطالعہ کام دیگا کہ یہ راہ دقائق تقویٰ کی طرح محدود نہیں جن کا ضبط کتاب کر سکے۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِعَدَدِ اُلَانْفَاسِ الْخَلَائِقِ | اللہ رب العزت تک اتنے راستے ہیں جتنی تمام مخلوق کی سانسیں۔ |

حضور سیدنا غوث الاعظمؒ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَجَلّٰی لِعَبْدٍ فِیْ صِفَتَیْنِ وَلَا فِیْ صِفَۃٍ لِعَبْدَیْنِ (بھجتہ الاسرار) | اللہ عزوجل نہ ایک بندے پر دو صفتوں سے تجلی فرمائے اور نہ ایک صفت سے دو بندوں پر |

اور ہر راہ کی دشواریاں، تاریکیاں، گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائیگی۔

لہذا یہاں اس شخص کی ضرورت پڑتی ہے جس نے اصول طریقت کے ماتحت فنافی الشیخ، فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی تمام منازل طے کی ہوں۔



Marfat.com

# شعر پڑھنا اور سننا

اس کتاب میں بہت زیادہ شعر لکھے گئے ہیں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر بھی مختصر بیان لکھا جائے تاکہ کوئی اعتراض نہ رہے۔

سرور کائنات ﷺ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا!

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً" شعر میں بلاشبہ حکمت ہے۔

(دانائی کی باتیں ہیں)

نیز فرمایا!

وَالْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ مِنْ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا

حکمت مسلمان کی گمشدہ چیز ہے جو اس سے غائب ہو گئی ہے وہ جہاں سے بھی پائے حاصل کرے اور وہ اس کا مستحق ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ سے شعر کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا!

کَلَامٌ حَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ"

یعنی جس کلام میں اچھائی ہو وہ اچھا ہے اور جس میں برائی ہو وہ برا ہے۔

لہذا ہر وہ کلام جس میں حمد، نعت، حکمت، موعظت، آیات الٰہیہ میں استدلال اور غور و فکر ہو حلال ہے اور جس کلام سے فسق و فجور اور گناہ کی طرف



Marfat.com

رغبت ہو وہ حرام ہے۔

حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس وقت کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ اشعار پڑھنے میں مشغول تھے یہ دیکھ کر اس شخص نے عرض کیا کہ قران پاک بھی پڑھا جا رہا ہے اور شعر خوانی بھی ہو رہی ہے حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ کبھی یہ چیز (ہوتی ہے) اور کبھی وہ۔

ایک بار نابعہ (مشہور شاعر عرب) نے رسول خدا ﷺ کے حضور میں یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

کس کام کا وہ عقل میسر نہ ہو جسے
ایسے اصول، کھوٹے کھرے کو پرکھ سکے

ایسے ہی کامیاب نہیں ہے وہ شخص بھی
ذی ہوش و حکم فرمانہ رہبر جسے ملے

نابعہ کے یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو لیلیٰ، اللہ تمہارا منہ نہ بند فرمائے پس حضور ﷺ کی دعا سے نابعہ تقریباً سو سال تک زندہ رہے اور ان کے اگلے دانت لوگوں میں سب سے زیادہ حسین تھے۔ (ان کے اگلے دانت اتنی طویل عمر کے بعد بھی نہیں گرے اور انکا منہ بند نہیں ہوا)۔



Marfat.com

حضور اکرم ﷺ حضرت حسان بن ثابتؓ کے لئے مسجد میں منبر رکھوا دیتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حضرت حسانؓ ان لوگوں کی ہجو میں اشعار پڑھا کرتے ہیں جو رسول خدا ﷺ کی شان والا صفات میں نازیبا باتیں کہتے تھے ایسے موقعوں پر حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ روح القدس (حضرت جبرئیل) اس وقت تک حسانؓ کے ساتھ ہیں جب تک وہ رسول خدا ﷺ کی حمایت کرتے رہیں گے۔ (عوارف المعارف)

عمرو بن ثرید اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے شعر سنانے کے بارے میں فرمایا۔ کہ کیا امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا ہاں اور ایک سو شعر سنائے ہر شعر کے بعد حضور ﷺ فرماتے اور سناؤ پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ شعر میں محفوظ رہا۔ (کشف المحجوب)



Marfat.com

# باب السماع

ہمارے سلسلہ عالیہ، قادریہ، ابوالعلائیہ، چشتیہ، جہانگیریہ، شکوریہ، جلوہ نمائیہ میں محفلِ سماع بااہتمام منعقد کی جاتی ہے اسے احادیث مبارکہ ائمہ کرام اور بزرگان دین سے ثابت کیا جارہا ہے۔

## حقیت سماع

ہم سب انسان ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمام انسانوں کے دل میں محبت کے جذبات موجود ہوتے ہیں لیکن یہ جذبات بعض لوگوں کے دل میں بہت زیادہ ہوتے ہیں اور بعض میں کم جن لوگوں میں محبت کی کمی ہوتی ہے انکی سب مذمت کرتے ہیں اور ان کو مردہ دل مٹی کی دیوار سنگدل وغیرہ کے القاب دیئے جاتے ہیں یہ محبت صرف انسان کے دل میں ہی نہیں ہے بلکہ جانور بھی اس سے بہرہ ور ہیں خالق کائنات نے کائنات کو پیدا ہی اس غرض سے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقِ

میں (حسن و جمال اور کمالات کا) ایک مخفی خزانہ تھا مجھے اس بات کا عشق ہوا کہ میں پہچانا جاؤں (یعنی میرے حسن و



Marfat.com

جمال و کمالات کو پہچان کر لوگ
مجھ سے محبت کریں) پس میں
نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

جو لوگ ایمان دار ہیں انکے دل
میں حق تعالیٰ کیلئے شدید محبت
ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ

(اے محبوب ﷺ) فرما دیجئے
اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو
میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت
کرے گا۔

اس آیت میں نہ صرف عشق و محبت کی تاکید کی گئی ہے بلکہ معشوق و محبوب رب العلمین بننے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے وہ طریقہ کیا ہے اِتباع رسول ہے اتّباع دو قسم کی ہوتی ہے اتباع ظاہری یعنی آنحضرت ﷺ کے ظاہری اعمال کا اتّباع کرنا اور اتباع باطنی یعنی آپ ﷺ کے باطنی مراتب مثل قرُب و معرفت اور عشق و محبّت الٰہی کی تمنا کرنا۔ صرف ظاہری اتّباع پر اکتفا کرنا نصف سے زیادہ اسلام کو چھوڑ دینا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔



Marfat.com

اَلَالَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مُحَبَّۃَ لَہٗ

خبردار۔ جس کے دل میں محبت نہیں ہے وہ ایمان والا نہیں ہے۔

یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔ نیز حدیث قدسی میں آیا ہے جسے امام بخاری و مسلم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میرا بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور نوافل یعنی زائد عبادت وریاضت کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے میں اس کے قریب ہو جاتا ہوں حتّٰی کہ میں اسکی آنکھیں بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے دیکھتا ہے میں اسکے کان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے سنتا ہے میں اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے پکڑتا ہے میں اسکے پاؤں بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے چلتا ہے اور میں اسکی زبان بن جاتا ہوں اور وہ مجھ سے بولتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور مجھ سے جو کچھ طلب کرتا ہے دیتا ہوں اس حدیث پاک میں بھی نہ صرف عشق و محبت الٰہی کی تاکید وارد ہوئی ہے بلکہ محبوب بننے اور اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہونے اور اسکی ذات میں فنا ہونے کا طریقہ بتایا ہے۔ یعنی ریاضت و مجاہدہ کرنا اور عشق الٰہی میں کوشاں رہنا۔

اب سماع صوفیہ کی حقیقت یہ ہے کہ کلام پاک میں احادیث میں اور دوسرے لوگوں کے اقوال واشعار میں جو محبوب حقیقی کی مدح و ثنا بیان کی گئی اس کے سننے کا اہتمام کرنا اور آتش عشق الٰہی کے شعلوں کو اس قدر بھڑکانا کہ



Marfat.com

غیر اللہ کا وجود جل کر راکھ ہو جائے۔

# آیات جواز سماع

قران مجید کے ساتویں پارے کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ | جب مسلمان لوگ قرآن کی آیات سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آتے ہیں (اس وجہ سے کہ وہ اپنے رب کو پہچانتے ہیں اور اسکا مشاہدہ کرتے ہیں۔ |

یہ تو قرآن مجید کی آیات سننے کا اثر ہے۔ کہ مومنین کی آنکھوں میں آنسوؤں کے طوفان برپا ہو جاتے ہیں اب ظاہر ہے کہ کلام پاک میں حق تعالیٰ کی مدح و ثناء وارد ہوئی۔ عشقیہ کلام قرآن پاک میں بہت کم پایا جاتا ہے لیکن محافل سماع میں شعراء کرام کا عشقیہ کلام پیش کیا جاتا ہے تو عشاق تڑپ کر جان دید یتے ہیں۔ ایک اور آیت یہ ہے۔

| | |
|---|---|
| فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ | آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیں جو قول کو سنتے ہیں اور اسکی عمدہ پیروی کرتے ہیں۔ |



Marfat.com

حضرت شیخ فخر الدین رازیؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ "قول" تعمیم واستغراق کا مقتضی ہے لہذا ثابت ہوا کہ قول سے مراد جنس قول ہے جو یک دم باری تعالیٰ اور کلام مخلوق دونوں کو عام ہے۔

## جواز سماع احادیث نبوی ﷺ کی رو سے

قرآن عظیم کے بعد دوسری چیز جس پر ایمان کا دارومدار ہے حدیث نبوی ﷺ ہے احادیث میں کثرت سے سماع کی حلت (جائز ہونا) کا ثبوت موجود ہے۔ نیز بعض احادیث میں اسکی مذمت بھی آئی ہے لیکن محدثین کے نزدیک مذمت والی احادیث غیر معتبر اور موضوع (جعلی) ہیں اس وقت جواز سماع کی احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

### حدیث شریف

عن ابی هریرةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ لَيْسَ مِنَّامَنْ لَّمْ يَتَغَنَّا بِالْقُرْاٰنِ

(رواه البخاری. مشکوٰة)

حضرت ابی ھریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قران کے ساتھ غنانہ کیاوہ ہم میں سے نہیں۔

### حدیث شریف

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میرے پاس ایک لڑکی تھی جس کا میں نے نکاح کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ تم گیت کیوں نہیں گاتیں



Marfat.com

## حدیث شریف

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ان نکاحوں کا اعلان کرو اور کرو مسجدوں میں ان پر دف بجاؤ۔ (رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ)

## حدیث شریف

روایت ہے محمد ابن حاطب جمحی سے وہ نبی کریم ﷺ سے راوی فرمایا حلال و حرام کے درمیان نکاح میں آواز اور دف ہے۔

(رواہ احمد ترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ)

یعنی حلال نکاح اعلانیہ کئے جاتے ہیں اور حرام چھپ کر کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ جیسے نکاح پر نکاح یا عدت میں نکاح وغیرہ۔

## اعتراض

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ جارہا تھا ہم دونوں نے باجے کی آواز سنی تو حضرت عبداللہ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے لگے جب دور نکل آئے مجھ سے دریافت کیا کہ اے نافع تو اب اس آواز کو سنتا ہے یا نہیں میں نے کہا نہیں تو انہوں نے انگلیاں کانوں سے اٹھالیں اور کہنے لگے کہ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کے ساتھ جارہا تھا کہ ہمیں باجے کی آواز سنائی دی پس حضور ﷺ نے اسی طرح کیا اس سے معلوم



Marfat.com

کیونکہ یہ قبیلہ انصار گیت گانا پسند کرتے ہیں۔

## حدیث شریف

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ بے شک ابوبکرؓ ان کے گھر داخل ہوئے ان کے پاس دو لڑکیاں گیت گا رہی تھیں ایام منیٰ میں دف بجاتی تھیں اور گاتی تھیں جس طرح انصار گاتے ہیں یوم بعاث میں نبی کریم ﷺ کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے پس جھڑک کے ان دونوں (لڑکیوں) کو حضرت ابوبکرؓ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے چہرہ انور سے کپڑا ہٹایا۔ پس فرمایا۔ چھوڑ دو انکو اے ابوبکرؓ۔ پس بے شک یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے۔ بے شک ہر قوم کیلئے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (مشکوٰۃ باب العیدین)

## حدیث شریف

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب عائشہؓ نے اپنی ایک قرابتدار انصاری کا نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے فرمایا کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا اس کے ساتھ اس کو بھیجا جو گیت گائے۔ بولیں نہیں۔ تو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ انصار ایسی قوم ہے جس میں غزل خوانی کا رواج ہے تم اس کے ساتھ بھیجتیں جو کہتا ہم آگئے ہم آگئے۔ اللہ ہم کو بھی اور تم کو بھی زندگی دے۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوۃ۔ کتاب النکاح)



Marfat.com

ہوا کہ حرام چیز سے حضور ﷺ نے نفرت فرمائی۔

جواب

اس حدیث میں حضرت عبداللہؓ کے لفظ یہ ہیں فصنع مثل ماصنعت۔ پس کیا حضور ﷺ نے جس طرح کیا میں نے۔ آپ اس حدیث میں ابھی ابھی پڑھ چکے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کیا کیا۔ اپنے کانوں میں انگلیاں رکھیں وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کیا اپنے ہمراہی سے دریافت کیا کہ اب باجے کی آواز آتی ہے یا نہیں یہ تین فعل عبداللہ بن عمرؓ نے کئے اور ان کے لفظ کہ جس طرح میں نے کیا بالکل اسی طرح حضور ﷺ نے کیا تھا اب اچھی طرح واضح ہو گیا کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کان بند کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا۔ تیرے کانوں میں باجے کی آواز آتی ہے یا نہیں۔ پس اگر مزمار (سازباجے) کا سننا حرام ہوتا تو حضور ﷺ بجانے والے کے بجانے پر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سننے پر کبھی راضی نہ ہوتے۔

رہا یہ امر کہ حضور ﷺ نے اپنے کان مبارک بند کر لئے۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ اس وقت کسی ایسے بلند وبالا مقام پر اور ایسے افضل واعلیٰ حال میں تھے کہ صوت مزمار اس مقام اور اس حال کے مناسب نہ تھی۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی اہم معاملہ میں انہماک کے باعث اپنے خیالات میں مستغرق ہوتے ہیں۔ اگر اس وقت کوئی شور وغل کا دفع کرنا



Marfat.com

اپنے امکان میں ہوتا ہے تو اس کو دفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ خود وہاں سے اٹھ کر الگ جا بیٹھتے ہیں۔ تو کیا ان آوازوں کو اور شور وغل کے سننے کو ہم حرام سمجھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) پس بہت ممکن ہے کہ حضور ﷺ پر نزول وحی ہو رہی ہو یا اور کسی روحانی خیال میں مستغرق ہوں۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے آواز مزمار (ساز) کو پسند نہ فرمایا ہو۔ بہر حال حضور ﷺ کا صرف کان بند کرنا دلیل حرمت نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اس حرام کام سے حضور ﷺ بجانے والے کو منع فرماتے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو سننے سے روکتے۔ لیکن حضور ﷺ نے دونوں میں سے کسی ایک کو بھی منع نہ فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مزمار کی آواز سننا حلال و مباح ہے۔

## حدیث شریف

حضرت عائشہ فرماتی ہیں! کہ ایک عورت اپنے انصاری خاوند کے کے ہاں بھیجی گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! کہ تمہارے پاس تو کوئی کھیل نہ تھا۔ کیونکہ انصار کو کھیل پسند ہے۔ (رواہ بخاری۔ مشکوٰۃ)

حضرت عامر ابن سعدؓ فرماتے ہیں! میں قرظہ ابن کعبؓ اور ابو مسعود انصاریؓ کے پاس ایک شادی میں گیا تو کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا! اے رسول اللہ ﷺ کے صحابیو! اے بدر والو! تمہارے پاس یہ کام کیا جا رہا ہے تو وہ دونوں صاحب بولے! اگر تم چاہو تو بیٹھو اور ہمارے ساتھ سنو اور اگر چاہو تو چلے جاؤ۔ ہم کو شادی کے موقع پر لہو ولعب (کھیل کود) کی اجازت



Marfat.com

دی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کسی جہاد پر تشریف لے گئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر خدمت اقدس ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ سرکار میں نے نذر مانی تھی کہ حضور ﷺ جب خیر سے واپس تشریف لائیں گے تو" اَضْرِبْ بَیْنَ یَدَیْكَ الدَّفِّ وَ اُتغَنِّیْ ہ" میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور غنا کروں گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو گانا گالے اور دف بجا لے ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ وہ لڑکی گانے بجانے میں مشغول ہو گئی اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے۔ مگر وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علیؓ آئے وہ تب بھی اپنے کام میں مشغول رہی۔ پھر حضرت عثمانؓ آئے پھر بھی وہ باز نہ آئی۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ آئے۔ آپؓ کے آتے ہی اس لڑکی نے اپنے سرین کے نیچے دف کو دبالیا۔ سرکار نے فرمایا! کہ اے عمرؓ تم سے شیطان ڈرتے ہیں۔ میں بیٹھا تھا وہ بجاتی رہی۔ حضرت ابو بکرؓ آئے وہ بجاتی رہی حضرت علیؓ و عثمانؓ آئے۔ پھر بھی وہ بجاتی رہی لیکن اے عمرؓ جس وقت تم آئے اس نے دف کو چھپالیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دف بجانا اور گانا گناہ نہ تھا۔ ورنہ حضور ﷺ اس کو نذر پورا کرنے کی اجازت کبھی نہ دیتے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ شیطانی کام تھا۔ اس لئے ارشاد ہوا کہ حضرت عمرؓ سے شیطان بھاگتا ہے۔ یہ



Marfat.com

بات تو حضرت عمرؓ کی شان ظاہر کرنے کے لئے کی گئی۔ اگر وہ کام شیطانی ہوتا تو خود حضور ﷺ اور اصحاب ثلاثہؓ کیوں سنتے۔ کیونکہ آپ ﷺ تو شیطانی کام کو روکنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہاں خود اجازت مرحمت فرما رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کو یہ مقام کہاں سے ملا۔ کہ ان سے شیطان بھاگتا ہے ظاہر ہے کہ غلامی رسول ﷺ سے یہ مرتبہ انہیں حاصل ہوا۔ اصلی بات یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے مزاج میں تشدد اور سخت گیری پائی جاتی تھی کہ ہر چھوٹا بڑا خواہ مخواہ آپ سے خوفزدہ ہوتا تھا اور یہ بات عام طور پر پائی جاتی ہے۔ کہ بچوں کے والد نہایت رحمدل ہوتے ہیں اور ان کے بھائی یا چچا جو والد کے مقابلہ میں کم درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے مزاج میں بہ نسبت والد کے تشدد کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے بچے اکثر رحمدل باپ سے نہیں ڈرتے لیکن متشدد بھائی یا چچا سے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر منتشر ہو جاتے ہیں. اسی طرح یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ حضور ﷺ چونکہ نہایت روف ورحیم اور بہت ہی حلیم واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے ایسے موقعوں پر آپ کو دیکھ کر خوف طاری نہ ہوتا تھا۔ بخلاف حضرت عمرؓ کے کہ آپ کے مزاج میں نہایت سختی تھی اس لئے آپ کو دیکھ کر خواہ مخواہ خوف طاری ہو جاتا تھا۔

عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے حدیث نقل کی ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ میرے پاس ایک لونڈی گا رہی تھی۔ حضور ﷺ تشریف لائے وہ اپنے حال پر رہی پھر



Marfat.com

حضرت عمرؓ آئے تو وہ بھاگ گئی۔ سرکار مسکرائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ حضور! جو کچھ آپ ﷺ نے سنا ہے میں اسے سنے بغیر نہ رہوں گا۔ پھر حضور ﷺ نے لڑکی کو بلایا۔ اس لڑکی نے گایا۔ امیر عمرؓ نے سنا اس حدیث شریف کو کشف المحجوب میں حضرت داتا صاحبؒ نے نقل فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گا رہے تھے اور ناچ رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشا دکھایا۔ اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، بجانا اور ناچنا جائز ہوا۔

# حرمتِ سماع والی احادیث کے متعلق محدثین کی رائے

جن احادیث سے بعض فقہا نے سماع کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق (۱) امام نوویؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ "تمام روایات بے بنیاد ہیں" (۲) امام سخاویؒ اپنی کتاب مقاصد حسنہ میں فرماتے ہیں کہ جن احادیث سے فقہا سماع کو حرام کہتے ہیں ان کی کوئی اصلیت نہیں پائی جاتی۔ (۳) امام ابن حجر عسقلانیؒ شارح حدیث بخاری اپنی کتاب فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ سماع کے حرام ہونے میں جو احادیث متاخرین نے بیان کی ہیں وہ محض گپیں ہیں۔ اگر اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ہوتی تو ضرور مجتہدین عظام اسکو اپنا دستور العمل بناتے اس سے ظاہر ہے کہ حرمت سماع کے بارے میں نہ کوئی



Marfat.com

آیت قرآن ہے نہ کوئی مستند حدیث ہے۔

# حرمت سماع کی احادیث کے متعلق ائمہ مجتہدین کی رائے

محدثین کے علاوہ آئمہ اربعہ یعنی حضرت امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے بھی ان احادیث کو مُعتبر نہیں مانا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ احادیث بعض متاخّرین نے بیان کی ہیں۔ جن کو صحیح و سقیم میں تمیز کا ملکہ نہیں تھا۔ ان احادیث کی تردید میں ابن عربی مالکیؒ نے لکھا ہے حرمت سماع کے بارے میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں ہے اس بارے جو احادیث منقول ہیں وہ سب کی سب موضوع (جعلی) ہیں ابن طاہر کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اجل علمائے شافعیہ کا یہ قول ہے کہ اس قسم کی احادیث صرف مخالفین کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

## حضرت عتبہؓ کا سماع

حضرت عتبہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے شعر سن کر اس زور سے تالی بجائی کہ انگلی سے خون نکل آیا۔ (مقام گنج شکرؒ)

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع اور وجد

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت جبرئیل نے امت کے مساکین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تو آپ نے فرط مسرت میں آکر گانے والا بلایا۔ اس نے گانا سنایا جس سے آپ پر وجد طاری ہوا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے چادر گر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کے ٹکڑے کئے اور حاضرین میں تقسیم کر دیئے۔ اس پر امیر معاویہؓ نے کہا۔ ما احسن لعبك يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا لہو ولعب کیا ہی اچھا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! "اے معاویہ جو شخص ذکر محبوب سن کر وجد و حرکت میں نہیں آتا وہ صاحب کرامت نہیں"

(مقام گنج شکرؒ)

# صحابہ کرام کا سماع

ماوردی حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمر بن العاصؓ سے حکایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار (حضرت علی کے بھتیجے) کے ساتھ عود پر گانا سنا۔ عود ایک آلہ سماع ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اپنی لونڈیوں سے تار والے باجے کے ساتھ گانا سنتے تھے تو آپ کے چچا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ساتھ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ جب کسی جنگ کے بعد گانے والی عورتیں قید ہو کر آئیں تو امیر



Marfat.com

المومنین نے حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب کے حوالہ کیا کیونکہ انکو گانا بہت پسند تھا۔

## دیگر صحابہ جنہوں نے سماع سنا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قادریؒ اپنی کتاب مدارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے سماع سنا ہے ان میں حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت عمر بن عاصؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ شامل ہیں۔ یہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قادریؒ کی تحقیق ہے۔

## استاذ الائمہ والمحدثین حضرت امام ابراہیم بن سعدؒ

امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ جیسے جلیل القدر علماء کے استاد امام ابراہیم بن سعدؒ اپنے شاگردوں کو محظوظ اور ان کے قلوب کو نرم کرنے کیلئے حدیث سنانے سے پہلے سماع سنایا کرتے تھے اور ان کے سماع میں دف بجایا جاتا تھا۔ یہ سماع بامزامیر پر کھلی شہادت ہے۔

## رئیس المحدثین حضرت امام شعبہؒ کا سماع سننا



Marfat.com

## مزامیر کے ساتھ

حضرت ابو طالب مکیؒ اپنی کتاب قوت القلوب میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام شعبہ نے جو بڑے محدث تھے۔ منہال کے گھر پر تنبور کے ساتھ گانا سنا۔

## حضرت عمرؓ کا غنا پر سکوت

ایک دفعہ حضرت عمرؓ اپنے عہد خلافت میں جارہے تھے کہ کانوں میں مزامیر کی آواز سنائی دی۔ فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ ختنہ کی تقریب ہے یہ سن کر آپؓ خاموش ہو گئے اور منع نہ فرمایا۔

اس قسم کی مثالیں دیکھ کر فقہا نے لکھا ہے کہ عید، نکاح، ختنہ وغیرہ خوشی کے موقعوں پر سرود جائز ہے۔ اب جب مسلمانوں کو اپنے تہوار اور شادی بیاہ اور خوشی کے منانے کے لئے سرود جائز ہے تو جو خاصان خدا عشق و محبت الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کیا ان کو دل کی آگ ٹھنڈا کرنے اور خدا اور رسول ﷺ کے عشق میں ذوق و شوق کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ یہ تو شادی بیاہ اور ختنہ وغیرہ کی خوشی سے بھی بڑھ کر خوشی کا مقام ہے۔ یہاں عشق الٰہی کا جوش و خروش سوز و گداز اور ولولہ کار فرما ہوتا ہے اور عشاق محبوب حقیقی پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتے ہیں نہ کہ شادی و ختنہ کی خوشی منا رہے ہوتے ہیں۔



Marfat.com

# مقاماتِ سماع

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ سماع میں تین مقام ہیں پہلا مقام فہم ہے یعنی کلام کا سمجھنا، دوسرا مقام وجد ہے یعنی حال کا طاری ہونا اور تیسرا مقام حرکت ہے۔ یعنی رقص کرنا۔

# بعض صحابہ کا رقص

امام غزالیؒ رقص کو مباح کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مسجد میں حبشیوں کا رقص دیکھا اور دف کے ساتھ گانا سنا۔ نیز امام موصوف فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے تو حضرت علیؓ نے خوشی میں آکر رقص کیا اسی طرح جب آنحضرت ﷺ نے حضرت امام حسینؓ سے فرمایا کہ صورت اور سیرت میں تم میری طرح ہو تو انہوں نے بھی خوشی میں آکر رقص کیا۔ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثؓ سے فرمایا تو میرا مولا (غلام) ہے تو انھوں نے خوشی میں آکر رقص کیا۔

# حضرت غوث الاعظمؒ اور سماع

عام لوگوں کا خیال ہے کہ قادریہ سلسلہ میں سماع ناجائز ہے ان کو معلوم نہیں کہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے سردار حضرت غوث الاعظمؒ نے



Marfat.com

سماع کو جائز قرار دیا ہے قادری بزرگوں کی روایات سے ثابت ہے کہ حضرت غوث الثقلینؒ نے خود بھی سماع سنا ہے اور اپنے سلسلہ کے لوگوں کے لئے اپنی مشہور و معروف کتاب غنیۃ الطالبین میں آداب سماع پر ایک مستقل باب تحریر فرمایا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک سماع حرام ہوتا تو آپ آداب سماع کیوں تحریر فرماتے کتاب مذکورہ میں آپ لکھتے ہیں کہ ! فقیر کو چاہیے کہ گانا سننے کیلئے اپنے آپ کو عملاً آمادہ نہ کرے۔ اگر مجلس سماع پر گزر ہو تو ادب سے بیٹھے اور اپنے دل کو پروردگار کی یاد (ذکر) میں مشغول کرے اور دل کو غفلت اور فراموشی سے محفوظ رکھے۔ جب مشائخ مجلس سماع میں موجود ہوں تو ہر فقیر کو حتی الامکان سکون سے شیخ کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اگر اس پر حال کا غلبہ ہو تو باندازہ غلبہ حرکت کر سکتا ہے۔ لیکن حال فرو ہونے پر سکون سے بیٹھے اور شیخ کا ادب لازم رکھے اور فقیر کو لازم ہے کہ کلام کی فرمائش نہ کرے۔ اگر کسی فقیر پر وجد طاری ہو اور وہ رقص کرے تو سب فقیر اس کی موافقت میں کھڑے ہو جائیں۔ جس شخص کا حال بناوٹی ہو اسکی چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ اگر اس کو آگاہ کرنا ضروری سمجھے تو قوت قلب سے (یعنی باطنی توجہ سے) اس کو آگاہ کرے نہ کہ زبان سے" اس کے بعد حضرت غوث الاعظمؒ نے خرقہ کے آداب بیان فرمائے ہیں جو حالت وجد میں فقراء قوالوں کی طرف پھینکتے ہیں۔



Marfat.com

# حضرت غوث الاعظمؒ کا خود سماع سننا

حضرت شاہ ابو المعالی قادریؒ لاہوری کا شمار سلسلہ قادریہ کے جلیل القدر مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ کتاب تحفہ قادریہ میں لکھتے ہیں۔

حضرت شیخ عمر بزازؒ، شیخ بقاؒ، شیخ ابو سعید فتاویؒ اور دیگر مشائخ اکٹھے ہو کر بقصد زیارت حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانیؒ کی خدمت میں آئے اور حضرت غوث الثقلین نے قوالوں کو بلا کر سماع کی فرمائش کی سماع سنتے ہی حضرت غوث الاعظمؒ جوش میں آگئے اور کھڑے ہو کر رقص کرنے لگے۔ مشائخ مذکور بھی شیخ کی تعظیم میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت غوث الاعظمؒ وجد کی حالت میں ہوا میں اڑ کر نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد لوگوں نے آپ کو اس مدرسہ میں پایا جو آپ نے تعمیر کرایا تھا۔ اس وقت علماء نے آپ سے سوال کیا کہ سماع میں حالت ذوق پیدا ہو اور تلاوت قرآن میں نہ ہو اسکی کیا وجہ ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ یہ حالت دو چیزوں سے ہوتی ہے ایک سخن خوش، دیگر ذکر عشق، اگر خوش الحان اور صاحب دل قاری سمجھ کر سُورۃ یُوسف پڑھے تو سامعین کو ذوق ہوتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں پند و نصائح اور قصص پڑھنے سے خوف طاری ہوتا ہے۔ اس کے بعد کتاب مذکورہ میں حضرت شاہ ابو المعالیؒ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت امام عبداللہ یافعیؒ کی تصانیف میں دیکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظمؒ



Marfat.com

کے پوتے شیخ جمال اللہ اس وقت زندہ تھے۔ میں نے علمائے بغداد سے ان کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ اپنے دادا کے ہم شکل ہیں۔ ان کا نام شیخ عبدالرزاق بھی ہے۔ ہم نے اکثر ان کو بسطام کے جنگل میں اور کبھی کبھی بسطام کے شہر میں دیکھا ہے۔ ہم نے انکی عمر دریافت کی تو فرمایا کہ انسان کامل کی حیات و ممات یکساں ہے۔ معلوم نہیں کس قدر باقی ہے۔ البتہ ایک دفعہ میرے جد امجد سید محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ نے بموقعہ سماع حالت وجد میں فرط عنایت سے مجھ کو بغل گیر کر کے فرمایا تھا کہ اے جمال اللہ مہتر عیسیٰؑ کو میرا اسلام کہنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰؑ کو دیکھوں گا۔

## حضرت امام اعظمؒ

ابن قتیبہ سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ایک ہمسایہ عمر نامی تھا۔ وہ ہر رات کو آلات کے ساتھ گایا کرتا تھا ایک رات امام صاحب عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر تشریف لائے سر سے عمامہ اتار کر رکھا اور بستر پر آرام فرما ہوئے۔ جب کچھ دیر بعد عمر کی آواز نہ سُنی تو دریافت فرمایا کہ آج ہمسائے کے گانے کی آواز نہیں آتی۔ اس کا کیا سبب ہے معلوم ہوا کہ کسی قصور کی وجہ سے جیل خانہ میں قید کر دیا گیا ہے۔ امام صاحب اسی وقت اٹھے۔ عمامہ شریف سر پر رکھا اور سیدھے جیل خانہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں کا حاکم عیسیٰ نامی

آپ کے خاص معتقدین و محبین میں سے تھا آپ کو دیکھتے ہی سر وقد آپ کی تعظیم بجالایا اور رات آپ کے تشریف لانیکا سبب پوچھا۔ آپ نے وجہ بیان فرمائی۔ امیر نے عمر نام والے تمام قیدیوں کو اسی وقت رہا کر دیا۔ امام صاحب نے اس سے فرمایا۔ کہ اے عمر میں نے تجھ کو قید سے آزاد کرایا۔ عمر نے جواب دیا کہ بے شک آپ نے مجھے سزائے قید سے رہا کرایا۔ جب دونوں گھر آئے تو عمر نے امام صاحب کے ادب کی وجہ سے ارادہ کیا کہ آج گانا نہ گاؤں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے عمر جس طرح روز گایا کرتا تھا۔ اسی طرح آج بھی کر اور فرمایا "انستی بغنائك" تو نے غنا کے سبب مجھے مانوس کر دیا۔ پس عمر نے گایا اور امام ابو حنیفہ نے سنا۔ (مدارج النبوت باب التغنی) بحوالہ مقالات کاظمی)

## مذہب شافعیؒ

امام غزالیؒ احیائے العلوم میں فرماتے ہیں امام شافعیؒ کے مذہب میں غنا (گانا) حرام نہیں ہے بلکہ ان کے مذہب میں دف کا بجانا مباح ہے۔ اگرچہ وجد کے ساتھ ہو غنا (گانا) رقص اور آلات سماع اور دف اگرچہ اس میں وجد ہو حرام نہیں ہے۔

## امام مالکؒ

امام مالکؒ کے نزدیک غنا مباح ہے۔ اس دلیل کیساتھ جس کو امام



Marfat.com

شعرانی نے ذکر کیا۔ کہ حضرت علیؓ سے غنا کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا اللہ نے مومنین کو دو معراج عطا کئے ہیں نماز اور سماع۔ نماز دل کی معراج ہے اور سماع روح کی معراج ہے۔ (مجموعۃ الروایات)

## امام احمد بن حنبلؒ

ابو الوفا ابن عقیل نے فرمایا کہ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے بیٹے صالح سے غنا (گانا) سنا۔ (کتاب العقول)

اس کا قصہ یوں ہے کہ ایک دن حضرت صالح بن امام احمد بن حنبلؒ مکان کے اندر دروازہ بند کر کے غنا کر رہے تھے۔ (یعنی سماع کر رہے تھے)۔

ان کے پاس چند حاضرین جمع تھے۔ امام صاحب تشریف لائے اور دروازہ بند ہونے کی وجہ سے چھت پر چڑھ گئے اور ایک ایسے دریچے کے پاس بیٹھ گئے جہاں آواز سنائی دیتی تھی۔ آپ نے غنا (سماع) کو سنا اور وجد میں آگئے جب چھت کی کڑکڑاہٹ محسوس ہوئی تو حاضرین دوڑے دیکھا تو امام صاحب بے ہوش پڑے تھے۔ کتاب شرح کافی میں محمد بن علی شامی سے منقول ہے کہ سماع وہ مکروہ ہے جو فاسق یا شہوت لانے والی عورتوں سے سنا جائے۔ جس سے فسق و فجور کی طرف میلان پیدا ہو اور جو سماع صالحین سنتے ہیں وہ بلا خوف جائز و حلال ہے۔



Marfat.com

## حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

جو مشائخ کبار نقشبندیہ میں سے ہیں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سماع سے رقتِ قلب پیدا ہوتی ہے اور رقتِ قلب رحمت باری کو اپنے اندر جذب کرتی ہے۔ جو چیز موجب رحمت ہو وہ حرام کیونکر ہو سکتی ہے آپ سے کسی نے پوچھا کہ نسبت نقشبندیہ میں کیا فرق ہے تو آپ نے جواب دیا کہ نسبت چشتیہ کا نشہ شراب کا سا ہے اور نسبت نقشبندیہ کا نشہ افیون کی پنک کی طرح ہے کہ اس سلسلے میں جوش و خروش کی بجائے خاموشی سے مراتب طے ہوتے ہیں۔

(حالات مشائخ نقشبندیہ، مقالات کاظمی)

## سلطان الاولیاء حضرت شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ

خلیفہ حضرت شہید محبت باباصاحبؒ اپنے اہل مجلس کو ہمیشہ وجد و سماع کا وعظ فرمایا کرتے تھے اور قوالوں کو بلا کر خود کھڑے ہو کر سماع سنتے تھے باسبب ادب سماع کے کھڑے ہوتے اور اس کی تعظیم و توقیر کرتے تھے

(سفینۃ الاولیاء)



Marfat.com

# حضرت مودود چشتیؒ

ولی مادر زاد تھے قطب الاقطاب تھے اور حافظ قرآن تھے منہاج العارفین سے نقل ہے جب خواجہ مودود صاحب بخارا میں تشریف لائے تو حاسدین علماء بخارا مسئلہ سماع میں بحث کرنے کیلئے جمع ہو گئے اور عظیم مجمع ہو گیا مجلس قائم ہونے کے بعد علماء کی طرف سے سوال ہوا کہ خواجہ صاحب آپ کے پاس غنا سننے کی کیا دلیل ہے؟ خواجہ صاحب نے فرمایا! میرے جواز غنا کی دلیل میرے پیر سلطان العارفین حضرت ابراہیم ادہم کی سنت ہے۔ وہ پیر کامل تھے اور غنا سنتے تھے۔ علماء نے کہا کہ وہ کامل اکمل تھے اور ہوا میں پرواز کیا کرتے تھے اگر ان کا کمال آپ سے بھی ظاہر ہو تو آپ کے لئے سماع میں کچھ مضائقہ نہیں۔ خواجہ مودود چشتیؒ اسی وقت کھڑے ہوئے اور اپنی آستینوں کو سنبھال کر تیر کی طرح تیز پروازی سے ہوا میں اڑ گئے اور لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے ایک ساعت کے بعد آپ اوپر سے واپس آئے۔ لوگوں نے دیکھا حاضرین مجلس دو ہزار کے قریب تھے۔ سب نے حضرت ممدوح کی بیعت اختیار کر لی۔ علماء نے کہا یہ کام تو جادوگر بھی کر سکتے ہے۔ اگر وہ پتھر کا ٹکڑا مجلس میں آکر آپ کی ولایت کی گواہی دے تو یقین ہو۔ خواجہ صاحب نے انگشت شہادت کا اشارہ فرمایا اور کہا لا الہ الا اللہ اسی وقت پتھر دیوار سے نکل کر زمین پر گھسٹتا ہوا حضرت خواجہؒ کے پاس آیا اور با



Marfat.com

آواز بلند کہا۔ لاشک فی ولایتک "آپ کی ولایت میں کوئی شک نہیں" یہ دیکھ کر تمام علماء حضرت خواجہ صاحب کے مرید ہو گئے اور سماع وغنا کے قائل ہو کر عقیدہ باطلہ سے تائب ہوئے۔ (خزینہ الاصفیاء۔ مقالات کاظمی)

ایک روز حضرت خواجہ ابو احمدؒ سماع سن رہے تھے کہ آپ کی مجلس میں حضرت ابو محمدؒ بھی تشریف لائے چونکہ بڑے ذوق وشوق سے آئے تھے اس لئے سماع سنتے ہی بے ہوش ہو گئے اور سات روز تک مست رہے لیکن جب نماز کا وقت آتا تھا تو ہوش میں آجاتے تھے اور نماز بجگانہ ادا کرتے تھے آٹھویں روز خواجہ ابو احمدؒ نے سماع بند کرادیا اور خواجہ ابو محمدؒ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر جگایا انہوں نے آنکھ کھولتے ہی آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا اور پڑھو۔ اسی وقت عالم غیب سے ایسی سماع شروع ہوئی کہ تمام حاضرین تین روز تک وجد میں مست رہے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ ابو احمدؒ کے ساتھ علماء حاسدین نے مسئلہ غنا پر مناظرہ شروع کیا۔ آپ مجلس میں تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ جاہل خادم بھی تھا جس کی جہالت کا سب لوگوں کو علم تھا علماء نے سوال کیا آپ نے اس خادم کی طرف اشارہ کیا اور تمام علماء حاضرین کے علوم سلب کر کے خادم کو دیدیئے اور اس کو تمام علوم کا عالم بنادیا، کسی عالم سے اس کو جواب نہ بن پڑا۔ آخر اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کی اور تمام علماء حضرت ابو احمدؒ کی بیعت میں داخل ہوئے۔

## حضرت خواجہ نقشبندؒ

آپ سے غنا کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "نہ انکار می کنم نہ ایں کار می کنم" یعنی نہ میں انکار کرتا ہوں نہ سنتا ہوں انکار تو اس لئے نہ فرمایا کہ رسول کریم ﷺ آپ کے خلفاء راشدین و دیگر صحابہ کرام و تابعین و آئمہ مجتہدین رضوان باللہ تعالیٰ اجمعین نے غنا کو سنا ہے جیسا کہ نہایت تفصیل سے ہم بیان کر چکے ہیں اور نہ ایں کار می کنم اس لئے فرمایا کہ بوجہ ضوابط امور مخفیہ کے یہ طریقہ اس سلسلہ میں نہیں ہے۔

## حضرت داتا گنج بخشؒ

فرماتے ہیں عقلمندوں کے نزدیک آوازوں کی تاثیرات بہت زیادہ ہیں اس کے اظہار کیلئے دلیل کی کیا ضرورت ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ مجھے آوازوں اور سازوں سے سرور نہیں آتا، یا تو وہ جھوٹ کہتا ہے یا نفاق برتتا ہے یا حس نہیں رکھتا ہے ایسا شخص نہ تو انسانوں کے زمرے میں ہے نہ جانوروں کی جنس سے۔

نیز فرمایا جاننا چاہیے کہ سماع کے بارے میں متعدد طبائع میں مختلف احکام ہیں کہ دلوں میں ارادے مختلف ہیں ظلم ہوگا کہ کسی چیز کا ایک ہی قطعی حکم دے دیا جائے مختصر یہ کہ سننے والوں کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو معنے کو سنتے ہیں دوسرے وہ جو آواز کو سنتے ہیں اور دونوں قاعدوں میں فوائد بھی



Marfat.com

ہیں اور آفتیں بھی ہیں اس لئے کہ خوش آوازی سے جو معنے لوگوں میں ابھرتے اور مرتب ہوتے ہیں اگر وہ حق ہے تو حق، اگر باطل ہے تو باطل میں جس شخص کا طبعی خمیر ہوگا وہ جو سنے گا وہ سب فاسد ہوگا یہ دونوں باتیں حضرت داوٗدؑ کی حکایتوں میں موجود ہیں۔ چنانچہ جب حق تعالیٰ نے حضرت داوٗدؑ کو اپنا خلیفہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی آواز میں لحن اور حلق میں ساز پیدا فرمایا اور آپؑ کی آواز تمام پہاڑوں پر گونج جاتی یہاں تک کہ دشت و جبل کے تمام چرند و پرند آپؑ کی آواز سن کر آجاتے رواں پانی ٹھہر جاتا۔ پرندے ہوا میں اڑتے ہوئے گر پڑتے حالات میں مرقوم ہے کہ یہ مخلوق ایک مہینہ تک جنگل میں کچھ نہ کھاتی اور بچے نہ روتے نہ دودھ مانگتے اور جب بھی لوگ آپ کی مجلس سماع سے اٹھتے بکثرت لوگ آپؑ کے لحن و صوت اور کلام سے مردہ ہوتے ایک مرتبہ خوبصورت سات سو لڑکیاں مردہ پائی گئیں اور دس ہزار بوڑھے مرے۔

## حضرت خواجہ حسن بصریؒ

آپؒ سماع کو بہت عزیز رکھتے تھے آپ فرمایا کرتے تھے وجد ایک بھید ہے جو دل میں آتا ہے اور اسے محرک کر دیتا ہے نیز فرماتے ہیں کہ سماع جو حق سے سنتا ہے حق رسیدہ ہو جاتا ہے اور جو نفس سے سنتا ہے زندیق ہو جاتا ہے۔



Marfat.com

## حضرت ابو اسحاق شامیؒ

آپؒ بکثرت سماع سنتے تھے اور علماء میں سے کسی کو آپ پر اعتراض کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی جب آپ مجلس سماع میں رقص کرتے تو تمام حاضرین پر وجد طاری ہو جاتا تھا اور در و دیوار رقص کرتے نظر آتے تھے۔

## حضرت خواجہ احمد ابدال چشتیؒ

آپؒ جس وقت سماع میں ہوتے تو جس شخص پر آپ کی نظر پڑ جاتی تھی صاحب کرامت ہو جاتا آپ فرماتے ہیں کہ جو فتح باب (باطنی دروازوں کا کھلنا) سماع میں حاصل ہوتا ہے۔ کسی دوسرے شغل میں حاصل نہیں ہوتا سو برس کی ریاضت شاقہ سے بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا آپ کی مجلس میں حضرت خواجہ سری سقطیؒ اکثر شرکت فرمایا کرتے تھے۔

## حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ

سماع میں آپ کے جبین مبارک سے نور تاباں نکل کر آسمان تک پہنچ جاتا تھا اور خلقت معائنہ کرتی تھی آپکی مجلس سماع میں حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ اکثر شریک ہوتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ مجلس میں دنیا داروں کو شرکت کی اجازت نہ تھی۔



Marfat.com

# حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سماع کا از حد شوق رکھتے تھے اور بکثرت سنتے تھے۔ جب علمائے ظواہر نے بادشاہ وقت سے شکایت کی تو بادشاہ نے آپ کو سماع سے منع کر دیا لیکن آپ نے جوش میں آکر فرمایا کہ سماع اللہ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے حالت سماع میں بندہ اور خدا کے درمیان سے پردے اٹھ جاتے ہیں سماع ہر گز ہر گز بند نہیں ہو گا کس میں قدرت ہے کہ مجھے سماع سے روکے میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ قیامت تک میرے مرید اور فرزند سماع سنتے رہیں اور کسی کو اہل سماع پر ظفر حاصل نہ ہو گا آپ سات سات دن تک مسلسل سماع سنتے رہتے تھے ایک دفعہ بادشاہ کے حکم سے مجلس مناظرہ منعقد ہوئی لیکن آپ کی کرامت سے تمام مخالف علماء کی زبانیں بند ہو گئیں اور انکا سارا علم سلب ہو کر رہ گیا اور امی محض بن گئے لیکن جب انھوں نے توبہ کی اور معافی مانگی تو انکا علم لوٹ آیا اور بحث مباحثہ سے تائب ہوئے۔

# حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں۔

یعنی سماع حق تعالیٰ کی وارد ہے جس سے دل خدا تعالیٰ کی طرف برانگیختہ ہوتا ہے اور اس کی طلب میں حریص ہوتا ہے جو شخص اسے حق کیساتھ سنے وہ راہ حق پاتا ہے اور جو نفس کے ساتھ سنے اسے وہ زندیق بناتا ہے



Marfat.com

## حضرت امام غزالیؒ

حضرت امام غزالیؒ سے کسی نے دریافت کیا کہ سماع سننا جائز ہے یا ناجائز؟ آپ نے فرمایا ایک موم بتی جلا کر رکھ دی جائے اور آندھی چلے تو کیا ہوگا؟ عرض کی موم بتی بجھ جائے گی فرمایا اگر بہت سی لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلادی جائے اور آندھی چلے تو پھر کیا ہوگا عرض کی آگ تیز ہو جائے گی اور کئی گھروں کو جلا ڈالے گی فرمایا جس کے اندر موم بتی کی طرح ایمان ہو وہ سماع نہ سنے اسے فائدہ نہیں پہنچے گا اور جس کے اندر عشق کی آگ بھڑک رہی ہو اسے اس میں بہت فائدہ ہے وہ سن سکتا ہے۔

"محفل سماع میں پرہیز گاری لازم ہے"

## خواجہ اجمیریؒ کا ارشاد

جن دنوں خواجہ اجمیریؒ مرو میں تشریف فرما تھے ایک بزرگ سے آپؒ کی ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ میں نے سماع کے مباح ہونے پر ایک کتاب لکھی ہے حضرت خواجہ نے جواب دیا اس سے بڑی خرابی واقع ہو گی کیونکہ ہر شخص سماع کے قابل نہیں ہے فرمایا اگر دل میں حلال کا اثر ہے تو سماع بھی حلال ہے اور اگر حرام کا اثر ہے تو سماع بھی حرام ہے پھر فرمایا جس شے کا ظاہری حکم گناہ ہے یہ عین ممکن ہے کہ صاحب باطن پر اس کا اطلاق نہ ہو سکے۔



Marfat.com

# حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپؒ کے سماع کا یہ عالم تھا کہ سماع میں جان دے دی آپ کے ایک دوست نے مجلس سماع منعقد کرائی قوالوں نے مولانا احمد جامؒ کی غزل گائی جب اس شعر پر پہنچے

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جان دیگر است

راہ رضا کے مقتولوں کو ہر دور میں نئی زندگی ملتی ہے۔

تو آپ پر وجد طاری ہو گیا اور چار دن رات آپ مسلسل رقص کرتے رہے اس سے سارے شہر دہلی میں تہلکہ مچ گیا جب نماز کا وقت آتا تھا تو آپ باہر آکر نماز پڑھ لیتے تھے اور پھر محو رقص ہو جاتے تھے جب قوال پہلا مصرعہ پڑھتے تو آپ جاں بحق ہو جاتے تھے جب دوسرا مصرعہ پڑھتے تو پھر سے زندہ ہو جاتے تھے اور رقص کرنے لگتے آخر آپ نے قوالوں کو اشارہ کر دیا کہ دوسرا مصرعہ نہ پڑھنا اس طرح آپ نے رقص کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دی لقب آپ کا شہید محبت ہے۔

# حضرت بابا فرید الدینؒ کا مسجد میں سماع اور رقص

سلطان المشائخ فوائد الفواد میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پاکپتن شریف کا قاضی جو بابا صاحبؒ سے خصومت رکھتا تھا ملتان گیا اور وہاں کے



Marfat.com

آئمہ اور صدور سے کہا کہ بھلا یہ کب جائز ہے کہ ایک شخص مسجد میں بیٹھے اور وہاں سماع ہو اور کبھی کبھی رقص بھی ہو انہوں نے کہا کون ہے کہا شیخ فرید الدین۔ انہوں نے کہا ہم تو ان کی بابت کچھ نہیں کر سکتے۔

## حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ؒ کا سماع اور رقص

کتاب مراۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ؒ نے بھی سماع سنا ہے ایک دفعہ جب عبداللہ رومی قوال نے آپ کے سامنے عرض کیا کہ مجھ سے حضرت شیخ شہاب الدین قدس سرہ نے بھی قوالی سنی تھی آپ کو سنانے آیا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر میرے شیخ نے سماع سنا ہے تو میں بھی سنتا ہوں اس کے بعد عبداللہ رومی نے یہ غزل گائی۔

عاشقاں کہ شراب ناب خورند
از پہلوئے خود کباب خورند

عاشق لوگ جب شراب عشق پیتے ہیں تو اپنے پہلو سے کباب سوختہ کھاتے ہیں تو اس پر آپ کو وجد آگیا اور چراغ بجھا کر آپ نے رقص فرمایا صبح کے وقت آپ نے قوال کو خلعت کے علاوہ بیس روپے نقد عطا فرمائے۔

# حضرت امیر ابو العلیٰ نقشبندیؒ اور سماع

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ سلسلہ ابو العلائی کے بانی مبانی سماع سنتے تھے۔ آپ کی بیعت سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے خالو خواجہ یحییٰ کے ساتھ تھی جو حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی کے فرزند و خلیفہ تھے چونکہ آپ کی پیدائش حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے باطنی فیض اور بشارت سے ہوئی تھی اس لیے آپ پر نسبت چشتیہ کا زیادہ غلبہ رہتا تھا اس لیے آپ اکثر سماع سنتے اور وجد میں رقص کرتے تھے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابو العلائیہ جہانگیریہ شکوریہ جلوہ نمائیہ میں ابو العلائی فیضان کی وجہ سے سماع کا خاص اہتمام ہوتا ہے اور درویش دوران سماع وجد میں رقص کرتے ہیں۔

# حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہیؒ

حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہیؒ کبھی کبھی تھانیسر تشریف لے جایا کرتے تھے اس زمانے میں مولانا جلال الدین تھانیسری بڑے متبحر عالم تھے اکثر آپ کے مریدوں سے بایں کلام خطاب کرتے کہ تمہارا پیر نچنیا (ناچنے والا) آیا ہے ایکبار مریدوں نے حضرت کے روبرو یہ شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب پھر یہ بات فرمائیں تو کہنا کہ ہمارے پیر ناچتے بھی ہیں اور نچا بھی دیتے ہیں اتفاقاً اس محفل میں سے ایک آدمی باہر نکلا اور مولانا



Marfat.com

جلال الدین سے ملاقی ہوا تو انھوں نے حسب عادت یہی سوال کیا کہ کیوں میاں تمہارے پچنیئے آگئے اس نے جواب دیا کہ ہاں صاحب ہمارے پیر ناچتے بھی ہیں اور نچا بھی دیتے ہیں اتنا کلام سنتے ہی مولوی صاحب نے کپڑے پھاڑ کر جنگل کی راہ لی کئی دن بعد ہوش آیا تو یہ شعر لکھ کر حضرت کی خدمت میں بھیجا۔

کر کانپے لکھن ڈگے اور روم روم تھرائے
سدھ آوت چھاتی پھٹے جو پائی لکھی نہ جائے

یعنی بدن لرزے میں ہے قلم ہاتھ سے گرا جاتا ہے خط لکھوں تو کسطرح لکھوں اور جب ہوش آتا ہے تو فراق سے سینہ شق ہوتا ہے۔

حضرت نے اس کے جواب میں لکھا۔

پتیم پتیاں جب لکھوں کہ جو ہو تم بدیس
تن موں من موں نین موں تن کو کیا سندیس

یعنی اے دوست خط اسکو لکھا کرتے ہیں جو دور ہو اور جو تن میں اور آنکھوں میں ہو اسکو کیا پیغام دیا جاوے۔

اسی وقت جلال الدین صاحب حاضر ہو کر مرید ہو گئے اور خلافت حاصل کر کے گوشہ صحرا میں جا بیٹھے۔

ایک دفعہ ایک شیخ الحدیث استاد العلماء جو کہ بہت بڑے عالم ہیں نے ہم سے کہا کہ یہ فلاں پیر صاحب صبح سے سماع میں مشغول ہیں ظہر بھی



Marfat.com

درمیان میں آئی اور سماع جاری رہی اور اب عصر کا وقت ہونیوالا ہے لیکن سماع جاری ہے ہم نے کہا یہ ان سے پوچھو یہ سن کر مولانا صاحب نے جذبے میں آکر کہا کہ راگ بھی حرام ہے اور ساز بھی حرام ہے اتنے میں عصر کی اذان سننے کے بعد ہم نے مولانا صاحب سے کہا کہ یہ پوری اذان راگ میں ہوئی ہے اگر راگ حرام ہوتا تو یہ اذان راگ میں نہ ہوتی اور آپ نے مسجد میں بہت بڑا ڈھول رکھا ہوا ہے مولانا صاحب کہنے لگے وہ ڈھول نہیں نقارہ ہے ہم نے کہا کیا یہ ٹین سے بنا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ چمڑے سے بنا ہوا ہے ہم نے کہا پھر تو یہ ڈھول ہی ہے اگر یہ باہر ہو تو آپ اسے ڈھول کہتے ہیں اور اگر مسجد میں آجائے تو نقارہ بن جاتا ہے پھر ہم نے انہیں مزید سمجھانے کیلئے ایک مثال بیان فرمائی کہ میں اگر کسی عورت کو بغیر نکاح کے گھر میں رکھ لوں تو کیا ہوگا کہنے لگے وہ زنا ہوگا ہم نے کہا نکاح کرلوں تو کہنے لگے جائز ہے ہم نے کہا کہ عورت تو ایک ہی ہے اور فعل بھی ہوا ہے مگر وجہ کیا ہے کہ ایک زنا اور حرام ہوا اور دوسرے طریقے سے جائز و حلال ہوا اس سے معلوم ہوا کہ جو کام دائرہ رحمانیت میں ہوا سے حرام نہیں کہہ سکتے وہ جائز و حلال ہے اور وہی کام جب دائرہ شیطانیت میں ہو تو حرام ہوگا اب مولانا کی سمجھ میں اچھی طرح بات آگئی فرمانے لگے "حق ہے" آپ کا سینہ روشن ہے۔

عبارات فقہا سے لکھا جاچکا ہے کہ ضروریات شرعیہ کیلئے غنا (گانا) اور آلات غنا (ساز) کا استعمال جائز ہے اور لہو و لعب کیلئے ناجائز ہے اب یہ بتانا



Marfat.com

چاہتا ہوں کہ ضروریات شرعیہ کون کون سی ہیں اور لہوو لعب کیا چیزیں ہیں تاکہ حلت (حلال) و حرمت (حرام) کا فرق واضح ہو جائے۔

## ضروریات شرعیہ

رقت قلب۔ نکاح۔ برات۔ ولیمہ۔ ختنہ۔ عرس۔ جہاد۔ قدوم مسافر۔ عیدین۔ اعلان شاہی۔ اعلان صوم۔ قطع فصل۔ وقت حدی۔ قطع سفر۔ تسکین طفل۔ گھوڑ دوڑ۔ وقت تولد۔ وقت کشتی وغیرہ ھا من ضروریات شرعیہ

## لہوو لعب

آواز رقاصہ کی یا عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف۔ کلام فحش۔ مدح فساق۔ وغیرہ ھا من۔ خرافات الواہیہ۔

پس غنا صوفیہ میں چونکہ رقت قلب اور عشق الٰہی و معرفت باری کی صفات حسنہ پائی جاتی ہیں اس لئے وہ قطعاً حلال و جائز ہے اور اس کے علاوہ جن گانوں میں صفات لہو تغافل طاعات اللہ سے پایا جائے وہ سب ناجائز و حرام۔ رہی تحقیق آلات غنا (ساز) کی تو ہم اپنے بیان میں واضح کر چکے ہیں اور ثابت کر دیا ہے کہ معازف و مزامیر میں دف داخل ہے اسلئے کہ وہ بھی ایک آلہ لہو ہے اور دف کا بجانا جائز لہذا معازف و مزامیر مطلقاً حرام نہیں ہوں گے ورنہ دف بھی حرام ہو گی اور یہ باطل ہے۔



Marfat.com

آئمہ اربعہ سے معازف و مزامیر اور دف کے درمیان کوئی فرق منقول نہیں اور ازروئے لغت بھی معازف و مزامیر میں داخل ہے۔ لہٰذا تحویلاً جملہ آلات غنا (ساز) اس میں شامل ہوئے اور اس کی حرمت میں کوئی دلیل نہیں پائی گئی پس جائز اصل غنا (محفل سماع) مزامیر (ساز) کے ساتھ سنا غنا کو حضور ﷺ نے آپ کے خلفاء راشدین مشائخ کبار نے دو ہزار اولیاء اللہ نے ایک سو بیس فقہا نے ایک ہزار علماء نے اور لاکھوں کی تعداد میں عامتہ المومنین نے جیسا کہ ابن ہمام مکی نے اپنی تصنیف جواز السماع میں نقل کیا ہے نیز احادیث صحاح ستہ سے بھی ہم نے سماع کو ثابت کر دیا ہے چاروں اماموں کے مذہب سے قولاً فعلاً ثابت ہوئی اب اللہ کی پوری طرح حجت قائم ہو گئی ہے اور اس کے بعد جو کوئی انکار کرے گا۔ جواز سماع کا اسکا قول مردود ہو گا اس قدر تفصیلی بیان کرنے کے بعد غالباً کسی انصاف پسند منصف مزاج کے دل میں جواز غنا (محفل سماع) کے متعلق کوئی شک و شبہ نہ رہا ہو گا اور اگر خدانخواستہ اب بھی کوئی شک باقی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد صدق دل سے دعا کریں اور بارگاہ حق کی طرف پوری طرح رجوع کر کے صراط مستقیم کے منکشف ہونے کی التجا کریں سورۃ فاتحہ بہت خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھا کریں اور اہل اللہ کی صحبت اختیار کریں کہ ان نفوس قدسیہ کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا برسوں کی عبادت سے افضل ہے اہل معرفت کی صحبت و برکت سے انشاء اللہ العزیز شیطانی وسواس سے نجات حاصل ہو گی۔



Marfat.com

اگر شقاوت ازلیہ کی وجہ سے اہل دل کی صحبت بھی موثر نہ ہو تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ صوفیائے کرام پر زبان طعن کھولنے سے باز رہیں اور اس مسکین گروہ کو برا بھلا کہہ کر اپنے اوپر غضب الٰہی کو حلال نہ کریں اہل اسرار کے اسرار مخفیہ کا ہر شخص کی سمجھ میں آجانا ضروری نہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کا واقعہ جو قرآن مجید میں مذکور ہے غور سے سمجھ کر پڑھا کریں اور دیکھیں کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰؑ اولوالعزم رسول تھے اور کلیم اللہ تھے مگر حضرت خضرؑ جن کی شان ہیں علمناہ من لدنا علما نازل ہوا کے اسرار مخفیہ سمجھنے سے قاصر رہے اور اعتراف قصور فرمایا۔

معلوم ہوا کہ اہل اللہ کے رازوں کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔

برسماع راست ہر کس چیز نیست
طمعہ ہر مرغے انجیر نیست

سچی سماع پر ہر شخص قادر نہیں ہے۔ انجیر ہر حقیر پرندے کی خوراک نہیں ہے۔



Marfat.com

# سماع کے آداب

اول ادب یہ ہے کہ وقت اور جگہ اور یاران جلسہ کا لحاظ کرنا۔ چنانچہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ سماع تین باتوں کی حاجت رکھتا ہے ورنہ سننا نہ چاہیے وقت۔ جگہ اور یاران جلسہ۔

وقت کی رعائت سے یہ مراد ہے کہ کھانا موجود ہونے کے وقت یا جھگڑنے کے وقت یا نماز کے وقت یا کسی اور وقت جس میں کوئی مانع پیش ہو اور دل نہ لگنے دے۔ ایسے وقت میں سماع سے کچھ فائدہ نہیں۔

## مکان

مکان کی رعایت سے یہ غرض ہے کہ چلتا راستہ یا بری صورت کا مکان نہ ہو یا اس میں کوئی ایسا سبب نہ ہو جس سے دل اس طرف بٹے تو ایسے مکان سے اجتناب کرنا چاہیے اور سماع چار دیواری کے اندر ہونی چاہیے۔

## یاران جلسہ

کوئی غیر جنس، سماع کا منکر، زاہد خشک دلوں سے لطائف سے بے بہرہ مجلس میں نہ ہو کیونکہ ایسے شخص کا موجود ہونا گراں گذرے گا اور دل اس کی طرف مشغول ہوگا اور یہی صورت ہے اگر کوئی متکبر دنیادار ہوگا کہ اس کا لحاظ پاس کرنا پڑے



Marfat.com

گا یعنی سماع کے اہل لوگ ہی موجود ہوں۔باوضو ہو کر بیٹھے۔ ننگے سر
نہ بیٹھے دوزانو ہو کر بیٹھے۔دوران سماع کلام وطعام منع ہے ذکر و فکر اور تصور شیخ میں محو رہے قوال جو کچھ کہے اسے خوب دل لگا کر سنے ادھر ادھر التفات کم کرے اور سننے والوں کو نہ تاکے سماع میں وہ کلام نہ کرے جس کی ضرورت نہ ہو اگر وجد غالب ہو اور بے اختیاری سے ہو تو اس میں وہ مجبور ہے اور جب کیفیت ختم ہو جائے اسی طرح پھر سکون اور وقار اختیار کرے اور بیٹھ جائے جب کسی کو کیفیت طاری ہو تو اس کے ادب کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے سامنے خواہ کوئی بناوٹ یا تصنع سے بھی وجد اور رقص کرتا تو آپ ادباً کھڑے ہو جاتے شیخ کیلئے مرید کا ادب ضروری نہیں یہ شیخ کے اختیار میں ہے چاہیے کھڑا ہو چاہے نہ کھڑا ہو جب صاحب وجد کو لٹادیا جائے یا وہ خود لیٹ جائے تو اس کے اوپر سے نہ گذرے کیونکہ اس کا قلب ذاکر ہے اور ذاکر قابل تعظیم ہے صاحب وجد کی کیفیت ایسی ہو کہ اسے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو تو اسے سنبھالنا ضروری ہے تاکہ اسے چوٹ نہ لگے اور گرنے نہ پائے اسے بچانے کیلئے خواہ اپنے آپ کو ضرر ہی پہنچ جائے مگر اپنے بھائی کو چوٹ لگنے یا گرنے سے بچانا ضروری ہے۔

جب اپنے نفس کو روک سکتا ہو تو نہ کھڑا ہو اور نہ رونے میں آواز بلند کرے لیکن اگر ناچے اور رونی صورت بناوے بشرطیکہ ریاء منظور نہ ہو کیونکہ رونی صورت بنانے سے خون پیدا ہوتا ہے اور سرور نشاط تحریک کا سبب رقص ہوا کرتا ہے اور سرور مباح کی تحریک جائز ہے



Marfat.com

# حقوق الوالدین

ارشاد ربانی ہے۔

| | |
|---|---|
| اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَ | اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں |
| الِدَیْنِ اِحْسَانًا | باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ |

(الانعام)

| | |
|---|---|
| وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ | اور جب ہم نے بنی اسرائیل |
| اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ | سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی |
| وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ○ | کو نہ پوجو اور ماں باپ کے سا |
| (البقرہ) | تھ بھلائی کرو |

ماں باپ کے ساتھ زندگی میں احسان یہ ہے کہ انکا ادب کرے انکی جانی مالی خدمت کرے انکے جائز حکموں کو مانے، انکی خدمت کیلئے نوافل ترک کر سکتا ہے فرائض، واجبات اور سنت نہیں چھوڑ سکتا اگر ماں باپ کسی گناہ یا کفر میں مبتلا ہوں تو انکو اچھی تدبیر سے روکے والدین کے مرنے کے بعد ان سے بھلائی یہ ہے کہ انکی وصیتیں پوری کرے انکے دوستوں کا احترام کرے، فاتحہ تلاوت قرآن، دیگر صدقات کا ثواب بخشتا رہے اور انکے اچھے مراسم کو جاری رکھے انکے دوستوں کا بھی احترام کرے۔

(تفسیر نعیمی)



Marfat.com

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُ
هُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا
قَوْلًا كَرِيْمًا وَّ اخْفِضْ
لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ
الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ
ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا
کہ اسکے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں
باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو
اگر تیرے سامنے ان میں سے
کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو
پہنچ جائیں تو ان سے اف نہ کہنا
اور انہیں نہ جھڑکنا اور انہیں
تعظیم کی بات کہنا اور انکے لیے
عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور
عرض کر کہ میرے رب تو ان
دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان
دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا اِلٰى مَرْجِعُكُمْ فَاُ
نَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے
ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر
اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں
کہ میرا شریک ٹھہرائے جس
کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ

(العنکبوت)

مان میری ہی طرف پھرنا ہے تو میں بتادونگا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (کنزالایمان)

یہ آیت سعد بن ابی وقاصؓ کے حق میں نازل ہوئی یہ اپنی والدہ کے بڑے فرمانبردار تھے جب ایمان لائے تو انکی ماں نے کہا کہ اسلام چھوڑدو ورنہ نہ کھاؤں گی نہ پیؤں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی سوکھ کر مر جاؤں گی اور میرے خون کا وبال تجھ پر ہوگا یہ کہہ کر اس نے کھانا پینا چھوڑدیا دھوپ میں بیٹھ گئی آپؓ نے فرمایا کہ اماں اگر تیری سو جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے سب قربان ہو جائیں تو بھی ایمان نہ چھوڑوں گا جب ماں مایوس ہوگئی تو کھانا پینا شروع کر دیا۔ اس پر یہ مذکورہ بالا آیتؑ نازل ہوئی۔ (حاشیہ نورالعرفان)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِىْ وَالِوَالِدَيْكَ اِلَىَّ الْمَصِيْرُ ۝

(لقمٰن)

اور ہم نے آدمی کو اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اسکی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اسکا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے۔



Marfat.com

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!"جنت ماں کے قدموں

کے نیچے ہے"باپ جنت کا دروازہ ہے۔ حضرت سفیان ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے شکر کیلئے پنجگانہ نماز پڑھو اور ماں باپ کے شکریہ کیلئے نمازوں میں انکے لیے دعا مغفرت کرو۔

## انفاق۔ خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ کے راستے پر خرچ کرنے کی اہمیت اس آیت مبارکہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے شروع میں ہی سورۃ بقرہ میں نماز کے ساتھ ہی اس کا ذکر فرمایا۔

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

اور نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں۔

یاد رہے کہ خرچ کرنے سے متعلق عام طور پر ذہن میں مال خرچ کرنے کا ہی خیال پیدا ہوتا ہے مگر اس سے صرف مال خرچ کرنا ہی مراد نہ لینا چاہیے بلکہ ہر چیز جیسے علم، فضل، ہنر بلکہ تمام اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں حتیٰ کہ اپنی جان تک کو اس کے راستے میں خرچ کرنا چاہیے اس سے کسی بھی چیز میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اس میں زیادتی کا وعدہ فرماتا ہے۔



Marfat.com

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ)

"ان کی مثال جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے۔ جس نے اگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

ہر نیک کام کا اجر خلوص نیت کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

جیسی نیت ہو گی ویسا ہی اجر ملے گا جتنا خلوص بڑھتا جائے گا اتنا ہی اجر بڑھتا جائے گا لیکن سالک کو کسی لالچ یا طمع یا اجر سے بالاتر ہو کر محض رضائے الٰہی کی خاطر بے لوث ہو کر خرچ کرنا چاہیے تو ایسے لوگوں کے لئے ہی فرمایا گیا ہے کہ ان کی مثال جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ انکے اجر سات سو گنا تک بلکہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بڑھا دیتا ہے جو لوگ خلوص نیت سے سب سے بہتر چیز خرچ کرتے ہیں انکے لیے یہ اجر ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝
(آل عمران)

تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو خرچ کرتے ہو اللہ کو معلوم ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ جب تک اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرے تب تک اسے اجر نہیں مل سکتا اس کے علاوہ خرچ کرنا محض رضائے الٰہی کے لئے ہو اس میں ریاکاری نہ ہو جیسا کہ اکثر لوگ دنیا والوں کی نظر میں اپنی عزت و وقار بنانے کی خاطر خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے صدقات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

## نیکی کر دریا میں ڈال

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے کے بعد احسان نہ رکھیں اور نہ تکلیف دیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ خوف ہو نہ کچھ غم۔

اس آیت مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کو کوئی صدقہ، خیرات



Marfat.com

دے کر اسے جتانا نہ چاہیے اور نہ اس کے عوض اسے کوئی
تکلیف پہنچائے یا اپنا کوئی کام اس سے لیتا رہے۔ جو لوگ صرف اللہ تعالیٰ کی
خاطر خرچ کر کے اسے بھلا دیتے ہیں ان کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ حلیم والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ نیک اور اچھی باتیں لوگوں کو بتلائے اور سائل کو نرمی سے منع کر دے اور اگر وہ منع کرنے سے نازیبا الفاظ کہے یا کوئی بھی اس سے نازیبا الفاظ کہے تو درگزر کرنا اور معاف کرنا بھی صدقہ ہے بلکہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا جاوے یا اسے بدنام کیا جاوے کیونکہ مال دینے سے سائل کے قالب کو راحت ہے اور قول معروف سے اس کے دل کی پرورش ہے اس بارے میں دوسری جگہ فرمایا گیا ہے۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ "اور سوالی کو مت جھڑک" سائل خواہ کسی قسم کا بھی ہو اسے جھڑکنا نہ چاہیے بلکہ اس سے نرم اور اچھے لہجہ سے بات کرنی چاہیے۔



Marfat.com

## اپنے صاقے باطل نہ کرو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ

اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایزا دیکر اس طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے کیلئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کہ ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا

## ریاکاری نہ کرو

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝

اور وہ لوگ جو اپنے مال دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہو اور وہ کتنا

برامصاحب (ساتھی) ہے۔

# صرف رضاالٰہی کے لئے خرچ کرنا

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ م بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (البقرہ)

اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو پھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینہ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی (تنگدستی) کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔



Marfat.com

| | |
|---|---|
| وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ | اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔ |

یہ آیت کریمہ حضرت صہیب ابن سنانؓ رومی کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہوئے راستہ میں مشرکین کے گھیرے میں آگئے اور اپنے سارے مال کا پتہ مشرکوں کو دے کر ان سے چھوٹے اور مدینہ منورہ پہنچے۔

## مفہوم خیرات اور حضرت عمرؓ

حضرت عمرؓ کا زمانہ تھا کہ ایک بار عرب کے پہاڑوں میں آگ لگ گئی لوگ آپکی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ آگ پہاڑوں میں پھیل گئی ہے اور پتھر کی آگ بجھتی نہیں ہے۔ آپؓ نے فرمایا یہ آگ نہیں ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ قہر خداوندی ہے کیا تم لوگ خیرات نہیں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم لوگ خیرات بھی کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ خیرات یہ نہیں ہے کہ تمہارا دل دینے کو چاہتا ہے اور تم کسی کو کچھ دیدیتے ہو۔ بلکہ خیرات یہ ہے کہ تمہارا دل دینے کو نہ چاہے پھر بھی تم (محض) خدا کی رضا اور خوشنودی کیلئے دو اور خرچ کرو۔

## اعلانیہ اور ظاہر ہر طرح سے خرچ کرو



Marfat.com

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝

.. اور ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر۔ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز نقصان نہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر طرح سے خرچ کرنا چاہیے۔ اعلانیہ اس نیت سے کہ دوسروں کو رغبت ہو اور پوشیدہ اس نیت سے کہ ریاء کاری نہ شامل ہو جائے۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (المنافقون)

.. اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے۔ اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالحین میں ہوتا۔

مال۔ اولاد۔ وزارت۔ حکومت وغیرہ نعمتیں ہیں۔ ان سب کے علاوہ انسان کی پیاری چیز جان ہے۔ لہٰذا حکم ہے کہ جان کو میرے راستے پر



Marfat.com

خرچ کرو یعنی "موتوا قبل ان تموتوا" مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ یہی اس آیت کا منشا ہے۔

موت سے پہلے ہی مرنا تجھ کو جائے نصیب
تا فنائے قلب سے لذت اٹھاؤ اک عجیب

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ط وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ (الحدید)

وہ جو آپ بخل (کنجوسی) کریں اور اوروں سے بخل کو کہیں اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز خوبیوں والا ہے۔

یعنی جو لوگ خود بھی کنجوس ہیں۔ راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی انفاق فی سبیل اللہ سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایسوں کی سخاوت کرنے یا نہ کرنے کا کوئی فائدہ یا نقصان نہیں اس میں تمہارا اپنا ہی فائدہ اور نقصان ہے بخیل لوگ خرچ نہ کرنے کے لئے طرح طرح سے حیلہ سازیاں کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہوا!

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (یٰسین)

اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کیلئے کہتے ہیں کہ ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں۔



Marfat.com

اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَ الْبَخِیْلُ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ (الحدیث)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سخی جنت کے قریب اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل دوزخ کے قریب اور جنت سے دور ہے۔

وَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (الانفال)

اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

یعنی رب کی طرف سے آزمائش ہے۔ان میں پھنس کر رب سے غافل نہ بن جاؤ بلکہ اپنے مال اور اولاد کو اللہ کی رضا کی خاطر لگاؤ کہ مال کو اس کی راہ میں خرچ کرو اور اولاد کو نیک اور صالح بناؤ۔اگر ایسا کرو گے تو اللہ کے پاس بڑا اجر و ثواب پاؤ گے۔ حضرت سلطان العارفین فرماتے ہیں۔

ادھی لعنت دنیاں تائیں تے ساری دنیا داراں ہو
جیں راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی پین غضب دیاں ماراں ہو

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ٥

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی اور رنج میں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور ایسے نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

تنگی اور فراغت میں اللہ کے نام پر خرچ کرو اور اس میں جو خوشی اور غم فرمایا

گیا ہے اس سے تنگی اور فراغت ہی مراد ہے۔ لہٰذا ہر حالت میں ہی خرچ کرنے کا حکم ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب دے دے گا تو خرچ بھی کرلیں گے حالانکہ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس موجود ہے یہ کس نے دیا ہے۔ اگر آپ بنک میں جاکر کہیں کہ اتنی رقم مجھے دے دو تو کیا وہ دے دیں گے؟ نہیں دیں گے بلکہ پہلے اکاؤنٹ کھلوانا پڑتا ہے اور رقم جمع کروانی پڑتی ہے پھر وہ ساتھ منافع شامل کرتے رہتے ہیں اور رقم بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے نام پر خرچ کرو اور وہ تمہارے لیے اسے اور بڑھاتا جائے گا۔ بلکہ اس میں تو ملنے کی امید بھی نہیں رکھنی چاہیے محض اللہ کی رضا کی خاطر مال خرچ کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک لاکھ درہم آئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک بچھادی اور اعلان فرمادیا۔ اور مال تقسیم فرمانا شروع فرمادیا ظہر سے پہلے سب مال تقسیم فرما کر جب کھڑے ہوئے تو اپنے شکم اطہر پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ رکھا تھا حسبِ عادت شریف آپ ﷺ نے حاجت مندوں میں مال تقسیم فرمایا جب فارغ ہوئے تو ایک سائل اور آگیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری حاجت بھی پوری فرمایئے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا! جا میرے نام پر قرض لے لے۔

جنگ تبوک کے موقع پر جہاد کا سامان خریدنے کے لیے سرکار دو عالم ﷺ نے مال جمع کرنے کا اعلان فرمایا تمام صحابہ اپنے گھروں سے مال لینے کیلئے چلے گئے حضرت عمرؓ نے سوچا کہ ہر دفعہ حضرت ابوبکرؓ مجھ سے سبقت لے جاتے ہیں مگر آج میں ان سے زیادہ مال خدمت اقدس میں پیش کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے گھر کا سامان دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ گھر والوں کے لیے چھوڑ آئے اور ایک یعنی آدھا مال



Marfat.com

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کر دیا۔ ادھر حضرت ابو بکرؓ نے اپنا تمام مال اکٹھا کیا۔ حتیٰ کہ اپنے کپڑے بھی اس میں شامل کیے اور بوری کا لباس زیب تن کر کے جناب رسالتمآب ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ تعداد اور گنتی کے لحاظ سے حضرت ابو بکرؓ کا مال حضرت عمرؓ کے مال سے بہت کم تھا مگر وہ آپ کا کل مال تھا اور حضرت عمرؓ کا آدھا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا اے صدیق اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کیا خدا اور اس کا رسول ﷺ۔

پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کو خدا اور اس کا رسول بس

جب بھی خرچ کرنے کا موقع آتا تو صحابہ کرام بے دریغ اپنا مال اللہ کے رستے میں خرچ کرتے۔ حضرت عثمانؓ کو اسی وجہ سے "غنی" کا خطاب ملا۔ کیونکہ آپؓ نے ہر موقع پر مال خرچ کیا اور مسلمانوں کیلئے کنویں خرید کر وقف کیے۔ سو سو اونٹ بمعہ سامان خیرات کیے۔

اَلسَّخِیُ حَبِیْبُ اللّٰہ — سخی اللہ کا دوست ہوتا ہے



Marfat.com

# اللہ سب سے بڑا ہے

ایک دفعہ ایک مولانا صاحب صبح سویرے آستانہ عالیہ پر تشریف لائے۔ ہم ان سے بہت پیار کرتے تھے۔ ان کے لیے ناشتہ تیار کروایا۔ جس میں چند توشوں پر مکھن لگوادیا تھا۔ باقی توش بغیر مکھن کے سادہ تھے چائے اور انڈے بھی ناشتے میں شامل تھے۔ ہم نے بھی مولانا صاحب کے ساتھ ناشتہ شروع کیا۔ اسی اثناء میں ایک گداگر نے صدا لگائی کہ "مجھے اللہ کے نام پر کچھ دو" اللہ آپ کا بھلا کریگا۔ مولانا صاحب نے چار توش سادہ لیے اور گداگر کو دے کر کہا کہ اب آپ جائیں۔ جب وہ چلنے لگا تو ہم نے گداگر کو بلوا کر اپنے پاس بٹھالیا۔ سادہ توش اس سے واپس لے لئے اور خود تبادل فرمانے لگے اور اسے مکھن والے توش کھلائے۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد اسے کچھ نقدی دے کر رخصت فرمایا۔ بعد ازاں ہم نے مولانا صاحب سے فرمایا اللہ کی توحید بیان کریں۔ مولانا صاحب توحید بیان فرمارہے تھے اور ہماری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب انہوں نے توحید کا بیان ختم کیا اور جانے کی اجازت طلب کی اور عرض کی کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ تو ہم نے کہا بیٹھ جائیں اور کہا کہ آپ نے توحید باری تعالیٰ بیان فرمائی اس میں مجھے بڑا سرور حاصل ہوا کہ آپ کو اپنے پروردگار کے بارے میں علم ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پیدا کرنے والا، پالنے والا، مارنے والا، جلانے والا میرا

رب ہے۔ جس میں یہ خوبیاں پائی جائیں اسے رب کہتے ہیں۔ مگر آپ کے ایک عمل پر مجھے بہت بڑا دکھ ہوا کہ اللہ کو اتنا بڑا تسلیم کر رہے ہو اور مکھن والے توش تو خود تناول فرما رہے ہو اور جس نے اللہ کے نام پر مانگا اسے سادے توش دے رہے ہو۔ اے اللہ کے بندے آپ نے اللہ کو اپنے سے بھی کمتر سمجھا کم از کم اپنے برابر ہی سمجھ لیا ہوتا۔ جو لوگ اللہ کو سب سے بڑا اور اعلیٰ تسلیم کرتے ہیں. وہ تو اپنی جان بھی اللہ کے نام پر قربان کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ کے نام پر کپڑا مانگا جائے تو اسے پھٹا پرانا تلاش کر کے دیتے ہیں اور خود اعلیٰ ترین کپڑا پہنتے ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ "اللہ سب سے بڑا ہے" حالانکہ ایسے عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی انکے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ محض زبانی جمع خرچ رکھتے ہیں. ہمیشہ یاد رکھو کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے اگر اللہ تمہارا محبوب ہے تو اپنے محبوب پر اپنی محبوب ترین چیز قربان کر دو۔ تاکہ تمہارے عمل سے پتہ چلے کہ تم اپنے پروردگار کو "اللہ اکبر" تسلیم کر رہے ہو۔

ایوّب زر زمین حکومت یہ تو چیز ہے کیا
ہم راہِ خدا میں جان بھی دے دیں نذرانہ

Marfat.com

# حسنِ اخلاق

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے محبوب ﷺ کے اخلاق کی یوں تعریف بیان فرمائی ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ بیشک آپ ﷺ اعلیٰ اخلاق پر فائز اور متصف ہیں۔

## خلق عظیم کی شرح

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کو عظیم اور اعلیٰ اس لیے کہا گیا کہ آپ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

بعض حضرات کا قول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اخلاق سے لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت کا التزام فرمایا (یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئے) لیکن اپنے دل کے ساتھ ان سے علیحدہ رہے (یعنی دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھا)۔

شیخ واسطیؒ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے لیے جو فرمایا گیا۔ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وہ اس لیے فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اپنے پاک باطن میں مشاہدہ حق سے لذت یاب تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے دوسرے نبیوں اور رسولوں سے زیادہ خداوند عالم کی نعمتوں سے استفادہ



Marfat.com

فرمایا۔ بعض صالحین کا ارشاد ہے کہ تقویٰ کا لباس پہننا اور خداوند تعالیٰ کے اخلاق کو اپنانا خلقِ عظیم ہے۔ جب کہ کسی بدلہ کا خطرہ طبعیت میں باقی نہ رہے۔ اکثر بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس کو "خلق عظیم" عطا فرمایا گیا ہو اس کو اعلیٰ مقامات دیئے جاتے ہیں کیونکہ مقامات کا تعلق عام اور اخلاص کا تعلق عادات و صفات سے ہے۔

حضرت شیخ جنیدؒ فرماتے ہیں کہ خلق عظیم یہ چار ہیں ا۔ سخاوت ۲۔ الفت ۳۔ نصیحت ۴۔ شفقت۔ شیخ ابن عطا فرماتے ہیں کہ "خلق عظیم" یہ ہے کہ اس کے صاحب کو کوئی اختیار نہ ہو۔ یعنی اس نے اپنی خواہشوں اور نفس کو فنا کر دیا ہو اور حضور ﷺ نے اپنے نفس اور خواہشوں کو فنا کر دیا تھا اور آپ کو اپنی ذات پر کوئی اختیار نہ تھا آپ مکمل طور اللہ کی مرضی کے تابع تھے۔

شیخ ابو سعید قرشیؒ فرماتے ہیں کہ عظیم خداوند کی ذات ہے اس کے اخلاق میں جود و کرم درگذر معافی اور احسان ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے اخلاق ایک سو سے زیادہ ہیں اور جس نے اللہ تعالیٰ کے کسی ایک خلق کو اپنایا وہ جنت میں داخل ہو گا پس جب سرور کائنات ﷺ اخلاق خداوندی سے متصف ہو گئے اس وقت خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہکر تعریف فرمائی۔

شیخ ابو زرعہؒ نے حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بیان کی کہ انہوں



Marfat.com

نے فرمایا۔ رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے کہ مکارم اخلاق دس ہیں۔ کہ وہ بعض آدمی میں ہوتے ہیں لیکن اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور بیٹے میں ہوتے ہیں لیکن باپ میں نہیں ہوتے۔ غلام میں ہوتے ہیں اس کے آقا میں نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے یہ سعادت عطا فرماتا ہے اور دس اخلاق یہ ہیں۔

(۱) سچ بولنا (۲) دنیا سے بالکل ناامیدی رکھنا (۳) اگر اس کا پڑوسی بھوکا ہو تو خود پیٹ بھر کر نہ کھائے (۴) سوال کرنے والوں کو دینا (۵) احسانات کا بدلہ دینا (۶) امانت میں دیانت (۷) صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک (۸) دوست کے حقوق ادا کرنا (۹) مہمان نوازی (۱۰) حیا جوان تمام خوبیوں کی بنیاد ہے۔

جس کا اپنے گھر میں حسن اخلاق اچھا ہے اس کا عمل خالص ہے۔

## حدیث شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ (مشکوٰۃ)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔



Marfat.com

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

(رواہ ترمذی، مشکوۃ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں! فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمانوں میں بڑے کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا اپنے بال بچوں پر مہربان ہو۔

مومن کا تعلق خالق سے بھی ہے اور مخلوق سے بھی۔ خالق سے عبادات کا تعلق ہے اور مخلوق سے معاملات کا، عبادات درست کرنا آسان ہے مگر معاملات کا سنبھالنا بہت مشکل ہے اسی لئے یہاں اچھے اخلاق والے کو کامل ایمان والا قرار دیا۔ پھر اجنبی لوگوں سے کبھی کبھی واسطہ پڑتا ہے مگر گھر والوں سے ہر وقت تعلق رہتا ہے ۔ خلق حسن وہ عادت ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ بھی راضی رہیں اور مخلوق بھی یہ ہے مشکل، مگر جسے یہ نصیب ہو جائے اس کے دونوں جہان سنبھل جاتے ہیں۔ کیونکہ بیوی خاوند کی خاطر اپنے سارے میکے والوں کو چھوڑ دیتی ہے اگر خاوند بھی اس پر ظلم کرے تو وہ کس کی ہو کر رہے کمزور پر مہربانی سنت الٰہیہ ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ بھی۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا
نَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ
فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ

(رواہ النسائی۔ والبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض
کیا گیا کونسی عورت اچھی ہے
فرمایا کہ اسے خاوند دیکھے تو
اچھی لگے اور جب اسے حکم
دے تو اطاعت کرے اور اس
کی مخالفت نہ کرے نہ اپنی جان
میں نہ اپنے مال میں جو خاوند کو
ناپسند ہو۔

# صوفیہ کی اخلاقی حالت

صوفیائے کرام ریاضتوں اور مجاہدوں سے اپنے نفوس میں یہ صلاحیت پیدا کرتے ہیں بعض ایسے افراد بھی ہیں جو عمل تو کرتے ہیں لیکن اخلاق کو نہیں سنوارتے کچھ افراد ایسے ہیں کہ وہ اخلاق کے پابند ہیں مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو حسن اخلاق پر کاربند نہیں، مگر حقیقی صوفیہ کی جماعت تمام حسن اخلاق کی پابندی کرتی ہے۔

شیخ ابو القاسم گورگانی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنہ سالک طریقت کے اوصاف بن جاتے ہیں اگرچہ سلوک کی منزل میں



Marfat.com

ہو اور واصل بحق نہ ہوا ہو۔ شیخ ابو القاسمؒ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ بندہ سالک ہر اسم خداوندی سے ایک صفت کا حامل بن جاتا ہے مثلاً وہ اللہ تعالیٰ کے اسم صفاتی "الرحیم سے رحم کرنے "کی صفت بقدر طاقت بشری اختیار کر سکتا ہے۔

حضرت ابو الدرداؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میزان عمل میں رکھی جانے والی چیزوں میں حسن عمل سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہے اور حسن عمل کرنے والا اسی کی بدولت نمازی اور روزہ دار کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔

حضور ﷺ اپنے پھٹے ہوئے جوتوں کی خود ہی مرمت کر لیا کرتے تھے۔ کپڑوں میں خود ہی پیوند لگایا کرتے تھے گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ حیادار اور سب سے زیادہ متواضع تھے۔

## تواضع

اخلاق صوفیہ میں سب سے بہتر خلق تواضع ہے بندہ کے لئے تواضع سے بہتر کوئی اور لباس نہیں ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ,,اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی نازل فرمائی۔ تم تواضع اختیار کرو اور کوئی شخص ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے،، حضور ﷺ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ آزاد اور غلام سب کی دعوت قبول

فرماتے تھے خواہ دودھ کا گھونٹ یا خرگوش کی ایک ران ہی کیوں نہ ہوتی آپ ﷺ (حسب موقع) اس کا صلہ بھی دیتے تھے اور خود بھی اس کا استعمال فرماتے تھے اسی طرح آپ ﷺ کنیز یا غلام کو جواب دینے میں غرور نہ فرماتے۔

حضرت سلیمان بن عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تواضع کی چوٹی کی بات یہ ہے کہ جس سے تم ملو اس کو پہلے سلام کرو اور جو تم کو سلام کرے اس کا جواب دو۔ مجلس میں کمتر جگہ پر بیٹھنے میں تم کو عار نہ ہو۔ تم کو یہ خواہش نہ ہو کہ کوئی تمہاری تعریف کرے یا تم پر احسان کرے۔

شیخ ابو حفصؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اس کا دل تواضع اختیار کرے تو اس کو چاہیے کہ صالحین کی صحبت اختیار کرے اور ان کی عزت و حرمت کرے اس طرح وہ ان صالحین کی شدت تواضع سے جو ان کے نفوس میں موجود ہے۔ اقتداء (پیروی) کرے گا اور تکبر سے بچ جائے گا۔ (ان کی صحبت میں خود بخود تواضع اختیار کرے گا)

# کبر کی حقیقت

کبر انسانی اس خیال اور گمان کو کہتے ہیں کہ وہ دوسروں سے بہت بڑا ہے اور اس کے اظہار کو تکبر کہتے ہیں کبر۔ (بڑائی) ایک صفت ہے جو سوائے



Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی اور میں موجود نہیں ہے اگر مخلوقات میں سے کوئی اس صفت سے متصف ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے تکبر انسان میں حقیقتاً غرور و خود پسندی سے پیدا ہوتا ہے اس قسم کی جہالت خلاف انسانیت ہے یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متکبرین کو ناپسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ ○ — اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

دوسری جگہ فرمایا!

اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ○ — کیا جہنم تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں

حدیث قدسی میں آیا ہے!

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْھُمَا قَصَمْتُہٗ — کبریائی میری چادر ہے اور عظمت و بزرگی میرا لباس ہے پس جس نے ان دونوں میں سے کسی کو لینے کی خواہش کی میں اس کو پاش پاش کر دونگا۔

## انسان کی سرکشی



Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سرکشی کا رد اس طرح فرمایا ہے ارشاد فرمایا!

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

زمین پر اکڑ کر اتراتے ہوئے مت چلو کیونکہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکو گے اور نہ پہاڑوں کی طرح بلند ہو سکو گے بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی اترانے والا (متکبر) اور بڑائی مارنے والا۔

## رحمٰن کے بندے

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرے تو اسے کہتے ہیں بس سلام (یعنی اس سے بحث نہیں کرتے)

عاجزی انکساری اور تواضع صوفیہ کے فضائل اخلاق میں ایک شریف خلق ہے اور ان کے اخلاق کا ایک اہم حصہ ہے۔



Marfat.com

# تحمل اور دوسروں کی اذیت برداشت کرنا

صوفیہ کا دوسرا اہم اخلاقی فعل تحمل ہے جس کی بدولت وہ مخلوق کی اذیت کو برداشت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مومن وہ ہے کہ جو لوگوں کے ساتھ رہن سہن رکھتا ہو اور ان کی اذیت پر صبر کرتا ہو۔ ایسا شخص اس سے کہیں بہتر ہے جو لوگوں سے ربط ضبط نہ رکھتا ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم کی طرح نہیں ہو سکتا لوگوں نے عرض کیا۔ کہ حضور ﷺ ابو ضمضم کا کیا عمل تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ۔وہ روزانہ صبح کے وقت یہ کہتا تھا الہ العالمین! میں نے اپنی آبرو اس شخص پر قربان کر دی ہے جو مجھ پر ظلم کرے۔ پس جو کوئی مجھ کو مارے گا، میں اسے نہ ماروں گا اور جو مجھے گالیاں دے گا میں اسے گالیاں نہ دوں گا اور جو مجھ پر ظلم کرے گا میں اس پر ظلم نہیں کروں گا۔ سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں۔

جے جیو ندیاں مر رہناں ہووے تاں دیس فقیراں بھیے ہو
جے کوئی سٹے کوڑا گودڑ وانگ اروڑی سہیئے ہو
جے کوئی کڈھے گاہلاں مہنے اس نوں جی جی کہیے ہو
گلا الاہماں بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیئے ہو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باہو جیوں رکھے تیوں رہیئے ہو



Marfat.com

# قول معروف

اسلام اچھی عادات اور نیک باتوں کا درس دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

| | |
|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ و قُوْلُوا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ | اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ |

دوسری جگہ فرمایا۔ وَقُوْلُوْا قَوْلًا كَرِيْمًا اور اچھی بات کرو۔ لہٰذا سالک کو ان امور کا سختی سے پابند ہونا چاہیے۔

# ایثار

ارشاد خداوندی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۹ | اور وہ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں حالانکہ وہ خود احتیاج رکھتے ہیں ( یعنی انہیں خود بھی ضرورت ہوتی ہے ) |

صوفیائے کرام کا ایک خلق "ایثار" بھی ہے اس جذبہ پر ان کی قوت ایمانی، رحم اور شفقت آمادہ کرتی ہے وہ جو کچھ انکے پاس ہوتا ہے ان کو قربان کر دیتے ہیں اور جو چیز نہیں ہوتی اس پر صبر کرتے ہیں۔

شیخ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ بلخ کے ایک نوجوان نے مجھے لاجواب کر دیا ہوا یوں کہ وہ نوجوان حج کے سفر میں ہمارے پاس آیا تھا اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا کہ زہد کسے کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہمیں جو



Marfat.com

کچھ مل جاتا ہے وہ کھا لیتے ہیں اور اگر نہیں ملتا تو صبر کر لیتے ہیں اس نوجوان نے کہا کہ "ہمارے بلخ کے کتے بھی یہی کرتے ہیں" یہ سن کر میں نے پوچھا تمہارے نزدیک زہد کیا ہے اس نے کہا "جب ہمیں کچھ نہیں ملتا تو ہم شکر ادا کرتے ہیں اور اگر کچھ مل جاتا ہے تو اس کو ایثار کرتے ہیں۔ (دوسرں پر صرف کر دیتے ہیں) اس کی بات سن کر میں شکست خوردہ ہو گیا۔ شیخ ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ فراخ دل زاہد میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہیں اس کی یہ تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جمع کردہ چیز کو خرچ کرتا ہے (۲) گم شدہ کی تلاش نہیں کرتا (۳) اور اپنی غذا اور خوراک دوسروں کو کھلا دیتا ہے۔

## حدیث شریف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے نضیر کے دن (بنو نضیر کی جنگ کے دن) انصار سے فرمایا۔ کہ اگر چاہو تو مہاجرین کو اپنے مالوں اور گھروں میں شریک کر لو۔ پھر تم انکے مال غنیمت میں بھی ان کے شریک ہو جاؤ اور اگر تم چاہو تو تمہارے اموال اور گھر بار تمہارے پاس رہیں گے لیکن اس صورت میں اس مال غنیمت سے تم کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (کیونکہ اس وقت مہاجرین بالکل بے سہارا اور بے سکت ہیں) اس کے جواب میں انصار نے کہا کہ ہم اپنے بھائیوں کو اپنے اموال اور گھروں میں برابر کا حصہ دیں گے اور اس کے علاوہ مال غنیمت صرف ان کا حق ہے ہم اپنا



Marfat.com

حق ان کے حق میں ایثار (قربان) کرتے ہیں۔ ہم اس میں سے حق نہیں لیں گے۔ ان کے اس ایثار پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وہ ایثار کرتے ہیں اپنے نفسوں پر
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ خواہ وہ خود حاجت مند ہوں۔

(حشر)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابیؓ کو بکری کی بھنی ہوئی سری کسی نے بھیجی وہ اس دن بہت ہی تنگ حال تھے لیکن اس پر بھی انہوں نے یہ تحفہ اپنے پڑوسی کو بھیج دیا اور انہوں نے اپنے پڑوسی کو۔ اسی طرح یہ ہدیہ دست بدست سات افراد تک پہنچا اور آخر میں پھر پہلے صحابیؓ کے پاس آگیا۔ اس ایثار پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔

شیخ ابو حفصؒ کا ارشاد ہے ایثار یہ ہے کہ اپنے روحانی بھائیوں کے حصے کو دنیا اور آخرت کے کاموں میں اپنے حصوں پر مقدم رکھو۔

## حقیقی ایثار

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ اگر تم اپنے آخرت کے حصے کو اپنے بھائیوں پر قربان کر دو۔ تو وہ حقیقی ایثار ہو گا کیونکہ دنیا تو ایک بہت ہی معمولی چیز ہے وہ اس لائق کب ہے کہ وہ ایثار کے شایان شان بن سکے بلکہ اس کے ساتھ تو ایثار کا لفظ استعمال بھی نہیں کرنا چاہیے۔

شیخ ابو بکرؒ بن سعدان فرماتے ہیں کہ جو شخص صوفیائے کرام کی صحبت میں رہنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بے نفس، بے دل اور بے ملک بن کر ان کے ساتھ رہے کیونکہ اگر وہ ان کے صحبت میں رہے گا اور بنیادی اسباب پر نظر رکھے گا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ جب صوفیائے کرام کے سلسلہ میں حکومت عباسیہ کے پاس شکایت گئی اور ان پر اتہامات لگائے گے تو حضرت جنید بغدادیؒ تو اپنی فقہ دانی کے باعث عتاب سلطانی سے بچ گئے لیکن دوسرے مشائخ جیسے شیخ شمامؒ، دقامؒ اور شیخ ابو الحسن نوریؒ کو گرفتار کر لیا گیا ان گرفتار شدگان کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا اور چمڑا بچھا دیا گیا تو سب سے پہلے شیخ ابو الحسن نوری آگے بڑھے جب ان سے اس سبقت کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا میں اپنے بھائیوں کے لئے اپنی ایک گھڑی کی زندگی کا ایثار کر رہا ہوں (کہ یہ ایک گھڑی اور زندہ رہ لیں)

## عفو و درگذر

عفو و درگزر بھی صوفیوں کے اخلاق سے ہے یعنی ان کے اخلاق کی نمایاں خصوصیت ہے وہ اس خلق کے باعث برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں حضرت سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ جو تمہارے ساتھ برائی کرے اس کا بدلہ بھلائی سے دو۔ اسی کا نام احسان ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا تو ایک قسم کی تجارت ہے اور بازاری لین دین ہے کہ ایک ہاتھ سے دیا اور دوسرے ہاتھ



Marfat.com

سے لیا۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے جنت میں جب اونچے اور شاندار محل (شب معراج) دیکھے تو جبرائیل امین سے پوچھا کہ یہ کن لوگوں کیلئے ہیں جبرائیل نے کہا یہ ان حضرات کیلئے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاس.

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مسلمانو! تم بازاری نہ بن جاؤ کہ کہنے لگو۔ اگر لوگ ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم خود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر وہ ظلم کریں تو تم (اس کے بدلے) ظلم نہ کرنا۔

## خندہ روی اور خندہ پیشانی

خندہ روی اور خندہ پیشانی بھی صوفیہ کے اخلاق ہیں صوفی اگرچہ خلوت میں روتا ہے لیکن جب وہ لوگوں کے سامنے آتا ہے تو ہشاش بشاش اور شگفتہ رو نظر آتا ہے اس کے چہرے کی یہ شگفتگی اس کے انوار قلب کا انعکاس ہے کہ صوفی کے باطن پر اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات نازل ہوتے ہیں جن کے باعث اس کا قلب مسرت وانبساط سے لبریز ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ



Marfat.com

کاارشادہے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○

اس دن بہت سے چہرے روشن اور ہشاش بشاش ہو ں گے۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ چہرے اس دن اس لئے روشن ہوں گے کہ وہ مدتوں تک اللہ کی راہ میں غبار آلودہ رہے ہیں اور قلب کے نور سے چہروں کا منور ہونا بالکل ایسا ہے جیسے چراغ سے شیشے اور چراغ دان جگمگانے لگتے ہیں گویا چہرے چراغ دان ہیں اور دل شیشہ ہے اور روح چراغ ہے۔ (یعنی روح کے نور سے جب دل کا شیشہ جگمگانے لگتا ہے تو چہرے پر اس کا اثر ضروری ہے)۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ○

تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی کو پہچان لو گے۔

شیخ سعد بن عبدالرحمٰن زبیری کا قول ہے۔ "مجھے فقرا میں وہ پسند ہے جو ہنس مکھ، نرم خو اور شگفتہ رو ہو" لیکن ایسا شخص کہ تم اس سے شگفتہ روی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملو اور وہ تم سے ایسی ترش روی سے پیش آئے گویا وہ تم پر احسان کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ فقراء میں اس جیسے زیادہ نہ فرمائے۔

لوگوں کے ساتھ لینت (نرم خوئی) تواضع ملنساری اور بے تکلفی بھی صوفیوں کے اخلاق میں داخل ہے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی



Marfat.com

خوش اخلاقی کے چند واقعات بیان کئے جارہے ہیں اور صوفیائے کرام آپ ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرتے ہیں (لہذا ان میں یہ وصف موجود ہونا ضروری ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہاں میں مزاح کرتا ہوں مگر حق بات کہتا ہوں۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے اونٹ پر بٹھادیجئے حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو اونٹ کے بچے پر سوار کرادوں گا اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ میں نے تو اونٹ کی سواری کی درخواست کی ہے اور آپ مجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرارہے ہیں حضور ﷺ نے ارشار فرمایا۔ اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔

حضرت (ام المومنین) عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضور ﷺ کا شانہ نبوت میں بھی جب کہ وہ اکیلے ہوتے اسی طرح (خوش مزاجی کے ساتھ) رہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ آپ سب سے زیادہ ہنس مکھ، نرم مزاج تھے۔ ہر وقت ہنستے اور مسکراتے رہتے۔

حضرت عائشہؓ ایک دوسرے موقع پر واقعہ سناتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار میرے ساتھ دوڑ لگائی۔ تو پہلی بار میں آپ سے آگے نکل گئی۔ دوسری بار آپ آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ پہلی بار کا بدلہ ہے۔ آپ اکثر میرے چھوٹے بھائی سے (بطور مزاح) اس عبارت میں



Marfat.com

کلام فرماتے اور ارشاد فرماتے۔یا ابا عمیر ما فعل النغیرا ے ابو عمیر! ننھی چڑیا نے کیا کیا۔(نغیر پدے کو کہتے ہیں)

## مبتدی مریدوں کو مزاح سے احتراز کرنا چاہیے

ان مریدوں کو جو تربیت کے ابتدائی مراحل میں ہیں کثرت سے ایسے کاموں (مزاح) کی طرف توجہ نہیں دینا چاہیئے اس لئے کہ ان میں علم اور معرفت نفس ابھی کم ہے اس لئے خطرہ ہے کہ وہ کہیں حد اعتدال سے تجاوز نہ کر جائیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مواقع پر نفس بہت زیادہ ہیجان میں آجاتا ہے جو اس کی سرکشی و بد مستی کا باعث بن سکتا ہے اس لئے عوام کے مزاج کی مطابقت کرنا (ان کے مزاح کے مطابق ان سے پیش آنا گفتگو کرنا یا ان کے ساتھ مزاح میں شریک ہونا ہر ایک کے بس کی بات نہیں) یہ صرف ان لوگوں کے لئے مناسب ہے جو روحانیت کے بلند مقام پر فائز ہوں۔

خبر دار! بہت زیادہ ہنسی دل کی موت ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ بکثرت ہنسنا رعونت کی علامت ہے۔حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ زیادہ ہنسنے والے سے جب کہ اس میں عجب نہ ہو اور بہت زیادہ چغلخوری کرنے والے سے جبکہ اس کی کوئی وجہ نہ ہو، نفرت کرتا ہے۔



Marfat.com

# سادگی یاترک تکلف

سادگی یاترک تکلف بھی اخلاق صوفیہ میں سے ہے۔اس لئے کہ تکلف نام ہے بناوٹ کا۔ یعنی محض دوسرں کی خاطر نفس پر بے جادباؤ ڈالنا، اس سے وہ دباؤ تکلف پیدا ہوتا ہے۔جو صوفیہ کے (پاکیزہ) احوال کے منافی ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو ایک طرح سے تقدیر سے ٹکراؤ اور قسام ازل سے عدم رضا کا شائبہ اس کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔

تکلف ہر چیز میں برا ہے۔ جیسے لوگوں کے سامنے لباس میں تکلف کرنا۔کلام میں تکلف کرنا۔اسی طرح بہت زیادہ خوشامد کرنا جو اس زمانے کے لوگوں کا شعار بن گیا ہے۔ چنانچہ اس دور میں چند افراد کے علاوہ کوئی بھی خوشامد سے محفوظ نہیں ہے۔اب تو یہ حالت ہے کہ بہت سے خوشامدی لوگوں کو یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ خوشامد کر رہے ہیں۔بسا اوقات خوشامد سراسر منافقت بن جاتی ہے اور یہ صوفی کے احوال کے منافی ہے۔

# قناعت

اخلاق صوفیہ میں قناعت بھی ہے۔ یعنی دنیا کی تھوڑی سی چیز پر بس کرنا (اس کو کافی سمجھنا) حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ جس نے قناعت اختیار کی۔اس کو اہل زمانہ سے آرام حاصل ہوا۔اور اس نے اپنے عہدوں پر غلبہ پایا۔ بعض صوفیہ کا ارشاد ہے کہ جس طرح تو قصاص کے



Marfat.com

ذریعہ اپنے دشمن سے بدلہ لیتا ہے۔اسی طرح اپنی قناعت سے حرص کا انتقام لے۔

جناب یحییٰ بن معاذ نے کہا ہے جو اپنے رزق پر قانع ہو گیا وہ آخرت کو حاصل کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لایا اور اس کا رزق اس کے لئے کافی ہو اور اس پر وہ صبر کرے تو وہ کامیاب انسان ہے۔

پس صوفی عدل سے اپنے نفس پر غالب ہے اور نفس کی سرشت سے آگاہ ہے۔ قناعت کے فوائد حاصل کرنا جانتا ہے اور نفس کی اصلاح کے طریقوں سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ اس کا مرض کیا ہے اور اس مرض کی دوا کیا ہے۔ابو سلیمان درانی کہتے ہیں قناعتؑ، رضا سے حاصل ہوتی ہے۔

## صوفیہ کا حلم اور جھگڑے سے گریز

صوفیہ کی ایک اخلاقی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جھگڑے مٹاتے ہیں اور غیظ و غضب کو ترک کرتے ہیں۔ جبکہ وہ حق کیلئے ہو۔وہ نرمی اور تحمل اختیار کرتے ہیں جھگڑا کرنے والوں کے نفس میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے اور صوفی جب اپنے کسی مخلص اور دوست کے نفس میں اس کا ظہور پاتا ہے۔ تو وہ اس کا مقابلہ اپنے قلب حلیم کے ساتھ کرتا ہے اور جب نفس حلیم کے مقابل ہوتا ہے تو اس کی یہ وحشت دور ہو جاتی ہے اور فتنہ دب جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے



Marfat.com

اپنے بندوں کی تعلیم کے لئے ارشاد فرمایا ہے :

| | |
|---|---|
| اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَالَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ كَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ○ | تم بہترین طریقے پر مدافعت کرو تاکہ وہ شخص جس کے ساتھ تمہاری عداوت ہے جلد ایک گہرے دوست کی طرح بن جائے۔ |

کینہ پیدا ہونے کے بہت سے اسباب ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ کینہ عموماً اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ باہم مماثل اور مشاکل ہوں اور یہ ایک دوسرے پر حسد کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جس شخص کا نفس زہد و تقویٰ کی آگ سے گداختہ ہو چکا ہے اور گداز میں انتہائی منزل کو پہنچ گیا تو کینہ اس کے باطن سے مٹ جاتا ہے اور پھر ان دلوں میں فانی لذتوں کے لئے جاہ و مال کے اعتبار سے حسد باقی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں متقین کا وصف اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَنَزَعْنَامَافِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ ○ | ہم نے ان کے سینوں سے جو کچھ کینہ تھا وہ دور کر دیا۔ |

شیخ ابو حفصؒ فرماتے ہیں کہ ان قلوب میں کینہ کس طرح باقی رہ سکتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ الفت ہے اور جو اس کی محبت میں قدم جمائے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مودت میں غیر متزلزل ہیں اور اس کے ذکر سے

مانوس ہیں اس لئے کہ ایسے قلوب نفسانی خطرات سے پاک اور طبیعت و سر شت کی تیرگی سے پاک ہیں بلکہ ان کے دلوں (کی آنکھیں) نور یقین سے سرمگیں (سرمہ آلود) ہیں۔ پس وہ باہم بھائی بھائی ہو گئے ہیں۔

پس ایسے پاک وصاف قلوب اہل تصوف کے ہیں اور ان لوگوں کے ہیں۔ جو ایک کلمہ پر جمع ہیں اور قدم گاڑے ہوئے ہیں اور جنہوں نے طریقت کی شرائط کا التزام کیا ہے اور یقین کے ساتھ حصول کامرانی پر ڈٹے ہوئے ہیں

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ،،اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کر اور نہ ایسا وعدہ کر جس کے تو خلاف کرے،،۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ کا گذر ایسے لوگوں سے ہوا جو ایک بھاری پتھر کو اٹھا رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ بہت بھاری پتھر ہے (اس کو ہم اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں) آپ نے فرمایا میں تمہیں اس بھی بھاری اور سخت چیز سے آگاہ کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ناراض ہو لیکن وہ اپنے شیطان اور اپنے بھائی کے شیطان پر غالب آکر اس سے بات چیت کرنے لگے۔ (یہ اس سے اہم اور بڑا کام ہے جو تم کر رہے ہو)

## پردہ داری و عیب پوشی

حضرات صوفیہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں اور ہم جلیسوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے دریافت کیا کہ اگر تمہارا کوئی ساتھی سوتا ہو اور ہوا نے اسکے کپڑے کو کھول دیا تو تم کیا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کو چھپاتے اور ڈھک دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ تم اس کو ظاہر کر دیتے ہو، حواریوں نے کہا سبحان اللہ ایسا کب ہوتا ہے؟ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا وہ اس طرح کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں اسکی کوئی نامناسب بات سنتا ہے تو وہ اسکو خوب بڑھا چڑھا کر لوگوں میں پھیلاتا اور اسکی تشہیر کرتا ہے۔

## ہنسی اور کھیل

حدیث شریف میں ہے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ تبسم فرماتے تھے۔ مگر آواز نہیں ہوتی تھی اور آپ ﷺ تمام عمر قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے بلکہ اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو ہنسی کھیل میں مصروف دیکھا۔ آپ ٹھہر گئے انہیں سلام کیا۔ وہ سب آپ کو دیکھ کر دست بستہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے ان



Marfat.com

لوگوں سے سوال کیا کہ کیا تم لوگ موت سے بے فکر ہو گئے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تم اپنے اعمال سے بے خوف ہو گئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسا نہیں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم پل صراط سے گذر چکے ہو؟ کہنے لگے نہیں یا حضرت فرمایا پھر تم کیوں ہنسی کھیل میں لگے ہو تو وہ شرمندہ ہوئے اور توبہ کی۔ خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا ہنسی اور قہقہہ کبیرہ گناہ ہے۔

Marfat.com

# توبہ

گناہوں سے توبہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے فرمان الٰہی ہے۔

| | |
|---|---|
| يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۝ | اے ایمان والو! اللہ سے پختہ توبہ (سچی) کرو۔ |

ایک اور مقام پر فرمایا

| | |
|---|---|
| وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ ۝ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ | تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور توبہ کرو اللہ کی طرف اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔ |

| | |
|---|---|
| هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ۝ | اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں سے درگذر فرماتا ہے |



Marfat.com

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ۝ | بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ |

## حدیث شریف

حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔

## حکایت

حضرت ذوالنون مصریؒ نے کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے ایسے بندے ہیں جنہوں نے خطاؤں کے پودے لگائے انہیں توبہ کا پانی دیا اور حسرت و ندامت کا پھل کھایا وہ دیوانگی کے بغیر دیوانہ کہلائے اور بغیر کسی مشقت کے لذتیں حاصل کیں۔ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معرفت رکھنے والے فصیح و بلیغ حضرات ہیں اور عدیم النظیر ہیں انہوں نے محبت کے جام پیئے اور مصائب پر صبر کرنے کی دولت سے مالا مال ہوئے پھر عالم ملکوت میں ان کے دل غمزدہ ہو گئے اور عالم جبروت کے حجابات کی سیر نے ان کے افکار کو جلا بخشی انہوں نے ندامت کے خیموں میں بسیرا کیا اپنی خطاؤں کے صحیفوں کو پڑھا اور گریہ زاری میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ وہ اپنی پرہیزگاری کی بدولت زہد کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہو گئے انہوں نے ترک

Marfat.com

دنیا کی تلخی کو شیریں سمجھا اور سخت بستروں کو انتہائی نرم جانا تا آنکہ انہوں نے راہ نجات اور سلامتی کی بنیادوں کو پالیا ان کی ارواح کو بہشت کے باغوں میں جگہ ملی اور ابدی نیند کے مستحق قرار پائے۔ آہ و بکا کی خندقوں کو پاٹ دیا اور خواہشات کے پلوں کو عبور کر گئے یہاں تک کہ وہ علم کے ہمسائے ہوئے اور حکمت و دانائی کے تالاب سے سیراب ہوئے وہ فہم و فراست کی کشتیوں میں سوار ہوئے انہوں نے سلامتی کے دریا میں نجات کی دولت سے قلعے بنائے اور راحت کے باغات اور عزت و کرامت کے خزانوں کے مالک بن گئے۔

## توبہ کی اقسام

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں۔

تَوْبَةُ الْعَوَامِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِ مِنَ الْغَفْلَةِ

یعنی عوام کی توبہ گناہوں سے ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہے (اس لئے کہ عوام سے ظاہر حال پوچھا جائیگا اور خواص سے معاملہ کی تحقیق)۔

حضرت ابو حفص حدادؒ فرماتے ہیں۔

اَلتَّوْبَةُ اِذَا ذَكَرْتَ الذَّنْبَ ثُمَّ لَا يَجِدُ حَلَاوَةَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ فَهُوَ التَّوْبَةُ

یعنی توبہ کی تعریف یہ ہے کہ جب تم گناہ کو یاد کرو پھر تم اس

کی یاد میں لذت نہ پاؤ تو وہ توبہ
ہوتی ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ توبہ کی دو صورتیں ہیں ایک توبہ انابت ہے دوسری توبہ استحیاء توبہ انابت یہ ہے کہ بندہ عذاب الٰہی کے خوف سے توبہ کرے اور توبہ استحیا یہ ہے کہ بندہ حق تعالیٰ کے کرم سے شرم کر کے توبہ کرے لہٰذا خوف والی توبہ جلال الٰہی کے کشف سے ہے اور شرم والی توبہ جمال الٰہی کے نظارہ سے ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک جلال الٰہی میں اس کے خوف کی آگ سے جلتا ہے اور دوسرا جمال الٰہی میں حیاء شرم کے نور سے روشن ہوتا ہے اہل حیاء اصحاب سکر ہیں اور اہل خوف اصحاب صحو۔

## اولیاء اللہ کے پاس جا کر توبہ کرنا

بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے اسے ایک راہب کا پتہ دیا چنانچہ وہ راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب بولا نہیں اور اس آدمی نے راہب کو بھی قتل کر کے سو قتل پورے کر لیے پھر اس نے دوبارہ دنیا کے سب سے بڑے عالم کی تلاش کی تو اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا وہ



Marfat.com

عالم کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں اس کے لئے توبہ ممکن ہے؟ عالم نے کہا ہاں تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ فلاں فلاں جگہ جاؤ جہاں اللہ تعالیٰ کے نیک عبادت گذار لوگ رہتے ہیں تم بھی وہاں جا کر ان کے ساتھ عبادت کرو اور پھر اپنے وطن واپس نہ ہونا کیونکہ یہ بہت بری جگہ ہے۔

چنانچہ وہ چل پڑا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آگئی۔ لہٰذا اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اپنا دل رحمت خداوندی سے لگانے آرہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ تب ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا جسے انہوں نے اپنا حکم تسلیم کیا اس فرشتہ نے کہا تم زمین ناپ لو۔ وہ جس بستی کے قریب تھا وہ انہی میں شمار ہو گا چنانچہ انہوں نے زمین ناپ لی اور وہ نیکوں کی بستی کے قریب نکلا لہٰذا اسے رحمت کے فرشتے لے گئے۔

جناب قتادہؓ کا قول ہے کہ حضرت حسنؒ نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ جب عزرائیل آیا تو اس شخص نے اپنا سینہ نیکوں کی طرف کر دیا۔



Marfat.com

# درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(الاحزاب:۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر ضرور درود و سلام بھیجو۔"

درود شریف تمام احکام سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو سوا درود شریف کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لیے ہے۔ جیسے فقیر داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتا ہے۔ ہم حضور ﷺ کی خیر مانگ کر بھیک مانگتے ہیں۔ اس کائنات میں جو کوئی آپ ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجتا ہے۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں مقرر فرشتے اس درود و سلام عرض کرنے والے کا نام اور اسکی ولدیت کا تذکرہ کر کے عرض کرتے ہیں۔ فلاں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ بعض اہل محبت و ادب ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر آقا ﷺ شفقت فرماتے ہوئے خود

ان کا درود سنتے ہیں اور جواب سے نوازتے ہیں۔ امتی کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ آقا ﷺ کے ہاں ان کا نام اور تذکرہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہو وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "درود بھیجنا گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو" اور رسول اکرم ﷺ سے محبت کرنا جانوں کے آزاد کرنے سے افضل ہے یا یہ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔ (کنزالاعمال جلد ا صفحہ ۲۱۳)

حضرت براء بن عاذبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے ذریعے اس کے دس درجے بلند کرتے ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (جواہر البحار)

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے جو کچھ وہ درود میں کہتا ہے وہی فرشتے اس پر بھیجتے



Marfat.com

ہیں اب ہر انسان کو اختیار ہے کہ مجھ پر درود کم پڑھے یا زیادہ (سنن ابن ماجہ)

# دعا سے پہلے درود شریف

دعا عبادات کا مغز ہے مگر اس کی قبولیت بارگاہ خداوندی میں تب ہے جب اس میں حضور ﷺ کی ذات اقدس پر درود و سلام ہو۔ حضرت فضاء بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور کہا "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ "یعنی اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما" نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا "اے نمازی تو نے جلدی سے کام لیا جب تو نماز پڑھ چکا تو بیٹھ کر پہلے اللہ کی تعریف بیان کرتا پھر مجھ پر درود و سلام پڑھتا اور پھر دعا مانگتا" (سنن نسائی جلد ا صفحہ ۱۲۹)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی وہاں جلوہ افروز تھے جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اکرم ﷺ پر دورد بھیجا پھر اپنے لئے دعا مانگی اس پر نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا سل تعط سل تعط "اب جو تو اللہ سے مانگے گا عطا کیا جائے گا"

(جامع ترمذی جلد ا صفحہ ٦٦)

ان احادیث مبارکہ سے نماز کے بعد ذکر اور صلوۃ و سلام پڑھنا ثابت



Marfat.com

ہوتا ہے جو کہ اہلسنت والجماعت کا دستور ہے۔

# درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے" (القول البدیع صفحہ ۱۴۴)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسالتمآب ﷺ نے فرمایا "ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ پر اور میری آل پر درود بھیجا جائے جب دعا مانگنے والا ایسا کرے تو یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور دعا قبولیت کے مقام پر داخل ہو جاتی ہے اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو دعا واپس لوٹ آئے گی۔" (القول البدیع صفحہ ۱۴۴)

# تارک صلوۃ وسلام کے لئے وعید

سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ افسوس اس شخص پر جو قیامت کے دن بھی میری زیارت سے محروم رہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون شخص ہے فرمایا وہ بخیل ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ بخیل کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا "جو میرا نام سنے مگر مجھ پر درود نہ پڑھے" حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر دورد پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے



Marfat.com

راستے سے ہٹ گیا۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین، یوں دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی حضور تین بار آمین کہنے کا سبب کیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیل حاضر ہوئے اور عرض کی بد بخت ہو اوہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا۔ رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا میں نے کہا آمین! دوسرا وہ شخص بد بخت ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو پایا یا دونوں میں سے کسی ایک کو اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا میں نے کہا آمین! تیسرا وہ بد بخت شخص ہے جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین!

## انگوٹھے چومنا

جب حضرت آدمؑ کو جنت میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ وہ (محمد ﷺ) تیری صلب (اولاد) میں پیدا ہونگے اور آخری زمانے میں ظاہر ہونگے بعد ازاں جب دوبارہ حضرت آدمؑ نے جنت میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے نور محمدی ﷺ کو آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت میں منتقل کر دیا ہے چنانچہ اس نور



Marfat.com

نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی۔ اسی وجہ سے انگلی کو شہادت کہا جاتا ہے۔ روض الفائض میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کا نور دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا جیسے آئینے میں کوئی چیز نظر آتی ہے۔ پس حضرت آدمؑ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوما اور اپنی آنکھوں کے ساتھ لگایا پھر جب حضرت جبرائیل نے رسول اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرا نام اذان میں سن کر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر لگائے گا تو کبھی اندھا نہیں ہوگا۔ (تفسیر روح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۲۹)

حضرت سفیان بن عیینہؒ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے عاشورہ محرم کو مسجد میں تشریف لائے اور نماز جمعہ کے بعد ستون کے نزدیک بیٹھ گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم" (اے اللہ کے رسول آپ ﷺ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں) جب حضرت بلالؓ اذان سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکرؓ جو شخص تمہاری طرح میرا نام سن کر محبت سے انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا ہے وہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے اور پرانے بھول کر اور ارادہ سے سرزد ہونے والے ظاہر و باطن کے تمام گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور میں اس کے گناہوں کی بخشش کی درخواست کرونگا (تفسیر روح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۲۹)



Marfat.com

# فرمودات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسالتمآب ہادی اعظم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور دنیا و آخرت کی چند اہم باتوں کی نسبت سوالات عرض کیے اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے خدا کا خوف اور اسکے احکام پر عمل کرنے سے انسان پر علم و حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا انسان بن جاؤں۔ ارشاد فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے تمہیں چاہیے کہ سب کیلئے نفع بخش بن جاؤ۔ عرض کیا میری تمنا ہے کہ عادل و منصف بنوں۔ ارشاد فرمایا دوسروں کیلئے بھی وہی پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ عرض کیا میں خدا کے دربار میں سب سے مقرب بننا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا سب سے زیادہ خدا کا ذکر کرو خدا کے مقرب بن جاؤ گے ۔ عرض کیا میری خواہش ہے کہ میں نیک اور احسان کرنے والا بنوں۔ ارشاد ہوا کہ نماز اس طرح پڑھا کرو کہ گویا تم نماز میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم اس طرح تو پڑھو کہ حق تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ عرض کیا چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔ ارشاد فرمایا اپنے اخلاق و عادات سنوار لو ایمان مکمل ہو جائے گا۔ عرض کیا میں خدا کا اطاعت



Marfat.com

گذار بھی بنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا شمار اطاعت گذاروں میں کیا جائے گا۔ عرض کیا میں خدا تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوں۔ ارشاد فرمایا غسل جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک اٹھو گے۔ عرض کیا میری آرزو ہے کہ میدان حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔ ارشاد فرمایا کہ اگر ظلم نہیں کرو گے تو قیامت میں نور کے ساتھ اٹھو گے۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں میرے گناہ کم ہوں۔ ارشاد فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو، گناہ کم ہو جائیں گے۔ عرض کیا میں سب لوگوں سے بزرگ تر بننا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا مصیبت کے اوقات میں خدا کی شکایت نہ کرو۔ سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں میرے رزق میں زیادتی ہو۔ ارشاد فرمایا ہمیشہ پاک طاہر رہا کرو رزق میں برکت ہو گی عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا دوست بن جاؤں۔ ارشاد فرمایا جو چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں انکو اپنے لیے بھی پسند کرو اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کو ناپسند ہیں ان سے نفرت اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے دوست بن جاؤ گے۔ عرض کیا میں خدا کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا اگر کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی سے بچے رہو گے۔ عرض کیا میں حق تعالیٰ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا حرام چیزوں اور حرام باتوں سے



Marfat.com

بچتے رہو گے تو مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوانہ کرے۔ ارشاد فرمایا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو خدا تمہیں قیامت میں رسوائی سے بچائے گا۔

(مخزن اخلاق ۹)

# اقوال زریں

۱۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے بندے ہو تو صرف اسی کیلئے دوستی اور دشمنی رکھو۔

۲۔ سچا مسلمان اپنے نفس اور شیطان کی پیروی نہیں کرتا۔

۳۔ ایمان دار زندہ اور کافر مردہ ہے۔

۴۔ مرد مومن ہی فقر اور صبر کی نعمتوں کا حق دار ہے۔

۵۔ قلب کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہے۔

۶۔ مخلوق کے دروازے بند کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف کھلنے والا دروازہ کھول۔ اپنے گناہوں سے توبہ کر اور یقین رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فائدہ پہنچانے والا نہیں ہے تب تیری آنکھ سے اندھا پن دور ہو گا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرو۔ آسانی آئے تو اس کا شکر ادا کرو۔ تنگی آئے تو گناہوں سے توبہ کرو۔



Marfat.com

۸۔ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو۔ یعنی ہر عمل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کرو۔ تمہارا علم تمہیں پکارتا ہے کہ اگر تم مجھ پر عمل نہ کرو گے تو میں تمہارے خلاف ہوں اگر عمل کرو گے تو میں تمہارے حق میں سند ہوں۔

۹۔ بلاضرورت کلام نہ کر

۱۰۔ زہد کا مطلب امید کو تاہ کرنا ہے

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار کا چھپانا نیز مصیبت بیماری اور خیرات کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

۱۲۔ خوف خدا ہر بند دروازے کی کنجی ہے۔

۱۳۔ جس چیز پر نگاہ ٹھہر جائے وہی حجاب بن جاتی ہے۔

۱۴۔ دل و نظر کا سفینہ سنبھال کے لے جا
مہ و ستارہ ہیں بحر وجود میں گرداب

۱۵۔ بروں کی صحبت نیکوں سے بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

۱۶۔ راز الٰہی کی حفاظت اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا جوانمردوں کی نشانی ہے۔

۱۷۔ عقل مند وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے۔

۱۸۔ سب سے جاہل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔

۱۹۔ دین بیچ کر دنیا حاصل نہ کرو۔



Marfat.com

۲۰۔ سیر دل کی سیر ہے قرب باطن کا قرب ہے علم معنی کا عمل ہے۔

۲۱۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی نہیں اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں۔

۲۲۔ اے جاہل تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے حسب منشا کام کرے گویا تو دوسرا خدا ہونے کا دعویدار ہے۔

۲۳۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے سامنے باادب رہو۔

۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی بردباری دیکھ کر مغرور نہ ہو جاؤ اسکی گرفت نہایت سخت ہے۔

نہ جا اسکے تحمل پہ کہ ڈھب ہے گرفت اسکی
ڈر اسکی زیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

۲۵۔ تمہاری پیدائش ایک نہایت بڑے امر کیلئے ہے مگر تمہیں اسکی خبر نہیں۔

۲۶۔ اگر آزمائش خداوندی نہ ہوتی تو سب لوگ عابد و زاہد بن جاتے۔

۲۷۔ جو شخص مصائب پر صبر نہ کرے اس کیلئے عطا نہیں۔

۲۸۔ مصائب پر صبر اور راضی نہ ہونا اللہ تعالیٰ کی بندگی سے خروج ہے۔

۲۹۔ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان صرف نفس کا حجاب ہے۔

۳۰۔ اگر قرب الٰہی چاہتا ہے تو راضی رہنا سیکھ۔

۳۱۔ غرور اعمال کو فاسد اور برباد کر دیتا ہے۔



Marfat.com

۳۲۔ جو شخص نفس کی ہر بات مانتا ہے وہ نفس کا بندہ ہے۔ (اللہ کا بندہ نہیں)۔

۳۳۔ اگر تو دنیا کو پہچانتا تو اسے طلب نہ کرتا۔

۳۴۔ جو شخص اپنے قلب کو زندہ کرنا چاہتا ہے وہ اس میں اللہ کا ذکر، اسکی محبت اور اسکی عظمت قائم کرے۔

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر مصائب کے آنے کے وقت صبر کے ساتھ، دنیا کے آنے کے وقت انکار کے ساتھ، آخرت کے آنے کے وقت اسے قبول کرنے کے ساتھ اور غیر اللہ کے آنے کے وقت انکار کے ساتھ ہے۔

۳۶۔ دنیا ساری حکمت اور عمل ہے آخرت ساری قدرت ہے حکمت کے گھر میں عمل نہ چھوڑ تقدیر کا عذر جاہلوں کی حجت ہے۔

۳۷۔ صدق اخلاص اور خوف خدا ایسے خزانے ہیں جو کبھی فنا نہیں ہونگے۔

۳۸۔ روحانی کیفیات اور اعمال پر غرور سے بچ۔

۳۹۔ جس امر میں شریعت کا امر ناطق ہے تم بھی اسکی مخالفت میں زبان کھولو اور جن امور پر شریعت اعتراض نہ کرے ان پر تم بھی اعتراض نہ کرو۔

۴۰۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کی معرفت چاہتا ہے تو دنیا کو نفع و نقصان پر قادر نہ



Marfat.com

سمجھ۔

۴۱۔ دنیا کو دل میں جگہ دے کر اسے اپنا مقصود نہ بنا۔

۴۲۔ صاحب ایمان مخلوق کے درمیان ہے مگر اسے رخصت کیے ہوئے ہے۔ شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق۔

۴۳۔ توبہ اور خاموشی کو لازم پکڑ۔

۴۴۔ ہمارا فرض ہے کہ نیک اعمال کیلئے کوشش جاری رکھیں۔

۴۵۔ اسکے لکھے ہوئے پر نہ ٹھہر جس نے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے۔

تقدیر کی پابند جمادات و نباتات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

۴۶۔ باطن بادشاہ ہے اور قلب اسکا وزیر ہے باطن دریائے حقانی سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے سیراب ہوتا ہے نفس مطمئنہ قلب سے سیراب ہوتا ہے۔

۴۷۔ زبان سنورے تو قلب سنورتا ہے زبان خراب ہو تو قلب خراب ہوتا ہے۔

۴۸۔ ولی اللہ کی ایک علامت یہ ہے کہ مخلوق کی تکلیف پر صبر کرے اور ان سے الگ رہے۔

۴۹۔ صبر ایک ایسی لذت ہے جسکا مزہ سدا باقی رہتا ہے۔



Marfat.com

۵۰۔ صبر وہ ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا اور وہ حصار ہے جسے کوئی کبھی پھاند نہیں سکتا۔

۵۱۔ صبر کے تیر جب چل جاتے ہیں پھر کبھی واپس نہیں مڑتے۔ سائے ڈھل جاتے ہیں پہاڑ ہل جاتے ہیں۔ رستم جیسوں کے پاؤں اکھاڑ دیتے ہیں اور پچھاڑ دیتے ہیں۔

۵۲۔ صبر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچ لاتا ہے۔ نہ مانو تو کر کے دیکھو۔

محبت میں جور و جفا کا گلہ کیا ہے
جو کچھ ہو رہا ہے بجا ہو رہا ہے

۵۳۔ دنیا مانند شکار گاہ ہے ہم نے اس میں سے شکار حاصل کر کے آخرت میں جانا ہے۔ لیکن اسکے بر عکس اس شکار گاہ نے ہمیں شکار کر لیا اور اپنا بندہ بنا لیا ہے۔ جب ہم آخرت میں جائیں گے تو شہنشاہ کائنات کو کیا منہ دکھائیں گے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

۵۴۔ تین چیزیں سوچ سمجھ کر اٹھائیں
قدم، قلم، قسم

۵۵۔ جس عالم میں تین خصلتیں نہیں ہیں وہ عالم نہیں
علم، حلم، شفقت



Marfat.com

عالم میں یہ تینوں خصلتیں موجود ہوں

# حضرت خواجہ حسن بصریؒ

سعید بن جبیرؓ تابعی نے ایک مرتبہ عرض کی کہ آپؒ مجھے چند نصیحتیں فرمائیں۔ آپؒ نے فرمایا! تین چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اول یہ کہ بادشاہوں سے میل جول نہ بڑھانا ان کی عنایات پر بھروسہ نہ کرنا کیونکہ آنکھ بدلتے انہیں دیر نہیں لگتی۔ دوئم یہ کہ کسی نامحرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا چاہیے خواہ تم اسے قرآن حکیم ہی کی تعلیم کیوں نہ دو۔ تیسری یہ کہ دنیا کے کسی راگ رنگ میں نہ پڑنا۔ پس جس نے ان باتوں پر عمل کیا اس نے ہدایت کی راہ پائی۔ نیز آپ نے فرمایا!

۱۔ بھیڑ آدمی کی آواز پر فوراً نقل و حرکت شروع کر دیتی ہے مگر افسوس انسان خدا کے حکم پر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

۲۔ بروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ ورنہ تھوڑی بہت اچھائیاں جو ہیں وہ بھی ہاتھ سے چلی جائیں گی۔

۳۔ جس نے قناعت کی وہ دنیا سے بے نیاز ہو گیا۔ جس نے صبر اختیار کیا اس نے سعادت پائی جس نے لوگوں سے علیحدگی کی اس نے سلامتی پائی جس نے شہوت کو ترک کیا وہ آزاد ہو گیا۔

۴۔ ورع کے تین درجے ہیں۔ ایک یہ کہ جب کوئی بات کہے حق کہے



Marfat.com

چاہے خوشی میں ہو یا غم و غصے میں۔ دوسرے جس چیز میں خدا کا غضب ہو اس سے اپنے تمام اعضاء کو نگاہ میں رکھے۔ خدا کا خوف ہر لمحہ دل میں رہے۔ یہ باتیں ہزار سال کے نماز روزہ سے افضل ہیں۔

۵۔ دنیا میں کوئی سرکش گھوڑا تیرے نفس سے زیادہ سخت لگام دینے کے قابل نہیں۔

۶۔ اگر تجھے یہ دیکھنا ہے کہ تیرے بعد دنیا کی کیا حالت ہو گی تو دوسروں کی موت سے عبرت پکڑ اور دیکھ کہ ان کے بعد دنیا کا کیا حال ہے۔

۷۔ جو دشمنی میں آگیا اس سے بڑھ کر کوئی احمق نہیں۔

۸۔ جو شخص دوسروں کی برائیاں تیرے سامنے کرتا ہے اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ تیری برائیاں دوسروں کے سامنے نہ کرتا ہو گا۔

۹۔ میرے نزدیک برادران دین بیوی بچوں سے زیادہ عزیز ہیں کیونکہ وہ دین کے یار ہیں۔ بیوی بچے دنیا کے ساتھی۔

۱۰۔ میرا کلام سنو کیونکہ میرا علم تمہیں فائدہ پہنچائے گا اور میری بے علمی تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

۱۱۔ جس دل میں دنیا کی محبت ہے وہ زندہ نہیں مردہ ہے۔

۱۲۔ جو نماز حضور قلب سے نہیں وہ عذاب کا پیش خیمہ ہے۔

۱۳۔ تقویٰ اور پرہیز گاری دین کی بنیاد ہے طمع اور لالچ اسے کھود دیتا ہے۔

Marfat.com

۱۴۔ تم ڈرانے والے کی صحبت اختیار کرو۔ تاکہ کل قیامت میں رحمت الٰہی تمہارے قریب ہو۔

۱۵۔ میں لوگوں سے اس بات کی امید نہیں رکھتا کہ وہ مجھے برا نہ کہیں برا کہنے والے نے تو اللہ کو بھی برا کہا ہے۔

۱۶۔ انسان دوسروں کو نصیحت اس وقت کرے جب خود پاک ہو جائے۔

۱۷۔ قناعت کرنے والا خلق سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔

۱۸۔ جس نے تنہائی اختیار کی اس نے سلامتی پائی۔

۱۹۔ جس نے حسد کو چھوڑا اس نے دوستی پائی۔

۲۰۔ جس نے صبر اختیار کیا۔ اس نے برخورداری حاصل کی۔

۲۱۔ صبر دو طرح پر ہے۔ ایک مصیبت وبلا پر۔ دوسرے ان باتوں پر کہ جن کے نہ کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

۲۲۔ جو خاموشی اختیار کرتا ہے اس کا دل ناطق ہو جاتا ہے اور زبان پر اثر ہو جاتی ہے

## ارشادات حضرت ابراہیم ادھمؒ

حضرت ابراہیم ادھمؒ سے کسی شخص نے پوچھا کہ میں گناہ بہت کرتا ہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ چھ باتیں پوری کرو اور پھر گناہ کرتے رہنا

ا۔ جب حق تعالیٰ کی نافرمانی کرو اور گناہ کا کام سرزد ہو تو حق تعالیٰ کی دی



Marfat.com

ہوئی روزی نہ کھاؤ

جواب۔ سائل نے کہا تو پھر کہاں سے کھاؤں۔ فرمایا کہ یہ زیبا نہیں کہ روزی کھا کر نافرمانی کریں۔

۲۔ جب گناہ یا نافرمانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے ملک یا بادشاہت سے باہر نکل کر گناہ کرو۔

جواب۔ سائل نے کہا کہ ساری کائنات اسی کی ہے کوئی کہاں جائے۔ فرمایا کہ یہ نامناسب ہے کہ اس کے ملک میں رہ کر نافرمانی کی جائے

۳۔ گناہ ایسی جگہ کیا جائے جہاں وہ دیکھ نہ سکے

جواب۔ عرض کیا کہ یہ ناممکن ہے۔ اور وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے فرمایا جب رزق اس کا کھاؤ اور اس کے ملک میں رہو تو پھر اس کے سامنے گناہ کرنا کہاں تک انصاف پر مبنی ہے۔

۴۔ جب موت کا فرشتہ آئے تو اس سے کہو کہ ذرا توبہ کر لینے کی مہلت دے دیں

جواب۔ کہا یہ بھی ناممکن ہے۔ وہ میرا کہا نہ مانے گا۔

فرمایا۔ جب یہ حالت ہے تو اس کے آنے سے پہلے توبہ کرنی چاہیے

۵۔ جب قبر میں منکر نکیر آئیں تو ان کو باہر نکال دینا

جواب۔ عرض کیا یہ بھی نہیں کر سکتا۔



Marfat.com

فرمایا کہ پھر ان کے سوالوں کا جواب دینے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

۶۔ قیامت کے دن حساب کتاب ہو چکنے کے بعد جب گناہگاروں کو دوزخ کی طرف بھیجا جائے گا۔ تو دوزخ میں جانے سے انکار کر دینا جواب۔ کہا یہ بھی ناممکن ہے۔

فرمایا کہ گناہ مت کرو۔

# حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ

۱۔ مالدار بننے کی آرزو نہ کرو۔ بوالہوس مت بنو اور فقیر و بے نوا کے درمیان امتیاز مت رکھو۔

۲۔ عمل کے بغیر علم مطلق فائدہ نہیں پہنچاتا۔ عامل بنو جان بوجھ کر جاہل نہ بنو عالم با عمل نائب خدا ہے۔

۳۔ اپنے جائز کسب سے کماؤ۔ دین کے ذریعے سے نہ کماؤ جائز کماؤ اور کھاؤ اور اس سے دوسروں کی غم خواری بھی کرو۔

۴۔ اللہ سے بندوں کا شکوہ نہ کرو۔ جب تک زندگی کا دروازہ کھلا ہے اسے غنیمت جانو۔

۵۔ ایمان والوں کی آزمائش ہوتی ہے۔

۶۔ خدمت کرو۔ مخدوم بن جاؤ گے۔

۷۔ افسوس اس شخص پر جس نے قرآن تو حفظ کیا مگر اس پر عمل نہ کیا۔

۸۔ باطن کا جہاد ظاہر کے جہاد سے زیادہ سخت ہے۔

۹۔ دنیا تمہارے ہاتھ میں تو رہے مگر دل پر اس کا قبضہ نہ ہونے پائے۔ دل کو اللہ کی یاد سے آباد کرو۔ اللہ ہی کی محبت کا تمہارے دل پر قبضہ ہو۔

# حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ

۱۔ نامرادی کا دن مردوں کی شب معراج ہے۔

۲۔ سبک ساری کی خواہش کمزوری کی علامت ہے۔

۳۔ جیسا تو ہے ویسا ہی لوگوں کو دکھاور نہ اصلیت خود بخود کھل جائے گی۔

۴۔ احمق کو زندہ خیال نہ کرو۔

۵۔ وہ شے جو خریدی نہ جاتی ہو اسے فروخت نہ کرو۔

۶۔ ہر کسی کی روٹی نہ کھاؤ مگر ہر شخص کو اپنی روٹی کھلاؤ۔

۷۔ گناہ پر فخر نہ کرو آرائش کے پیچھے نہ پڑو۔

۸۔ جس چیز کی کوشش کرو اس سے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

۹۔ جو تم سے ڈرے اس سے ہر وقت اندیشہ کرو۔

۱۰۔ دروغ نما راستی کو ترک کر دو۔

۱۱۔ قاتل نما بے وقوف سے پرہیز کرو۔



Marfat.com

۱۲۔ وقت کا کوئی بدلہ نہیں۔

۱۳۔ پرہیز ذلت سے سیکھ یعنی تحصیل علم و ہنر میں کسی ذلت کا خیال نہ کرو۔

۱۴۔ دشمن کی دشمنی اس سے مشورہ کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

۱۵۔ کوئی مصیبت خدا کی طرف سے آئے اس سے ہراساں نہ ہو۔

۱۶۔ اگر "ہے کچھ" غم نہیں اگر نہیں ہے تو بھی غم نہیں۔

# حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ

## دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں

۱۔ نیکی بدی کو

۲۔ تکبر علم کو

۳۔ توبہ گناہ کو

۴۔ جھوٹ رزق کو

۵۔ عدل ظلم کو

۶۔ غم عمر کو

۷۔ صدقہ بلا کو

۸۔ غصہ عقل کو

۹۔ پشیمانی سخاوت کو

۱۰۔ غیبت نیک اعمال کو

Marfat.com